جیمز ہیڈلے چیز کلیکشن

(تین طویل ناول)

james hadley chase



طویل قامت آدمی بے حس و حرکت کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ عورت کے منہ سے ایک سسکاری نکلی۔ ایک ایسی آواز جو اس آدمی نے اپنی اور اس عورت کی ناکام ازدواجی زندگی میں صرف ایک بار ہی سُنی تھی۔ وہ آہستہ سے بیڈ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آگیا۔ اسے محسوس ہوا جیسے کمرے کی ہر چیز ایک دھند میں لپٹی ہوئی ہے۔ کوئی شے واضح نظر نہیں آرہی تھی سوائے فرش پر بکھرے ہوئے کپڑوں کے۔ بیڈ روم سے ایک بار پھر سسکاری کی آواز سنائی دی۔ آدمی نے اپنے ٹھنڈے سرد ہاتھوں سے کنپٹی

شہرۂ آفاق ناول نگار جیمز ہیڈلے چیز کے قلم کا ایک لافانی شہکار

عالی دماغ لوگ ہمیشہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کو مدِ نظر رکھ کر نت نئی ایجادات کے لیے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں لیکن لیکن خود غرض و اقتدار پرست افراد اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے ایسی ایجادات کے منفی استعمال سے ان کی افادیت ہی ختم کر ڈالتے ہیں۔ یہ ایک ایسی ہی بیش قیمت دریافت کا قصّہ ہے جس نے کائنات پر حکمرانی کے خواب دیکھنے والی عالمی طاقتوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا۔ وہ ابھی مادّی صورت بھی اختیار نہیں کر سکی تھی کہ اس کے حصول کی خاطر فتنہ پردازی شروع ہو گئی۔ ایک شاطر منصوبہ ساز نے جرم کی بساط پر ایک نیا ہی کھیل شروع کر دیا جس کے انجام سے وہ خود بھی بے خبر تھا۔

ایک خبطی سائنس داں کے دریافت کردہ انوکھے فارمولے کی ہنگامہ پروری کا دلچسپ ماجرا

اثر نعمانی

ناکام





دبالی۔ وہ باریک دھاگا جو اس کی ہوش مندی اور قوتِ استدلال کو تھامے ہوئے تھا‘ ایک دم ٹوٹ گیا۔ گذشتہ کئی ماہ سے یہ دھاگا شدید دباؤ میں تھا۔ اسے جلد یا بدیر ٹوٹنا ہی تھا مگر یہ بیڈ روم میں موجود مرد کی بدقسمتی تھی کہ وہ اس وقت ٹوٹا۔

طویل قامت آدمی کو محسوس ہوا جیسے کوئی بھاری بوجھ ہٹ گیا ہو۔ وہ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔ کمرے کی تمام چیزیں اس کی نظروں میں واضح ہو چکی تھیں۔ طویل قامت آدمی آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے کچن میں پہنچا جو کھانے پکانے کی تمام جدید سہولتوں سے آراستہ تھا اور جنہیں اس کی بیوی نے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔ اس نے ایک دراز سے شکاری چاقو نکالا جو اس کی بیوی نے کرسمس کے موقع پر بطور تحفہ دیا تھا۔ اس کا چار انچ لمبا تیز دھار پھل کچن کی کھڑکی سے آنے والی دھوپ کی روشنی میں چمک اٹھا۔ اس کے دستے پر جگہ جگہ پیتل کی ابھری ہوئی کیلیں لگی تھیں جن سے گرفت قائم رکھنے میں مدد ملتی تھی۔

وہ ڈرائنگ روم میں واپس آگیا۔ کھلی کھڑکی کے باہر وہ اس تجربہ گاہ کو دیکھ سکتا تھا جہاں اس نے شب و روز محنت کرتے ہوئے تیس سال گزارے تھے۔ اسے تقریباً بیس منٹ انتظار کرنا پڑا۔ تب اس نے اپنی بیوی کی آواز سنی۔ وہ مرد سے کچھ پینے کے لیے مانگ رہی تھی۔ طویل قامت آدمی خاموشی سے بیڈ روم کے دروازے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اس نے شکاری چاقو کے پھل کی دھار کو دو انگلیوں سے پرکھا جو استرے سے زیادہ تیز تھی۔ دروازے کے پیچھے برہنہ پیروں کی چاپ ابھری پھر دروازہ کھل گیا۔ چند لمحے کے بعد دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ طویل قامت آدمی کا ہاتھ تیزی سے آگے بڑھا۔ سامنے سے نیچے کی طرف اور پھر اوپر کی جانب جسم کو کاٹتا چلا گیا۔

وہ شخص جس کے متعلق طویل قامت آدمی کا خیال تھا کہ وہ اس پر اعتماد کر سکتا ہے‘ اس کے اوپر گرا جس سے طویل قامت آدمی لڑکھڑا کر کچھ پیچھے ہٹا اور یوں عورت کو اپنی زندگی بچانے کا موقع مل گیا۔ اس نے پھرتی سے بیڈ رم کا دروازہ اندر سے بند کر لیا لیکن اسے احساس تھا کہ وہ اپنی موت سے زیادہ دور نہیں ہے۔ اس نے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور ماؤتھ پیس میں چیختے ہوئے آپریٹر سے کہا "جلدی آؤ..... مجھے قتل کیا جا رہا ہے۔" طویل قامت آدمی نے پوری طاقت سے دیوانہ وار بیڈ روم کے دروازے کو دھکا دیا۔ دروازہ چرچرایا۔ عورت بھاگ کر باتھ روم میں گئی اور دروازے کی چٹخنی بند کر دی پھر اس نے باتھ روم کی کھڑکی سے چیخنا شروع کر دیا جو اس کے فرار کے لیے بہت چھوٹی تھی۔

○☆○

ہرمین ریڈنز نے برسٹل ہوٹل کے ہال کو پار کرتے ہوئے پورٹر کو اپنے کمرے کی چابی دی۔ پورٹر ایسے احترام کے ساتھ جھکا جو مغربی جرمنی کے بڑے ہوٹلوں میں قیام کرنے والے بہت ہی خاص گاہکوں کے لیے مخصوص تھا۔

"آپ کی کار باہر موجود ہے۔" اس نے کہا۔ ہرمین نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ ایک چوڑا چکلا اور موٹا آدمی تھا جس کی بے حد گھنی بھویں‘ آنکھوں پر جھکی نظر آتی تھیں۔ اسے بین الاقوامی طور پر دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں سے سمجھا جاتا تھا جس کی مالیاتی مشینری نے کسی مکڑی کی طرح دنیا کے مختلف ممالک کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ جسے بے شمار ملکوں کے سفارت خانوں میں بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ کئی ممالک کی اسٹاک مارکیٹیں اور مالیاتی ادارے اس کی ساکھ کے قائل تھے۔ فطرت کے اعتبار سے وہ بے حد چالاک‘ بے رحم اور سنگدل تھا۔ ہوٹل کے صدر دروازے پر چوکیدار نے اسے سلام کیا مگر وہ اسے نظرانداز کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر اپنی رولس رائس کار کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کا وفادار جاپانی ملازم اور شوفر کویو منتظر کھڑا تھا۔

"سر برائٹن برگ گیٹ پر گیارہ بجے ایک اپائنٹمنٹ ہے۔" ہرمین نے اس سے کہا "سرحد پار کرنے میں چالیس منٹ ضرور لگیں گے۔ باقی وقت کی ترتیب میں تم پر چھوڑتا ہوں۔" وہ کار میں بیٹھ گیا۔ کویو نے دروازہ بند کیا۔ اسٹیرنگ وہیل سنبھالا اور کار آگے بڑھ گئی۔ کار کے اندر ضرورت کی ہر چیز ہرمین کی پسند کے مطابق فراہم کر دی گئی تھی۔ کاک ٹیل کیبنٹ‘ موبائل فون‘ ایک ٹی وی‘ ٹیلیفون‘ چھوٹا سا فریج‘ بجلی سے کام کرنے والا گرم بکس جس میں کھانا گرم رکھا جا سکتا تھا۔ ہرمین نے سگار سلگایا‘ اپنے بریف کیس سے کاغذات نکالے اور انہیں دیکھنے لگا۔ دس منٹ بعد کار کی رفتار کچھ کم ہوئی۔ مغربی برلن کا ٹرمنس آگیا تھا۔ باہر ایک بورڈ لگا تھا جس پر انگریزی‘ جرمن اور روسی زبان میں لکھا تھا "اب آپ برلن کے امریکن سیکٹر سے رخصت ہو رہے ہیں۔"

ایک گارڈ نے انہیں آگے بڑھ جانے کا اشارہ کیا۔ آہستہ رفتار سے چلتی ہوئی رولس رائس سرخ اور سفید رنگ کیے ہوئے ایک آہنی کھمبے کے قریب پہنچی جس نے شرقی برلن جانے والی سڑک کا راستہ روک رکھا تھا۔ کار رک گئی۔ فرکی ٹوپی پہنے ایک گارڈ نے کار میں جھانکا۔ ہرمین نے اسے اپنا پاسپورٹ دیا۔ اس کا موٹا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ وہ کوئی مصیبت کھڑی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ سرحد کی دوسری جانب اس کا کام اتنا اہم تھا کہ وہ کسی گارڈ کو شکایت کا موقع دینا نہیں چاہتا تھا۔ پاسپورٹ واپس کر دیا گیا۔ سڑک سے کار ہٹا دی گئی اور کار اس حصے میں داخل ہوئی جسے نومین لینڈ کہا جاتا تھا۔ کچھ آگے سڑک پر سیمنٹ کے مضبوط بلاک اس طرح لگائے گئے تھے کہ ان کے درمیان سے کوئی کار تیز رفتاری سے نہیں گزر سکتی تھی۔ داہنی جانب لکڑی کی جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں جن کے سامنے چند کاریں کھڑی تھیں۔ کویو اترا‘ کار کا دروازہ کھولا اور پھر ہرمین کے پیچھے چلتے ہوئے پہلی جھونپڑی میں داخل ہوا۔ یہاں پاسپورٹ چیک کیے گئے پھر انہیں کچھ فارم دے دیے گئے جن میں نام‘ قومیت‘ مقام پیدائش اور کوئی شخص کتنی کرنسی لے جا رہا ہے جیسی تفصیلات طلب کی گئی تھیں۔ کویو کی جیب بالکل خالی

تھی۔ ہرمین کے پاس ایک ہزار ڈالرز تھے۔ انہوں نے فارم بھر کے دیے۔ ہر شخص سے کہا گیا کہ وہ اپنا بٹوا کھول کر دکھائے۔ کویو کے پاس کوئی بٹوا نہیں تھا۔ بدستور سپاٹ چہرے کے ساتھ ہرمین نے اپنا سیل کی کھال کا بنا ہوا بٹوا دکھایا۔ اسے چار چھوٹے سرخ ٹکٹ دیے گئے اور دوسری جھونپڑی میں بھیج دیا گیا۔ یہاں اس نے پانچ سو ڈالرز روسی کرنسی سے تبدیل کیے۔ یہ ضروری کارروائی تھی جس کے ذریعے روسیوں کو مسلسل امریکن اور برٹش کرنسی ملتی رہتی تھی۔

وہ جھونپڑی سے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک گارڈ مشکوک انداز میں کار کا جائزہ لے رہا ہے۔ ہرمین کو بتایا گیا تھا کہ تلاشی بڑی سختی سے لی جاتی ہے اور وہ لی جا رہی تھی۔ ہرمین ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ کویو اور گارڈ نے مل کر کار کی سیٹیں الگ کیں۔ پھر انہیں آگے بڑھنے کا اشارہ کیا گیا۔ کویو نے سیٹیں لگائیں۔ ہرمین کار میں بیٹھ گیا اور کویو بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے کار چلاتے ہوئے سیمنٹ کے بلاکوں کے درمیان سے گزرنے لگا یہاں تک کہ وہ ایک رکاوٹ تک پہنچ گئے۔ ان کے پاسپورٹ دوبارہ چیک کیے گئے۔ ہرمین نے وہ سرخ ٹکٹ واپس کیے پھر رکاوٹ اٹھا دی گئی اور وہ شرقی برلن میں داخل ہو گئے۔

"بڑے محتاط لوگ ہیں۔" کویو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہرمین بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ ملاقات کے مقررہ وقت سے تین منٹ پہلے پہنچنے کی توقع تھی۔ کویو کو راستہ معلوم تھا۔ اسے ہمیشہ راستہ معلوم ہوتا تھا' خواہ وہ کسی بھی ملک جا رہا ہو۔ وہ بہت ذہین اور بہترین شوفر تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بہترین خدمت گار اور بہترین کھانا پکانے والا بھی تھا اور ہرمین اسے اس کی صلاحیتوں کے مطابق تنخواہ دیتا تھا۔ کار کچھ ہی دیر میں برانڈن برگ گیٹ پہنچ گئی۔

"یہاں روکو۔" ہرمین نے کہا اور ایک بٹن دبایا۔ شیشے کی ایک دیوار سی اس کے اور شوفر کے درمیان حائل ہو گئی۔ معمولی کپڑے پہنے ایک آدمی کار کی طرف بڑھا۔ ہرمین اسے پہچانتا تھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھول دیا۔ آدمی جس کا نام آنگور تھا' اندر بیٹھ گیا۔ ہرمین نے دستی مائکروفون اٹھا کر کویو کو اِدھر اُدھر کار چلانے کی ہدایت کی۔ تیز رفتاری سے نہیں۔ یونہی ایک اوسط رفتار سے اور پھر مائکروفون کا بٹن بند کرتے ہوئے آنگور کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اب ہم معاملہ طے کر سکتے ہیں۔" اس نے کہا "کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ صرف تمہارا ہی ملک دلچسپی نہیں لے رہا ہے۔"

کار کے اندر خوش گوار گرمی' ہرمین کی آفٹر شیو لوشن اور قیمتی سگار کی خوشبو نے آنگور کے دل میں اپنی غربت کا احساس اجاگر کر دیا۔ اس نے یہ سوچا' اگر یہ دولت مند جسے وہ اور اس کی حکومت چالباز خیال کرتی ہے' اسے ڈرانے دھمکانے کی توقع رکھتا ہے تو اسے ناامیدی ہو گی۔

ایک عظیم الشان عورت نے اپنے دھان پان سے شوہر سے کہا "میاں' ذرا کچن سے ہری پھول دار پلیٹ اٹھا لانا۔"

تھوڑی دیر میں کچن سے میاں کی آواز آئی "بیگم' ہری پھول دار پلیٹ یہاں نہیں ہے۔"

بیگم نے بھنّا کر جواب دیا "مجھے پتا تھا' تم نکمّے' کام چور اور اندھے ہو۔ تمہیں پلیٹ نظر ہی نہیں آئے گی اسی لیے میں پہلے ہی اٹھا لائی تھی۔"

"کوئی ہماری باتیں سن تو نہیں سکتا۔" اس نے جرمن زبان میں پوچھا۔

"نہیں۔" ہرمین نے بتایا۔

"تمہارا شوفر قابلِ اعتماد ہے؟"

"ہاں۔" ہرمین نے بیزاری سے کہا۔

"میں نے اپنے لوگوں سے مشورہ کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تمہاری پیش کش حقیقت نہیں بن سکتی۔"

"پہلے مجھے خود یقین نہیں تھا۔" ہرمین نے جواب دیا "مگر اب میں مطمئن ہوں کہ ایسا ممکن ہے۔ میں تمہاری گورنمنٹ کو فارمولا ZCX دے سکتا ہوں۔"

"فارمولا تو ہم تمہاری مدد کے بغیر بھی حاصل کر سکتے ہیں۔" آنگور نے کہا "مگر وہ ہمارے لیے اسی طرح بیکار ہو گا جس طرح امریکن گورنمنٹ کے لیے۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ فارمولا کوڈ میں ہے۔ امریکن گورنمنٹ دو برسوں سے اس کوڈ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بالآخر اس نے اپنی ناکامی تسلیم کر لی۔"

"کوئی بات ناممکن نہیں۔ بشرطیکہ آدمی کے پاس دماغ اور دولت ہو اور یہ دونوں چیزیں میرے پاس ہیں۔ میں تم لوگوں کو حل شدہ فارمولا پیش کر رہا ہوں۔ ایک معقول قیمت کے بدلے' تمہیں فارمولا مل جائے گا۔ اگر تم لوگ مطمئن نہ ہوئے تو ظاہر ہے' مجھے قیمت نہیں ملے گی۔ بات بالکل سیدھی اور صاف ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ تم کیا قیمت لگاتے ہو۔"

کار اس وقت شرقی برلن کے معروف بازار سے گزر رہی تھی جس کی دکانیں مشہور ہونے کے باوجود غیر متاثر کن تھیں۔

"کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ... وہ کوڈ حل کر سکتے ہو جسے سمجھنے میں امریکن ماہرین ناکام رہے۔" آنگور نے حیرت سے پوچھا۔

"اگر میں ایسا نہ سمجھتا تو مجھے یہاں اپنا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔" ہرمین نے بیزاری سے کہا "کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہاری سرحد کی احمقانہ جانچ پڑتال میں نے صرف تم سے

ملاقات کرنے کے لیے گوارا کی ہے۔ میں پھر پوچھتا ہوں، تم کیا قیمت دے سکتے ہو۔"

"مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہیں بتادوں کہ ہم لوگ تمہیں ڈھائی لاکھ ڈالرز نقد دینے پر آمادہ ہیں جو کہ خاصی بڑی رقم ہے۔"

ہرمین کو کسی ایسی ہی آفر کی توقع تھی۔ اس نے اپنا غصہ ضبط کیا کہ اسے ایسے معمولی اور مفلس آدمی سے بات کرنا پڑ رہی ہے۔

"کیا تم یہ آفر سنجیدگی سے کر رہے ہو۔" وہ بولا۔

"بیشک۔" آنگور نے ہرمین کی طرف دیکھا جو کار کی نیم تاریکی میں اسے صاف نظر نہیں آرہا تھا "بشرطیکہ ہمیں اطمینان ہوجائے کہ یہ وہی فارمولا ہے جس کا سودا کیا جارہا ہے۔"

"اس سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ایک ملک کے پاس ہو۔ میں حل شدہ فارمولا دو دن تک تم لوگوں کے پاس چھوڑنے کے لیے آمادہ ہوں پھر اگر تم نے مقررہ رقم ادا نہیں کی تو میں اس کی نقل کسی اور ملک کو فروخت کردوں گا۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو۔"

"ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ اصل فارمولا ہمارے ہاتھ فروخت کرنے کے بعد تم اس کی نقل کسی اور ملک کو نہیں.... دوگے۔"

"میں صرف قوموں اور ملکوں سے معاملات طے کرتا ہوں اور ایک سودا طے ہونے کے بعد فریب نہیں دیتا۔ اس پر قائم رہتا ہوں۔"

"گویا ہمارے درمیان بات طے ہوگئی۔"

"بات طے ہوگئی؟ کیا میں نے ایسا کہا۔ چوتھائی ملین دے رہے ہو۔ ٹھیک ہے، ہر شخص جو قیمت چاہے لگا سکتا ہے مگر کوئی ایسا احمقانہ آفر نہیں کرتا۔" ہرمین نے تیزی سے کہا "میں تمہیں بتاتا ہوں میرے دوست کہ میرے ایک ایجنٹ نے چینی گورنمنٹ کو صرف اشارہ ہی کیا تھا کہ فارمولا ZCX حل شدہ فروخت کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے۔ چینی حکومت اس فارمولے کی اہمیت سے واقف ہے۔ چنانچہ بغیر کسی تامل کے اس نے تین ملین ڈالرز کی پیش کش کردی۔ سُن رہے ہو، تین ملین ڈالرز۔"

"تین ملین ڈالرز۔" آنگور ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا "بالکل ناممکن ہے۔"

"کیا تم ایسا ہی سمجھتے ہو۔" ہرمین کے لہجے اور انداز سے غصہ ظاہر تھا "مگر چینی حکومت ایسا نہیں سمجھتی۔ ٹھیک ہے، تم سے بات نہیں ہوسکتی۔"

اس نے مائکروفون اٹھا کر بٹن دباتے ہوئے کویو سے کہا۔ "روسی سفارت خانے واپس چلو۔"

"میری حکومت اتنی رقم کبھی ادا نہیں کرسکتی۔" آنگور نے رومال سے ماتھے کا پسینہ خشک کرتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اتنی ہی غریب ہے۔" ہرمین نے سگار کی راکھ جھاڑتے ہوئے جواب دیا "کتنے افسوس کی بات ہے لیکن میں ایک ادنیٰ سول سرونٹ سے، جیسا کہ تم اپنے آپ کو کہتے ہو، سنی ہوئی کسی ایسی بات پر یقین نہیں کرتا اور چونکہ میں چینیوں کو روسیوں کے مقابل زیادہ پسند نہیں کرتا۔ اس لیے میں ساڑھے تین ملین ڈالرز نقد پر فوری سودا کرسکتا ہوں۔ حل شدہ فارمولا تین ماہ کے اندر تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر میں حل شدہ فارمولا فراہم نہ کرسکا تو مجھے رقم نہیں دی جائے گی۔"

"مجھے اتنا اختیار حاصل نہیں ہے۔" آنگور نے آہستہ سے کہا۔

"اتنا اندازہ میں بھی لگا چکا ہوں۔" ہرمین نے جواب دیا "ہم تمہارے سفارت خانے واپس چل رہے ہیں۔ تم اپنے اعلیٰ اختیار افراد سے بات کرلو میں برسٹل ہوٹل واپس لوٹ جاؤں گا۔ اگر تم لوگ میری قیمت پر فارمولا خریدنے کے لیے تیار ہو تو مجھے ٹیلیگرام بھیج دینا۔"

"میں چاہتا ہوں کہ تم آج کی رات یہاں کسی ہوٹل میں ٹھہر جاؤ پھر میں تمہارے پاس آکر فیصلے سے آگاہ کردوں گا۔ ظاہر ہے کہ میں تم سے ملنے برسٹل ہوٹل نہیں جاسکتا۔"

"میں یہاں تھرڈ کلاس ہوٹلوں میں قیام کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔" ہرمین نے منہ بنا کر کہا "مجھے ٹیلیگرام کرادینا۔"

کار روسی سفارت خانے کے سامنے رک گئی۔ آنگور نے نفرت بھری نظروں سے ہرمین کو گھورا اور دروازہ کھول کر اتر گیا۔ ہرمین نے اپنے اور کویو کے درمیان حائل شیشہ گرادیا۔

"فوراً سرحد کی طرف چلو۔" اس نے کہا۔

وہ پانچ منٹ میں چیک پوائنٹ پر پہنچ گئے مگر آنگور کے لیے اتنا وقت بھی کافی تھا کہ وہ چیک پوسٹ پر فون کرسکے۔ فر کی ٹوپیاں پہنے دو گارڈز ان کا انتظار کر رہے تھے۔ آہنی کھمبا اٹھالیا گیا اور کار نومین لینڈ میں داخل ہوگئی۔ ہرمین کا پاسپورٹ چیک کرنے میں خاصی دیر لگی۔ آفیسر کسی عجلت میں نہیں معلوم ہو رہے تھے۔ ہرمین دوسرے کئی امریکنوں کے ساتھ انتظار کر رہا تھا جو غربی برلن سے شرقی برلن میں اوپیرا تھیٹر کا افتتاحی شو دیکھنے آئے تھے۔ ہرمین نے دوسرے امریکنوں کو جاتے دیکھا مگر اسے بدستور انتظار کرایا جاتا رہا آخر تقریباً بیس منٹ کے بعد افسران نے اس کے پاسپورٹ کی جانچ پڑتال ختم کی اور کاغذات پر مُہر لگا کر پاسپورٹ واپس کردیا۔ جس افسر نے پاسپورٹ واپس کیا تھا اس نے جب ہرمین کو جانے کا اشارہ کیا تو اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

غصے میں کھولتا ہوا ہرمین اپنی کار کے پاس واپس آیا تو دونوں گارڈ انتظار میں تھے۔ انہوں نے کار کی تلاشی لینا شروع کی۔ ہرمین غصے پر قابو پانے کی کوشش میں اِدھر سے اُدھر ٹہلنے لگا۔ کویو سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی طرف آیا۔

"وہ لوگ ہیٹر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔" اس نے کہا۔

ہرمین کار کے قریب آگیا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے جرمن زبان میں پوچھا۔
ایک گارڈ نے اپنی ٹارچ کی روشنی ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بڑے سے ہیٹر پر ڈالی "یہ کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔
"ہیٹر ہے۔"
"ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسے کار سے باہر نکالو۔"
"باہر نکالو" ہرمین نے غصے سے کہا "کیا مطلب ہے تمہارا۔ یہ محض ایک ہیٹر ہے۔ اس کے اندر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔"
"اسے باہر نکالو۔" گارڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا "ہم اس کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔"
"کیا تم اسے نکال سکتے ہو۔" ہرمین نے کویو کی طرف دیکھا۔
"ہاں جناب، مگر اس میں وقت لگے گا۔"
"مجبوری ہے۔" ہرمین نے جواب دیا۔
وہ کار میں بیٹھ گیا۔ غصہ ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے سگار سلگا لیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ نومین لینڈ میں ہے اور یہ اجڈ گارڈ اس سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں۔ کار کے اندر لگی لائٹ کو آن کرتے ہوئے وہ بریف کیس سے کاغذات نکال کر پڑھنے لگا، دونوں گارڈ کویو کو کار سے ہیٹر کھول کر نکالتے دیکھ رہے تھے۔ بیس منٹ بعد جب کہ کویو ہیٹر کا کور الگ کر رہا تھا، ایک کار رکاوٹ پار کرکے آئی اور اس سے آنگور اتر کر جلدی سے رولس رائس کی طرف بڑھا۔ اس نے ہاتھ سے گارڈز کو جانے کا اشارہ کیا اور دروازہ کھول کر ہرمین کے پاس بیٹھ گیا۔ گارڈز نے کویو سے کہا کہ وہ ہیٹر نکالنے کی زحمت نہ کرے اور کور دوبارہ لگا دے یہ کہہ کر گارڈ چلے گئے۔
ہرمین بدستور کاغذات پڑھنے اور نوٹ لکھنے میں مصروف رہا۔ دو منٹ بعد اس نے کاغذات رکھتے ہوئے آنگور کی طرف دیکھا۔ اس کی سرمئی مائل بھوری آنکھیں غصے سے چمک رہی تھیں۔
"مجھے اس سردی میں ایک گھنٹے تک انتظار کرنے پر مجبور کیا گیا۔" اس نے کہا "میرا وقت بہت قیمتی ہے۔ کوئی کمیونسٹ گورنمنٹ میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتی۔ اب میری قیمت چار ملین ڈالرز ہے۔ انہیں فون کرو۔ بتاؤ کہ میں نے قیمت بڑھادی ہے کیونکہ ان کی پارٹی کے ایک احمق ممبر نے مجھے ایک گھنٹے تک روکنے کی ہمت کی۔ تم سن رہے ہو۔ اب قیمت چار ملین ڈالرز ہے۔"
ہرمین کے غصے سے ڈر کر آنگور جلدی سے کار سے نکلا اور بھاگتے ہوئے ایک جھونپڑی میں داخل ہوا۔ ہرمین دوبارہ کاغذات دیکھنے لگا۔ کویو نے ہیٹر کا کور لگا دیا۔ پندرہ منٹ بعد آنگور واپس آیا۔ اس کی پیشانی پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔
"ہاں، ہم آمادہ ہیں۔ اب چار ملین ڈالرز ادا کردیے جائیں گے۔"
ہرمین نے بٹن دبایا جس نے خود کار کھڑکی بند کردی۔ آنگور باہر کھڑا رہ گیا۔ ہرمین نے کویو سے برسٹل ہوٹل چلنے کو کہا۔ جب کار دوسری چیک پوسٹ پر رکی تو اس مرتبہ کوئی تاخیر یا چیکنگ بھی نہیں ہوئی۔ آہنی کھمبا فوراً ہی اوپر اٹھا دیا گیا اور کار مغربی برلن میں داخل ہوگئی۔ برسٹل ہوٹل پہنچ کر ہرمین ٹیلیکس بیورو کے کاؤنٹر پر پہنچا۔ ایک فارم طلب کیا اور اپنے صاف ستھرے اندازِ تحریر میں حسبِ ذیل عبارت لکھی:
جوناتھن لنڈسے۔
جارج پنجم ہوٹل۔ پیرس ۸
سولہ تاریخ کو ایک بجے دن۔ سی فار چارلی سے ملاقات کا انتظام کرو۔ ہرمین
اس نے فارم دس ڈالرز کے نوٹ کے ساتھ آپریٹر لڑکی کے حوالے کردیا اور لفٹ کی طرف بڑھا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ تیسری منزل کی طرف چلی تو ہرمین کے موٹے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔ اتنا سوچنے اور پلاننگ کرنے کے بعد اب اس کی محنت کا انعام اس کی دسترس میں محسوس ہو رہا تھا۔

○☆○

ایلن کریگ نے اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا۔ طویل راہداری میں اِدھر اُدھر دیکھا اور پیچھے ہٹتے ہوئے جیری سے کہا "چلو اپنا راستہ لو۔ جلدی۔"
سرخ بالوں والا نوجوان باہر نکلا اور کریگ کو ایک عجیب مسکراہٹ سے نوازتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ کریگ دروازہ بند کرکے نشست گاہ میں واپس آیا۔ "یہ ایک غلطی تھی،" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ مگر کوئی ہمیشہ سیدھے راستے پر نہیں رہتا۔ کبھی کبھی بھٹک بھی جاتا ہے۔ خیر جو ہونا تھا ہوا۔ کل وہ اس وقت پین ایم کی پرواز سے نیویارک جا رہا ہوگا۔ پیرس پیچھے رہ جائے گا۔ جو دو مہینے اس نے پیرس میں گزارے، کچھ زیادہ ہی ہیجان انگیز تھے۔ اس نے جیری کے بارے میں سوچا۔ جس سے اس کی ملاقات ایک ڈرگ اسٹور میں ہوئی تھی پھر وہ پورے ہفتے ایک دوسرے سے ملتے رہے۔ جیری بہت پُرجوش، آمادہ اور دلچسپ تھا مگر اس رات کوئی نہ کوئی بات غلط ضرور تھی۔ جیری بار بار اس کی طرف ایک طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔
بہرحال وہ چلا گیا۔ اب وہ دوبارہ اس سے نہیں ملے گا۔ وہ بیڈ روم میں داخل ہوا اور سوچا کہ پیکنگ کرلے۔ اس وقت گیارہ سے کچھ زیادہ بجے تھے۔ الماری کے اوپر سے سوٹ کیس اتار کر اس نے بستر پر رکھا۔ ایلن کریگ کی عمر تینتیس سال تھی۔ وہ ایک طویل قامت خوب صورت جوان تھا۔ گذشتہ پانچ سال میں وہ راکٹ ریسرچ کے انچارج مرون وارن کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ انگلینڈ سے امریکا منتقل ہونے کے بعد سے کریگ نے نمایاں ترقی کی تھی۔ وہ راکٹ ریسرچ گروپ کے ایک جونیئر افسر کی حیثیت سے حکومتِ برطانیہ کے طلب کردہ ایک

مشاورتی اجلاس میں شریک ہونے واشنگٹن آیا تھا۔ اس پر وارن کی جوہر شناس نگاہ پڑی جو ہمیشہ تازہ ٹیلنٹ کی تلاش میں رہتا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ ذہین نوجوان لندن گروپ کے بجائے اس کے لیے زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس نے ایک پیش کش کی جو منظور کرلی گئی اور وارن کو اپنی پیش کش پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔ اسے ایک بہترین پرسنل اسسٹنٹ مل گیا تھا۔

وارن اس وقت پیرس میں فرانسیسی سائنس دانوں سے تبادلۂ خیالات و معلومات کرنے پیرس آیا ہوا تھا۔ گزشتہ دن ان کی آخری میٹنگ ہو چکی تھی اور آنے والے کل کو وہ اور کریگ واشنگٹن واپس جا رہے تھے۔ کریگ نے سوٹ کیس کھولا تو فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

"کیا تم ہو کریگ؟" کریگ نے بھی آواز اور اس کے امریکن لب و لہجے کو پہچان لیا۔

"ہاں جوناتھن۔ سامان پیک کر رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"کیا تم میرے ہوٹل آسکتے ہو۔ دو گھنٹے کے اندر' میرے پاس تمہاری دلچسپی کے لیے ایک چیز ہے۔"

"دو گھنٹے کے اندر گویا ایک بجے۔ اچھی بات ہے' آجاؤں گا مگر معاملہ کیا ہے؟"

"یہ تم ملاقات پر معلوم کرسکو گے۔" جواب ملا اور رابطہ منقطع ہوگیا۔

'کوئی چیز جس سے مجھے دلچسپی ہوسکتی ہے' کریگ نے سوچا۔ کیا جوناتھن لنڈ سے اسے کوئی پیش کش کرنے والا ہے۔ کریگ ترقی کا خواہش مند نوجوان تھا۔ وہ وارن کے نائب کی حیثیت سے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ جوناتھن سے اس کی ملاقات سفارت خانے کی کاک ٹیل پارٹی میں ہوئی تھی اور وہ اسے پسند آیا تھا۔ جوناتھن لمبے قد' سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والا ساٹھ سالہ شخص تھا جو اپنے کہنے کے مطابق تیل کی صنعت سے وابستہ تھا۔ کریگ دولت سے بھی واقف تھا اور طاقت سے بھی۔ اس نے فوراً محسوس کرلیا کہ جوناتھن بہت اہم شخصیت ہے۔ کاک ٹیل پارٹی کے بعد بھی ان دونوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور اب اچانک طلبی..... اس نے سوٹ کیس پیک کرکے لباس تبدیل کیا۔ تیار ہو کر آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔ رنگت کچھ زرد نظر آرہی تھی اور یہ جیری کی وجہ سے تھا۔ ووڈکا کا ایک جام پینے کے بعد رنگت کچھ بحال ہوگئی۔

بالفرض جوناتھن کسی ملازمت کی پیش کش کرتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا ٹیکساس۔ کیا وہ ٹیکساس جانا چاہے گا۔ اگر معاوضہ معقول ہو تو جا بھی سکتا ہے۔ اسے احساس تھا کہ جوناتھن اس کے ریکارڈ سے بہت متاثر ہے۔ کریگ نے اسے وارن سے گفتگو کرتے دیکھا تھا۔ بعد میں جوناتھن نے بتایا بھی تھا کہ وہ وارن سے اسی کے متعلق بات کر رہا تھا اور یہ کہ وارن نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ فطری طور پر یہ سن کر کریگ کو بہت خوشی ہوئی تھی۔

ٹھیک ایک بجے کریگ جارج پنجم ہوٹل میں داخل ہوا۔ استقبالیہ کلرک سے جوناتھن کے بارے میں معلوم کیا۔ کلرک نے بتایا کہ مسٹر جوناتھن اس کے منتظر ہیں اور یہ کہ وہ چوتھی منزل پر کمرا نمبر ۴۵۷ میں چلا جائے۔ کریگ لفٹ سے چوتھی منزل پر پہنچا۔ کمرا ۴۵۷ کے دروازے پر دستک دی۔ ایک جاپانی ملازم نے دروازہ کھولا۔ ملازم اسے اندر لے گیا۔ کمرا بہت شاندار اور پُرتکلف انداز میں آراستہ کیا گیا تھا۔ ابھی کریگ حیرت سے کمرے کی قیمتی آرائش ہی دیکھ رہا تھا کہ دوسرے دروازے سے ہرمین اندر آیا۔ کریگ اس موٹے آدمی کو دیکھ کر بہت حیران ہوا اور جب ہرمین نے تیز نظروں سے اسے گھورا تو وہ کچھ بے چینی محسوس کرنے لگا۔

"کیا تم ایلن کریگ ہو؟" ہرمین نے سخت آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔"

"ممکن ہے' تم ان نفرت انگیز چیزوں کو دیکھنا چاہو۔" ہرمین نے ایک لمبا لفافہ کریگ کی طرف بڑھایا۔

"میں سمجھا نہیں۔" کریگ نے لفافہ لیتے ہوئے حیرت سے کہا۔

"انہیں دیکھو۔" ہرمین نے تیزی سے کہا "میرے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔" سگار سلگا کر وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

کریگ نے لفافہ کھولا۔ اندر سے چھ فوٹو نکلے۔ ایک ہی نظر نے جیسے اس کے دل کی دھڑکن روک دی اور پھر اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا کہ اسے پسینہ آگیا۔ اس نے جلدی جلدی تمام فوٹو دیکھے اور پھر لفافے میں ڈال کر لفافہ میز پر رکھ دیا۔ اس کا پہلا ردِعمل یہ تھا کہ اب زندگی ختم ہو چکی ہے۔ وہ اپنے اپارٹمنٹ جا کر خودکشی کرلے گا۔ کیسے کرے گا' اس کا اسے کوئی خیال نہیں تھا۔ ہرمین نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"لفافے کی پشت پر ان افراد کی فہرست ہے جنہیں یہ فوٹو روانہ کیے جائیں گے۔ اسے پڑھو۔" وہ بولا۔

کریگ بالکل خاموش کھڑا ہرمین کو دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔

"اس فہرست کو پڑھو۔" ہرمین نے پھر کہا۔

کریگ نے آہستہ سے لفافہ اٹھایا۔ صاف ستھرے ٹائپ میں ان افراد کے نام لکھے تھے جو اس سے محبت کرتے تھے۔ اس کا احترام کرتے تھے۔ اس کی ماں' دادی' اور کئی دوست اور معاون جنہوں نے اس مقام تک پہنچنے میں اس کی مدد کی تھی اور سب سے آخر میں مروِن وارن۔

"مجھے فارمولا ZCX کا ایک فوٹو چاہیے۔" ہرمین بولا "یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مزید یہ کہ میں نے اسے آسان بنا دیا

ہے۔" اس نے ایک میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا کیمرا نکالا۔
"یہ کیمرا بالکل خود کار ہے۔ فارمولے کو کسی سپاٹ سطح پر رکھنا۔ اس کے فوٹو اتارنا پھر یہ کیمرا واشنگٹن کے ہلٹن ہوٹل میں جوناتھن کے سپرد کردینا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ فوٹو ٹھیک آئے ہیں، وہ تمہیں ان فوٹوز کی کاپیاں اور نگیٹیو دے دے گا۔ سمجھ گئے۔ اگر ناکام رہے تو ان تصویروں کی کاپیاں ان تمام افراد کو روانہ کردی جائیں گی جن کے نام لفافے پر لکھے ہیں۔"
"تم نے..... یہ فوٹو..... کیسے حاصل کیے۔" کریگ نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔
"تمہارا دوست جیری ان بہت سے افراد میں شامل ہے جنہیں مجھے ملازم رکھنا پڑتا ہے۔ کیمرا لو اور دفع ہو جاؤ۔"
"وہ فارمولا بالکل بیکار ہے......"
"آج سے ایک ہفتے کے اندر گویا ۲۶ تاریخ کی تم ہلٹن ہوٹل جاؤ گے۔" ہریمن نے بات کاٹی "اور اگر تم نے فارمولے کے فوٹو نہیں دیے تو......" وہ کندھے اچکا کر خاموش ہوگیا اور پھر کمرے سے چلا گیا۔
کریگ کیمرا ہاتھ میں پکڑے ساکت کھڑا تھا۔ یہاں تک کہ جاپانی ملازم کویو کمرے میں داخل ہوا تب کریگ نے لفافہ اٹھایا اور ہوٹل سے نکل گیا۔

○☆○

جوناتھن لنڈ سے گزشتہ دس سال سے ہریمن کے ہر آپریشن، ہر مہم کا انچارج تھا۔ اسے ایک لاکھ ڈالرز سالانہ تنخواہ ملتی تھی جس کے ہر ڈالر کے لیے اسے محنت کرنا پڑتی تھی۔ اگرچہ اس کی عمر ساٹھ سال تھی مگر اس نے خود کو ہر طرح سے فِٹ اور تندرست رکھا تھا۔ اس کے اطوار بڑے شائستہ تھے۔ بیشتر سفارت خانوں میں اس کی آمدورفت رہتی تھی اور یورپ کے کئی حکمرانوں سے اس کے ذاتی تعلقات تھے۔ وہ عموماً سفر میں رہتا اور ہر جگہ بہترین ہوٹلوں میں قیام کرتا۔ ۲۶ تاریخ کو وہ واشنگٹن کے ہلٹن ہوٹل میں اپنے کمرے کی کھڑکی سے ٹریفک اور لوگوں کی آمدورفت دیکھ رہا تھا۔ تین بجنے میں چند منٹ قبل اس نے کریگ کو ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنے کمرے سے ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے باہر نکلا۔ کریگ کا چہرہ سفید اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نظر آرہے تھے۔ اس نے سوچا، یہ احمق پوری نیند نہیں سو رہا ہوگا۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں تھی۔ وہ لوگ جو کریگ جیسی زندگی گزار رہے ہوں جلد یا بدیر کسی نہ کسی مصیبت میں ضرور گرفتار ہوتے ہیں۔
"ہیلو کریگ!" جوناتھن نے اپنی نرم آواز میں کہا مگر ہاتھ نہیں ملایا "ہمیشہ کی طرح وقت کی پابندی سے آئے ہو۔ آؤ کمرے میں چلو۔"
کریگ چپ چاپ اس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

"امید ہے کہ تم کامیاب آئے ہوگے۔" جوناتھن نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ اب بھی خاموش رہتے ہوئے کریگ نے کیمرا جوناتھن کو دے دیا۔
"کچھ پینا پسند کروگے۔" جوناتھن نے پوچھا اور جب کریگ نے نفی میں سرہلایا تو بولا "ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں۔"
وہ اپنے باتھ روم میں گیا۔ جہاں فلم دھونے کا مکمل سامان موجود تھا۔ پھرتی سے کام کرتے ہوئے اس نے فلم ڈیولپ کی۔ اسے دھویا اور پھر ایک محدب شیشے سے اس کے نگیٹیو دیکھے۔ تمام فوٹو بہت اچھے آئے تھے۔ فلم کو خشک کرنے کے لیے لٹکا کر وہ کمرے میں واپس آگیا۔
"بہت اچھا رزلٹ ہے۔" اس نے تعریف کی اور پھر ایک میز کی دراز کھول کر موٹا سا لفافہ نکالا اور کریگ کو دے دیا۔ "سودا مکمل ہوگیا۔" وہ بولا... کریگ نے لفافے میں جھانک کر نگیٹیو اور فوٹو دیکھے۔
"مجھے کیسے یقین ہو کہ تمہارے پاس مزید پرنٹ نہیں ہیں۔" اس نے کہا۔
"برخوردار، ایک سودا، سودا ہوتا ہے۔ میں دھوکا دینا پسند نہیں کرتا۔"
"ٹھیک ہے مگر وہ فارمولا بیکار ہے۔ اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ اسے حل نہیں کیا جاسکتا تو میں تمہیں ہرگز نہ دیتا۔"
"کوئی بات نہیں۔ میرے باس کو اس کی ضرورت ہے۔ وہ اس کا کیا کرتا ہے، اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں فارمولا مل گیا اور تمہیں وہ چیزیں جنہیں تم چاہتے ہو۔ چنانچہ بات ختم۔"
کریگ لفافہ اٹھا کر خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔
جوناتھن فون کے پاس گیا، ریسیور اٹھایا "کیا مسٹر لیو موجود ہیں؟" اس نے آپریٹر سے پوچھا۔ آپریٹر نے اثبات میں جواب دیا۔ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز آئی۔
"لیو سلک۔"
وہ ابھی ابھی واپس گیا ہے۔" جوناتھن نے بتایا۔
"اوکے۔" جواب ملا۔
کریگ کو ٹیکسی کے لیے کچھ انتظار کرنا پڑا۔ ایک ٹیکسی ہوٹل کے سامنے رکی۔ اس میں سے سواریاں اتریں۔ جب وہ خالی ہوگئی تو کریگ اس کے پاس چلا گیا۔ ڈرائیور کو اپنے اپارٹمنٹ کا پتا بتایا اور اندر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی روانہ ہوگئی۔ کریگ اپنے خیالات میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اس نے قطعی نہیں دیکھا کہ ایک فورڈ تھنڈر برڈ کار نے اس کا تعاقب شروع کردیا ہے۔ تھنڈر برڈ کا ڈرائیور ایک چھبیس سالہ نوجوان تھا جس کا نام چِٹ کیگان تھا۔ اس کا ساتھی اس سے کم سے کم پندرہ سال بڑا تھا۔ جس کی ایک آنکھ شیشے کی تھی اور بائیں گال پر ایک سفید نشان تھا۔ اس کا نام لیو سلک تھا۔

دونوں بہت خطرناک ٹھگ اور پیشہ ور قاتل تھے اور بھاری رقم لے کر کسی کو بھی ٹھکانے لگا سکتے تھے۔ وہ کسی روبوٹ کی طرح جونا تھن کے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

یہ جانے بغیر کہ اس کا تعاقب کیا جارہا ہے، کریگ نے لفافے سے فوٹو نکال کر دیکھے۔ وہ کانپ گیا۔ اگر وہ خودکشی بھی کرلیتا تب بھی یہ تصویریں اس کے رشتے داروں اور دوستوں کی نظروں میں اسے ذلیل کرسکتی تھیں۔ غنیمت تھا کہ اسے واپس مل گئی تھیں۔ اس نے دل میں عہد کیا کہ اب وہ کسی اجنبی پر اعتماد نہیں کرے گا۔ اپنی ایک غلطی کی اسے بھاری سزا بھگتنا پڑی تھی۔ فارمولے کے فوٹو اتارنے میں کوئی دشواری پیش آنے کا احتمال نہیں تھا اور نہ پیش آئی۔ وارن اس پر پورا بھروسا کرتا تھا۔ ٹاپ سیکیورٹی سیف کھولنے اور بند کرنے کا موقع بھی کریگ کو حاصل تھا۔ اس نے سیف سے فارمولا نکال کر اس کے فوٹو لیے اور پھر واپس سیف میں رکھ دیا۔ یہ چند منٹ کا کام تھا مگر کریگ کا ضمیر اسے پریشان کرنے لگا تھا اور وہ خود کو برابر تسلی دیتا رہتا تھا کہ فارمولا سمجھنا ناممکن ہے۔ اس کے باوجود اس آدمی نے فارمولا حاصل کرنے کے لیے اسے بلیک میل کیا پھر کیا یہ ممکن تھا کہ فارمولے کو حل کرنے کا کوئی طریقہ موجود ہے۔ کریگ فارمولے کی اہمیت سے بخوبی واقف تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پچھلے دو برسوں میں امریکا کے ہر ماہرنے جو مختلف کوڈ حل کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے، اس فارمولے کے کوڈ کو سمجھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی مگر ناکام رہے تھے۔ اگر فارمولے کو سمجھا جاسکتا اور وہ دھات بنائی جاسکتی تو راکٹ سازی کے کام میں ایک عظیم انقلاب متوقع تھا۔

ٹیکسی اس بلڈنگ کے سامنے رکی جس میں کریگ کا اپارٹمنٹ تھا۔ اس نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔ نہ اس نے کچھ فاصلے پر رکنے والی تھنڈر برڈ کو دیکھا اور نہ اس سے اترنے والے دو خوش لباس آدمیوں کو۔ وہ لفٹ سے پانچویں منزل پر گیا۔ اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا۔ وہ نگٹیو اور تمام تصویریں جلانے کے بارے میں سوچ رہا تھا مگر یہ کام بڑی احتیاط سے کرنا تھا۔ ایک وقت میں ایک فوٹو تاکہ اپارٹمنٹ میں دھواں بھر کر باہر نہ نکلے۔ اچانک برقی گھنٹی بجنے لگی۔ اس کا مطلب تھا کوئی دروازے پر تھا۔ کریگ نے لفافہ ایک کرسی کے کشن کے نیچے چھپا دیا اور جاکر دروازہ کھولا۔ لیو نے اپنا سائلنسر لگا ہوا ماؤزر کریگ کے سینے پر رکھ دیا۔

کریگ نے خوف زدہ نظروں سے اپنے مقابل داغ دار چہرے کو دیکھا جس کی واحد سیاہ آنکھ اسے گھور رہی تھی۔

"کیا.... کیا چاہتے ہو؟" اس نے پوچھا۔ لیو اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے کمرے میں لے آیا۔ اس کے پیچھے کیگان بھی اندر آگیا تھا۔

اس نے ایک کرسی اٹھا کر کمرے کے وسط میں رکھی اور کریگ کو اس پر بٹھادیا۔

"فوٹو کہاں ہیں۔" لیو نے پوچھا۔

"مگر جونا تھن نے تو کہا تھا۔" کریگ نے کچھ کہنا چاہا مگر ماؤزر پر پڑنے والے دباؤ نے اسے خاموش کردیا۔ اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

کیگان نے کرسی کا کشن اٹھا کر لفافہ نکالا۔ اندر جھانک کر دیکھا اور لیو کی طرف دیکھ کر اثبات میں سرہلایا۔ لیو چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ کیگان نے جیب سے نیلے رنگ کی ڈوری نکالی، پھرتی سے کریگ کے پیچھے گیا اور ڈوری سے ایک پھندا بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا اور پھر جوڈو کے طریقے پر ایک دم پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ ایک سیکنڈ کے اندر سب کچھ ہوگیا۔ ڈوری کو جھٹکا لگا۔ کریگ الٹ کر پیچھے گرا اور کیگان نے دونوں پیر اس کے کندھے پر جما کر پوری طاقت سے ڈوری کھینچی۔ لیو نے ماؤزر سے سائلنسر کھول کر جیب میں ڈال لیا۔ ریوالور اس کے ہولسٹر میں رکھ دیا اور جب تک وہ اس سے فارغ ہوتا، کریگ مرچکا تھا۔

لیو نے لفافے سے ایک فوٹو چھانٹ کر میز پر رکھ دیا اور لفافہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس دوران کیگان کریگ کی لاش اٹھا کر باتھ روم میں لے گیا اور وہاں دروازے میں لگے ہوئے ایک ہک میں نیلون کی ڈوری ڈال کر لاش کو اس طرح لٹکا دیا کہ کریگ کے جوتے فرش کو چھو رہے تھے۔ لیو اور کیگان دونوں نے لاش پر نگاہ ڈالی۔

"بہت ہی صاف ستھرا کام۔" لیو بولا "آؤ چلیں۔"

دونوں اپارٹمنٹ سے باہر نکلے اور لفٹ سے نیچے اتر گئے۔ کسی نے انہیں جاتے نہیں دیکھا اور نہ ہی سیاہ تھنڈر برڈ کار کو۔

○☆○

جین روڈن پیرس میں ہرمین کا ایجنٹ تھا۔ وہ ناٹے قد اور ادھیڑ عمر کا موٹا اور گنجا آدمی تھا۔ وہ فرانس میں ہرمین کے احکامات بجالانے پر مامور تھا۔ بہت سے کام جو ہرمین اس سے لیتا تھا، مجرمانہ ہوتے تھے۔ روڈن بہت ہوشیار تھا اور کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا تھا۔ کریگ کی موت کی شام کو اسے واشنگٹن سے ایک کیبل ملا۔ بہت مختصر مگر جامع۔

"روڈن

ہوٹل مورلیس۔ پیرس نمبر ۶

اسمتھ۔ کام مکمل کردو۔ جوناتھن۔"

روڈن اپنی سمکا کار میں روانہ ہوگیا۔ گرانڈ آگسٹن پہنچ کر اس نے کار پارک کی اور ایک پرانی سی اپارٹمنٹ بلڈنگ میں داخل ہوگیا۔ چھٹی منزل پر پہنچ کر اس نے پھولی ہوئی سانس درست کی اور پھر ایک دروازے پر دستک دی۔ جیری اسمتھ نے دروازہ کھولا اور روڈن کو دیکھ کر خوش ہوگیا۔

"مجھے تمہارے آنے کی امید نہیں تھی۔" اس نے کہا "کیا میرے لیے کوئی اور کام لائے ہو۔"

روڈن نے اسے ناگوار نظروں سے دیکھا۔ ایسے گندے کپڑوں سے بھی کام پڑجاتا ہے' اس نے سوچا۔

"شاید تمہیں کوئی کام دلواسکوں۔" اس نے انگریزی میں جواب دیا۔

"تمہارا پچھلا کام تو میں نے بہت اچھی طرح انجام دیا تھا۔" جیری نے کہا "مجھے کچھ زیادہ معاوضہ ملنا چاہیے تھا۔ کیا خیال ہے۔"

"ہاں۔ شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" روڈن نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اعشاریہ ۲۵ کے ریوالور کو چھوتے ہوئے کہا۔

وہ جانتا تھا کہ جیری اس منزل پر اکیلا رہتا ہے اور وہ بوڑھی عورت جو نیچے رہتی ہے بالکل بہری ہے۔ باہر سے ٹریفک کا شور بھی آرہا تھا۔ اس صورت میں ریوالور کی آواز کون سن سکتا تھا۔ جیری آنکھوں میں لالچ لیے آگے بڑھا اور روڈن نے جیب سے ریوالور نکال کر اسے گولی ماردی۔ ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے وہ نیچے اترا۔ ہوٹل واپس پہنچ کر اس نے مندرجہ ذیل کیبل روانہ کیا۔

"جوناتھن۔ ہلٹن ہوٹل
واشنگٹن

کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ روڈن"

ہرمین نے جوناتھن کو تاکید کی تھی کہ کوئی بھی خطرناک سراغ باقی نہ چھوڑا جائے اور جوناتھن ہر کام پوری طرح انجام دے کر ہی مطمئن ہوتا تھا۔ چار ملین ڈالرز کی خطیر رقم کے مقابلے میں دو زندگیوں کی کیا حقیقت تھی۔

○☆○

ہوٹل بیلیوڈیر فلوریڈا کا سب سے پُرتعیش ہوٹل سمجھا جاتا تھا اور اس خلیج کے کنارے واقع تھا جو پیراڈائز سٹی کا نصف محاصرہ کرسکتی تھی۔ یہ ٹیکساس کے دولت مند آدمیوں کی پسندیدہ قیام گاہ تھا۔ ہرمین نے ہوٹل کے پینٹ ہاؤس سوئٹ کو سالانہ کرائے پر حاصل کیا ہوا تھا۔ سطح سمندر سے پندرہ منزل اوپر واقع پینٹ ہاؤس میں تین بیڈروم' تین باتھ روم' ایک ڈیلکس کچن دو استقبالیہ کمروں' ایک چھوٹے کمرے (ہرمین کے سیکریٹری کے لیے) پر مشتمل تھا۔ جس کے ساتھ ایک وسیع ٹیرس بھی تھا۔ ٹیرس پر تیرنے کا تالاب بھی موجود تھا۔

ٹیرس پر جوناتھن اور ہرمین بیٹھے تھے۔

"کیا تم نے اسے حاصل کرلیا۔" ہرمین نے پوچھا۔ جوناتھن نے ایک بڑا سا لفافہ آگے بڑھادیا۔

"کوئی سراغ تو نہیں چھوڑا۔" ہرمین نے لفافے سے فارمولے کے کئی پرنٹ نکالتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔"

"حیرت ہوتی ہے کہ اس کی قیمت چار ملین ڈالرز بھی ہوسکتی ہے۔" ہرمین نے پرنٹ لفافے میں رکھ دیے "لیکن سردست بیکار ہے۔"

جوناتھن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب وہ ہرمین کے سامنے ہوتا تو بہت کم بات کرتا تھا۔ اور کرتا تو اس وقت جب اس سے کوئی سوال کیا جائے۔ وہ ہرمین کی عزت بھی کرتا تھا اور اس سے خوف بھی کھاتا تھا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ کریگ نے خودکشی کرلی ہے۔" ہرمین بولا۔

"جی ہاں۔ پولیس کو اس کے اپارٹمنٹ سے ایک واہیات فوٹو ملا ہے۔ وارن نے معاملہ دبادیا ہے۔" جوناتھن نے جواب دیا۔

"اب ہم آپریشن شروع کر سکتے ہیں۔ تمہیں بہت کچھ کرنا ہے۔ میں نے اپنے خیالات اس کاغذ پر لکھ دیے ہیں جو مفید بھی ہوسکتے ہیں اور نہیں بھی۔ ہر اقدام کے بارے میں تمہارا فیصلہ حتمی ہوگا۔ میں پراگ جارہا ہوں۔ وہاں سے میں ہانگ کانگ روانہ ہوجاؤں گا۔ ہانگ کانگ میں بدستور پانی کی قلت کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس کے لیے تو آبادیوں میں ایک ذخیرۂ آب بنانے کا منصوبہ ہے۔ اس کی تعمیر کا ٹینڈر میرے پاس ہے مگر پانی کے بغیر ذخیرہ بیکار ہے۔ ہانگ کانگ سے میں پیکنگ جاؤں گا۔ توقع ہے کہ چینی حکومت سے ذخیرے کے لیے پانی فراہم کرنے کا معاہدہ ہوجائے گا۔ تقریباً دس ہفتے میں واپس آؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ تب تک تم فارمولے کو حل کرالوگے۔"

جوناتھن بڑی توجہ سے ہرمین کی باتیں سن رہا تھا۔

"صرف ایک آدمی اس فارمولے کو حل کرسکتا ہے۔" ہرمین کی بات جاری تھی "وہ جس نے اسے ایجاد کیا ہے۔ اس کا نام پال فورسٹر ہے۔ اس نے نہ صرف فارمولا ایجاد کیا ہے بلکہ اس کا کوڈ بھی اسی کا سوچا ہوا ہے۔ یہ ایک بالکل نئی اور انقلابی دھات کا فارمولا ہے۔ جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس کے مطابق یہ دھات لوہے سے دس گنا ہلکی اور تین گنا زیادہ پائدار اور مضبوط ہے۔ اسے کسی قسم کی رگڑ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی مدد سے چاند پر جانے والے راکٹ تیار کرنے میں پہلے کے مقابلے میں نصف لاگت آئے گی۔ یہ خلا میں چھوڑے جانے والے راکٹ تیار کرنے کے لیے ایک آئیڈیل دھات ہے۔ جیسا کہ تم جانتے ہوگے اس کا موجد پال فورسٹر آج کل ہیریسن ونٹ ورتھ کے پاگل خانے میں ہے۔ یہ پرائیویٹ پاگل خانہ انتہائی دولت مند آدمیوں کے لیے ہے۔ امریکن گورنمنٹ نے پال کو اس توقع پر وہاں رکھا ہوا ہے کہ وہ صحت یاب ہوجائے گا اور فارمولے کو حل کرنے کا طریقہ بتاسکے گا۔ وہ تقریباً ۲۶ ماہ سے پاگل خانے میں زیرِ علاج ہے مگر ابھی تک کوئی تعاون نہیں کررہا ہے اور نہ ہی کسی علاج کا اس پر کوئی اثر ہوا ہے۔ بس وہ خاموش بیٹھا خلا میں گھورتا رہتا ہے۔ بالکل کسی لاش کی طرح۔"

ہرمین نے سامنے رکھے ہوئے گلاس سے شراب کا ایک گھونٹ پیا اور پھر سلسلۂ کلام جاری رکھا۔

"تم پوچھ سکتے ہو کہ اسے پاگل خانے میں کیوں رکھا گیا ہے۔ بلاشبہ وہ دنیا کا بہترین سائنس داں ہے۔ میں نے اس کے بارے میں تحقیقات کرائیں تو معلوم ہوا کہ وہ شروع سے بڑا عجیب آدمی رہا ہے۔ اس کے باپ نے خودکشی کرلی تھی اور اس کی ماں کسی کے ساتھ فرار ہوگئی اور اب تک اس کا کوئی پتا نہیں ہے۔ پال کو اس کی ایک پھوپی نے پرورش کیا مگر اسے کوئی خاص تربیت نہیں دی۔ پال بہترین طالب علم تھا اور علم حساب میں اس کی ذہانت درجۂ کمال کی تھی مگر وہ اپنے ساتھیوں میں پسندیدہ نہیں رہا۔ ہمیشہ سے تنہائی پسند تھا۔ اسکول اور ہاورڈ یونیورسٹی میں اس نے کس طرح اپنی تعلیم مکمل کی، اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ چھتیس سال کی عمر میں پیراڈائز سٹی راکٹ ریسرچ اسٹیشن کے چیف سائنس داں کی حیثیت سے اس کا تقرر کیا گیا تھا۔ روزمرہ کے کام اس کا نائب انجام دیتا تھا۔ پال کی اپنی ایک ذاتی لیبارٹری تھی اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ وہاں کس قسم کی ریسرچ کررہا تھا۔ جو اس سے قریبی تعلق رکھتے تھے، ان کے خیال کے مطابق پال میں رفتہ رفتہ دیوانگی کے آثار نمودار ہورہے تھے۔ ڈیپریشن، چڑچڑاہٹ، مشکوک رویہ، کم نیند کا آنا اور بے چینی جیسی علامات بڑھتی جارہی تھیں۔ اپنی پوسٹ جوائن کرنے سے پہلے اس نے ایک انتہائی ناموزوں عورت سے شادی کرلی تھی جیسا کہ عموماً اس جیسے ذہین ....لوگ کرلیا کرتے ہیں اور یہ عورت پال کے ذہنی بریک ڈاؤن کا سبب بن گئی۔ لیبارٹری میں دوسرے ماتحتوں کے علاوہ نونا جیسی نام کی ایک لڑکی بھی پال کی نائب تھی۔ اس کی اہمیت اس وجہ سے بہت زیادہ تھی کہ پال کی اپنی لیبارٹری میں صرف اسی کو کام کرنے کی اجازت تھی۔ اس کے فرائض میں صفائی ستھرائی رکھنا، فون کا جواب دینا، غیر مطلوب ملاقاتیوں کو لیبارٹری سے دور رکھنا بھی شامل تھا۔ میں اس کے بارے میں مزید باتیں کچھ دیر بعد بتاؤں گا۔

"ریسرچ اسٹیشن کے میڈیکل آفیسر کو پال کے بارے میں تشویش ہونے لگی۔ اسے یقین تھا کہ پال نروس بریک ڈاؤن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے واشنگٹن میں وارن کو آگاہ کیا۔ وارن کو معلوم تھا کہ پال کسی اہم دریافت پر کام کررہا ہے مگر وہ کیا ہے، اس کا اسے علم نہیں تھا۔ جب اسے ڈاکٹر کی رپورٹ ملی تو وہ ہوشیار ہوگیا۔ اس نے پال کو ملنے کے لیے بلایا اور ایک چوٹی کے ماہرِ نفسیات کو بھی بلایا۔ پال سے اسے کوئی بات معلوم نہیں ہوسکی۔ اس نے یہ بتانے سے انکار کردیا کہ وہ کس چیز پر ریسرچ کررہا ہے۔ دوسرے دن پھر ایک ملاقات رکھی گئی۔ پال اپنے ہوٹل واپس چلا گیا۔ ماہرِ نفسیات نے صاف کہہ دیا کہ وہ دیوانگی کے قریب ہے۔ تمام علامات موجود تھیں مگر اس سے پہلے کہ وارن فیصلہ کرسکتا کہ اسے کیا قدم اٹھانا چاہیے، پال ریسرچ اسٹیشن واپس لوٹ گیا۔

وہاں اس نے اپنی بیوی کو اپنے ایک مرد نائب کے ساتھ ناگفتہ بہ حالت میں پایا۔ پال نے نائب کو اسی وقت قتل کردیا مگر اس کی بیوی مارے جانے سے بچ گئی۔ پال باتھ روم کا دروازہ توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا گیا اور تب وہ قطعی دیوانگی کے عالم میں تھا۔ نائب کے قتل، اس کی بیوی کی بدچلنی اور پال کے دیوانے پن کو دبا دیا گیا اور یہ تمام حالات ملک کے ٹاپ سیکرٹ کے ذیل میں آگئے۔ وارن نے پال کو ہیریسن کے پاگل خانے منتقل کردیا جہاں وہ آج بھی موجود ہے۔"

"تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ وہ فارمولے کو حل کردے گا۔" جوناتھن نے پوچھا۔

"میں نے جو تجاویز اور مشورے لکھے ہیں تم انہیں بعد میں پڑھنا۔" ہرمین نے جواب دیا "میں ذہنی امراض کے کئی مخصوص معالجوں سے رجوع کرچکا ہوں۔ اس کا کچھ نہ کچھ امکان موجود ہے کہ پال فارمولے کو حل کردے۔ جہاں تک اس کے کوڈ کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ مشکل نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کی کلید کا پتا چل جائے۔ اس کے بغیر کوئی اسے نہیں سمجھ سکتا اور یہ کلید پال کے ذہن میں محفوظ ہے۔"

"اچھا، وہ لڑکی نونا جیسی؟" جوناتھن نے پوچھا۔

"وہ بدستور ریسرچ اسٹیشن میں کام کرتی رہی۔ اس نے وارن کو اشارہ دیا تھا کہ پال کسی دھات کے فارمولے پر کام کررہا تھا۔ پال اسے پسند کرتا تھا اور اس پر اعتماد کرتا تھا۔ اسے ٹھیک سے پتا نہیں تھا کہ پال ذہنی مریض ہے۔ چوٹی کے سائنس داں، سی آئی اے کے ایجنٹوں اور خود وارن نے اس سے کئی انٹرویو لیے۔ اس طریقے سے یہ بات سامنے آئی کہ پال نے کسی دھات کا فارمولا دریافت کرلیا ہے۔ خود پال نے نونا کو یہ بات بتائی تھی۔ البتہ پال نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ کوئی بھی اس کے فارمولے کو حاصل نہیں کرسکے گا۔ نونا، پال کے منہ سے یہ بات سن کر چونک گئی تھی کہ امریکا کی گورنمنٹ اس کی ذہنی اختراع سے فائدہ اٹھانے کی اہل نہیں ہے۔ پہلے یہ خیال کیا گیا کہ پال نے کوئی خاص دھات دریافت نہیں کی اور یہ تمام لن ترانی اس کے پاگل پن کا نتیجہ ہے مگر نونا اپنی بات پر مصر رہی۔ اس نے خود اپنی آنکھوں سے وہ دھات دیکھی تھی اور پال نے جس جس طرح اسے جانچا اور پرکھا تھا، وہ بھی اس کی نظروں کے سامنے ہوا تھا۔ گویا اگر کوئی نونا کی بات پر یقین کرے تو ایسی دھات موجود ہے۔ ریسرچ اسٹیشن اور لیبارٹری میں اس دھات کو بہت تلاش کیا گیا مگر پال نے یا تو...اسے کہیں چھپا دیا تھا یا ضائع کردیا تھا۔ اس کے علاوہ فارمولے کا کوڈ معلوم کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی گئی جو ناکام رہی۔ گویا شطرنج کے کھیل کی اصطلاح کے مطابق بازی زچ ہوگئی ہے۔ اس صورتِ حال میں نونا جیسی کی اہمیت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔"

"کوئی اور سوال۔" ہرمین نے جوناتھن کی طرف دیکھا۔

"کئی سوالات ہیں مگر میں پہلے تمہاری تجاویز اور مشورے پڑھ لوں۔" جوناتھن نے جواب دیا۔

"ضرور۔" ہرمین نے سرہلایا "یہ ایک بہت بڑا آپریشن ہے۔ کوئی بھی دشواری پیش آئے تو مجھے بتانا۔ میں تم پر بھروسا کررہا ہوں۔"

○☆○

جیسے ہی وال کلاک نے پانچ بجائے نوناجیسی نے اپنی میز کی چیزیں درست کیں' ٹائپ رائٹر پر کور چڑھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ باقی دو ٹائپسٹ لڑکیوں نے اس کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھا۔

"جلدی میں اپنی ٹانگ نہ توڑلینا۔" ان میں سے ایک موٹی لڑکی نے کہا "کوئی مرد اتنی توجہ کا مستحق نہیں ہوتا۔"

"مگر یہ ہے۔" نونا نے پلکیں جھپکا کر جواب دیا اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے آفس سے باہر نکل گئی۔

راہداری میں واقع اسٹاف روم میں جاکر اس نے منہ ہاتھ دھویا۔ بالوں میں کنگھا کیا۔ پوڈر اور سرخی لگائی' آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور دفتر کی عمارت سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھی۔ پچیس سالہ نوناجیسی اگرچہ بہت زیادہ حسین نہیں تھی مگر دلکش خدوخال کی مالک تھی۔ اس بات کو تقریباً دو سال ہوچکے تھے کہ وہ پال فورسٹر کے پاس کام کرتی تھی۔ اب اگرچہ اس کی یاد کے نقش ہلکے پڑگئے تھے پھر بھی گاہے گاہے وہ نونا کو یاد آجاتا تھا۔ اب وہ ایک ماتحت سائنس داں کی سیکریٹری تھی۔ اس کی موجودہ جاب بہت خشک اور غیر دلچسپ تھی جب کہ پال کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسے بڑی دلچسپ اور سنسنی خیز لمحات سے واسطہ پڑتا رہتا تھا مگر اب یہ سب پرانی باتیں تھیں۔ اب وہ محبت میں گرفتار ہوچکی تھی۔ تین ماہ قبل ایک کاک ٹیل پارٹی میں اس کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی تھی جو بالکل گریگوری پیک کی طرح لگتا تھا۔ یہ نوجوان پیراڈائز ہیرلڈ نامی اخبار کا اسٹاف رپورٹر تھا۔ اس کا نام ایلک شرمین تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں کو محسوس ہوا جیسے وہ ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔ آج شرمین کا برتھ ڈے تھا اور نونا نے اسے ڈنر پر مدعو کیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اس کے دو کمروں کے اپارٹمنٹ میں کھانا کھانے آرہا تھا۔ وقت کم تھا اور نونا بڑی عجلت میں تھی۔ ابھی اسے دس میل طے کرکے ریسرچ اسٹیشن سے گھر پہنچنا تھا۔ کھانا تیار کرنے کے لیے ضروری اشیا خریدنا تھیں۔ اپنے اپارٹمنٹ پہنچنا' کھانا پکانا اور خود کو اس کے استقبال کے لیے بنانا سنوارنا تھا۔ شرمین ساڑھے سات بجے آنے والا تھا۔

وہ اپنی آسٹن کوپر کار میں بیٹھی۔ انجن اسٹارٹ کیا اور چیکنگ پوائنٹ کی طرف چلی۔ اسے آتے دیکھ کر گارڈ نے آہنی کھمبا اٹھادیا اور مسکراتے ہوئے سلام کیا۔ نونا اسٹیشن کے عملے میں خاصی مقبول تھی۔ اس نے مسکرا کر ہاتھ لہراتے ہوئے جواب دیا اور ہائی وے کا رخ کیا جو مرکزی شہر تک جاتی تھی۔ اس وقت ٹریفک کا رش کافی ہوتا تھا۔ نونا ممکن احتیاط کے ساتھ تیزی سے کار ڈرائیو کررہی تھی۔ اس نے اس کالی تھنڈر برڈ کو نہیں دیکھا جو ایک جانب کھڑی تھی لیکن کار کے ڈرائیور نے اسے دیکھ لیا۔

"وہ جارہی ہے۔" کیگان نے کہا اور اس کے تعاقب میں چل دیا۔

"بہت تیز رفتاری سے جارہی ہے۔" لیوسلک نے کہا "یہ نوجوان ہر کام میں بڑی جلدی کرتے ہیں۔"

لیو کو نئی نسل بالکل پسند نہیں تھی۔ دونوں کاریں آگے پیچھے چلتے ہوئے شہر پہنچیں۔ نونا نے ایک بڑی دکان پیراڈائز سیلف سروس اسٹور کے سامنے کار روک دی اور اسے لاک کرتے ہوئے تیز قدموں سے اسٹور میں داخل ہوئی ۔ اس وقت جب کہ وہ گوشت خرید رہی تھی' ایک سرخ بالوں والا آدمی جس کی آنکھیں سبز تھیں' اس سے ٹکرا گیا۔ نونا نے پلٹ کر اسے گھورا۔

"معاف کرنا خاتون۔" آدمی نے کہا "میرا پیر پھسل گیا تھا۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا اور گاہکوں کے ہجوم میں غائب ہوگیا۔

اسٹور کے دوسرے حصے میں ٹام فرینڈلے' اسٹور کا جاسوس ایک پیکنگ کیس پر بیٹھا آرام کررہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس وقت اسے اسٹور میں گشت پر ہونا چاہیے تھا۔ یہ اس کا فرض تھا کہ ایسے گاہکوں پر نگاہ رکھے جن کی انگلیاں اور ہاتھ بڑے پھرتیلے ہوتے ہیں مگر وہ چار گھنٹے سے ٹہلتے ٹہلتے تھک گیا تھا۔ وہ تقریباً اونگھنے لگا تھا کہ کسی نے اس کے موٹے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے جگایا۔ اس نے چونک کر طویل قامت آدمی کو دیکھا جو اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس آدمی کی ایک آنکھ شیشے کی تھی اور گال پر کسی زخم کا نشان تھا۔

"کیا تم یہاں کے جاسوس ہو؟" آدمی نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے ؟" فرینڈلے نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"اسٹور میں ایک لڑکی چیزیں چرا رہی ہے۔" لمبے آدمی نے کہا۔ "میں نے سوچا تمہیں بتادوں۔ وہ ابھی ابھی جیولری کے کاؤنٹر پر کھڑی تھی۔"

"کہاں ہے وہ۔" فرینڈلے نے غصے سے پوچھا۔

"اب تو گوشت کے کاؤنٹر پر ہے۔ سرخ بال ہیں۔ نیلے لباس پر سفید کوٹ پہنے ہوئے ہے۔ تم اسے فوراً پہچان لوگے۔"

"تم میرے ساتھ آؤ۔ تمہاری گواہی کی ضرورت ہوگی۔ تم نے اسے چراتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"اور تم کیا کررہے تھے۔" لمبا آدمی مسکرایا "میں نے نہیں تم نے دیکھا ہے۔ اس طرح کوئی تمہاری بے پروائی پر گرفت نہیں کرسکے گا اور شاباشی بھی تمہیں ملے گی۔"

اتنا کہہ کر لمبا آدمی ہجوم میں غائب ہوگیا۔ فرینڈلے کچھ دیر

ہچکچانے کے بعد تیزی سے گوشت کے کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ گوشت خریدنے کے بعد نونا کی خریداری مکمل ہوچکی تھی۔ اپنی خریدی ہوئی چیزوں کی قیمت ادا کر کے وہ دو تھیلے اٹھائے تیزی سے اپنی کار کی طرف چلی۔ وہ دونوں تھیلے کار کی پچھلی سیٹ پر رکھ رہی تھی کہ فرینڈلے آپہنچا۔

"اسٹور میں واپس چلو مس۔" اس نے نونا کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔" نونا نے بازو کو جھٹکا دیا۔

"میں اسٹور کا جاسوس ہوں مس۔" فرینڈلے بولا "تم خاموشی سے آتی ہو یا میں کسی کانسٹیبل کو بلاؤں۔"

گشتی کانسٹیبل ٹام اوبیرن اپنے معمول کا گشت لگاتے ہوئے کار پارکنگ لاٹ میں داخل ہوا۔ وہاں ایک کوکا کولا کی مشین لگی تھی جہاں وہ گاہے گاہے اپنی پیاس بجھانے کے لیے چلا آتا تھا۔ اس نے فرینڈلے کو ایک سرخ بالوں والی لڑکی سے باتیں کرتے دیکھا اور تحقیق حال کا ارادہ کرنے آگے بڑھا۔ وہ فرینڈلے کو جانتا تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ اسٹور کے جاسوس نے ایک اور شاپ لفٹر کو پکڑلیا ہے۔

"کیا بات ہے؟" اس نے نونا کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"اس آدمی سے کہو میرا بازو چھوڑ دے۔" غصے کے باوجود نونا کو قدرے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

"یہ اسٹور سے کچھ چرا کر لائی ہے۔" فرینڈلے نے بتایا "اسے اسٹور میں لے چلو۔"

نونا کے تمام تر احتجاج کے باوجود اوبیرن اور فرینڈلے اسے پکڑ کر اسٹور میں لے آئے۔ اسٹور کا مینیجر بھی آگیا۔ اس نے فرینڈلے کو گھور کر دیکھا۔ وہ اپنے جاسوس کی کارکردگی سے مطمئن نہیں تھا اور اسے برطرف کرنے کے بارے میں غور کررہا تھا۔ پوچھنے پر فرینڈلے نے بتایا کہ اس نے اس لڑکی کو جیولری کاؤنٹر سے کوئی زیور اٹھاتے دیکھا ہے۔

"تم نے خود دیکھا ہے؟" مینیجر نے سوال کیا۔ فرینڈلے جواب دینے سے پہلے کچھ ہچکچایا مگر پھر بولا۔

"ہاں، میں نے خود دیکھا ہے۔"

"یہ جھوٹ ہے۔" نونا نے تیزی سے کہا "میں جیولری کاؤنٹر پر گئی تک نہیں ہوں۔"

"کیا تم اپنی جیبوں سے تمام چیزیں نکال کر دکھانا پسند کروگی۔" مینیجر نے نرمی سے کہا۔

"یہ انتہائی غلط بات ہے۔ میری جیبوں میں کچھ نہیں ہے۔" نونا نے کہا مگر جب اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو دل دھک سے رہ گیا۔ اس کی انگلیاں جن چیزوں سے ٹکرائیں وہ اسے انگوٹھیوں اور دست بند کی طرح محسوس ہوئیں۔ نونا کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"اس میں ضرور کوئی غلطی ہے۔" وہ بولی "یہ چیزیں میں نے اپنی جیب میں نہیں رکھیں۔"

اور جب وہ جیب سے پانچ دست بند اور تین انگوٹھیاں نکال کر میز پر رکھ رہی تھی تو اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں، جو کچھ اسے نظر آرہا تھا اس پر یقین کرنے سے قاصر تھیں۔

"یہ ضرور کسی نے میری جیب میں ڈال دی ہیں۔" اس کے منہ سے نکلا "میں نے انہیں نہیں چرایا۔"

"ہم اس لڑکی پر چوری کا الزام لگارہے ہیں۔" مینیجر نے اوبیرن نے کہا "تم ضروری قانونی کارروائی کرسکتے ہو۔"

اوبیرن نے وہ سستی قیمت کے زیورات اپنی جیب میں رکھ لیے اور نونا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا "آؤ بے بی ہمیں پولیس اسٹیشن چلنا ہے۔"

"میں فون کرنا چاہتی ہوں۔" نونا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پولیس اسٹیشن پہنچ کر جتنے فون چاہو کرلینا۔" اوبیرن نے جواب دیا "چلو اپنے پیروں کو زحمت دو۔"



جوناتھن کا منصوبہ کامیاب ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ منصوبہ بندی کرنے سے پہلے تمام چھوٹی بڑی معلومات حاصل کرنا ضروری خیال کرتا تھا اور پھر یہ معلومات اپنے کارکنوں کو سمجھادیا کرتا تھا جس سے ان کا کام بہت آسان ہوجاتا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے لیے میں نے ایک ڈیٹیکٹو ایجنسی کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں جس میں کام کرنے والے پولیس، فوج یا سی آئی اے کے سابقہ ملازم تھے جنہیں غیر قانونی حرکتوں کی وجہ سے نکالا گیا تھا۔ یہ لوگ ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے میں ماہر تھے۔ نونا کی گرفتاری سے چار دن پہلے جوناتھن نے ایجنسی کے تین کارکنوں کو نونا اور اس کی زندگی کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اس کا مسلسل تعاقب کر کے اور اس کا فون ٹیپ کر کے انہوں نے بڑی مفید اور کار آمد رپورٹ پیش کی۔ جوناتھن کو معلوم ہوگیا کہ نونا اور شرمین ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ نونا شرمین کو برتھ ڈے پارٹی دے رہی ہے۔ شرمین نے ساڑھے سات بجے شام آنے کا وعدہ کیا ہے اور یہ کہ نونا تمام خریداری خود کرتی ہے اور یہ خریداری ہمیشہ پیرڈائز سیلف سروس اسٹور سے کی جاتی ہے۔ جوناتھن نے دو آدمیوں کو شرمین کے پیچھے بھی لگادیا اور ان کی پیش کردہ رپورٹ نے جوناتھن کو سوچ میں مبتلا کردیا۔

"یہ آدمی شرمین پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔" اس نے لیوسلک سے کہا "اخباری نمائندے یوں بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ رپورٹر نونا سے بہت محبت کرتا ہے اور ہمارے منصوبے کو خراب کرسکتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ اسے کم سے کم دو ہفتے کے لیے راستے سے الگ کردیا جائے اس کے بعد وہ کچھ نہیں کرسکے گا۔"

"میں سمجھ گیا۔" لیو نے سرہلایا "اسے مجھ پر چھوڑ دو۔"

جس شام پارٹی ہونا تھی سیاہ تھنڈر برڈ کار نوٹا کے اپارٹمنٹ بلاک سے تقریباً چالیس گز دور سڑک کے دوسری جانب کھڑی تھی۔ وہ سوا سات بجے آگئی تھی۔ کار میں کیگان اور لیو دونوں سگریٹ پیتے ہوئے انتظار کر رہے تھے۔ سات بج کر اٹھائیس منٹ پر ایک اسپورٹ کار اپارٹمنٹ بلاک کے سامنے آکر ٹھہری۔ کیگان نے اپنا سگریٹ پھینک دیا۔

"وہ آگیا ہے۔" اس نے کہا۔

انہوں نے دیکھا کہ کار سے ایک طویل قامت تندرست و توانا نوجوان کار سے اُترا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ ایلک شرمین سوچ رہا تھا کہ آج کی رات اس کی زندگی کی ایک یادگار رات ہوگی۔ وہ دروازہ کھول کر عمارت میں داخل ہوا۔ اس کی جیب میں منگنی کی خوب صورت اور نازک انگوٹھی رکھی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ نوٹا انگوٹھی کو ضرور پسند کرے گی۔ لابی طے کر کے وہ زینے کی جانب چلا۔ اسے تیسری منزل پر جانا تھا۔ نوٹا کے اپارٹمنٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحے انتظار کیا پھر دوبارہ دستک دی مگر دروازہ پھر بھی نہیں کھلا پھر اسے برقی گھنٹی کا بٹن نظر آیا تو اسے دبایا۔ اندر گھنٹی بجنے کی آواز بھی سنائی دی۔ وقفے وقفے سے اس نے تین بار گھنٹی بجائی لیکن جب کوئی جواب نہیں ملا تو اسے یقین ہوگیا کہ اندر کوئی نہیں ہے۔

اس نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ سات بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ ممکن ہے، نوٹا کو ریسرچ اسٹیشن پر دیر ہوگئی ہو۔ اس نے سوچا کہیں ایسا تو نہیں کہ اسے کوئی حادثہ پیش آگیا ہو۔ اس کے ذہن میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ وہ جلدی جلدی سے نیچے اترا۔ ایک دروازے پر بلڈنگ کی مالکہ کے نام کی تختی لگی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر گھنٹی بجادی۔ ایک بوڑھی عورت نے جس کے چہرے کے خدوخال بڑے سخت اور آواز بڑی سرد تھی دروازہ کھولا۔ اس نے شرمین کو تنقیدی نظروں سے گھورا۔

"کیا بات ہے نوجوان، کیا چاہتے ہو؟"

"میں ابھی مس جیسی کے اپارٹمنٹ گیا تھا۔ ساڑھے سات بجے مجھے ملنا تھا مگر وہ اندر نہیں ہے۔"

"تو میں کیا کروں۔ اگر وہ گھر میں نہیں ہے تو بس نہیں ہے۔"

"میں نے سوچا کہ شاید یہ تمہیں پتا ہو کہ اسے آنے میں دیر کیوں ہوئی ہے۔"

"مجھے کسی کے بارے میں کچھ علم نہیں۔" بلڈنگ کی مالکہ نے ناگواری سے بتایا۔

شرمین کو احساس ہوگیا کہ وہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔ بہتر ہے کہ وہ ریسرچ اسٹیشن جا کر کے پوچھے۔ زیادہ امکان یہی تھا کہ نوٹا کو کسی ضروری کام سے روک لیا گیا ہو۔ اس نے عمارت کی مالکہ کا شکریہ ادا کیا اور بلڈنگ سے باہر نکل آیا۔ اپنی اسپورٹ کار میں اس نے اسٹیئرنگ وہیل سنبھالتے ہوئے موٹر اسٹارٹ کرنا چاہی۔ کیگان نے جو پچھلی سیٹ پر چھپا بیٹھا تھا، ریت کے تھیلے سے شرمین کے داہنے کان کے پیچھے ضرب لگائی۔ شرمین بے ہوش ہو کر آگے جھک گیا۔ کیگان بڑا ماہر تھا۔ اسے بخوبی اندازہ تھا کہ ریت کا تھیلا کتنی زور سے مارا جائے تو آدمی محض بے ہوش ہوتا ہے اور کتنی طاقت صرف کی جائے تو اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ شرمین بے ہوش ہوگیا تو کیگان نے اسے ایک طرف ہٹا دیا اور خود اگلی سیٹ پر آکر موٹر اسٹارٹ کردی۔ کار آگے بڑھی۔

لیو سلک تھنڈر برڈ کار میں اس کے پیچھے آرہا تھا۔ کئی سڑکوں اور سائڈ اسٹریٹس سے گزرتی ہوئی دونوں کاریں ایک غیر آباد مقام پر پہنچیں اور دونوں رک گئیں۔ لیو اور کیگان نے مل کر شرمین کے بے ہوش جسم کو باہر نکالا۔

"خیال رہے اسے مارنا نہیں ہے۔" لیو نے کہا "صرف اتنی مرمت کرنا ہے کہ کم سے کم دو ہفتے اسپتال سے باہر نہ آسکے۔"

"میں جانتا ہوں۔" کیگان نے جواب دیا۔

لیو اپنی کار میں آکر بیٹھ گیا۔ گھڑی دیکھی۔ آٹھ بجنے میں ایک دو منٹ تھے۔ تھوڑی دیر بعد کیگان بھی آگیا۔

"وہ بہت آرام سے ہے۔" اس نے بتایا "اور اگلے دو ہفتوں تک کے لیے بالکل بے ضرر ہے، اب کہاں چلنا ہے۔"

"سٹی کورٹ چلو۔" لیو نے جواب دیا "مجھے وہاں اتار دینا۔ ہم دونوں کی ضرورت نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نو بجے آتا ہے۔ میں واپسی میں ٹیکسی کرلوں گا۔"

"جو حکم۔" کیگان نے سرہلایا اور تھنڈر برڈ آگے بڑھ گئی۔

دس بجے لیو سلک بیلیوڈیر ہوٹل میں داخل ہوا۔ لفٹ کے ذریعے پینٹ ہاؤس پہنچا۔ جو ناتھن ٹیرس پر بیٹھا چاندنی کا لطف اٹھا رہا تھا۔ قدموں کی آہٹ سن کر اس نے پلٹ کر لیو کی طرف دیکھا۔

"کیا رہا۔" اس نے پوچھا۔

"جس طرح تم چاہتے تھے کام اسی طرح ہوگیا۔" لیو نے جواب دیا "بہت خوبی کے ساتھ۔ کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ نوٹا کو چوری کے جرم میں ایک ہفتے کی سزا اور پچیس ڈالر جرمانہ کیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ ایسا آدمی تھا جسے نوجوان لڑکیوں سے نفرت ہے۔ اس نے نوٹا کو کچھ کہنے سننے کا موقع نہیں دیا اور پولیس رپورٹ کی بنیاد پر اسے سزا سنادی۔"

"شرمین کا کیا ہوا؟"

"اسے معلوم بھی نہ ہوا ہوگا کہ اس پر کیا افتاد آپڑی ہے۔ سرِدست وہ اسٹیٹ اسپتال میں ہے۔ جبڑے کی ہڈی اور چار پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ کچھ چوٹیں اور بھی ہیں مگر وہ مرے گا نہیں۔ البتہ صحت یابی میں کچھ وقت لگے گا۔"

جو ناتھن کے چہرے پر ناگواری کا تاثر ابھرا۔ وہ تشدد پسند نہیں

کرتا تھا۔ مگر ہرمین کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسے تجربہ ہوا کہ ایسے کام اسے بہرحال گوارا کرنا پڑیں گے۔

"تم نے اپنا کام اچھی طرح انجام دیا۔" اس نے لیو سے کہا "اب معلوم کرو کہ اس لڑکی کو کب رہا کیا جائے گا۔ رہا ہوتے ہی اسے اٹھالو۔ کسی کو اس کے اپارٹمنٹ بھیجو جو اس کی چیزیں پیک کرکے لے آئے۔ تمام واجبات بھی ادا کردینا۔ بہتر ہوتا کہ کوئی عورت جائے۔"

"میں سنبھال لوں گا۔" لیو نے جواب دیا اور متوقع نظروں سے جوناتھن کو دیکھا "کوئی اور کام۔"

"فی الحال کچھ نہیں ہے۔" جوناتھن نے کہا اور جیب سے پچاس پچاس ڈالر کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر لیو کو دے دی۔

"بڑا آپریشن اس وقت شروع ہوگا جب لڑکی ہمارے ہاتھ آجائے گی۔" اس نے مزید کہا "اس ہفتے کے آخر میں، میں تم سے اس کام کی تفصیلات پر بات کروں گا۔"

"اوکے۔" لیو نے مطمئن انداز میں سرہلاتے ہوئے رقم اپنی جیب میں رکھی اور پینٹ ہاؤس سے نکل گیا۔

جوناتھن کچھ دیر ٹیرس پر بیٹھا رہا پھر اٹھ کر ہرمین کے اسٹڈی روم میں پہنچا۔ ایک میز پر بیٹھتے ہوئے اس نے دوبارہ ہرمین کے لکھے ہوئے مشوروں اور تجاویز کو پڑھنا شروع کردیا۔ جب جوناتھن کسی پلان پر کام کرتا تھا تو اس کی تمام تفصیلات ذہن نشین کرلینا چاہتا تھا اور یہ تو بہت ہی اہم اور خطرناک منصوبہ تھا جو اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کا تعلق ایک دیوانے آدمی اور چار ملین ڈالرز سے تھا اور جب سے اس نے ہرمین کے لیے کام کرنا شروع کیا تھا، پہلی مرتبہ اسے یہ اندیشہ لاحق ہورہا تھا کہ آیا وہ اس مہم میں کامیاب ہوجائے گا۔

○☆○

شیلا ٹیمار ایک طرح سے کیگان کی غلام بنی ہوئی تھی۔ گزشتہ موسم بہار میں وہ ایک مقابلۂ حسن میں دوسرے نمبر پر آئی تھی۔ پہلے نمبر پر بھی آسکتی تھی بشرطیکہ وہ دو تین جج صاحبان کے بستر کی زینت بننے پر آمادہ ہوجاتی۔ کیگان نوجوان اور حسین لڑکیوں کا متوالا تھا۔ جب وہ فرصت میں ہوتا تو کسی شکاری کی طرح گھومتا رہتا تھا اور تاک میں رہتا تھا کہ وہ کسے بدی کی راہ پر چلانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ کوئی بھی مقابلۂ حسن اس کے لیے ایک اچھی شکار گاہ ثابت ہوتا تھا۔ اس نے شیلا کو دیکھا اور پسند کرلیا۔ اپنی نیلی آنکھوں، سرخ بالوں اور انتہائی متناسب جسم کی وجہ سے شیلا اس کی آنکھوں میں بس گئی لیکن کیگان کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ شیلا نہ صرف بالکل کنواری ہے بلکہ جنس سے انتہائی خوف زدہ بھی ہے غالباً یہی وجہ اس کے اب تک پاک صاف رہنے کی تھی۔ ایک دن شیلا بار میں اکیلی بیٹھی کوکاکولا پی رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اگر وہ نمبرون آنے والی لڑکی کی طرح کرپٹ ہوتی تو مس فلوریڈا کا تاج

اس کے سر پر رکھ دیا جاتا۔

کیگان بھی اس کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔ اس کے طور طریقے بڑے مہذبانہ اور پُرفریب تھے۔ خاص طور سے عورتوں کے ساتھ، پھر وہ دیکھنے میں خوب صورت بھی تھا۔ جب اس نے شیلا کو یہ بتایا کہ مقابلۂ حسن میں شریک تمام لڑکیوں میں وہ صرف اسی کو مس فلوریڈا کے خطاب کا مستحق خیال کرتا تھا تو فطری طور پر شیلا کو بہت خوشی ہوئی۔ پہلے دس منٹ بڑی اچھی باتیں ہوتی رہیں مگر کیگان میں صبر کا مادہ بہت کم تھا۔ وہ کسی بھی لڑکی کو دیر تک پرچانے کے خلاف تھا۔ چنانچہ شیلا کوئی چیز اٹھانے کے لیے جھکی تو کیگان نے اس کے لباس میں ہاتھ ڈال دیا۔ شیلا چند لمحوں کے لیے بالکل ساکت رہ گئی پھر وہ بڑھتے ہوئے غصے کے ساتھ اٹھی۔ کیگان کا ہاتھ جھٹک کر الگ کیا اور اپنا پرس پوری طاقت سے اس کے منہ پر مار دیا۔ پرس کا فریم کیگان کی ناک سے ٹکرایا اور خون بہنے لگا۔ شیلا خوف زدہ ہوکر بار سے بھاگ نکلی۔ بارمین نے جو یہ تمام واقعہ دیکھ رہا تھا، مسکراتے ہوئے خون پونچھنے کے لیے تولیا پیش کیا۔

"کوشش اچھی تھی۔" وہ بولا "کم سے کم تمہارے اندر مجھ سے زیادہ ہمت ہے۔"

کیگان نے تولیے سے خون صاف کیا اور تولیے کے ساتھ تین ڈالرز کاؤنٹر پر رکھ دیے۔ اس کی سبز آنکھیں غصے سے چمک رہی تھیں "شکریہ۔ جو۔" اس نے کہا "ان عورتوں کے معاملے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کب کیا کر بیٹھیں۔"

اور بدستور خون کی بوندیں ٹپکاتی ہوئی ناک کے ساتھ وہ بار سے نکل گیا۔ کیگان کو مارنا ایسا ہی تھا جیسے کوئی زہریلے سانپ کو چھیڑ دے۔ شیلا کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اس نے کس قیامت کو دعوت دی ہے۔ وہ اس ذلیل حرکت پر جھنجلاتی ہوئی اپنے کرائے کے کمرے میں واپس گئی اور فوراً غسل کیا کہ اپنے جسم کو دھوکر پاک کرے جسے اس بدمعاش نے چھوکر گندہ کردیا تھا۔ غسل کرکے وہ اپنی تنہائی اور بے بسی پر افسردہ، بستر پر گر کر آنسو بہانے لگی۔ اسے اپنے مستقبل کا کچھ پتا نہیں تھا کہ کیا ہوگا۔ ایسا کوئی نہیں تھا جس سے وہ اس ضرورت کے وقت رجوع کرسکے۔ وہ اپنے والدین سے لڑجھگڑ کر جو اس کے خیال میں بہت ہی تنگ ذہن کے مالک تھے میامی بھاگ آئی تھی جہاں ایک ہوٹل میں استقبالیہ کلرک کی حیثیت سے ملازمت کررہی تھی۔ یہ سوچتے ہوئے کہ ایسا کرنا شاید اس کے مستقبل کے لیے بہتر ہو، اس نے مقابلۂ حسن میں شرکت کی تھی۔ یہ مقابلہ پیراڈائز سٹی میں ہورہا تھا جہاں وہ کسی سے واقف نہیں تھی۔ اس ایجنٹ جس نے مقابلۂ حسن میں شامل ہونے میں اس کی مدد کی تھی، نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی اس سے منہ موڑ لیا۔ اب اسے مجبوراً واپس میامی جانا تھا کہ شاید اسے اپنی سابقہ ملازمت پر واپس لے لیا جائے۔

وہ رات بڑی بے اطمینانی سے گزری۔ سات بجے جب اس

کی آنکھ کھلی تو وہ کروٹیں بدلتے ہوئے سوچنے لگی کہ اٹھ کر کافی پیئے اور پھر غور کرے کہ آئندہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اچانک برقی گھنٹی بجی۔ شاید کوئی ٹیلی گرام ہو۔ شاید اس کے ایجنٹ نے کسی کام کی کوئی پیشکش کی ہو۔ یہی سوچتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بھاگی اور کواڑ کھول دیے۔ مگر سامنے کیگان کھڑا تھا۔ وہ اسے دھکا دیتے ہوئے کمرے کے اندر آگیا اور اس سے پہلے کہ شیلا چیخ سکے اس نے اس کے منہ پر ایک گھونسا مارا۔ شیلا گر پڑی۔ کیگان نے دروازہ بند کیا اور شیلا کو اٹھا کر بستر پر پھینک دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سوٹ کیس تھا جسے کھول کر اس نے چار چھوٹی چھوٹی رسّیاں نکالیں اور دونوں ہاتھوں اور پیروں میں باندھ کر پلنگ سے جکڑ دیا۔ پھر اس نے سوٹ کیس سے ایک سرنج اور ربر کا کارک لگی ہوئی شیشی نکالی۔

پھر پانچ خوف ناک راتوں اور طویل دنوں نے شیلا کو ہیروئن کا عادی بنا دیا۔ جب کیگان کو اطمینان ہوگیا کہ اب شیلا ہیروئن کے بغیر نہیں رہ سکتی تو اسے چھوڑ کر چلا گیا مگر اپنا ٹیلی فون نمبر دیتا گیا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اسے ضرور فون کرے گی اور دو دن بعد واقعی شیلا فون پر اس کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔ کیگان اس کے پاس آیا مگر ہیروئن کا انجکشن لگانے سے پہلے اس نے پیراہن عصمت تار تار کردیا۔ لیکن اس نے شیلا کے ساتھ جو کچھ بھی کیا شیلا کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ اب اس کی زندگی میں ہیروئن سے بھری سرنج ہی تمام خواہشوں کا مرکز بن گئی تھی۔ چنانچہ اب وہ کیگان کی بندۂ بے دام تھی۔

نونا جیسی کی گرفتاری کے بعد شیلا ایک کار میں مسز واٹسن کے پاس آئی۔ مسز واٹسن اس اپارٹمنٹ ہاؤس کی مالکہ تھی جہاں نونا رہتی تھی شیلا اوپل کار سے باہر نکلی۔ جو اسے کیگان نے دی تھی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ وہ خود کو بہت ہشاش بشاش محسوس کررہی تھی۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے کیگان نے اسے انجکشن لگایا تھا اور اب شیلا کیگان کے ہر حکم کی تعمیل کرنے پر تیار تھی۔ اس نے برقی گھنٹی کا بٹن دبایا اور انتظار کرنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا۔ مسز واٹسن نے اسے غور سے دیکھا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے ناگواری سے پوچھا۔

"میرا نام شیلا مین ہے۔" شیلا نے وہ مکالمے دہراتے ہوئے کہا جو اسے کیگان نے اچھی طرح یاد کرادیے تھے "میں نونا جیسی کی کزن ہوں۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہوگا کہ نونا کچھ پریشانی میں ہے۔ وہ واپس نہیں آئے گی۔ میں اس کی چیزیں لینے اور کرایہ ادا کرنے آئی ہوں۔"

"ارے وہ چور۔" مسز واٹسن کا منہ بن گیا "ذرا سوچو تو۔ زیورات چراتے ہوئے پکڑی گئی۔ اسے جو سزا ملی وہ اس کی مستحق تھی اور تم تب تک اس کی چیزیں نہیں لے جاسکتیں جب تک کرایہ ادا نہ کردو۔ اس پر ایک ماہ کا کرایہ واجب ہے جو کہ ایک سو ڈالر ہوتا ہے۔"

جو کچھ وہ مانگے دے دینا' کیگان نے کہا تھا۔ وہ یقیناً زیادہ رقم طلب کرے گی مگر تم دے دینا۔ شیلا نے اپنا بیگ کھول کر کیگان کی دی ہوئی رقم سے سو ڈالرز نکالے اور مسز واٹسن کو دے دیے۔

"اب مجھے اس کے اپارٹمنٹ کی چابی دے دو۔ مجھے سامان پیک کرنا ہے۔"

مسز واٹسن نے پچاس پچاس ڈالر کے دو نوٹوں کو اس طرح دیکھا جیسے وہ نقلی تو نہیں ہیں پھر سر ہلاتے ہوئے بولی "مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کی کوئی کزن بھی ہے۔ اس نے کبھی ذکر ہی نہیں کیا۔"

شیلا چابی لے کر زینے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ خوش تھی کہ کوئی پریشانی پیش نہیں آئی۔ کیگان بھی اس کی کارکردگی سے مطمئن ہوگا۔ ممکن ہے' آج رات وہ اسے پریشان نہ کرے اور خوراک بھی زیادہ دے دے۔



جوناتھن نے فیصلہ کیا تھا کہ منصوبے کا اگلا مرحلہ وہ خود انجام دے گا۔ لیوسلک یا کیگان میں سے کوئی بھی ڈاکٹر الیکس کنز کو کامیابی سے ہینڈل نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کا فون نمبر ڈائل کیا اور تین مرتبہ کوشش کے بعد رابطہ قائم کرسکا۔ ایک عورت نے بڑے سرد انداز میں بات کی۔

"میں ڈاکٹر الیکس سے ملنا چاہتا ہوں۔" جوناتھن نے بتایا "یا تو آج سہ پہر کو یا پھر کل صبح۔"

"مجھے افسوس ہے۔ ڈاکٹر الیکس اگلے ہفتے کے آخر تک بے حد مصروف ہیں۔" جوناتھن کو کسی ایسے ہی جواب کی امید تھی۔

"نہیں۔ مجھے بھی افسوس ہے۔" اس نے ذرا ترشی سے کہا "یہ ایک ایمرجنسی ہے اس لیے آج سہ پہر یا زیادہ سے زیادہ کل صبح کا وقت ملنا ضروری ہے۔"

"کون صاحب بات کررہے ہیں۔" بولنے والی کا لہجہ کچھ محتاط ہوگیا۔

"میرا نام جوناتھن لنڈ سے ہے۔ مہربانی کرکے ڈاکٹر الیکس کو بتادو کہ مسٹر ہرمین کی جانب سے بات کررہا ہوں۔ وہ انہیں جانتے ہیں۔"

"پلیز ہولڈ کریں۔"

جوناتھن نے ایک جار سے جسے وہ اپنی میز پر رکھنے کا عادی تھا' ٹافی نکال کر منہ میں ڈال لی۔ اسے سگریٹ یا شراب پینے کا کوئی شوق نہیں تھا مگر ٹافیوں کا اتنا ہی عادی تھا جیسے کوئی نشے باز ہیروئن یا چرس کا۔ کافی دیر کی خاموشی کے بعد عورت نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر الیکس آج شام چھ بجے تم سے مل سکیں گے۔"

"شکریہ۔" جوناتھن مسکرادیا "میں وقت پر پہنچ جاؤں گا۔"

چھ بج کر دو منٹ پر جوناتھن نے اپنی کیڈیلاک کار ڈاکٹر الیکس کے اسپتال کے سامنے روکی۔ سیڑھیاں طے کرکے برقی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ ایک نرس نے دروازہ کھولا جو عمر رسیدہ اور بڑی تجربہ

کار معلوم ہو رہی تھی۔ اس نے جوناتھن کو غور سے دیکھا اور اسے اپنے ساتھ لے جا کر ایک پُرتکلف انتظار گاہ میں بٹھا دیا۔

"تمہیں چند منٹ سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔" وہ بولی اور جوناتھن نے پہچان لیا کہ یہ وہی آواز ہے جو فون پر اس سے مخاطب تھی۔

جوناتھن بیٹھ کر رسالہ لائف کا تازہ شمارہ دیکھنے لگا۔ پانچ منٹ بعد ڈاکٹر الیکس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور نرس نے بتایا کہ اب ڈاکٹر اس سے ملاقات کے لیے فارغ ہیں۔ جوناتھن اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں ایک پستہ قد کا موٹا سا آدمی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"وقت دینے کا شکریہ۔" جوناتھن مسکراتے ہوئے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ڈاکٹر الیکس نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کا موٹا چہرہ کسی بھی تاثر سے خالی تھا۔ اسکی گنجا سر، گھنی مونچھیں، چھوٹی اور چونچ کی طرح مڑی ہوئی ناک اور باریک ہونٹ سرد مہری مگر بہترین پیشہ ورانہ مہارت کی عکاسی کر رہے تھے۔ دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کا جائزہ لیا۔ جوناتھن کو کوئی جلدی نہیں تھی۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ گفتگو کا آغاز ڈاکٹر الیکس کو ہی کرنا ہوگا اور آخر ڈاکٹر کو ہی محتاط انداز میں کہنا پڑا۔

"تم مسٹر ہرمین کی طرف سے آئے ہو۔"

"درست ہے۔ میں ان کے لیے کام کرتا ہوں۔" جوناتھن نے جواب دیا "وہ غالباً تمہیں یاد ہوں گے۔"

ڈاکٹر الیکس نے ایک سونے کا فاؤنٹن پین اٹھا کر اپنی موٹی انگلیوں میں دبا لیا "نام کچھ سنا ہوا تو معلوم ہوتا ہے۔" اس نے جواب دیا۔

جوناتھن نے ایک ہلکا قہقہہ لگایا مگر ڈاکٹر الیکس اسی سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔ چند لمحے پھر خاموشی رہی۔ آخر جوناتھن نے سوچا کہ وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں اور وہ براہِ راست حرفِ مطلب پر آ گیا۔

"میں ایک مریض کا علاج کرانا چاہتا ہوں۔" وہ بولا "یہ ضروری ہے کہ تم اپنا کلینک بند کر دو اور تین چار ہفتوں تک اپنا تمام وقت صرف اس کے علاج اور دیکھ بھال میں صرف کرو۔ مریض ایک وی آئی پی شخصیت ہے۔ تمہیں دس ہزار ڈالرز فیس ادا کی جائے گی۔ چھ دن کے بعد یعنی تین تاریخ سے تمہاری ضرورت ہوگی۔"

"یہ قطعی ناممکن ہے۔" ڈاکٹر نے ناگواری سے کہا۔ "مجھے تمہارے مریض کا علاج کر کے خوشی ہوگی۔ مگر اسے یہاں آنا پڑے گا۔ میں اتنی طویل مدت کے لیے اپنا کلینک ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔"

"مگر تمہارے پاس کوئی دوسرا چارۂ کار بھی تو نہیں ہے ڈاکٹر۔" جوناتھن نے مسکراتے ہوئے کہا "میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سنانا چاہتا ہوں۔ سن ۱۹۴۳ء میں ایک بہت ہوشیار برین اسپیشلسٹ برلن میں رہتا تھا۔ اس نے کسی جبری دباؤ کے تحت نہیں بلکہ رضاکارانہ طور پر جرمن قیدیوں کے ایک کیمپ میں کام کرنا منظور کر لیا تاکہ وہ یہودی قیدیوں پر کچھ تجربات کر سکے اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ اس نے اپنے ایک خاص برین آپریشن کو کامیاب بنانے کے لیے دو ہزار تین سو بائیس یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ آپریشن ان لوگوں کے لیے بہت مفید تھا جو دیوانگی کے ڈیپریشن میں مبتلا ہوں۔ اس آپریشن کو میڈیکل سائنس میں ایک بڑی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ اس ڈاکٹر نے جس کا نام ہنس شولز تھا اور بھی کچھ غیر اہم تجربات کیے اور یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ اس نے مزید تقریباً پانچ سو یہودیوں کو قتل کر دیا مگر کوئی تجربہ کامیاب نہیں ہوا۔ میرے پاس اس کا دستاویزی ثبوت موجود ہے۔ بلکہ میرے پاس فوٹو بھی ہیں جن میں اس ڈاکٹر کو باقاعدہ آپریشن کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ فوٹو اور دوسری دستاویزات مجھے مسٹر ہرمین نے دیے ہیں۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مسٹر ہرمین نازی دور حکومت میں خاصے سرگرم تھے۔ اب اتفاق سے ہمیں تمہاری ماہرانہ صلاحیت کی ضرورت ہے۔ ہمارا مریض ایک وی آئی پی ہے اور ہم اس کے علاج کی فیس دس ہزار ڈالرز دیں گے۔ مزید یہ کہ تمہیں اس کے بارے میں اپنی زبان بھی بند رکھنا ہوگی۔ ڈاکٹر ہنس شولز کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ بدستور مرحوم رہ سکتا ہے بشرطیکہ تم تعاون کرنے پر آمادہ ہو۔"

پستہ قد موٹا آدمی دوبارہ اپنا فاؤنٹن پین اٹھا کر انگلیوں میں گھمانے لگا۔ پھر اس نے نگاہ اٹھا کر جوناتھن کو سرد نظروں سے گھورا "بہت دلچسپ باتیں کرتے ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا "تم نے کیا بتایا؟ تین تاریخ۔ ہاں شاید میں.... کیا کہا تھا، تین ہفتوں کے لیے خود کو فارغ کر سکوں۔ میرے خیال سے یہ ممکن ہو سکتا ہے اور وہ مریض کون ہے۔"

"ہم اس پر تین تاریخ کو بات کریں گے۔"

"میں سمجھتا ہوں۔" ڈاکٹر کی موٹی انگلیاں ایک بٹن پر منڈلا رہی تھیں "اچھا تو پھر انتظامات کیا ہیں۔"

"میں تین تاریخ کی صبح دس بجے یہاں آؤں گا۔" جوناتھن نے جواب دیا "ہم کار میں ایک خاص مقام پر جائیں گے جہاں تمہیں مریض کے علاج معالجے کے لیے تین یا چار ہفتے قیام کرنا ہوگا۔ تم ضرورت کی ہر چیز اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے۔ اگر مزید کوئی چیز ضروری ہوئی تو میں بعد میں لے جاؤں گا۔"

ڈاکٹر الیکس نے سرہلاتے ہوئے بٹن دبا دیا۔

"تم نے بتایا کہ فیس دس ہزار ڈالرز ہوگی۔" ڈاکٹر کی چھوٹی آنکھوں میں لالچ کی چمک تھی۔

"ہاں۔ مگر یہ فیس تب ملے گی جب تمہارا کام قابلِ اطمینان

ہو گا۔"

بوڑھی نرس کمرے میں داخل ہوئی اور جوناتھن کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"اچھا تو ڈاکٹر اب تین تاریخ کو ملاقات ہوگی۔" اس نے کہا اور نرس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

○☆○

جوناتھن کی ہدایات اور اس کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق عمل کرتے ہوئے کیگان گوگو کلب پہنچا جو خاص طور سے بحری جہازوں کے عملے کی ضرورتوں کے پیشِ نظر قائم کیا گیا تھا۔ جہازوں سے اترنے والے ملاح اور خلاصی بے حد و حساب تیز شراب، بے شمار آمادہ لڑکیوں اور پُرشور موسیقی کے خواہش مند ہوتے تھے۔ گوگو کلب یہ سب کچھ فراہم کیا کرتا تھا۔ ایسے مقامات پر عموماً ہنگامے بھی ہوتے ہیں مگر کلب کی انتظامیہ ان سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ پولیس بھی جیو اور جینے دو کی پالیسی کے تحت ان کے معاملات میں غیر ضروری مداخلت سے باز رہتی تھی۔ کلب نے اس مقصد کے لیے پیشہ ور آدمی ملازم رکھے تھے جنہیں باؤنسر کہا جاتا تھا اور یہ باؤنسر کسی بھی لڑائی جھگڑے کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کرنے میں ماہر تھے۔ گوگو کلب میں چھ باؤنسر تھے۔ کلب میں جو لڑکیاں کام کرتی تھیں ان سب کی عمر چوبیس سال کے اندر تھی۔ ان میں سے کچھ طوائفیں بھی تھیں مگر باقی لڑکیاں زیادہ ہلا گلا کرنے کی تلاش میں رہتی تھیں۔ البتہ وہ سب کسی بھی مرد کو سنبھالنے میں ماہر تھیں۔ یہ لڑکیاں تعداد میں بیس تھیں اور ان کی نگراں کا نام ڈرینا فرنچ تھا۔

اپنی ڈیٹکٹو ایجنسی سے جوناتھن کو معلومات حاصل ہوئی تھیں کہ یہ لڑکی تقریباً اٹھارہ ماہ پہلے پیراڈائز سٹی آئی تھی۔ اس کی عمر بائیس سال تھی۔ بال سیاہ تھے اور بہت خوب صورت تھی مگر اس کی اخلاقیات کی سطح گلی گلی آوارہ پھرنے والی بلی کی طرح تھی۔ دل میں خون کی جگہ غالباً پارا بھرا ہوا تھا اور جوناتھن کی ہدایت پر کیگان اس لڑکی سے ملنے آیا تھا۔ وہ کلب میں داخل ہوا۔ دربان کو دیکھ کر سر خم کیا۔ جواباً دربان نے خوشامدانہ مسکراہٹ سے نوازا۔ دھوئیں اور شور سے بھرے ہوئے کمرے میں تیس سے زیادہ افراد موجود تھے۔ کیگان نے شین اوبیرن کو دیکھا جو کلب چلانے کا ذمہ دار تھا۔ میزوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ شین کے پاس آکر رک گیا۔ شین آئرلینڈ کا رہنے والا تھا۔ بال سرخ، سرمئی نیلی آنکھیں اور خمیدہ ناک شین کی خصوصیات تھیں۔ اس نے بیزاری کے ساتھ کیگان کی طرف دیکھا۔ وہ اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ جانتا تھا کہ وہ ایک خطرناک آدمی اور پیشہ ور قاتل ہے۔

"آج تو کافی رونق ہے۔" کیگان نے کہا۔

"ابھی تو زیادہ رات نہیں گزری۔ دو بجے تک دیکھنا۔" شین نے جواب دیا۔

"ڈرینا کہاں ہے۔" کیگان نے سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا۔

"مصروف ہے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔"

"گھبراؤ نہیں۔" کیگان مسکرایا "کچھ بزنس کا معاملہ ہے اس لیے اسے بلا لو تو اچھا ہے۔"

شین نے اسے دیکھا۔ قدو قامت میں وہ کیگان سے کم نہیں تھا۔ چھ باؤنسر بھی موجود تھے۔ مگر پھر بھی وہ کیگان سے خوف زدہ تھا۔

"وہ کلب کے لیے بہت کار آمد ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ تم سے کوئی بزنس کرے۔"

"یہ تو کوئی اچھی بات نہیں۔" کیگان کی مسکراہٹ قائم تھی "جاؤ اسے بلا لاؤ۔ میں کسی رات لیو کے ساتھ بھی آسکتا ہوں اور پھر یہاں جو تماشا ہو گا تم اس کا اندازہ کرسکتے ہو۔ مجھے ڈرینا کی ضرورت ہے۔ اچھے بچوں کی طرح کہنا مانو۔ اسے لے آؤ۔"

شین موقع محل پہچانتا تھا۔ وہ کچھ ہچکچایا پھر فیصلہ کیا کہ ڈرینا اتنی اہم نہیں ہے کہ وہ اس کی خاطر کلب میں توڑ پھوڑ کا خطرہ مول لے۔ وہ چلا گیا۔ کیگان ایک خالی میز پر بیٹھ گیا۔ ایک ویٹر جلدی سے آگے بڑھا مگر کیگان نے نفی میں سر ہلایا اور ویٹر وہیں رک گیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرینا آگئی۔ اپنی تمام تر ہوشیاری کے باوجود وہ محتاط نظر آرہی تھی۔ شین نے اسے بتا دیا تھا کہ کیگان خطرناک آدمی ہے۔

"کیا بات ہے ہنی۔" اس نے ایک دلکش ہنسی کے ساتھ پوچھا۔

"لباس تبدیل کر کے آؤ۔ اور دس منٹ کے اندر مجھ سے کلب کے باہر ملو۔ میں ایک تجویز لے کر آیا ہوں۔"

"ذرا سمجھ سے کام لو سوئٹ ہارٹ۔ میں یہاں کام کرتی ہوں۔ اس وقت کہیں نہیں جا سکتی۔ اس کے علاوہ مجھے کسی تجویز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ بہت پرانا حربہ ہے۔"

کیگان نے ڈرینا کے منہ پر تھپڑ مارنے کا ارادہ مشکل سے ضبط کیا پھر وہ شین کے چھ باؤنسروں سے بھی الجھنا نہیں چاہتا تھا۔

"مگر تمہیں میری تجویز بہت دلچسپ لگے گی۔" اس نے جواب دیا "میں تمہارے لیے ایک کام لایا ہوں جس کا معاوضہ چار خوب صورت ہندسوں میں ہے۔"

"مذاق تو نہیں کر رہے ہو۔" ڈرینا چونک گئی۔

"بالکل نہیں۔" کیگان نے اپنا بٹوا کھول کر سو سو ڈالر کے تین نوٹ نکالے اور کرسی سے اٹھتے ہوئے نوٹ اس کے سامنے ڈال دیے "جلدی کرو۔ دس منٹ میں تمہیں باہر ہونا چاہیے۔"

اتنا کہہ کر وہ کلب سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی شین ڈرینا کے پاس آیا۔

"کیا بات تھی۔" اس نے پوچھا۔
"معلوم نہیں۔" ڈرینا نے نوٹ شین کو دکھائے "وہ مجھ سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ کہتا ہے 'معاوضہ ہزاروں میں ہوگا۔ کیا میں جاسکتی ہوں؟"
"میں تمہیں روک تو نہیں سکتا۔" شین نے جواب دیا "مگر ہوشیار رہنا۔ یہ آدمی سانپ کی طرح خطرناک اور زہر کی طرح زُود اثر ہے۔"
"اس کی بات سننے سے میں مر نہیں جاؤں گی۔" ڈرینا بولی "میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔"
پندرہ منٹ بعد وہ معمولی سا لباس اور بغیر ہیل کے جوتے پہنے کلب سے نکلی۔ کیگان تھنڈر برڈ کار میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے آتے دیکھا تو کار کا دروازہ کھول دیا۔ ڈرینا اس کے برابر بیٹھ گئی۔
"شین شاید تمہیں پسند نہیں کرتا۔" وہ بولی "کہہ رہا تھا کہ تم زہر سے زیادہ خطرناک ہو۔"
"شاید وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔" کیگان نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے جواب دیا۔ وہ کار کو ساحل کے ایک سنسان علاقے میں لے گیا اور کار روکتے ہوئے ہیڈلائٹس بجھا دیں۔
"پہلی بات تمہیں معاوضے کے بارے میں بتاؤں۔" اس نے کہا "جو ہدایات میں تمہیں دوں اور جو کام کرنے کے لیے کہوں اسے میری خواہش کے مطابق انجام دوگی تو تمہیں دس ہزار ڈالرز دیے جائیں گے۔ اگر تم نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہو یا یہ سوچ رہی ہو کہ میں مذاق کر رہا ہوں تو میں معاوضہ پھر بتا دوں۔ دس ہزار ڈالرز ہوگا' دس ہزار ڈالرز۔"
ڈرینا نے آنکھیں پھاڑ کر کیگان کو دیکھا اور اسے گھورتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ آدمی جو کچھ کہہ رہا ہے وہی اس کا مقصد بھی ہے۔ برسوں ہر طرح کے مردوں کا تجربہ کرنے کے بعد وہ اتنا تو جان ہی سکتی تھی۔
"رکو نہیں' بولتے جاؤ۔" اس نے کہا "تمہاری باتیں موسیقی کی طرح خوشگوار لگ رہی ہیں۔"
"ضرور لگتی ہوں گی۔" کیگان نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ اس نے ڈرینا کو سگریٹ پیش نہیں کیا۔ وہ اتنی تہذیب کا قائل نہیں تھا۔ اس کے نزدیک عورتیں استعمال کرکے پھینک دینے کی چیز تھیں "تم دس ہزار ڈالرز سے بہت کچھ کرسکتی ہو۔ وہ تمہارا دوست ہے نا فریڈ لوئیس۔ میں اس سے دلچسپی رکھتا ہوں۔"
"فریڈ لوئیس!" ڈرینا نے حیرت سے کہا "تمہیں اس سے کیا دلچسپی ہے؟"
"باتیں مجھے کرنے دو۔ تم صرف جواب دیتی جاؤ۔ آج کل تم دونوں کے تعلقات کیسے چل رہے ہیں۔"
"کوئی خاص نہیں۔" ڈرینا نے کندھے اچکائے "وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اگر کبھی میرا دل کلب سے اُکتایا تو ضرور اس سے شادی کے بارے میں سوچوں گی۔ مگر ابھی ایسا کوئی خیال نہیں۔"
"اور وہ کیا کہتا ہے۔"
"وہ میرے لیے دیوانہ ہے مگر اس کی جیب خالی ہے۔ کوئی لڑکی دولت کے بغیر گزارا نہیں کرسکتی۔"
"تمہارے اس سے جنسی تعلقات بھی ہیں۔" کیگان نے پوچھا۔
"اس سے تمہارا کیا تعلق۔" ڈرینا ایک دم غصے میں آگئی۔
"جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے سوال کا جواب دو۔" کیگان کے لہجے میں کوئی ایسی بات تھی کہ ڈرینا کو جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔
"اگر تم ضرور ہی جاننا چاہتے ہو۔" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی "جب کوئی مفلس آدمی کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ اسے ایک خاص حد سے آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیتی۔"
کیگان نے پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھایا۔ اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اسے کھولا اور ڈیش بورڈ کی لائٹ جلادی۔
"ذرا اس کا نظارہ کرو بے بی۔" اس نے کہا۔
ڈرینا کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔ بریف کیس میں دس ہزار ڈالرز کے نوٹوں کی گڈیاں بڑی ترتیب سے رکھی تھیں۔ یہ اتنی زیادہ دولت تھی جتنی اس نے اپنی تمام زندگی نہیں دیکھی تھی۔
"یہ دس ہزار ڈالرز ہیں۔" کیگان نے کہا "اور یہ سب تمہارے ہوسکتے ہیں بشرطیکہ تم میرا کام کردو۔"
"مجھے بتاؤ وہ کیا ہے۔" ڈرینا نے تیز سانسوں کے ساتھ پوچھا "قتل کے علاوہ میں تمہارے لیے سب کچھ کرسکتی ہوں۔"
اور کیگان نے اسے بتا دیا کہ وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔



ہیریسن سینی ٹوریم خلیج پیراڈائز کے بائیں جانب کے علاقے میں واقع تھا۔ اس کی پُرشکوہ عمارت تقریباً تین ایکڑ سرسبز زمین کی حدود میں واقع تھی۔ اس کے گرد مضبوط اونچی دیوار کا حصار قائم تھا۔ گیٹ کے پاس ایک کوٹھری تھی جہاں ایک بوڑھا گارڈ متعین رہتا تھا۔ حفاظتی انتظامات کافی سخت تھے۔ ہر مریض کو اس کے کمرے میں مقفّل رکھا جاتا تھا۔ ہر راہداری ایک سند یافتہ مرد نرس کی نگرانی میں رہتی تھی۔ کمرے ائرکنڈیشنڈ تھے جن کی مضبوط کھڑکیوں کو بند رکھا جاتا تھا۔ دیکھنے سے پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ عمارت ایک طرح کا جیل خانہ ہے اور یہ بات ریکارڈ پر تھی کہ جب کسی مریض کو کسی کمرے میں رکھا گیا تو وہ کبھی وہاں سے فرار نہیں ہوسکا۔ سینی ٹوریم پوری دنیا میں دیوانے مجرموں کا سب سے مہنگا پاگل خانہ تھا۔ اس میں دو سو مریضوں کو رکھنے کی گنجائش تھی جبکہ

اس وقت وہاں ایک سو بائیس مریض موجود تھے۔ سب انتہائی اہم افراد تھے جن میں سے کچھ نوجوان اور زیادہ تر بوڑھے تھے۔ ان میں سے کم سے کم پچاس مریض انتہائی خطرناک تھے مگر سب ہی دولت مند تھے۔

ڈاکٹر میکس ہرٹز کے علاوہ جو اس سینی ٹوریم کا مالک تھا، دو ڈاکٹر، ایک میٹرن اور دس مرد نرس اسٹاف میں شامل تھے۔ جوناتھن نے ان تمام مرد نرسوں کے بارے میں اپنی ڈیٹکٹو ایجنسی سے پوری تحقیقات کرائی تھی جس کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ان میں سے فریڈ لوئیس اس کے مقصد کے لیے کار آمد ثابت ہوسکتا ہے۔ جوناتھن نے اندازہ کرلیا تھا کہ ڈرینا کے ذریعے ہی فریڈ سے خاطر خواہ کام لیا جاسکتا ہے اور اگر ڈرینا کو معلوم ہوجائے کہ ایک بڑی رقم اسے معاوضے میں ملنے والی ہے تو وہ سب کچھ کرنے پر تیار ہوجائے گی۔ اسی لیے اس نے کیگان کو دس ہزار ڈالر زدے کر ڈرینا کے پاس بھیجا تھا۔

فریڈ لوئیس ستائیس اٹھائیس برس کی عمر کا چھریرے جسم والا نوجوان تھا۔ اس کی ڈیوٹی شام آٹھ بجے ختم ہوئی "سب ٹھیک ہے۔" ڈاکٹر میکس نے اس سے پوچھا "کوئی قابلِ ذکر بات تو نہیں۔"

"مسٹر سے سنگم آج کچھ زیادہ بے چین معلوم ہورہے تھے۔" فریڈ نے جواب دیا "میں نے جیک کو بتا دیا تھا۔ وہ انہیں کوئی مسکن دوا دے رہا ہے۔ باقی مریض ٹھیک ہیں۔" اس نے ڈاکٹر میکس کی میز پر رکھے ڈیوٹی رجسٹر میں دستخط کردیے۔

"اچھا تو اب تم سے کل ملاقات ہوگی۔" ڈاکٹر میکس نے کہا۔

"یس سر۔ گڈ نائٹ۔" فریڈ عمارت سے نکل کر پارکنگ لاٹ میں آیا اور اپنی پرانی سیکنڈ ہینڈ بیوک میں بیٹھ کر گیٹ کی طرف چلا۔ گارڈ ہیری ایڈورڈ اسے دیکھ کر گیٹ کھولنے آیا۔ اس کی عمر اڑسٹھ سال کے قریب تھی اور وہ گزشتہ تیس سال سے سینی ٹوریم میں ملازم تھا۔

"ہیلو فریڈ۔" اس نے گیٹ کھولتے ہوئے کہا "وہ گڑیا کیسی ہے تم جس کے پیچھے پڑے ہو۔"

"یہ میں تمہیں کل بتاؤں گا۔" فریڈ نے زبردستی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ بھی کرو، مجھ سے مشورہ ضرور کرلینا۔" ایڈورڈ نے کہا۔ اسے فریڈ کی نوجوانی پر رشک آتا تھا۔

زبردستی کی ایک دوسری مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے فریڈ گیٹ سے نکلا اور بیچ روڈ کی طرف چل دیا جو شہر کے مرکزی حصے کی طرف جاتی تھی۔ کچھ آگے بڑھتے ہی اس کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ اب وہ ایڈورڈ کو اپنا راز دار بنانے اور ڈرینا سے محبت کے بارے میں بتانے پر پچھتا رہا تھا مگر کوئی اور ایسا تھا بھی تو نہیں جس سے وہ اپنے دل کا حال کہہ سکتا۔ کم سے کم ایڈورڈ اس کا مذاق تو نہیں اڑاتا تھا جس طرح دوسرے اڑاتے رہتے تھے۔ ڈرینا سے اس کی واقفیت کو تین ماہ گزر چکے تھے۔ ایک رات وہ اپنے گھٹے گھٹے اپارٹمنٹ سے تنگ آکر گوگو کلب چلا گیا تھا۔ اتفاق سے اس رات کلب میں بہت کم گاہک تھے۔ ڈرینا کو ایک ڈانس پارٹنر پاکر خوشی ہوئی اور چونکہ یہ سنجیدہ اور مہذب نوجوان اس کے دوسرے ہم رقصوں کی طرح کوئی چھیڑ چھاڑ یا بدتمیزی نہیں کررہا تھا تو اسے یہ تبدیلی اچھی لگی۔ اب تک اسے کوئی نوجوان ایسا نہیں ملا تھا جس نے اسے پرستش کی نظروں سے نہ دیکھا ہو۔ کلب بند ہونے پر وہ اسے اپنے کمرے میں لے گئی یہ سوچ کر کہ ایک ایسے نوجوان کے ساتھ شب بسری ایک انوکھا تجربہ ہوگی۔ لیکن فریڈ نے کوئی پیش قدمی نہیں کی۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا اس کی تعریف کرتا رہا۔ شراب بھی بہت کم پی اور تین بجے کے قریب جانے کی اجازت چاہی۔ ڈرینا شاید خود پیش قدمی کرکے اس ماحول کو خراب کردیتی جو فریڈ کی پاک محبت نے طاری کیا تھا مگر وہ رک گئی اور دروازے تک اسے چھوڑنے آئی پھر جب فریڈ نے رخصت ہونے سے پہلے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا تو ڈرینا حیران و ششدر رہ گئی۔ آج سے پہلے کسی مرد نے ایسا نہیں کیا تھا۔ دوسروں کو تو ہر قسم کے مراحل طے کرنے کے بعد بھی ڈانٹ ڈپٹ کرکے کمرے سے نکالنا پڑتا تھا۔

اور پھر اس کے بعد سے فریڈ جب بھی اس کی رات کی چھٹی ہوتی تھی، کلب آنے جانے لگا تھا۔ وہ اس کے ساتھ ڈانس کرتا۔ اس سے زیادہ رقم خرچ کرتا جس کی اس کی جیب اجازت دے سکتی تھی۔ پھر تقریباً دو ماہ بعد اس نے شادی کی پیشکش کردی "کیوں نہ ہم شادی کرلیں۔" وہ بولا "میری آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر گزارہ ہوجائے گا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس بے ہودہ کلب میں ملازمت کرتے نہیں دیکھ سکتا۔ تم کیا کہتی ہو۔"

ڈرینا کو پہلے کبھی کسی نے شادی کی پیشکش نہیں کی تھی۔ وہ کچھ جذباتی ہوگئی مگر زیادہ دیر کے لیے نہیں۔ وہ فریڈ کی عادی بن گئی تھی۔ وہ اس کی تعریف سے خوش ہوتی تھی مگر اس کے ساتھ ایک تنگ اپارٹمنٹ میں رہنے، مارکیٹ سے گھریلو ضرورت کی چیزیں خریدنے اور اس کے لیے کھانا پکانے کا خیال کوئی خوش آئند تصور نہیں تھا۔

"میں ابھی شادی کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں فریڈ۔" اس نے جواب دیا "کبھی آگے جاکر شاید ایسا ارادہ کرلوں مگر سرِدست نہیں۔"

فریڈ نے اس صورتِ حال کو قبول کرلیا۔ کم سے کم ڈرینا نے انکار تو نہیں کیا تھا مگر جیسے جیسے دن گزرتے جارہے تھے اس کی بے تابی بڑھتی جارہی تھی۔ "میں اپنی ملازمت چھوڑ دوں گا۔" وہ اس سے کہتا رہتا۔ "کوئی دوسری ملازمت تلاش کرلوں گا جہاں اچھی تنخواہ ملتی ہو" مگر ایسی ملازمت کیا ہوسکتی ہے، یہ خیال اسے مایوس کردیتا۔ وہ جانتا تھا کہ نرس کی ٹریننگ کسی اور ملازمت کے لیے کار

آمد نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر وہ رات کو پڑھنا شروع کردے تو ڈاکٹر بن سکتا ہے۔ اس نے ڈرینا سے کہا تو وہ نیم آمادہ ہوگئی کہ ایک ڈاکٹر سے شادی کرنے میں اسے کوئی عذر نہیں ہوگا۔ مگر کیا وہ ملازمت کے ساتھ پڑھائی جاری رکھ سکتا ہے پھر اسے ڈرینا سے ملنے کا وقت کہاں ملے گا۔

جس بلڈنگ میں وہ رہتا تھا اس کے سامنے کار پارک کرتے ہوئے فریڈ کے ذہن میں یہی تمام خیالات آرہے تھے۔ تین منزلوں کی سیڑھیاں طے کرکے وہ اپنے چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں پہنچا اور لائٹ جلا کر اس نے فریج میں دیکھا۔ جو معمولی سا کھانا اس نے بچا رکھا تھا اسے نکال کر گرم کیا۔ مگر اس وقت جبکہ وہ یہ بے مزہ کھانا کھا رہا تھا اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ کسی قدرت حیرت زدہ ہو کر اس نے ریسیور اٹھایا۔

"فریڈ' میں ڈرینا بات کر رہی ہوں۔" اس آواز نے دورانِ خون تیز کردیا "میں تم سے کچھ بات کرنے آرہی ہوں۔"

"کیا ابھی؟" فریڈ نے چونک کر پوچھا "نو سے زیادہ بج چکے ہیں۔ کیا آج کلب میں کام نہیں کرنا ہے۔"

مگر ڈرینا نے جواب دیا کہ ساری باتیں وہ آکر کرے گی۔ حیران و ششدر فریڈ نے اپنے باقی کھانے کی طرف دیکھا اور سوچنے لگا کہ کیا ڈرینا نے کھانا کھالیا ہوگا۔ اس نے پہلے اپنی جیب اور پھر میز کی ایک دراز کا جائزہ لیا۔ اتفاق سے دراز میں ایک بیس ڈالر کا نوٹ مل گیا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ اب ڈرینا نے کہیں باہر جانا چاہا تو اس کے پاس بیس ڈالر کا نوٹ تو ہوگا۔ مگر ڈرینا کو باہر نہیں جانا تھا۔ وہ ایک خوب صورت لباس پہن کر آئی تھی اور اپنے ساتھ اسکاچ کی ایک بوتل کے علاوہ کلب کے بہت سے سینڈوچز بھی لائی تھی۔

"ہم شادی کرسکتے ہیں فریڈ۔" ڈرینا منہ چلاتے ہوئے بولی "یا پھر تم نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔"

فریڈ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے کانوں نے صحیح سنا ہے۔

"ارادہ بدل دیا ہے۔ تم ایسی بات کیسے سوچ سکتی ہو۔"

"تب پھر جیسے ہی تم نے شادی کا لائسنس حاصل کیا' ہم شادی کرسکتے ہیں۔" ڈرینا نے سکون سے جواب دیا "شاید اگلے ہفتے۔ کچھ ایسی بات ہوگئی ہے۔"

"مذاق تو نہیں کر رہی ہو۔" فریڈ کو یقین نہیں آرہا تھا "کیا واقعی؟ تمہارا مطلب ہے کہ ہم اگلے ہفتے شادی کرسکتے ہیں۔"

"بالکل کرسکتے ہیں۔"

"میں بالکل تیار ہوں۔" فریڈ جوش سے بولا "مگر میں سمجھا نہیں۔ تمہارا اس سے کیا مطلب ہے کہ کوئی بات ہوگئی ہے۔"

"واٹسن کی جیٹی کے بالمقابل ایک ریسٹورنٹ ہے۔" ڈرینا نے بتایا "اور شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ جو جہاز خلیج میں لنگر انداز ہوتے ہیں اس کے خلاصی جیٹی استعمال کرتے ہیں۔ یہ ریسٹورنٹ جیف ہاکنز کی ملکیت ہے اور وہ میرا دوست ہے۔ اس کی مشکل یہ ہے کہ اس کی بیوی بہت شکی اور تیز مزاج ہے چنانچہ وہ ریسٹورنٹ میں خوب صورت اور نوجوان ویٹرس نہیں رکھ سکتا۔ اس کی تمام ویٹرس ادھیڑ عمر اور بدصورت ہیں۔ نتیجے میں خلاصی اس کے ریسٹورنٹ نہیں آتے۔ مجبوراً وہ ریسٹورنٹ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ میں اور تم اسے خرید لیں تو اسے سونے کی کان بنا سکتے ہیں۔ اس کا باورچی بہت اچھا ہے اور وہ ٹھہرنا چاہتا ہے۔ ہم کلب سے تین لڑکیاں لے کر ویٹرس بنا سکتے ہیں پھر میں اور تم مل کر کام کریں گے تو کامیابی یقینی ہے۔ مونسکی جو کلب کا سب سے طاقت ور باؤنسر ہے' ریسٹورنٹ میں امن و امان بحال رکھنے کا کام کرسکتا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو۔"

"لیکن رقم کہاں سے آئے گی۔" فریڈ نے پوچھا "تمہارا یہ دوست ریسٹورنٹ کے کتنے دام مانگتا ہے۔"

"میں اس سے بات کرچکی ہوں۔" ڈرینا نے جواب دیا "وہ سات ہزار ڈالرز کیش میں فروخت کردے گا اور اس قیمت پر ریسٹورنٹ مفت کے برابر ہے۔ ذرا سوچو میں اور تم شادی کرلیں گے۔ ایک ریسٹورنٹ کے مالک بن جائیں گے۔ کام چل نکلا تو چند سال میں ہم ایک دوسرا ریسٹورنٹ بھی کھول سکتے ہیں اور پھر ایک شاندار زندگی گزاریں گے۔"

"آج تمہیں کیا ہوگیا ہے ڈرینا۔" فریڈ اس کی باتیں سن کر حیران تھا "کیسی خوابوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔"

"یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ ہم ایسا کرسکتے ہیں۔"

"کیا واقعی کرسکتے ہیں؟ سات ہزار ڈالرز کہاں سے آئیں گے۔"

"تمہارے پاس سے آئیں گے۔" ڈرینا مسکرانے لگی۔

"مگر تم جانتی ہو کہ میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔"

"ہے نہیں تو آجائے گی۔" ڈرینا نے کہا "آج رات میں ایک آدمی سے ملی تھی جو تمہیں دس ہزار ڈالرز دینے پر آمادہ ہے۔ دس ہزار ڈالرز نقد۔ سات ہزار سے ہم ریسٹورنٹ خریدیں گے اور تین ہزار سے اس کی تزئین و آرائش کریں گے۔ بولو کیا کہتے ہو۔"

فریڈ نے اسے گھور کر دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ڈرینا نے شراب پی رکھی ہے یا اس کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔

"کون آدمی تھا وہ۔" اس نے پوچھا۔

"ایسا موقع زندگی میں کبھی کبھی ملتا ہے۔ وہ آدمی ہمیں دس ہزار ڈالرز دے گا بشرطیکہ تم اس سے تعاون کرو۔ میں تم سے صرف تمہارا تعاون چاہتی ہوں۔ اگر تم نے تعاون کیا تو ہم اگلے ہفتے شادی کرلیں گے۔ پھر ریسٹورنٹ خرید کر کام شروع کردیں گے۔ اس رقم کے عوض وہ آدمی سینی ٹوریم سے ایک مریض کو باہر لانا چاہتا ہے۔ تم اسے بتا سکتے ہو کہ یہ کس طرح ہوگا۔ بس اس کے

علاوہ اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ یہ کرو اور دس ہزار ڈالرز لے لو۔"
فریڈ چونک گیا۔ اس کی آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا۔
"میں سمجھا نہیں۔" وہ بولا "ایک مریض کو سینی ٹوریم سے باہر نکالنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔"
"باہر نکالنے کا مطلب ہے باہر نکالنا۔ کیا یہ اتنا مشکل کام ہے۔" ڈرینا کے لہجے میں ترشی آگئی "اگر تم یہ نہیں کرسکتے تو ہم ریسٹورنٹ نہیں خرید سکیں گے اور نہ شادی کرسکیں گے۔ مجھے کلب کی ملازمت ہی کرنا ہوگی۔ یہاں تک کہ شباب ڈھل جانے کے بعد ایک دن مجھے وہاں سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ تب میرا کیا ہوگا۔ میں تمہیں صاف صاف بتا رہی ہوں فریڈ اگر تم نے تعاون نہیں کیا تو مجھ سے ہاتھ دھولو گے۔ مجھے افسوس ہے مگر تمہارے معیارِ زندگی میں میرا گزارا نہیں ہوسکتا۔ یہ ہمارے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ اگر تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا تو پھر ہمیشہ کے لیے گڈبائی۔" فریڈ نے غور سے ڈرینا کو دیکھا اور سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے وہی اس کا مقصد بھی ہے۔
"میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔" اس نے سنجیدگی سے کہا "تمہارے بغیر میرے لیے زندگی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اچھی بات ہے۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا۔" ڈرینا نے ایک لمبی گہری سانس لی۔ اسے اپنی کامیابی کا تقریباً یقین تھا مگر یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنی آسان ہوگی۔



پیراڈائز سٹی کے اصلاح نسواں جیل خانہ جانے کے لیے دو میل لمبی سنسان سڑک سے گزرنا پڑتا تھا جو اسٹیٹ ہائی وے سے آملتی تھی۔ ایک چمکیلی صبح آٹھ بجے اس کا گیٹ کھلا اور پانچ لڑکیاں باہر نکلیں۔ ان میں سے ایک نونا جیسی تھی۔ باقی چار اس کی ہم عمر تھیں مگر اس سے کہیں زیادہ لمبی سزا کاٹ کر رہا ہوئی تھیں۔ وہ سب اسے نو آموز اور ناتجربہ کار سمجھ کر اس سے ہمدردی رکھتی تھیں اور اس کی بدقسمتی خیال کرتی تھیں کہ اسے ایک سیلف سروس اسٹور سے پکڑا گیا۔ جیل میں ایک ہفتے کے دورانِ قیام میں نونا کے ساتھ ان کا سلوک بے حد اچھا رہا تھا اور اسے مشورہ دیتی رہتی تھیں کہ آئندہ وہ اسٹور کے جاسوس کا خیال رکھا کرے۔ دوسری جانب نونا کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ تقدیر اس کے ساتھ اتنا خوف ناک مذاق کرسکتی ہے۔ وہ ان کے مشورے سن کر سرہلاتی رہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ انہیں یہ بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ اس نے چوری نہیں کی تھی اور یہ بات بھی اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ اگر اسے پھنسایا گیا ہے تو اس کا مقصد کیا تھا۔
ایک پرانی کھٹارا سی بس لڑکیوں کو شہر لے جانے کے لیے جیل خانے سے باہر انتظار کررہی تھی۔ قریب ہی ایک بیوک کار بھی کھڑی تھی۔ جیسے ہی لڑکیوں نے بس کی طرف چلنا شروع کیا تو دو آدمی بیوک سے اتر کر ان کی طرف بڑھے۔ لولو ڈاج دنیا کا سرد و گرم دیکھے ہوئے ایک لڑکی تھی جسے اپنے دلاّل کو چاقو مارنے کے جرم میں تین سال کی سزا ہوئی تھی۔ اس نے ان دونوں آدمیوں کو بڑھتے دیکھا۔
"آہا۔ پولیس۔ اب کس کی شامت آئی ہے۔" اس نے کہا "وہ آدمی لڑکیوں کے قریب پہنچے اور نونا یہ دیکھ کر ڈر گئی کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہیں۔
"تمہارا نام نونا جیسی ہے؟" ان میں سے ایک آدمی نے پوچھا۔
"ہاں۔" نونا نے جواب دیا۔ دوسری لڑکیاں جلدی سے بس کی طرف چل دیں مگر لولو ڈاج وہیں کھڑی دونوں آدمیوں کو گھورتی رہی۔
"پولیس۔" اس نے آدمی نے ایک بیج کی جھلک دکھائی "تمہیں ہیڈ کوارٹر طلب کیا گیا ہے۔ ہم کار لائے ہیں۔ چلو آؤ۔"
"اے۔" لولو جلدی سے نونا اور اس کے آدمیوں کے درمیان آگئی "ایک جھیل کھودو اور اس میں کود جاؤ۔ تم میرے ساتھ رہو نونا۔ اگر ان پولیس والوں کو تم سے کوئی کام ہے تو یہ اسے شہر چل کر بھی انجام دے سکتے ہیں۔"
دوسرے آدمی نے لولو ڈاج کو بس کی طرف دھکا دیا۔
"اپنا راستہ پکڑو۔" وہ بولا "زیادہ بک بک کی تو تمہیں بھی برسوں کے لیے اندر کیا جاسکتا ہے۔"
پہلا آدمی نونا کو گھسیٹتے ہوئے بیوک کی طرف لیے جارہا تھا۔
"میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔" نونا کہہ رہی تھی "آخر یہ کیا ہے۔ مجھے کیوں پکڑ رہے ہو۔"
"مجھے کسی نے کوئی وجہ بتائی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا۔" آدمی نے جواب دیا "لیکن مجھے بھی کوئی کچھ نہیں بتاتا۔ انہیں تمہاری ضرورت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ تمہیں لے آؤں۔ چنانچہ میں تمہیں لیے جارہا ہوں۔"
نونا کو اگلی سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔ اس نے لولو ڈاج کی طرف دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ دوسرا آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ جیل سے کافی فاصلے پر آنے اور پیچھے آتی ہوئی بس سے اوجھل ہوتے ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھا آدمی آگے جھکا اور نونا کا گلا دبوچ لیا۔ اس نے گردن چھڑانے کی کوشش کی مگر طاقت ور گرفت میں وہ بالکل بے بس تھی۔ کچھ ہی دیر میں اس کا کشمکش کرتا ہوا جسم ڈھیلا پڑگیا۔ دوسرے آدمی نے بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے پچھلی سیٹ کی طرف گھسیٹ لیا۔ اس کے ہاتھ پیر باندھے' اس کے منہ میں رومال ٹھونسا اور فرش پر ڈال کر کمبل سے چھپا دیا۔ یہ دونوں آدمی جونا تھن کی ڈیٹکٹو ایجنسی میں کام کرتے تھے۔ وہ اغوا کرنے کی سزا جانتے تھے مگر انہیں معقول معاوضہ دیا جارہا تھا۔ اس لیے اس وقت ان کو یہ فکر تھی کہ جلد سے جلد اپنا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔ جس مقام پر یہ روڈ ہائی

وے سے ملتی تھی اس سے ایک میل پہلے کالی تھنڈر برڈ کھڑی تھی۔ بیوک اس کے پاس آکر رک گئی۔ دونوں آدمیوں نے نونا کو اپنی کار سے نکال کر تھنڈر برڈ کے فرش پر ڈال دیا۔

"کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی۔" لیو سلک نے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔"

"تب پھر فوراً غائب ہو جاؤ۔" لیو نے جواب دیا۔ تھنڈر برڈ ہائی وے کی جانب چل دی۔

آدھ گھنٹے کے بعد تھنڈر برڈ پیراڈائز سٹی کے عقب میں واقع پہاڑی سلسلے کی سڑک پر جا رہی تھی۔ اس بارے میں مطمئن ہونے کے بعد کہ کوئی ان کا تعاقب نہیں کر رہا ہے' لیو نے کیگان سے کہا۔

"کار روک لو۔ میں ذرا لڑکی کی حالت دیکھ لوں۔ ہم نہیں چاہتے کہ وہ مر جائے۔"

لیو اتر کر پچھلی سیٹ پر گیا۔ نونا کو اٹھا کر سیٹ پر لٹایا اور منہ میں ٹھونسا ہوا رومال نکال دیا۔ کیگان غور سے دیکھ رہا تھا۔

"میرا دل اس لڑکی کو حاصل کرنے کے لیے مچل رہا ہے۔" اس نے کہا۔

"مجھے کوئی ایسی لڑکی دکھا دو جسے حاصل کرنے کے لیے تمہارا دل نہ مچلے۔" لیو نے تلخی سے کہا۔

تھنڈر برڈ پھر چل پڑی۔ لیو نے ایک سگریٹ سلگا لیا۔ اس کے لیے عورتیں کوئی کشش نہیں رکھتی تھیں۔ جب اس کی عمر سترہ برس کی تھی تو اس نے ایک فاحشہ سے شادی کی تھی جو... اس سے چار برس بڑی تھی اور تب اس پر انکشاف ہوا کہ اس کی حد تک وہ نامرد ہے۔ دو ہفتے بعد ہی شادی ٹوٹ گئی۔ اپنی محرومی کو دور کرنے کے لیے لیو نے طوائفوں کے پاس جانا شروع کر دیا۔ یہ تجربہ بھی ناکام رہا مگر اس کا سلسلہ کئی برسوں تک چلتا رہا۔ تب پھر جھنجلا کر لیو نے ایک لڑکی کو قتل کر دیا۔ تب سے اس نے عورتوں کو اپنے ذہن سے نکال دیا تھا لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس پہلے قتل سے اسے بڑا اطمینان حاصل ہوا ہے۔ تب سے گزشتہ سالوں میں گاہے گاہے وہ کسی لڑکی کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے جاتا۔ اسے برباد کرتا اور پھر قتل کر دیتا۔ تب اسے پتا چلا کہ جونا تھن کو ایک پیشہ ور قاتل کی تلاش ہے۔ دونوں آدمی ملے۔ شرائط طے ہوئیں۔ جونا تھن کو ایک آدمی کو قتل کرنے کا کام ملا ہوا تھا۔ وہ اس نے لیو کے سپرد کر دیا۔

وہ آدمی ایک سی آئی اے ایجنٹ تھا جس نے ہرمین کے خلاف اتنے ثبوت اکٹھے کر لیے تھے جو اسے ساری عمر کے لیے جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے بند کرا سکتے تھے۔ یہ شخص اپنے افسرانِ اعلیٰ سے رابطہ قائم کیے بغیر اپنے طور پر تحقیقات کر رہا تھا تاکہ اکیلا انعام کا مستحق ٹھہر سکے۔ جونا تھن کو ہدایت ملی کہ اس کا منہ بند کر دیا جائے۔ لیو کو اپنی ذات پر اتنا زیادہ اعتماد تھا کہ اس نے پوری طرح منصوبہ بندی بھی نہیں کی۔ اس کا خیال تھا کہ اسے صرف اتنا ہی کرنا پڑے گا کہ اس شخص کے گھر جائے۔ برقی گھنٹی کا بٹن دبائے اور پھر جب وہ دروازہ کھولے تو اسے سائلنسر لگے ریوالور سے شوٹ کر دے مگر اس طرح نہیں ہوا۔ جب اس نے برقی گھنٹی کا بٹن دبایا تو دروازہ ایجنٹ کی بیوی نے کھولا۔ یہ صورتِ حال غیر متوقع تھی۔ لیو نے سوچے سمجھے بغیر گھر میں قدم رکھ دیا۔ ایجنٹ دروازے کے پیچھے تاک میں کھڑا تھا۔ اس نے اپنے ریوالور سے لیو کی گردن پر وار کیا۔ لیو کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔ ایجنٹ اسے ریوالور کی زد پر دوسرے کمرے میں لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ وہ پولیس کو فون کرے۔ بڑی ہمت کے ساتھ لیو نے ایجنٹ پر حملہ کر دیا اور اپنا چاقو اس کے سینے میں اتار دیا۔ مگر اسی وقت ایجنٹ کا ریوالور چل گیا۔ گولی لیو کے گال کی ہڈی میں لگی اور اس کی بائیں آنکھ ضائع ہو گئی۔ اس کے باوجود لیو نے اوسان نہیں ہارے اور جھپٹ کر اپنے چاقو سے ایجنٹ کی بیوی کی شہ رگ کاٹ دی جو پولیس کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پھر وہ اپارٹمنٹ سے نکلا اور کسی نہ کسی طرح اپنی کار میں بیٹھ کر بھاگ نکلا۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کا لیو کبھی ذکر نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اسے یاد رکھنا چاہتا تھا۔

بعد میں جب لیو صحت یاب ہو گیا تو اس نے باقاعدہ جونا تھن کی ملازمت اختیار کر لی مگر جونا تھن جانتا تھا کہ لیو خود اپنے طور پر عمدگی سے کام نہیں کر سکتا۔ اسے ایک مددگار کی ضرورت ہے۔ اس نے کافی تلاش کے بعد کیگان کا انتخاب کیا۔ کیگان کا پولیس میں بھی کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ کیگان سے جونا تھن کی ملاقات نیویارک کے ایک کلب میں ہوئی تھی۔ تب کیگان ایک دلال کی زندگی بسر کر رہا تھا اور اس کی گزر اوقات کال گرلز کی آمدنی پر تھی۔ جونا تھن نے اندازہ لگایا کہ کیگان دولت کے لیے سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس نے لیو اور کیگان کی ایک ملاقات کا انتظام کیا اور پھر بعد میں لیو کی رپورٹ سنی۔

"آدمی کام کا ہے۔" لیو نے بتایا "اسے میرے سپرد کر دو۔ میں اسے ٹریننگ دوں گا۔ ہمیں ایسے ہی شخص کی تلاش تھی۔"

لیو اور کیگان کا اشتراک کارگر ثابت ہوا۔ دونوں ہی بظاہر بہت شریف اور مہذب نظر آتے تھے۔ اچھا لباس پہنتے تھے اور کسی بھی سوسائٹی میں گھل مل سکتے تھے۔ دونوں کسی بھی حسِ انسانی سے عاری تھے۔ دونوں دولت کے لالچی تھے۔ ان کا بینک بیلنس بڑھتا رہے تو وہ ہر کام کر گزرتے تھے۔ دونوں میں صرف جنسی جذبات کے اعتبار سے فرق تھا۔ لیو کو عورتوں سے کوئی رغبت نہیں تھی اور کیگان عورتوں کے لیے ہی زندہ تھا۔ لیو نے حقیقتِ حال کو جوں کا توں قبول کر لیا تھا۔ کیگان اپنے فارغ اوقات میں کیا کرتا ہے اس سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن کسی کام کی بجا آوری کے دوران اس نے کیگان پر واضح کر دیا تھا کہ اسے عورتوں سے دور رہنا ہو گا۔ کیگان نے بھی سمجھ لیا تھا کہ لیو اس کا باس ہے اور

اسے اس کے کہنے پر عمل کرنا ہوگا۔

آدھ گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک ایسی پہاڑی کے پاس پہنچ گئے جس کے چاروں طرف ریگستان واقع تھا۔ پہاڑی کے دامن میں ایک ایسی سرنگ تھی جو بہت سے غاروں تک جاتی تھی۔ جوناتھن نے خفیہ پناہ گاہ کے طور پر اس جگہ کا انتخاب کرکے اسے ضرورت کی ہر چیز سے آراستہ کردیا تھا۔ کیگان کار کو اس سرنگ کے اندر لے گیا اور پہلے غار کے پاس آکر رک گیا۔ تین آدمی کار کی طرف بڑھے۔ لیو اور کیگان بھی اتر آئے۔

"ہم لڑکی کو لے آئے ہیں جم۔" لیو نے ایک بھاری بھرکم آدمی سے کہا "تم اسے اس کی رہائش گاہ تک لے جاؤ۔"

"اسے میں لے جاؤں گا۔" کیگان بولا۔

"اپنے ہاتھ اس سے الگ رکھو۔" لیو نے کہا اور جم سے مخاطب ہوا "تم بھی سن لو' اگر تم نے لڑکی کو چھیڑنے کی کوشش کی تو میں تمہیں جان سے ماردوں گا۔ سمجھ گئے۔"

"بالکل سمجھ گیا۔" جم نے جلدی سے کہا "یہ تو میری ماں کے برابر ہے۔"

جم نے کار کی پچھلی سیٹ سے نونا کو اٹھایا اور اپنے کندھے پر ڈال کر تاریکی میں غائب ہوگیا۔ اس کے جانے کے بعد کیگان بولا "دراصل تمہیں ہارمونز کے انجکشن کی ضرورت ہے لیو۔ پھر تم بھی زندگی کا لطف اٹھاسکو گے۔"

"بہت زیادہ بولنے لگے ہو۔" لیو نے سپاٹ چہرے سے جواب دیا "کسی دن یہ عادت تمہیں نقصان پہنچاسکتی ہے۔"

کیگان نے مسکرانے کی کوشش کی مگر ہنسی نہیں آئی۔ وہ اس کا اعتراف کرنا نہیں چاہتا تھا مگر حقیقت یہ تھی کہ لیو اگر دوستانہ موڈ میں ہوتا تب بھی اسے خوف زدہ کردیتا تھا۔ اس نے سیٹی بجانا چاہی مگر محسوس کیا کہ اس کے ہونٹ بالکل خشک ہیں۔

○☆○

دی کریب اینڈ لوبسٹر ریسٹورنٹ خاصی اچھی جگہ تھی۔ اس کی ایک خوبی وہ چار کمرے تھے جہاں کوئی شریفانہ انداز میں کھانا کھاسکتا تھا۔ رازداری کے ساتھ باتیں کرسکتا تھا اور کسی اور کی نظروں میں آئے بغیر آجاسکتا تھا۔ رات کے دس بجے کے بعد جوناتھن نے اپنی کیڈیلاک ریسٹورنٹ کے سامنے کھڑی کی اور اندر داخل ہوا۔ ریسٹورنٹ کے موٹے یونانی مالک نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا اور اسے ایک پرائیویٹ کمرے میں لے گیا۔ جوناتھن نے کھانے کا آرڈر دیا۔ وہ کھانے سے فارغ ہوکر سگار سلگا رہا تھا کہ لیو اور کیگان بھی آگئے۔

"کام کیسا چل رہا ہے۔" جوناتھن نے پوچھا۔

"ہم لڑکی کو لے آئے ہیں۔ کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔" لیو نے جواب دیا "فریڈ عنقریب پہنچنے والا ہے اور کیگان کل ڈاکٹر الیکس کو بھی لے آئے گا۔"

"میں نہیں چاہتا کہ کوئی نونا کو پریشان کرے۔" جوناتھن نے کہا "تمہیں اس کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔"

"ایسا ہی ہوگا۔" لیو نے جواب دیا "میں نے سب کو خبردار کردیا ہے۔"

"مجھے اس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس تمام منصوبے کا انحصار اس پر ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں۔"

کسی نے دروازے پر دستک دی۔ لیو جلدی سے کھڑا ہوگیا۔ اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں اپنے ریوالور پر گیا پھر وہ بہت آہستگی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیگان ریوالور ہاتھ میں لیے دروازے کے ایک جانب آڑ میں ہوگیا۔ جوناتھن جہاں تھا وہیں بیٹھا دیکھتا رہا۔ اس کے ساتھیوں کا یہ ردّعمل اس کے لیے باعث اطمینان تھا۔ لیو نے دروازہ کھولا تو فریڈ کمرے میں داخل ہوا۔ کیگان نے دروازہ مقفل کردیا اور لیو نے فریڈ کے بیٹھنے کے لیے کرسی پیش کی۔ کمرے میں روشنی ہلکی تھی اس لیے فریڈ جوناتھن کو واضح طور پر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ فریڈ' لیو اور کیگان سے ہی خوف زدہ تھا۔ اس نئے آدمی نے اسے اور زیادہ ڈرادیا۔

"تم میری شرائط جانتے ہو فریڈ۔" جوناتھن نے کہا "میں دس ہزار ڈالرز کے عوض تمہارا تعاون چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پال فورسٹر تمہاری ذاتی نگرانی میں دیے گئے مریضوں میں سے ایک ہے" فریڈ نے اثبات میں سرہلایا۔

چاروں آدمیوں کے درمیان یہ گفتگو ایک گھنٹے تک جاری رہی اور سب انتظامات طے پاگئے۔ فریڈ چلاگیا تو جوناتھن اٹھا۔

"کوئی چیز ایسی نہیں رہنا چاہیے جس سے سراغ لگایا جاسکتا ہو۔" اس نے کہا "جیسے ہی پال کے غائب ہونے کا علم ہوگا تو فوری تحقیقات کی جائے گی۔ یہ نوجوان آدمی گھبرا کر اپنی زبان کھول سکتا ہے۔ اس لیے اس کا انتظام بھی ہوجانا چاہیے۔ سمجھ گئے۔"

"یقیناً۔" لیو نے جواب دیا "اور اس کی گرل فرینڈ کا کیا جائے۔"

"اس سے بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ اگر وہ کسی حادثے کا شکار ہوجائے تو میں یہ معلوم کرنے کی زحمت نہیں کروں گا کہ جو رقم ہم نے اسے دی تھی اس کا کیا بنا۔ میں یہی سوچوں گا کہ اگر وہ دس ہزار ڈالرز استعمال نہیں کرسکی تو کیا ہوا۔ کوئی اور کرلے گا۔"

لیو اور کیگان نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ جوناتھن سے اجازت لے کر باہر نکل گئے جہاں تھنڈربرڈ ان کا انتظار کررہی تھی۔

○☆○

نونا جیمی نے آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا۔ اس کا ہاتھ اپنے گلے کی طرف اٹھ گیا جواب تک تکلیف دے رہا تھا۔ وہ اٹھی۔ اندازہ لگایا کہ وہ کسی چھوٹے سے غار میں ہے۔ کچھ سہمے

ہوئے اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تو ایک تاریک گوشے سے آواز آئی۔
"اب تم کیسا محسوس کر رہی ہو۔" آواز کسی لڑکی کی تھی۔
نونا نے نیم تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ ایک لڑکی قدم بڑھا کر اس کی طرف آئی۔ شیلا کی خوب صورتی نے نونا کو اپنے اعصاب پر قابو پانے میں کافی مدد دی۔
"میں کہاں ہوں۔" نونا کو بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی "اور تم کون ہو؟"
"بیٹھ جاؤ ہنی۔" شیلا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا "تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا' مجھے اس پر افسوس ہے اور میں اندازہ لگا سکتی ہوں کہ تمہارے احساسات کیا ہوں گے۔ مگر اب سب کچھ ٹھیک ہے۔ آئندہ کوئی تمہیں پریشان نہیں کرے گا۔"
نونا دوبارہ بستر پر بیٹھ گئی۔
"کچھ پینا پسند کرو گی۔" شیلا نے پوچھا "کوئی بھی چیز۔ کافی؟ تمہارے صرف زبان سے کہنے کی دیر ہے۔ اس بدمعاش نے واقعی بہت زیادتی کی ہے۔ تمہارا گلا سوجنے لگا ہے۔"
"تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔" نونا نے پوچھا۔
"تمہیں اغوا کیا گیا ہے اور میں وہ احمق ہوں جسے تمہاری دیکھ بھال کرنا ہے۔ میرا نام شیلا ہے۔ تم یہاں محفوظ ہو۔ یہاں تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا۔ میں بیشتر وقت تمہارے ساتھ رہوں گی۔ تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک غار میں ہو جیسا کہ خود بھی دیکھ سکتی ہو۔ تمہیں ایک کام انجام دینا ہے۔ یہ بہت اہم کام ہے۔ جو لوگ یہ سب کچھ کر رہے ہیں بہت سخت ہیں۔ ان میں سے ایک کا مجھے ذاتی تجربہ ہے۔ جب تک تم وہ کچھ کرتی رہو گی جو وہ چاہتے ہیں تب تک تم خیریت سے رہو گی۔ بھاگنے یا کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو مصیبت آسکتی ہے۔ میری باتیں توجہ سے سنو۔ میں سمجھتی تھی کہ میں اس بدمعاش کا مقابلہ کر سکتی ہوں۔ مگر تجربے نے کچھ اور ہی ثابت کیا۔ میں نے جو غلطی کی تھی' تم مت کرنا۔ یہ دیکھو" شیلا نے اپنے بازوؤں پر انجکشن کے بے شمار نشانات دکھائے "میں ایک عادی نشے باز ہوں۔ مجھے دن میں ایک مرتبہ اپنی خوراک ملنا اشد ضروری ہے۔ اگر تم نے ان سے تعاون نہیں کیا تو وہ تمہیں بھی میری طرح بنا دیں گے۔ اب دنیا کا کوئی ایسا کام نہیں ہے جو میں اپنی روزانہ خوراک حاصل کرنے کے لیے نہ کر سکوں۔ میں نہیں چاہتی کہ تم بھی اس اذیت سے گزرو۔ وہ تمہیں بستر سے باندھ کر تمہیں ہیروئن کا انجکشن لگا دے گا اور لگاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ تم اس کی عادی ہو جاؤ گی اور پھر اس کے بغیر نہ رہ سکو گی۔ تمہیں کوئی پروا نہیں رہ جائے گی کہ کوئی تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ جیسے کہ مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔ کل کسی وقت وہ لوگ پال فورسٹر کو پاگل خانے سے نکال کر لا رہے ہیں۔ وہ لوگ بتا رہے تھے کہ جب تم پال کے ساتھ کام کرتی تھیں تو تمہارے باہمی تعلقات بہت اچھے تھے۔ تمہارا کام یہ ہوگا کہ تم اسے فارمولا حل کرنے پر آمادہ کرو۔ اگرچہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کیا ہے مگر یہ ضرور جانتی ہوں کہ بہت اہم ہے۔ پال تم سے ملے تو جو کچھ کہا جائے کرنا۔ جب وہ فارمولا حل کرلے گا تب تم ہوا کی طرح آزاد ہو گی۔ دیکھا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ کوئی فکر مت کرنا اور اب ایک پیالی کافی کے بارے میں کیا کہتی ہو۔"

○☆○

ہیر لیسن سینی ٹوریم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ گیٹ مین بستر پر خرّاٹے لے رہا تھا۔ رات کے دو بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ لیو سلک اور کیگان تھنڈر برڈ کو گیٹ سے بیس گز کے فاصلے پر سینی ٹوریم کی دیوار کے ساتھ چھوڑ آئے تھے۔ گیٹ کے پاس رک کر انہوں نے آہنی جنگلے کے دوسری طرف سینی ٹوریم کی عمارت تک جانے والی پختہ روش کو دیکھا۔ کیگان نے ٹارچ کی روشنی میں گیٹ کے بھاری قفل کا جائزہ لیا۔ پھر اس نے ایک خم دار لوہے کا ٹکڑا نکالا اور قفل کے سوراخ میں ڈال کر ادھر ادھر گھمایا۔ چند لمحوں کے بعد قفل کھل گیا۔
"دیکھا تم نے۔" اس نے داد طلب لہجے میں کہا۔
"ایک تمغہ خرید کر اپنے سینے پر لگالو۔" لیو نے جواب دیا اور گیٹ کھول کر روش پر چلنے لگا۔ کیگان اس کے پیچھے تھا۔ جلد ہی وہ عمارت کے دروازے تک پہنچ گئے۔
"اب یہاں بھی اپنا جادو دکھاؤ۔" لیو نے کیگان سے کہا۔
کیگان نے دروازے کا قفل دیکھا اور سرہلایا۔
"اسے تو ایک بچہ بھی کھول سکتا ہے۔" اس نے کہا "اور وہ بھی ایک ہاتھ سے۔"
"ڈینگیں مت مارو۔ تالا کھولو"
کیگان نے قفل کھول دیا اور وہ نیم تاریک لابی میں دبے پاؤں آگے بڑھے۔ فریڈ نے انہیں اس جگہ کا نقشہ بنا کر اچھی طرح سمجھا دیا تھا۔ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ کہاں جانا ہے۔ وہ زینے سے پہلی منزل پر پہنچے۔ فریڈ ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ سفید اور پیشانی پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔
"سب کچھ ٹھیک ہے" لیو نے سرگوشی میں پوچھا۔ فریڈ نے سرہلایا۔
"تم نے اسے گولی دے دی تھی" اس مرتبہ بھی فریڈ نے سرہلانے پر اکتفا کیا۔ اس کا منہ اتنا خشک ہو رہا تھا کہ بولنا مشکل تھا۔
"گولی نے اپنا کام دکھایا۔"
"ہاں۔ میں نے ابھی اسے دیکھا تھا" فریڈ نے ہونٹوں پر زبان پھیری "وہ بے ہوش ہو چکا ہے۔"
"اوکے۔ چلو اسے لے آئیں۔"

فریڈ کوریڈور میں آگے بڑھا تو لیو اس کے پیچھے چلنے لگا۔ کیگان دونوں کے پیچھے تھا۔ اس نے مٹھ لگا سیسے کا چھوٹا سا پائپ جس پر چمڑا چڑھا ہوا تھا' جیب سے نکالا اور کمر کے پیچھے چھپالیا۔ فریڈ ایک دروازے کے سامنے رکا۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے قفل میں چابی داخل کی اور دروازہ کھول کر ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ لیو کمرے میں داخل ہوگیا۔ بستر پر ایک آدمی لیٹا ہوا تھا۔

"یہ وہی ہے" اس نے پوچھا۔

"ہاں" فریڈ نے جواب دیا۔ لیو نے کیگان کی طرف دیکھا۔

"تم اسے سنبھال لوگے۔"

"کیوں نہیں" کیگان نے جواب دیا "یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔"

"اس کے کپڑے کہاں ہیں" لیو' فریڈ کی طرف گھوما۔

"سب اس الماری میں ہیں۔"

لیو نے اس الماری سے چند جوڑے موزے جوتے وغیرہ نکالے اور ایک بنڈل کی صورت میں باندھ لیے "او کے اب ہم تیار ہیں" اس نے فریڈ کی طرف دیکھا۔

ٹھیک اسی لمحے کیگان نے جو فریڈ کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا پوری طاقت سے سیسے کے پائپ سے فریڈ کے سر پر ضرب لگائی۔ فریڈ کا سر پھٹ گیا۔ خون کے چھینٹے دیوار پر بھی گئے اور فریڈ فرش پر گر گیا۔

"تمہیں یقین ہے" لیو نے فریڈ کو دیکھتے ہوئے کیگان سے پوچھا۔ کیگان نے پائپ فریڈ کے کوٹ سے صاف کیا۔

"خود اسی سے پوچھ لو" اس نے جواب دیا "وہ تمہیں حقیقت بتادے گا۔"

وہ ایک کرسی کی طرف بڑھا۔ اٹھا کر دیکھا۔ پھر اپنی غیر معمولی طاقت سے زور لگا کر اس کا ایک پایہ توڑ دیا۔ پایہ لے کر فریڈ کے بے جان جسم کی طرف گیا اور پائے کے ایک سرے کو خون سے اچھی طرح لتھیڑ دیا۔ پھر پایہ اس کے قریب فرش پر ڈال دیا۔ بستر کی چادر پھاڑ دی۔ لیو کی مدد سے سوتے آدمی کو اپنے کندھے پر ڈالا۔ پھر دونوں آدمی زینے سے اتر کر سینی ٹوریم کی عمارت سے باہر آگئے۔



گوگو کلب رات کے چار بجے بند ہوجاتا تھا۔ اس رات بھی بند ہوگیا۔ بہت سی لڑکیاں گاہکوں کے ساتھ جاچکی تھیں۔ مگر ڈرینا ابھی تک بیٹھی تھی۔ وہ کسی قدر نشے میں مگر بے حد خوش تھی۔ یہ کلب میں اس کی آخری رات تھی۔ ایک طرح سے اسے افسوس بھی تھا۔ وہ شین کو پسند کرتی تھی اور تمام لڑکیوں اور بار مین سے بھی اس کے اچھے تعلقات تھے بلکہ بار مین جس کا نام واشنگٹن تھا' اس کا اچھا دوست تھا۔ وہ اس وقت آخری گلاس صاف کررہا تھا۔ بیشتر بتیاں گل کردی گئی تھیں۔ شین اپنے آفس میں آمدنی کا حساب کتاب کررہا تھا۔ تین شرابی نشے میں نیم بے ہوش تھے اور تین لڑکیاں اپنے کوٹ پہن رہی تھیں۔

"تم گھر نہیں جاؤگی" واشنگٹن نے ڈرینا سے کہا "چار سے زیادہ بج چکے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے ابھی تک موجود دو باؤنسروں کی طرف دیکھ کر انگوٹھے سے شرابیوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سرہلاتے ہوئے شرابیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو" ڈرینا نے گلاس میں باقی وہسکی ایک ہی گھونٹ میں ختم کردی "آئندہ میں تمہیں یہاں نظر نہیں آؤں گی۔ ایک راز کی بات بتاؤں' میں نے ایک ریسٹورنٹ خرید لیا ہے۔"

"جس طرح میں نے وہائٹ ہاؤس خرید لیا ہے" واشنگٹن مسکرانے لگا "اب تم جاکر آرام سے سوجاؤ۔"

"تمہیں یقین نہیں آیا" ڈرینا نے ایک قہقہہ لگایا "ایک ہفتے بعد چھٹی لے کر میرے ریسٹورنٹ آنا۔ کھانا اور پینا سب کچھ مفت ہوگا۔ ریسٹورنٹ کا نام سی گال ہے۔ تم نے تو دیکھا ہوگا' ضرور آنا۔ میں اپنے دوستوں کی خاطر مدارات کرنا جانتی ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے" واشنگٹن بدستور ہنس رہا تھا "اچھا' اب کل ملاقات ہوگی۔"

"تم سمجھ رہے ہو شاید میں مذاق کررہی ہوں۔ ہاکنس سے پوچھنا۔ میں اور میرا بوائے فرینڈ مل کر اسے چلائیں گے اور اس معمولی سے ریسٹورنٹ کو کہیں سے کہیں پہنچادیں گے۔ تم ضرور آنا' تم جیسے دوست کے لیے ہر چیز مفت ہوگی۔"

وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی لباس تبدیل کرنے والے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دس منٹ بعد وہ کلب سے نکلی۔ اپنا ہینڈ بیگ ہلاتی' خوشی کے عالم میں گنگناتی اپنے گھر کی طرف چلنے لگی۔ اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کل واقعی دس ہزار ڈالرز کی مالک بن جائے گی۔

لیو سلک نے جو ایک تاریک جگہ کھڑا تھا' اسے کلب سے نکلتے دیکھا اور اس کے پیچھے چلنے لگا۔ سوتے ہوئے پال فورسٹر کو خفیہ پناہ تک لے جانے کی ذمے داری اس نے کیگان کے سپرد کردی تھی۔ جوناتھن نے کہا تھا کہ کوئی سراغ باقی نہیں رہنا چاہیے اور ابھی تک ایک اور تھا جسے ختم کرنا ضروری تھا۔ اس نے دیکھا کہ ڈرینا قدرے لڑکھڑا رہی ہے۔ اس سے لیو کو اندازہ ہوگیا کہ ڈرینا نے کچھ زیادہ ہی شراب پی رکھی ہے۔ اس طرح اس کا کام زیادہ آسان ہوگیا تھا۔

رات کے اس حصے میں یہ علاقہ بالکل سنسان ہورہا تھا۔ ڈرینا نے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنی۔ وہ رک کر گھومی۔ اس کا خیال تھا کہ کلب سے کوئی خلاصی اس کے پیچھے لگ گیا ہے۔ اسے اعتماد تھا کہ وہ ہر شرابی خلاصی سے نمٹ سکتی ہے۔ مگر اس نے ایک طویل قامت آدمی کو ہموار قدموں سے آتے دیکھا۔ اس کی اسے بعید ترین امید بھی نہیں تھی اور پھر جو کچھ پیش آیا وہ اتنی تیزی سے ہوا کہ اسے اپنے بچاؤ کی کوئی مہلت نہیں ملی۔ ایک پیشہ ور قاتل کا

اس سے کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ اس آدمی نے جھک کر اس کے ٹخنے پکڑ لیے اور اس سے پہلے کہ وہ چیخ سکتی، اس نے خود کو خلاء میں اڑتے محسوس کیا۔ وہ اس وقت ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ نیچے گری تو اس کا سر ایک کشتی سے ٹکرا گیا اور جسم چکنے پانی میں جا گرا۔

لیو سلک نے کچھ دیر انتظار کیا مگر جب ڈرینا سطحِ سمندر پر نہیں ابھری تب وہ شہر کی روشنیوں کی طرف چل دیا۔



سارجنٹ جو بیگلر جس کا تعلق پیراڈائز سٹی پولیس سے تھا، اس وقت رات کی ڈیوٹی دے رہا تھا۔ دیوار پر لگا ہوا کلاک چار بج کر بیس منٹ دکھا رہا تھا۔ وہ منہ میں سگریٹ دبائے سامنے کافی کا کپ رکھے اپنی میز پر بیٹھا تھا۔ کمرے میں ایک دوسری میز پر ڈیٹکٹو تھرڈ گریڈ میکس جیکوبی کچھ رپورٹیں دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ گنگناتا بھی جا رہا تھا۔

"تم یہ شور بند کرو گے یا نہیں" بیگلر نے کہا "ممکن ہے تم خود کو سناٹرا سمجھتے ہو مگر ہو نہیں۔"

"تم جل کر کیوں رہے ہو" جیکوبی نے مسکراتے ہوئے کہا "سناٹرا میرے مقابلہ میں کیا گائے گا۔ تم نے مجھے پوری آواز سے گاتے کب سنا ہے۔"

"کام کرو کام، کیا تم نے یہ رپورٹیں ختم کرلیں۔"

"کچھ باقی ہیں۔"

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ بیگلر نے ریسیور اٹھالیا اور کان سے لگا کر سننے لگا۔ جیکوبی نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے اور جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ یہ کوئی ہنگامی معاملہ معلوم ہوتا تھا۔

"کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا" بیگلر کہہ رہا تھا "چند منٹ میں پولیس پہنچ جائے گی۔"

اس نے ریسیور رکھ کر ایک دوسرے فون کا ریسیور اٹھالیا جس کا تعلق براہ راست آپریشن روم سے تھا۔

"جیک!" وہ بولا "فوراً چار جوانوں کو ہیر یسن سینی ٹوریم بھیجو۔ وہاں ایمرجنسی ہے۔ ان جوانوں کو صرف نگرانی کرنا ہے، کچھ اور نہیں کرنا ہے۔"

یہ ریسیور بھی رکھ کر بیگلر نے ایک تیسرے فون سے ریسیور اٹھایا۔

"چارلی۔ ہیس کو کال کرو۔ اس سے کہو کہ وہ فوراً ہیر یسن سینی ٹوریم پہنچے۔ ہومی سائڈ والوں کو بھی خبردار کردو۔ وہاں ہمیں زیادہ سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔"

ریسیور رکھتے ہوئے اس نے جیکوبی کی طرف دیکھا جو یہ سب کچھ سن رہا تھا۔

"ایک پاگل بھاگ نکلا ہے" اس نے بتایا "اس نے اپنے نگراں کو بھی قتل کردیا ہے۔ تمام راستوں کی ناکا بندی کردو۔ میں تمہاری ڈیوٹی لگا رہا ہوں۔"

"اس کا حلیہ کیا ہے؟" جیکوبی نے اپنی میز پر رکھے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ابھی معلوم نہیں۔ تمام سڑکیں بلاک کردو۔ ہر گزرنے والے سے اس کی شناخت پوچھی جائے۔ بھاگنے والے پاگل کا نام پال فورسٹر ہے، اس کے پاس شناختی کاغذات نہیں ہیں۔"

"فورسٹر!" جیکوبی نے حیرت سے دہرایا "پناہ بخدا۔ یہ تو وہ..."

"میں جانتا ہوں، وہ کون ہے" بیگلر نے بات کاٹی "تم سے جو کہا جا رہا ہے، کرو" اس نے پھر ایک ریسیور اٹھالیا۔

"چارلی، تم نے ہیس سے رابطہ قائم کیا؟ ٹھیک ہے..... مجھے چیف سے بات کراؤ۔"

چیف آف پولیس فرینک ٹیرل بہت کچی نیند سوتا تھا۔ فون کی پہلی گھنٹی نے ہی اسے جگادیا۔ قریب لیٹی ہوئی اس کی بیوی کیری کی بھی آنکھ کھل گئی، مگر کچھ دیر سے۔

"ہاں بیگلر، کیا بات ہے؟" ٹیرل نے قریب میز پر رکھے ہوئے فون سے ریسیور اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"ہیر یسن سینی ٹوریم میں ایک واردات ہو گئی ہے" بیگلر نے بتایا "پال فورسٹر اپنے نگراں کو قتل کرکے بھاگ نکلا ہے۔"

"کیا کہا، پال فورسٹر؟" ٹیرل نے تیزی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے تمام سڑکوں کی ناکا بندی کرادی ہے۔ ہیس کو سینی ٹوریم بھیج دیا ہے۔ اور مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"میرے لیے ایک کار بھیج دو۔ میں عنقریب پہنچ جاؤں گا۔"

کیری نے جو ایک خوب صورت اور سمجھ دار عورت تھی، جلدی سے ڈریسنگ گاؤن پہن کر بستر چھوڑ دیا۔ جب تک ٹیرل نے لباس تبدیل کیا، وہ کافی بنا کر لے آئی تھی۔ ٹیرل نے اسے مسکراتے ہوئے محبت سے دیکھا۔

"شکریہ ہنی!" وہ بولا "تمہارے بغیر زندگی کتنی مشکل ہوتی۔"

ٹیرل نے جلدی جلدی کافی پی۔ باہر ایک کار رکنے کی آواز آئی۔

"کیا بہت سیریس معاملہ ہے؟" کیری نے پوچھا۔

"ہاں۔ واپسی کب ہوگی، کہہ نہیں سکتا۔ جب بھی وقت ملا تمہیں فون کردوں گا۔"

ٹیرل دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پولیس ہیڈ کوارٹر جاتے ہوئے اس نے سوچا کہ اسے کیا کچھ کرنا ہے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ ڈیٹکٹو روم میں داخل ہوا جہاں بیگلر اس وقت بھی فون پر مختلف احکامات دے رہا تھا۔

"تمہیں یقین ہے وہ پال فورسٹر ہی ہے؟" ٹیرل نے اس سے پوچھا۔

"ڈاکٹر میکس ہرٹز نے تو یہی بتایا تھا" بیگلر نے میز سے اٹھتے

ہوئے جواب دیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔
ٹیرل نے بیگلر کی میز پر بیٹھ کر ایک ریسیور اٹھا لیا۔
"چارلی، راجر ولیم کو فون کرو" اس نے کہا۔
ایک منٹ بعد کسی شخص کی نیند میں ڈوبی آواز سنائی دی۔
"میں ولیم بات کر رہا ہوں۔"
"میں کیپٹن ٹیرل بول رہا ہوں۔ پال فورسٹر سینی ٹوریم سے بھاگ نکلا ہے۔"
ولیم فیڈرل ایجنٹ تھا۔ یہ الفاظ سنتے ہی اس کی نیند کافور ہو گئی۔ پوری طرح ہوشیار ہوتے ہوئے اس نے پوچھا۔
"تم نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟"
"ناکا بندی کرا دی ہے۔ میرے آدمی سینی ٹوریم پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ یہ خبر ابھی ایک گھنٹا پہلے معلوم ہوئی ہے۔ میں اپنے ہر آدمی کو بستر سے اٹھا رہا ہوں مگر ہمیں مزید افراد کی ضرورت ہو گی۔ سی آئی اے کو بھی بتانا ضروری ہے۔ واشنگٹن کو اطلاع دینا ہو گی۔ کیا میں یہ سب کچھ تم پر چھوڑ سکتا ہوں۔"
"ہاں، اسے میں سنبھال لوں گا۔ اگر اس نے کوئی کار نہیں چرائی ہے تو وہ زیادہ دور نہیں جا سکتا۔"
"ہمارے پاس اس کا کوئی حلیہ نہیں ہے۔ تم اس کا حلیہ معلوم کر کے مجھے بتا دینا، میں سینی ٹوریم جا رہا ہوں۔"
"اچھی بات ہے" ولیم نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
"تم یہاں ٹھہرو" ٹیرل، جیکوبی سے مخاطب ہوا "کوئی خاص بات ہو، مجھے ریڈیو ٹرانسمیٹر سے اطلاع کر دینا۔"
"یس سر!" جیکوبی نے جواب دیا اور ٹیرل کے جانے کے بعد بیگلر کی میز پر بیٹھ گیا۔
اس نے وال کلاک کی طرف دیکھا۔ صبح صادق کے پانچ بج کر پندرہ منٹ ہوئے تھے۔ جیکوبی کو اپنا آرام دہ بستر میلوں دور معلوم ہو رہا تھا۔

○☆○

ڈاکٹر میکس ہر تزا اپنے آپ کو پُرسکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ سیاہ کافی کی ایک پیالی اس کے سامنے میز پر رکھی تھی اور ہونٹوں میں سگریٹ دبی ہوئی تھی۔
"ایسا واقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا" اس نے ٹیرل سے کہا "مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ میرا سینی ٹوریم سب سے بہتر ہے۔ ہمارے یہاں جو مریض ہیں وہ سب بہت اہم شخصیات ہیں۔ مجھے یہاں انچارج کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ آج تک کوئی ایک مریض بھی نہیں بھاگا اور نہ بھاگنے کی کوشش کی۔"
"مگر یہ تو بہرحال بھاگ نکلا ہے" ٹیرل نے جواب دیا "ہمیں اسے ہر صورت میں تلاش کرنا ہے۔ بتا سکتے ہو آخر وہ کس طرح فرار ہوا؟"
"میں صرف یہی سوچ سکتا ہوں کہ ایسا فریڈ کی بے پروائی سے ہوا ہو گا" ڈاکٹر میکس نے کہا "میں یہ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ میرے اسٹاف کا ہر فرد قابلِ اعتماد ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ کوئی اور وجہ بھی نظر نہیں آتی۔ ہمارے یہاں حفاظتی انتظامات بہت سخت ہیں۔ رات کو ہر فلور پر دو میل نرس ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سوتا ہے اور دوسرا کرسی ڈالے زینے کے آخر میں بیٹھا رہتا ہے جہاں سے وہ مریضوں کے ہر کمرے کو نگاہ میں رکھ سکتا ہے۔ اگر کوئی مریض گھنٹی بجاتا ہے تو قاعدہ یہ ہے کہ ڈیوٹی پر موجود میل نرس اپنے ساتھی کو ہوشیار کر کے مریض کے پاس جاتا ہے۔ یہاں زیادہ تر مریض خطرناک ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ فریڈ نے اس ہدایت کی پابندی نہیں کی۔ پال نے گھنٹی بجا کر اسے بلایا ہو گا اور فریڈ، میسن کو جو رات کی ڈیوٹی میں اس کے ساتھ ہوتا ہے اٹھائے بغیر اپنی حماقت سے اکیلا ہی پال کے کمرے میں چلا گیا۔ مجھے شاید حماقت کا لفظ نہیں کہنا چاہیے کیونکہ پال میں کبھی کوئی تشدد کی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ وہ ہمارا مثالی مریض تھا اس لیے فریڈ، میسن کو جگائے بغیر اس کے پاس جانے میں زیادہ قصوروار بھی نہیں تھا۔ میرا خیال ہے کہ جب فریڈ کمرے میں داخل ہوا تو اس پر حملہ کیا گیا پھر پال نے فریڈ کی جیب سے ماسٹر چابی نکال لی۔ اس سے کمرے کے دروازے اور گیٹ کا قفل کھولا اور نکل بھاگا۔"
اسی وقت بیگلر نے دروازے سے جھانکا۔ اسے دیکھ کر ٹیرل کھڑا ہو گیا۔
"اوکے، ڈاکٹر!" اس نے کہا "اب تم سب کچھ ہم پر چھوڑ دو۔ البتہ ایک بات کا خیال رکھنا۔ کسی سے اور خاص طور پر پریس سے کوئی بات نہیں کرنا ہے۔ واشنگٹن بھی دلچسپی لے سکتا ہے اور یہ معاملہ ٹاپ سیکرٹ ثابت ہو سکتا ہے۔"
"بے شک۔ میں سمجھتا ہوں۔"
ٹیرل باہر نکل کر بیگلر کے پاس گیا۔
"ہمارا میڈیکل آفیسر ڈاکٹر لوئیس شرلاک ہومز بننے کی کوشش کر رہا ہے" بیگلر نے کہا "ذرا اس سے بات کر لو۔"
ٹیرل، بیگلر کے ساتھ چلتا ہوا پہلی منزل پر گیا۔ جہاں پال فورسٹر کا کمرا تھا۔ ڈیٹکٹو ہیس بستر پر بیٹھا اپنی نوٹ بک میں کچھ لکھ رہا تھا اور میڈیکل آفیسر ڈاکٹر لوئیس دو ایمبولینس والوں کو فریڈ کی لاش اسٹریچر پر لے جاتے دیکھ رہا تھا۔
"کیا بات ہے ڈاکٹر!" ٹیرل نے پوچھا "تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات آئی ہے؟"
"میرا خیال تو ہے" ڈاکٹر لوئیس نے جواب دیا اور کرسی کے پائے کی طرف اشارہ کیا جو اب ایک پلاسٹک کے ٹکڑے پر رکھا تھا "اسے آلۂ قتل سمجھا جا رہا ہے، اس پر خون اور بھیجے کے ذرات لگے ہیں۔ بظاہر پہلی نگاہ میں یہ آلۂ قتل ہی معلوم ہوتا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کسی طرح ہو سکتا ہے۔ اس آدمی کی کھوپڑی پھٹ

گئی ہے اور جو چیز اتنی شدید ضرب لگا سکے وہ کوئی لوہے کی سلاخ یا پائپ کا ٹکڑا جس کے ایک سرے پر موٹھ بنی ہو۔ ہو سکتا ہے' لکڑی کے پائے سے ایسی چوٹ لگائی جاتی تو وہ ٹوٹ جاتا۔"

ٹیرل نے ہیس کی طرف دیکھا۔

"تم نے کوئی بات معلوم کی" اس نے پوچھا۔

"میں ڈاکٹر کے خیال سے اتفاق کرتا ہوں" ہیس نے جواب دیا "ایک اور بات' کرسی کے پائے پر انگلیوں کے نشانات نہیں ہیں۔ جس کسی نے بھی اسے پکڑا ہے' غالباً دستانے پہنے تھا۔"

"مگر پال کو دستانے پہننے کی کیا ضرورت تھی؟" ٹیرل نے سوچتے ہوئے کہا "کیا اس کے پاس دستانے تھے؟"

"میں نے پوچھا تھا۔ اس کے پاس کوئی دستانے نہیں تھے۔"

"کیا وہ پائے سے انگلیوں کے نشانات صاف نہیں کر سکتا۔"

"اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی" ہیس نے کہا "پھر یہ کہ ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ پائے کو صاف کیا گیا ہے' اس پر جگہ جگہ خون لگا ہے۔"

"اس کے کچھ کپڑے تو غائب نہیں ہیں" ٹیرل نے پوچھا۔

"ایک سوٹ۔ ایک قمیص' انڈرویئر' موزے اور جوتے نہیں ہیں۔ میں نے مین سے کپڑوں کی الماری چیک کرائی تھی۔"

"اس پر کوئی بھی نشان نہیں ہے" ٹیرل نے کرسی کے پائے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔"

"اچھی بات ہے۔ کرسی کو لے جاؤ۔ ہم تجزیہ کریں گے۔ دیکھیں گے کہ دوسرے پائے کتنی ضرب برداشت کر سکتے ہیں۔"

ٹیرل دوبارہ بیگلر کے پاس چلا گیا۔

"کوئی اور بات معلوم ہوئی؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں" بیگلر نے بتایا "میں نے گیٹ مین سے بات کی تھی۔ وہ سو رہا تھا مگر اس کا خیال ہے کہ اس نے رات میں کسی وقت کوئی کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی۔ وہ یہ بات حلف اٹھا کر نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی وقت بتا سکتا ہے کیونکہ اس نے گھڑی نہیں دیکھی تھی۔"

"ایک کار.... مگر رات کے وقت گیٹ پر کوئی کار کیا کر رہی تھی؟"

"لیکن وہ یہ بات حلف اٹھا کر نہیں کہہ سکتا۔"

"یہ ایک اہم بات ہے۔ اگر اس نے واقعی کوئی کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی تب اس کا مطلب ہے کہ پال فورسٹر کو بیرونی مدد حاصل تھی۔ اس طرح اس کی تلاش اور مشکل ہو جائے گی۔"

"ڈاکٹر لوئیس کا خیال ہے کہ فریڈ کو تقریباً دو بجے ہلاک کیا گیا ہے" بیگلر نے کہا "اس طرح پال فورسٹر کو ہم پر کم سے کم دو گھنٹے کی سبقت حاصل ہے اور اگر اس کے پاس کار تھی تو اب سڑکوں کی ناکابندی سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

"ممکن ہے' اسے بیرونی مدد حاصل ہو" ٹیرل بولا "مزید یہ کہ آلۂ قتل مجھے پریشان کر رہا ہے۔ فریڈ کی کھوپڑی پھٹ گئی ہے۔ پال کو ایسا ہتھیار کہاں سے ملا جو اتنی شدید ضرب لگا سکے۔ پھر اس نے کیوں ہمیں یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ ضرب کرسی کے پائے سے لگائی گئی ہے۔"

ایک ہیلی کاپٹر کی آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔ وہ عمارت سے باہر نکل آئے۔ صبح نمودار ہو رہی تھی۔ ایک ہیلی کاپٹر جس پر یو ایس آرمی کے نشانات تھے' عمارت پر منڈلا رہا تھا۔

"ولیم نے بڑی پھرتی سے کام لیا ہے" ٹیرل نے کہا "لیکن اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر پال کے پاس کار تھی تو وہ اب تک سیکڑوں میل دور جا چکا ہوگا۔"

"کیا ہمیں آس پاس کی پانچ ریاستوں کو خبردار کرنا ہوگا" بیگلر نے پوچھا۔

"میں ولیم سے پوچھوں گا۔ مجھے اس سے ملنے ہیڈ کوارٹر واپس جانا ہے۔ اگر ہم ریاستوں کو خبردار کریں گے تو پریس کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر یہ واقعہ تمام دنیا کے اخبارات میں شہ سرخیوں سے شائع ہوگا۔ پال بہت اہم شخصیت ہے۔ مزید تحقیقات کرتے رہو۔ ہمیں ہر اس سراغ کی ضرورت ہے جو ہم معلوم کر سکیں۔"

ٹیرل چھ بجے کے فوراً بعد ہیڈ کوارٹر واپس آگیا۔ اپنے آفس میں گیا۔ کافی منگوائی' ساتھ ہی جیکوبی کو بلایا۔

"کوئی اور بات؟" اس نے جیکوبی کے آنے پر پوچھا۔

"معمول کی خبریں ہیں" جیکوبی نے بتایا "ایک عورت مردہ پائی گئی ہے۔ وہ گوگو کلب میں کام کرتی تھی۔ نشے کے عالم میں کلب سے رخصت ہوئی اور سمندر میں گر گئی۔"

"مجھے ایسے معاملات سے پریشان مت کرو۔ اسے لیپسکی کے سپرد کر دو" ٹیرل نے بے تابی سے کہا "پال فورسٹر کے متعلق کچھ معلوم ہوا؟"

"جی نہیں۔"

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ٹیرل نے جیکوبی کو جانے کا اشارہ کیا اور ریسیور اٹھا لیا۔

"میں مرون وارن واشنگٹن سے بات کر رہا ہوں" آواز آئی "میں دوپہر تک پہنچ جاؤں گا۔ سی آئی اے کے جیسی ہملٹن کو پہلے بھیج رہا ہوں۔ میرے لیے کوئی نئی خبر ہے؟"

ٹیرل' مرون وارن کے نام سے واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وارن راکٹ ریسرچ کا انچارج اور بہت اہم شخص ہے اور بڑا معقول آدمی ہے۔ ٹیرل نے وارن کو ڈاکٹر لوئیس کے نظریئے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی کہا کہ گیٹ مین کا خیال ہے اس نے کسی کار کی آواز سنی تھی۔

"ایف بی آئی کے ولیم نے تلاش شروع کر دی ہے" اس نے آخر میں کہا "اس وقت دو ہیلی کاپٹر صحرا میں تلاش کر رہے ہیں۔

تمام سڑکوں کی ناکا بندی بھی کرادی ہے۔"
"مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے" وارن نے کہا "کہ پال انتہائی اہم آدمی ہے۔ اسے ہمیں ہر صورت میں پانا ہے۔"
"میں سمجھتا ہوں سر۔ پریس کے بارے میں کیا ہدایات ہیں؟"
"ہمیں پریس کو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ ہملٹن پال کا فوٹو لے کر آئے گا۔ میں اسے ہر اخبار کے پہلے صفحے پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم نے جو کچھ بتایا اس سے یہ امکان بھی سامنے آتا ہے کہ پال کو اغوا کیا گیا ہے۔ روسی اور چینی حکومتیں اسے حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کرسکتی ہیں۔ ہمیں جلد سے جلد اس کا سراغ لگانا ہے۔ پریس سے نمٹنے کا معاملہ ہملٹن کے سپرد کردو۔ اپنے ہر آدمی کو تاکید کردو کہ وہ اس سلسلے میں اپنی زبان بند رکھے۔ پریس کو سنسر شدہ معلومات فراہم کی جائیں گی۔ ہملٹن خیال رکھے گا کہ اسے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں۔ میرے لیے ایک کار اور رپورٹ بھیج دینا۔ میں فلائٹ نمبر ۵۸۹ سے آرہا ہوں۔"
اتنا کہہ کر وارن نے رابطہ ختم کردیا۔ ٹیرل کچھ دیر سوچتا رہا پھر ایک پیڈ اٹھا کر کچھ لکھنا شروع کردیا۔

○☆○

ڈیٹکٹو سیکنڈ گریڈ ٹام لیپسکی کے بارے میں اس کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ وہ عام طور پر پابندیوں کے خلاف بڑبڑاتا رہتا ہے لیکن کسی معاملے کی تحقیقات کے سلسلے میں بہت ہوشیار اور زیرک ہے۔ وہ ہر وقت ترقی کرنے کے خواب دیکھتا رہتا تھا۔ فوری طلبی کی کال کے جواب میں چھ بجے کے فوراً بعد ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔ وہ بہت چڑچڑا ہو رہا تھا کیونکہ آج اس نے اپنی بیوی کو ساحلِ سمندر پر لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ آج اس کی چھٹی کا دن تھا مگر اسے گھر سے پکڑ کر بلا لیا گیا۔ وہ اپنی بیوی کو بھی بڑبڑاتے چھوڑ کر آیا تھا۔ پھر یہ کہ اگر اسے پال فورسٹر کی تلاش میں شامل کرلیا جاتا تو اسے چھٹی کے دن پکڑ کر بلانے کا بھی کوئی گلہ نہ ہوتا۔ اتنے اہم آدمی کا معاملہ تھا۔ اخبارات سے باہر نہیں رہ سکتا تھا اور جب اخباروں میں آتا تو اس کا بھی امکان تھا کہ اس کیس پر کام کرنے والے پولیس افسران کے فوٹو بھی خبروں کے ساتھ ہی آجاتے اور اس کی بیوی کے لیے یہ بات بڑی پسندیدہ تھی کہ اس کے شوہر کی تصویر اخبارات میں چھپے۔ ہمسایوں پر بھی رُعب جمانے کا موقع ملتا۔ ویسے لیپسکی خود بھی پبلسٹی کا شوقین تھا۔
چنانچہ جب جیکوبی نے ڈرینا کی لاش ملنے کی رپورٹ اسے پکڑاتے ہوئے یہ بتایا کہ چیف نے اسے اس کیس کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کی ہے تو لیپسکی تقریباً پھٹ پڑا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ مجھے بستر سے اٹھا کر ہیڈ کوارٹر صرف اس لیے بلایا گیا ہے کہ میں کسی فاحشہ کی موت کی تحقیقات کروں؟"
جیکوبی لیپسکی کو پسند بھی کرتا تھا اور اس کی ہوشیاری کا معترف بھی تھا۔ اس نے برا نہیں مانا۔
"اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو چیف سے بات کرو۔ میں تو صرف ان کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں" وہ بولا۔
"شہر کی پولیس فورس کے تمام گدھے پال فورسٹر کو تلاش کر رہے ہیں..... درست ہے؟" لیپسکی نے کہا۔
"اور ان تمام گدھوں میں سے ڈیٹکٹو سیکنڈ گریڈ لیپسکی کو ایک معمولی کیس کی تحقیقات کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ میری طرف سے مبارک باد۔"
"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اب چیف کو ریٹائر ہو جانا چاہیے" لیپسکی نے ناگواری سے کہا "یا کم سے کم اس کا دماغی معائنہ ضرور کرایا جائے۔"
اس نے رپورٹ تہ کرکے اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لی اور پیر پٹختا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ وہ تیزی سے کار چلاتے ہوئے ساحلِ سمندر پر پہنچا اور راستے میں ہی وہ اپنا تمام غصہ اور شکایت بھول بھال کر ایک مستعد اور ہوشیار پولیس آفیسر بن گیا جیسا کہ وہ حقیقت میں تھا بھی۔ اس نے دیکھا کہ دو گشتی کانسٹیبل ایک لاش کے پاس کھڑے ہیں۔ لاش کو ربر شیٹ سے ڈھک دیا گیا تھا۔ دونوں کے چہروں سے بیزاری ٹپک رہی تھی۔ ان میں سے ایک کا نام مائک اوشین تھا جو ساحلی علاقہ کو اپنے ہاتھ کی لکیروں کی طرح جانتا تھا۔ دوسرا کانسٹیبل ڈک لاسن نوجوان اور نسبتاً کم تجربہ کار تھا۔ لیپسکی معلومات کے لیے اوشین کی طرف متوجہ ہوا۔
"کیا یہی لاش پائی گئی ہے" لیپسکی نے ربر شیٹ کا ایک کونہ اٹھا کر ڈرینا کا چہرہ دیکھا۔
اس کی تجربہ کار نظروں نے اسے بتادیا کہ وہ ڈوبنے سے پہلے مرچکی تھی۔ اس کی کنپٹی پر لگنے والا زخم خطرناک تھا۔
"ویگن طلب کرو اور لاش کو مردہ خانے بھجوادو" اس نے کہا۔
اس وقت بھی ساحلی علاقہ سنسان تھا اور ان تین افراد کے سوا کوئی اور نظر نہیں آرہا تھا۔
"کسی نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی ہے" لیپسکی بولا۔
"میرا یہ خیال نہیں..... یہاں دیکھو" اوشین نے اسے سمندر کے کنارے لے جاکر کشتی دکھائی "میرا خیال ہے کہ وہ سمندر میں گری اور اس کا سر اس کشتی کے کنارے سے ٹکرا گیا۔ تم اس جگہ خون کے دھبے بھی دیکھ سکتے ہو۔"
لیپسکی نے کشتی کے کنارے لگا ہوا خون دیکھا اور پھر اوشین کا بازو پکڑ کر اپنی کار کے پاس لے گیا۔ دونوں کار میں بیٹھ گئے جب لیپسکی نے دیکھ لیا کہ لاسن دور فاصلے پر لگے ہوئے فون بوتھ سے ایمبولینس کے لیے فون کرنے چلا گیا ہے تو اس نے اپنی کار کے گلوو کمپارٹمنٹ سے وہسکی کی نصف بھری ہوئی بوتل نکالی۔ اوشین نے حیرت سے دیکھا مگر جب لیپسکی نے اسے بوتل پیش کی تو وہ ذرا

نہیں ہچکچایا۔ اس نے کئی گھونٹ بھرے' ایک گہری سانس لیا اور بوتل کا منہ اپنی آستین سے صاف کرتے ہوئے لیپسکی کو واپس کردی۔ لیپسکی نے خود نہیں پی اور بوتل کو واپس اس کی جگہ رکھ دیا۔ پھر اس نے اوشین کو سگریٹ پیش کی۔ ایک سگریٹ خود بھی سلگائی۔

"تم مجھے اس کے بارے میں کیا بتا سکتے ہو" اس نے پوچھا۔

"اس کا نام ڈرینا فرنچ ہے۔ گوگو کلب میں کام کرتی تھی۔ تقریباً اٹھارہ مہینے سے وہیں ملازم تھی۔ ۱۸۷ نمبر اینکر اسٹریٹ کے ایک کمرے میں رہتی تھی۔ مجھے کبھی اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں ملی۔ میرا خیال ہے کہ کل رات اس نے کچھ زیادہ شراب پی لی۔ ساحل پر آوارہ گردی کرتے ہوئے سمندر میں گرگئی۔"

لیپسکی نے ایک گہری سانس لی۔ اسے اپنے تجربے سے معلوم تھا کہ اس طرح کی اموات کی وجہ آسانی سے معلوم نہیں ہوتی۔

"کیا اس کا کوئی بوائے فرینڈ بھی تھا۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں" اوشین نے جواب دیا "تقریباً ہر رات کلب آتا تھا۔ اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ میں نے سنا ہے وہ ہیریسن سینی ٹوریم میں ایک مرد نرس کی حیثیت سے ملازم ہے۔"

لیپسکی چونک گیا۔ اس نے اوشین کو غور سے دیکھا۔

"وہ ہیریسن سینی ٹوریم میں مرد نرس ہے' کیا تمہیں یقین ہے؟"

"میں نے تو یہی سنا ہے۔"

"تم اس کا نام جانتے ہو؟"

"اس کا نام فریڈ ہے"

لیپسکی نے اپنی کار کا ٹیلی فون ریسیور اٹھایا اور جیکوبی سے رابطہ قائم کیا۔

"اس مرد نرس کا نام کیا ہے؟" اس نے پوچھا "جسے اس پاگل خانے میں قتل کیا گیا ہے؟"

"میرا تو خیال تھا کہ تم اس عورت کی موت کی تحقیقات کررہے ہو جس کی لاش سمندر میں پائی گئی ہے؟" جیکوبی نے جواب دیا۔

"بکواس بند کرو' اس کا نام بتاؤ۔"

"فریڈ!"

لیپسکی نے ریسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر تک سوچتا رہا' اوشین اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"ڈرینا کے دوستوں کو جانتے ہو؟" لیپسکی نے پوچھا۔

"دوست!" اوشین نے دہرایا "ایسی لڑکیوں کے دوست نہیں ہوتے۔ ویسے اوبیرن سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ اوبیرن کلب چلاتا ہے۔ پھر بارمین واشنگٹن سے بھی اکثر باتیں کرتی رہتی تھی۔ واشنگٹن اچھا آدمی ہے۔ کبھی کسی غلط راستے پر نہیں چلا۔"

"بتا سکتے ہو' اس آدمی سے کہاں ملاقات ہوسکتی ہے؟"

"وہ اس سامنے والے مکان کے ایک کمرے میں رہتا ہے" اوشین نے اشارے سے بتایا۔

اسی وقت ایمبولینس آگئی۔ لیپسکی نے یہاں کے معاملات اوشین کے سپرد کیے۔ کشتی کے بارے میں ہدایت دی کہ اسے نہ چھیڑا جائے پھر جیکوبی کو فون کرکے ایک فوٹوگرافر بھیجنے کی تاکید کی اور اس مکان کی طرف چل دیا جس کی طرف اوشین نے اشارہ کیا تھا۔ اندر گیا' پوچھنے پر معلوم ہوا کہ واشنگٹن سب سے اوپری کمرے میں رہتا ہے۔ لیپسکی آخری منزل پر پہنچا۔ کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ کچھ دیر کے بعد واشنگٹن نے آنکھیں ملتے ہوئے دروازہ کھولا۔ ظاہر تھا کہ وہ اس وقت سورہا تھا۔ لیپسکی اس کے پیچھے کمرے میں آیا جو صاف ستھرا اور سلیقے سے آراستہ تھا۔ واشنگٹن اسے جانتا تھا۔

"تمہیں سوتے سے اٹھانے کا افسوس ہے" لیپسکی نے کہا "مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"کافی پیوگے؟" واشنگٹن نے دریافت کیا "میں تو کافی پیے بغیر کوئی بات نہیں کرسکتا۔ تھرماس میں ہروقت گرم کافی رکھتا ہوں۔"

لیپسکی نے دعوت قبول کرلی۔ واشنگٹن نے تھرماس سے دو پیالیوں میں کافی انڈیل کر ایک پیالی لیپسکی کو دی۔

"تم ڈرینا کو جانتے ہو؟" لیپسکی نے پوچھا۔ واشنگٹن چونک گیا۔

"ضرور جانتا ہوں" اس نے جواب دیا "وہ اور میں اچھے دوست ہیں' کیا وہ کسی مصیبت میں پڑگئی ہے؟"

"ہاں' یہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ کل رات وہ کلب سے روانہ ہوئی تو کیا نشے میں تھی؟"

"نشے میں تو نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں.... مگر معمول سے زیادہ شراب پی لی تھی۔ کیا اسے کچھ ہوگیا ہے؟"

"اسے سمندر سے نکالا گیا ہے۔ اس کی کنپٹی پر مہلک چوٹ آئی ہے' وہ مرچکی ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کا انتقال ہوگیا" واشنگٹن افسردہ ہوگیا پھر ایک گہری سانس لی "زندگی اتنی ہی ناپائیدار ہے۔ ابھی کوئی یہاں ہے اور کچھ ہی دیر بعد کہیں بھی نہیں ہے۔ خدا اس کی مغفرت کرے۔"

"تم اس کے بوائے فرینڈ فریڈ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟" لیپسکی نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ وہ شراب نہیں پیتا۔ بس آکر کلب میں بیٹھ جاتا ہے۔ ڈرینا کے لیے پاگل ہورہا ہے۔"

"تمہاری کافی تو بہت اچھی ہے" لیپسکی نے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔ واشنگٹن یہ سن کر خوش ہوگیا۔

"ہاں' میں کافی اچھی بناتا ہوں۔ اور لوگ بھی تعریف کرتے ہیں۔"

کچھ دیر خاموشی رہی۔

"کیا وہ عام طور پر شراب پیتی رہتی تھی؟" لیپسکی نے سوال کیا۔

"اس جیسی لڑکی کے لیے کلب کی زندگی کچھ خوش گوار نہیں تھی۔ آدمی اپنی مشکلات کو بھلانے کے لیے بھی شراب کا عادی ہو جاتا ہے۔"

"وہ سمندر میں خود تو نہیں کود گئی ہوگی۔ تمہاری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خوش نہیں تھی۔"

"مگر زندگی سے ہار ماننے والوں میں سے بھی نہیں تھی" واشنگٹن نے جواب دیا "بلکہ کل رات تو کافی خوش تھی۔ کہہ رہی تھی کہ وہ ایک ریسٹورنٹ خریدنے والی ہے۔ ممکن ہے نشے میں کہہ رہی ہو مگر بہرحال وہ خودکشی کرنے والوں میں نہیں تھی۔"

"تم ریسٹورنٹ کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟"

"لڑکیاں خواب بہت دیکھتی ہیں۔ وہ بتا رہی تھی کہ اس کا ارادہ سی گال خریدنے کا ہے۔ یہ ایسٹرن پوائنٹ پر معمولی سا ریسٹورنٹ ہے۔ کہہ رہی تھی کہ وہ اور اس کا بوائے فرینڈ مل کر اسے خرید رہے ہیں اور یہ کہ گوگو کلب میں یہ اس کی آخری رات ہے... اور اب وہ مرگئی۔ واقعی کل اس کی آخری رات تھی۔"

لیپسکی سی گال ریسٹورنٹ سے واقف تھا۔ وہ اس کے مالک جیف ہاکنز کو بھی جانتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جیف اسے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یہ ایک اہم سراغ ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ چلنے کے لیے کھڑا ہوگیا۔ واشنگٹن کا شکریہ ادا کر کے مکان سے باہر نکلا۔ اپنی کار میں بیٹھا اور سی گال ریسٹورنٹ پہنچ گیا۔ کافی دیر تک دروازہ کھٹکھٹانے پر جیف نے دروازہ کھولا۔ اس نے غور سے جیف کی طرف دیکھا۔

"ارے یہ تو پولیس چیف مسٹر لیپسکی ہیں" اس نے کہا۔

"نہیں، ابھی چیف نہیں ہوں" کچھ خوش ہو کر لیپسکی بولا "تمہارا کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہوں۔ مگر اس وقت کیسے آئے؟" جیف، لیپسکی کو اندر ایک کمرے میں لے گیا۔ اوپر سے کسی عورت کی باریک آواز نے پوچھا، کون آیا ہے مگر جیف نے اسے سخت لہجے میں ڈانٹ کر خاموش کر دیا۔ لیپسکی بار کاؤنٹر کے پاس جا کر کھڑا ہوگیا۔

"ہم لوگوں کو آرام کب نصیب ہوتا ہے" ہر وقت کوئی نئی مصیبت کھڑی ہوتی رہتی ہے" لیپسکی نے بتایا "کیا تم ریسٹورنٹ فروخت کر رہے ہو؟"

"ہاں۔ بلکہ سودا ہو چکا ہے" جیف نے مسکرا کر جواب دیا "وہ گوگو کلب کی لڑکی ڈرینا ہے نا، وہ مجھے سات ہزار ڈالرز دے رہی ہے۔"

مگر لیپسکی کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر وہ کچھ چونکا۔

"کیا کچھ گڑبڑ ہے؟" اس نے پوچھا "کیا اس کے پاس رقم نہیں ہے۔ سوچ تو میں بھی رہا تھا کہ اس کے پاس سات ہزار ڈالرز کہاں سے آئیں گے مگر وہ قسم کھا کر کہہ رہی تھی کہ آج فروخت کے کاغذات پر دستخط کر دے گی۔"

"مگر اب وہ ایسا نہیں کر سکتی" لیپسکی نے کہا "تمہاری بدقسمتی سے سمندر سے اس کی لاش برآمد ہوئی ہے۔"

"گویا وہ مرگئی؟" جیف کا چہرہ اتر گیا۔

"ہاں۔"

"اور میں سمجھ رہا تھا کہ مجھے اس کمبخت ریسٹورنٹ سے نجات مل جائے گی۔"

"مجھے تمام باتیں تفصیل سے بتاؤ" لیپسکی نے اپنی نوٹ بک نکالی "بالکل شروع سے۔ اس وقت سے جب اس نے ریسٹورنٹ خریدنے کی بات کی تھی۔"

○☆○

یہ محض اتفاق کی بات تھی کہ جوناتھن اس وقت بیلیوڈیر ہوٹل کی لابی میں موجود تھا جب واشنگٹن سے کسی سیکریٹری نے استقبالیہ کلرک کو فون کرتے ہوئے مرون وارن کے لیے ایک کمرا ریزرو کرنے کی ہدایت کی۔ جوناتھن بڑا مطمئن تھا۔ آپریشن کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل ہوگیا تھا۔ پال فورسٹران کے قبضے میں آچکا تھا۔ اس کی ماتحت لونا جیسی بھی ان کے پاس تھی اور پیچھے کوئی سراغ بھی باقی نہیں چھوڑا گیا تھا۔ لیوسلک اور کیگان نے تمام کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیے تھے۔ وہ پراگ کے الکرون ہوٹل میں ہرمین کو ٹیلکس کے ذریعے اب تک کی تمام رپورٹ بھی دے چکا تھا اور اب وہ یہ خبر سننے کا منتظر تھا کہ ڈاکٹر الیکس کو حفاظت سے غاروں کی خفیہ پناہ گاہ تک پہنچا دیا گیا ہے اور اس وقت جبکہ وہ لابی میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا، اس نے فون پر ہونے والی یہ گفتگو سنی۔ وارن دوپہر میں کسی وقت آرہا تھا اور ہوٹل میں اس کے لیے کمرا ریزرو کردیا گیا تھا۔ جوناتھن نے اپنی گھڑی دیکھی۔ اس وقت دس بج کر دس منٹ ہو رہے تھے۔ اس کے ذہن نے تیزی سے کچھ سوچا۔ اخبار تہ کر کے بغل میں دبایا اور سرسری انداز میں چلتے ہوئے استقبالیہ کاؤنٹر پر آیا۔ کلرک لڑکی نے مسکراتے ہوئے گڈ مارننگ کہا۔ جوناتھن نے خوش اخلاقی سے جواب دیا۔ لڑکی کو نام سے مخاطب کرتے ہوئے اس کے لباس کی تعریف کی۔ اس نے اپنا یہ اصول بنایا ہوا تھا کہ جن ہوٹلوں میں بھی قیام کرے، ان کے نمایاں عملے کو نام بہ نام یاد رکھے اور یہ بات ہرمین کو بہت حیران کرتی تھی کیونکہ خود وہ کبھی کسی کا نام یاد رکھنے کی زحمت نہیں کرتا تھا۔

لڑکی اس تعریف سے خوش ہوگئی۔ ہوٹل میں کام کرنے والی تمام لڑکیوں کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ جوناتھن ان سے ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ کبھی چھیڑنے یا ان کی حیثیت سے کوئی غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ وہ اسے بہت مہذب

انسان خیال کرتی تھیں اور جوناتھن چاہتا بھی یہی تھا۔

"تم ابھی فون پر جو باتیں کر رہی تھیں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی میرے کانوں میں پڑ گئیں" اس نے کہا "مسٹر وارن میرے بہت ہی پرانے دوست ہیں' مجھے امید ہے کہ تم نے انہیں بہترین کمرا دیا ہوگا۔"

"بلاشبہ مسٹر جوناتھن۔ انہیں سوئٹ نمبر ۸۷۵ دیا گیا ہے جو مسٹر ہرمین کے سوئٹ کے بعد ہوٹل کا سب سے اچھا سوئٹ ہے۔"

"ہاں۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ بہت اچھا ہے" جوناتھن مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

وہ لفٹ کے ذریعے پینٹ ہاؤس پہنچا۔ اندر جا کر ایک میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے چوکور شکل کا ایک چھوٹا سے بکس نکالا اور بکس سے جو چیز نکالی' وہ دیکھنے میں پلاسٹک کا بٹن معلوم ہو رہی تھی۔ اسے جیب میں ڈال کر وہ سوئٹ سے باہر آیا۔ زینے سے ایک منزل نیچے اترا اور کوریڈور میں چلنے لگا۔ سروس روم میں اسے جوش ملا جو کہ ایک نیگرو ملازم تھا۔

"گڈ مارننگ' جوش!" اس نے کہا "میں ذرا سوئٹ نمبر ۸۷۵ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا وہ خالی ہے؟"

"یس سر!" جوش نے جواب دیا "ابھی تو وہ خالی ہے مگر دوپہر سے کوئی آ رہا ہے۔"

"اگلے ماہ میرا ایک دوست آنے والا ہے" جوناتھن نے کہا "میں اس کے لیے سوئٹ ۸۷۵ ریزرو کرانا چاہتا ہوں اور ذرا دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کی ضرورت کے مطابق ہے یا نہیں؟"

"یس سر۔ آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں ابھی دکھائے دیتا ہوں۔"

جوناتھن نیگرو کے ساتھ کوریڈور میں آیا۔ اس نے سوئٹ نمبر ۸۷۵ کا دروازہ کھول دیا اور جوناتھن اندر داخل ہوگیا۔ اندر اس نے بڑے رہائشی کمرے اور اس سے ملحقہ ٹیرس کو دیکھا۔ کمرے کے آخر میں ایک بڑی سی مستطیل میز پڑی تھی جس کے گرد آٹھ کرسیاں رکھی تھیں۔ جوناتھن نے دل میں سوچا کہ وارن اسی میز پر بیٹھ کر اپنی کانفرنس منعقد کرے گا۔ وہ میز کے پاس آیا۔ اس وقت جوش کمرے کے گرے ہوئے پردے کھول رہا تھا' جوناتھن کی جانب اس کی پشت تھی۔ جوناتھن نے جیب سے وہ سیاہ بٹن نکالا اور اس کا ہاتھ میز کے نیچے غائب ہوگیا۔ بٹن کے پیچھے چپکنے والا پینٹ لگا تھا۔ یہ ایک بڑی طاقت کا مائیکروفون تھا۔ اس نے اسے میز کے نیچے چپکا دیا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی اور پھرتی سے کیا گیا کہ نیگرو ملازم بالکل انجان رہا۔ پھر جوناتھن نے سرسری طور پر تین بیڈ روم اور باتھ روم وغیرہ دیکھے۔

"ہاں' یہ بہت مناسب ہے" اس نے جوش سے کہا "تمہارا شکریہ!" اسی کے ساتھ پانچ ڈالر کا ایک نوٹ نیگرو کی جیب میں پہنچ گیا۔

جوناتھن واپس اپنے سوئٹ میں آیا۔ الماری کھول کر ایک ٹیپ ریکارڈر نکالا۔ اس پر ٹیپ کا ایک رول لگایا اور اپنی تیاری سے مطمئن ٹیرس میں آ کر دھوپ کھانے لگا۔ آسمان پر کافی فاصلے پر کچھ ہیلی کاپٹر پال فورسٹر کی تلاش میں چکر لگا رہے تھے۔

○☆○

مرون وارن جو ایک طویل قامت' بھاری بھرکم آدمی تھا اور جس کے بال سفید ہو چکے تھے' بارہ بج کر بیس منٹ پر بیلیوڈیر ہوٹل پہنچا۔ اس کے پندرہ منٹ بعد وہ رہائشی کمرے کی میز کے سرے پر بیٹھا تھا۔ پولیس چیف ٹیرل اس کے بائیں جانب اور سی آئی اے کا ایجنٹ ہملٹن اس کے دائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے۔ میز کے دوسرے سرے پر ایف بی آئی کا مقامی انچارج ولیم اور اس کا سیکریٹری الیک ہورن موجود تھے۔

"حضرات!" وارن نے ان سب کو مخاطب کیا "ہم کیپٹن ٹیرل کی رپورٹ پڑھ چکے ہیں۔ میں اس کے بارے میں تم لوگوں کے تاثرات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ہملٹن تمہارا کیا خیال ہے؟"

"رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی سازش ہے" ہملٹن نے جواب دیا "رپورٹ میں ایسے کئی حقائق ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ پال کسی بیرونی امداد کے بغیر نہیں بھاگ سکتا تھا۔ سینی ٹوریم میں جو اسٹیج سیٹ کیا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پال نے اس مرد نرس کو قتل کیا' ماسٹر کی چرائی اور بھاگ نکلا۔ مگر رپورٹ پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں جو کچھ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے' حقائق اس سے مطابقت نہیں رکھتے۔ پہلی حقیقت یہ کہ اس کرسی کے پائے سے فریڈ کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سر پھاڑنے کے لیے کہیں زیادہ وزنی ہتھیار استعمال کرنا ضروری تھا۔ دوسری حقیقت' کرسی کے پائے پر انگلیوں کے نشانات نہیں تھے۔ اسے صاف بھی نہیں کیا گیا تھا۔ گویا وہ پایہ جس نے استعمال کیا' اس نے دستانے پہنے ہوئے تھے اور ہمیں معلوم ہے کہ پال کے پاس دستانے نہیں تھے۔ تیسری حقیقت' گیٹ مین کا کہنا ہے کہ اس نے رات میں کسی وقت ایک کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی۔ اگرچہ یہ کوئی ثبوت نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ حلف نہیں اٹھا سکتا مگر اس سے تصویر مکمل کرنے میں ضرور مدد ملتی ہے۔ چوتھی حقیقت.... اب ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ فریڈ گوگو کلب میں کام کرنے والی ایک لڑکی سے دلچسپی رکھتا تھا اور اکثر کلب جاتا رہتا تھا۔ پھر اچانک وہ لڑکی کلب کے بارمین کو بتاتی ہے کہ وہ جلد ہی ایک ریسٹورنٹ خریدنے والی ہے۔ پانچویں حقیقت.... اس ریسٹورنٹ کا مالک اعتراف کرتا ہے کہ لڑکی نے ریسٹورنٹ کے لیے سات ہزار ڈالرز کی آفر دی تھی۔ اتنی رقم اسے کہاں سے ملی؟ کیا یہ رقم فریڈ دے رہا تھا؟ اور کیا اسے کسی نے اتنی رقم بطور رشوت پیش کی تھی؟ چھٹی حقیقت.... فریڈ اور وہ لڑکی دونوں مر چکے ہیں۔ لڑکی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سمندر میں گر پڑی مگر کیا واقعی ایسا ہوا تھا؟ اس کا

سر ایک کشتی کے کنارے سے ٹکرایا۔ اب اگر وہ اپنے آپ گری تھی تو کیا اسے ایسی چوٹ آسکتی تھی؟ ڈاکٹر لوئیس کا خیال ہے کہ اسے خاصی طاقت سے سمندر میں پھینکا گیا تھا۔ فریڈ کا سر کسی وزنی ہتھیار سے پھاڑا گیا۔ یہ ہتھیار نہیں پایا جاسکا۔ چنانچہ ان تمام حقائق کی روشنی میں میرا خیال ہے کہ پال کو بیرونی مدد حاصل تھی اور ہمیں دانستہ یہ یقین دلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ اپنے طور پر فرار ہوا ہے۔ اب چونکہ پال ہمارا چوٹی کا سائنس دان ہے اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسے اغوا کیا گیا ہے۔"

"اور تمہارا کیا خیال ہے؟" وارن نے ولیم سے پوچھا۔

"مجھے ہملٹن کے تجزیئے سے اتفاق ہے" ولیم نے جواب دیا "پال کو اغوا کئے جانے کا قطعی امکان ہے۔"

"اور تم؟" وارن نے ٹیرل کی طرف دیکھا۔

"اغوا کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا مگر یہ یقینی ہے کہ پال کسی کی مدد سے فرار ہوا ہے" ٹیرل نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر میکس اب تک پہنچ چکا ہوگا۔" وارن نے اپنی گھڑی دیکھی "ہم اسے بھی اندر بلالیتے ہیں۔"

سیکریٹری اٹھ کر کمرے سے چلا گیا اور چند لمحوں کے بعد ڈاکٹر میکس کے ساتھ واپس آیا۔

"آؤ ڈاکٹر" وارن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ سب سے تعارف کرایا اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا "اگر تم ہمیں یہ بتاسکو کہ کل رات پال کی کیا کیفیت تھی تو اس سے ہمیں کافی مدد ملے گی۔"

"جب سے وہ یہاں آیا ہے" ڈاکٹر میکس نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "اس کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ وہ تنہائی پسند تھا' دوسروں سے ملنے سے گھبراتا تھا۔ شاید ہی کبھی کوئی بات کرتا تھا۔ ہر وقت ایک شاک جیسی حالت میں رہتا تھا۔"

"تمہیں ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا کہ وہ تشدد پر بھی اتر سکتا ہے؟"

"نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ تشدد پر مائل نہیں ہوسکتا۔ سادہ الفاظ میں کہا جائے تو وہ ایسے دستی بم کی طرح ہے جس کی پن میں کوئی نقص ہوگیا ہو۔ کسی بھی قسم کی تحریک سے دستی بم پھٹ سکتا ہے۔ فریڈ اور میسن دونوں اس کے نگراں تھے اور اس بات کو جانتے تھے۔ وہ بہت محتاط رہ کر اس کے پاس جاتے تھے۔"

"تمہارے خیال میں سینی ٹوریم سے باہر نکلنے پر اس کا ردِّ عمل کیا ہوگا؟" وارن نے پوچھا۔

"یہ کہنا مشکل ہے" ڈاکٹر میکس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا "بہرحال اس کی کیس ہسٹری کے پیشِ نظر یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی بیوی کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ اس کی موجودہ کھوئی کھوئی کیفیت کا تعلق میرے خیال میں اس کی بیوی سے ہی ہے اور یہ معاملہ کافی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اگر اس نے اپنی بیوی کو تلاش کرلیا تو بم پھٹ سکتا ہے۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کی بیوی کہاں رہتی ہے؟" وارن نے ٹیرل کی طرف دیکھا۔

"وہ ساحلِ سمندر پر ایک بنگلے سی ویو میں رہتی ہے" ٹیرل نے بتایا۔ وارن نے کچھ دیر سوچا پھر کھڑا ہوگیا۔

"اچھی بات ہے ڈاکٹر!" وہ بولا "اب ہم تمہیں زیادہ دیر نہیں روکیں گے۔ اب یہ معاملہ تمہارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ اپنے معمول کی طرف توجہ دو اور یہ مسئلہ ان حضرات کے لیے چھوڑدو۔"

"سینی ٹوریم کی پوری تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا" ڈاکٹر میکس نے کہا "پھر بھی بہرحال مجھے اپنی ذمے داری....."

"معذرت خواہی کی ضرورت نہیں" وارن نے بات کاٹی "کوئی تمہیں الزام نہیں دے رہا ہے۔ یہاں آنے کا شکریہ۔"

ڈاکٹر میکس کے جانے کے بعد وارن نے کہا۔

"ہمیں مسز فورسٹر کے بنگلے پر گارڈ مقرر کردینا چاہیے۔"

ٹیرل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ریسیور اٹھایا اور ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کیا اور بیگر سے رابطہ قائم ہونے پر بولا "ہمیں فوراً مسٹر فورسٹر کے بنگلے سی ویو پر ایک گارڈ دن کے لیے اور ایک رات کے لیے متعین کرنا ہے۔ دو آدمیوں کو فوراً روانہ کردو۔ اس بات کا امکان ہے کہ پال وہاں جانے کی کوشش کرے۔ ان آدمیوں کو تاکید کردینا کہ ہر وقت چوکنا رہیں۔"

اوپر پینٹ ہاؤس میں یہ تمام گفتگو سنتے اور ریکارڈ کرتے ہوئے جوناتھن فکر مند ہوگیا۔ یہ پلان اس طرح نہیں چل رہا تھا جس طرح اس نے منصوبہ بندی کی تھی۔ اس نے ایک ٹافی اٹھا کر منہ میں ڈالی اور توجہ سے سننے لگا۔ وارن نے پھر بولنا شروع کردیا تھا۔

"اگر پال کو اغوا کیا گیا ہے" وہ کہہ رہا تھا "تو ہم یہ بات ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ یہ ایک ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے جبکہ اس کا امکان بھی ہے کہ اسے واقعی اغوا نہ کیا گیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنی بیوی کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ یہ باتیں ابھی ہمیں پریس سے چھپانا ہیں۔ ہم اس کی بیوی کو اسے دوبارہ پکڑنے کے لیے بطور چارہ استعمال کرسکتے ہیں۔ پریس کو کسی طرح بھی یہ بات نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی بیوی کہاں ہے؟ اسے صرف اس کے بھاگ نکلنے کے بارے میں ہی خبر دینا ہے۔ اسی طرح..... اگر وہ اغوا کیا گیا ہے تو اسے اغوا کرنے والے مطمئن رہیں گے کہ ہم ان پر شبہ نہیں کررہے ہیں۔ کیا تم لوگوں کو اس سے اتفاق ہے؟"

"اگر ہم نے کہا کہ پال فرار ہوگیا ہے؟" ٹیرل نے کہا "تو پریس فطری طور پر یہ سمجھے گا کہ اس نے اپنے نگراں کو قتل کردیا ہے۔ کیا تم یہ بات مناسب سمجھتے ہو؟"

"سرِدست اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا" وارن نے

جواب دیا "ہم تو جانتے ہیں کہ اس نے فریڈ کو ہلاک نہیں کیا۔ ہم پال کو تلاش کرلیں تو اس بارے میں بھی غور کرلیں گے۔ اس وقت اس بات کی اہمیت زیادہ ہے کہ جن لوگوں نے اس کی مدد کی ہے' یہی سمجھتے رہیں کہ ہم ان کے بچھائے ہوئے جال میں آگئے ہیں۔"

"ٹیرل نے جو کچھ کہا' اس کا مطلب کچھ اور ہے" ولیم بولا "فرض کریں کہ پال خود فرار ہوا ہے' اسے کسی نے اغوا نہیں کیا اور وہ اخبارات میں پڑھتا ہے کہ اس پر فریڈ کے قتل کا شبہ کیا جارہا ہے تو اس کا ردِعمل کیا ہوگا؟"

"میں اس پر بھی یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ پریس کو یہی بتایا جائے کہ پال کسی کی مدد سے بھاگا ہے" وارن نے کچھ غور کرنے کے بعد کہا "پبلک کے لیے بہتر ہے کہ اسے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کوئی بین الاقوامی حادثہ ہے۔"

جوناتھن کھڑا ہوگیا۔ وہ اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھا کہ اس نے وارن کے سوئٹ میں مائکروفون چھپادیا تھا۔ اب اسے ہرمین کو خبردار کردینا چاہیے۔ اس آپریشن میں الجھنیں پیدا ہونے لگی تھیں۔ اس نے بے چینی محسوس کی۔ کیا غاروں کی خفیہ پناہ گاہ محفوظ ہے۔ ٹیپ کو ریکارڈر پر مزید گفتگو ریکارڈ کرتے چھوڑ کر وہ ٹیلیکس لکھنے لگا۔

○☆○

سارجنٹ بیگلر ایک بار پھر ڈیٹکٹو روم کا انچارج بنا ہوا تھا۔ جیکوبی دو آدمیوں کے ساتھ مسز فورسٹر کے بنگلے کی نگرانی کے لیے جاچکا تھا۔ پال کی تلاش کا کام پولیس سے لے لیا گیا تھا۔ اب یہ کام آرمی اور ایف بی آئی انجام دے رہے تھے۔ بیگلر روز مرّہ کے معمولات سے نمٹ رہا تھا اور بور ہورہا تھا۔ لیپسکی اپنی میز پر بیٹھا بیگلر کو دیکھ رہا تھا اور اس کے فارغ ہونے کا منتظر تھا۔ جیسے ہی وہ ذرا سکون سے بیٹھا' لیپسکی بول اٹھا۔

"میں ایک بہت ذہین جاسوس ہوں۔ یہی دیکھ لو کہ میں نے اس فاحشہ ڈرینا کے کیس کو کس طرح ہینڈل کیا۔ مجھے لازمی ترقی چاہیے۔ جب میں نے اپنی رپورٹ دی ہے تو تم نے چیف کی صورت دیکھی تھی؟"

بیگلر' لیپسکی کی خودستائی کا عادی تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لیپسکی ذہین اور ہوشیار آدمی ہے مگر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ابھی سیکنڈ گریڈ سے فرسٹ گریڈ میں پہنچنے میں کچھ دیر لگے گی۔ لیپسکی اس قدر پُرجوش اور اس سے کہیں زیادہ پبلسٹی کا خواہش مند رہتا تھا کہ ابھی سنجیدگی کے اعتبار سے ترقی پانے کی سطح تک نہیں پہنچا تھا۔

"یہ محض تمہاری خوش قسمتی تھی" بیگلر نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا "بہرحال تمہارا آج صبح کا کام کافی تسلی بخش رہا ہے۔ جب یہ خبر پھیلے گی تو بہت ممکن ہے' تم ٹی وی پر آجاؤ۔"

"کیا واقعی تم ایسا سمجھتے ہو؟" لیپسکی کا چہرہ چمکنے لگا "میں اور ٹی وی پر۔ کیرول تو خوشی سے پاگل ہوجائے گی اور وہ کم بخت میرے پڑوسی بھی دیکھیں گے کہ میں کتنا مشہور ہوتا جارہا ہوں۔"

"ویسے یہ ہوسکتا ہے کہ چیف تمہارے بجائے خود ٹی وی والوں کو انٹرویو دینے کا ارادہ کرلیں" بیگلر چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے بولا "تب وہ صرف اتنا کہیں گے کہ ایک رپورٹ سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق..... اور تب کوئی نہیں جان سکے گا کہ اس سراغ رسانی کے پیچھے ہمارے شرلاک ہومز لیپسکی کی ذہانت کام کررہی تھی۔"

"تم میرا مذاق بنارہے ہو؟"

"کون میں.....؟ میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔"

"مگر تم شاید ٹھیک ہی کہہ رہے ہو" لیپسکی سوچ کر بولا "ٹی وی پر چیف کے سوا اور کون آتا ہے۔ کام کوئی کرے اور نام....."

فون کی گھنٹی نے لیپسکی کو اپنی بات پوری نہ کرنے دی۔ بیگلر نے ریسیور کان سے لگاکر کچھ دیر سنا اور پھر کہا "اوکے' میں کسی کو بھیجتا ہوں۔ ہاں ابھی فوراً" ریسیور رکھتے ہوئے اس نے لیپسکی کی طرف دیکھا۔

"مجھے کیوں گھور رہے ہو۔ اب میں دوبارہ نہیں جاؤں گا" لیپسکی نے جلدی سے کہا "اصولاً اس وقت مجھے اپنی بیوی کے ساتھ ساحلِ سمندر پر ہونا چاہیے تھا۔"

"مگر یہاں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا جسے بھیج سکوں" بیگلر نے جواب دیا "اسٹیٹ اسپتال سے اوسلین کا فون تھا۔ شرمین بیان دینے کو تیار ہے۔ اوسلین پوچھ رہا تھا کہ کیا وہ اس کا بیان لے لے۔ مگر تمہیں معلوم ہے کہ اوسلین کا املا تک درست نہیں ہے۔ بہتر ہے تم چلے جاؤ۔ اخبار ہیرالڈ شرمین کے سلسلے میں بڑا شور مچارہا ہے۔ تم اس کی کہانی معلوم کرو اور اخبار والے پہلے صفحے پر تمہاری تصویر چھاپ دیں گے۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو" لیپسکی جلدی سے کھڑا ہوگیا "میں ہی جارہا ہوں' ممکن ہے یہ کوئی ایسا معاملہ ثابت ہو جس سے مجھے ترقی مل جائے۔"

مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بیگلر نے لیپسکی کو تیزی سے جاتے دیکھا اور دوبارہ میز پر رکھی رپورٹوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجنے لگی۔ اس نے گہری سانس لیتے ہوئے ریسیور اٹھالیا اور اس وقت جبکہ وہ غصے میں آئی ہوئی ایک بوڑھی خاتون کی بات' جس کی بلی ایک چمنی میں پھنس گئی تھی صبروسکون سے سمجھنے کی کوشش کررہا تھا' لیپسکی اپنی کار کا سائرن بجاتے ہوئے ایک راکٹ کی طرح اسٹیٹ اسپتال کی طرف اڑا چلا جارہا تھا۔

اسے ڈیٹکٹو تھرڈ گریڈ اوسلین اسپتال کی لابی میں ایک خوش شکل نرس کے ساتھ خوش گپیاں کرتے ملا۔ اوسلین کا ذہن اتنی تیزی سے کام نہیں کرتا تھا لیکن جب کسی مشتبہ آدمی کے منہ سے کوئی بات اگلوانا ہو تو اس کے لیے وہ پوری فورس میں سب سے زیادہ کارآمد تھا۔ وہ پچھلے پانچ دن سے پیرا ڈائز ہیرالڈ کے معروف

رپورٹر شرمین کے بستر کے پاس بیٹھا تھا اور ہیرالڈ پولیس کی نااہلی کا شور مچا رہا تھا کہ وہ اب تک شرمین کو زدوکوب کرنے والے آدمی کا سراغ لگانے میں ناکام رہی ہے۔ اخبار کو مطمئن کرنے کے لیے ٹیرل نے اوسلین کو بے ہوش شرمین کے بستر کے پاس بٹھا رکھا تھا کہ جیسے ہی شرمین کچھ بتانے کے قابل ہوا، پولیس اپنی کارروائی شروع کردے گی۔

لیپسکی کو آتے دیکھ کر اوسلین نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کے نرس سے کہا۔

"وہ مصیبت آرہی ہے بے بی۔ مگر میں اور تم کسی نہ کسی وقت ساتھ ساتھ کہیں جائیں گے اور کچھ نہ کچھ کریں گے۔"

نرس نے لیپسکی کے قریب آنے پر اسے بھی ایک مسکراہٹ سے نوازا مگر لیپسکی نے اسے نظرانداز کردیا۔ اس وقت اسے اخبار ہیرالڈ میں اپنی ایک دو کالمی فوٹو کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

"کیا وہ بولنے کے قابل ہوگیا ہے" اس نے اوسلین سے پوچھا۔

"ہاں وہ ہوش میں آگیا ہے مگر میں نے تمہارے خیال سے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ صرف پانچ منٹ بات کی جاسکتی ہے۔" اوسلین نے جواب دیا۔ لیپسکی نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

"تم نے ٹھیک کیا" وہ بولا "اب تم اپنی نرس کے پاس واپس جاؤ اور یہ معاملہ مجھ پر چھوڑدو۔"

لیپسکی، شرمین کو جانتا تھا۔ اس نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا کہ اسے شہر کے تمام اخباروں کے جملہ رپورٹروں سے ذاتی طور پر واقف ہونا چاہیے۔ جب وہ اسپتال کے اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا تو بستر پر لیٹے، پٹیوں میں بندھے آدمی کو دیکھ کر اسے افسوس ہوا۔ شرمین کے چہرے کا زیادہ حصہ پٹیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

"ہیلو دوست!" وہ ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولا "ڈاکٹر نے کہا ہے، تم سے صرف پانچ منٹ بات کی جاسکتی ہے اس لیے ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا جس نے تمہاری یہ حالت بنائی ہے؟"

"نہیں۔ جیسے ہی میں اپنی کار میں بیٹھا، کسی نے میرے سر پر کوئی چیز ماردی" شرمین نے مشکل سے بولتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا ٹوٹا ہوا جبڑا اگرچہ تار سے باندھ دیا گیا تھا مگر اسے بولنے میں بڑی تکلیف ہورہی تھی "دیکھو لیپسکی، میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں۔ کیا تم چیک کروگے، نرس نے مجھے بتایا ہے کہ نہ وہ یہاں مجھے دیکھنے آئی اور نہ اس نے فون کیا۔ اسے یقینا معلوم ہوا ہوگا کہ مجھے کیا حادثہ پیش آیا ہے۔ خدا کے لیے معلوم کرو۔ وہ کہاں ہے، کیوں نہیں آئی؟"

لیپسکی نے بہ مشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔ وہ شرمین کی محبوبہ کے لیے پریشان ہونا نہیں چاہتا تھا۔ اسے تو کوئی ایسا سنسنی خیز بیان چاہیے تھا جو اس کی تصویر اخبار کے صفحۂ اول پر شائع کروادے۔

"ضرور... میں ضرور اس کے بارے میں معلوم کروں گا" اس نے جواب دیا "تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم بالکل نہیں دیکھ سکے کہ تمہارے سر پر کس نے ضرب لگائی تھی؟"

شرمین کی وہ آنکھ جو پٹی سے باہر تھی، بند ہوگئی۔ وہ کافی دیر تک خاموش لیٹا رہا۔ تب پھر دوبارہ کوشش کرکے بولا "میں نے کچھ نہیں دیکھا لیپسکی! اس کا نام نونا جیسی ہے۔ وہ نمبر ۱۸۹۰ لیکس زنگٹن روڈ پر رہتی ہے۔ وہ راکٹ ریسرچ اسٹیشن پر کام کرتی ہے۔ کیا تم مہربانی کرکے معلوم کروگے کہ وہ مجھے دیکھنے کیوں نہیں آرہی ہے؟"

لیپسکی بری طرح چونک گیا۔ ایک لمحے کے لیے اسے یقین نہیں آیا کہ جو کچھ اس نے سنا، درست ہے۔

"راکٹ ریسرچ اسٹیشن۔" اس نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں۔" شرمین نے جواب دیا "وہ دو سال پہلے پال فوسٹر کی اسسٹنٹ رہ چکی ہے۔ میں اس کے بارے میں بہت پریشان ہوں۔ ہم شادی کرنے والے تھے۔"

شرمین تیز سانسیں لینے لگا۔ اتنی دیر بولنا بھی اس کے لیے بڑا دشوار تھا۔ لیپسکی کھڑا ہوگیا۔ اس کی آنکھیں جوش سے چمکنے لگی تھیں۔

"الیگس زنگٹن روڈ۔ نمبر ۱۸۹۰۔ یہ ہی پتا بتایا نا تم نے۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"تم اطمینان رکھو۔" لیپسکی نے کہا "میں وہیں جارہا ہوں اور جو صورتِ حال ہوگی، تمہیں اس سے اطلاع دوں گا۔"

وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔ "پال فورسٹر کی معاون" اس نے سوچا۔ کیا کوئی اہم معاملہ اس کے راستہ میں آگیا ہے۔ اوسلین اب بھی اسی نرس سے باتیں کررہا تھا۔ لیپسکی اس کے پاس تیزی سے گزرتا چلا گیا۔ وہ اپنی کار کی طرف جارہا تھا۔ اوسلین اسے گھورتا رہ گیا۔

"یہ آدمی کبھی سکون سے کام نہیں کرتا۔" اس نے نرس سے کہا "مگر میں بڑے سکون سے کام کرتا ہوں۔"

"اچھا اب میں چلتی ہوں۔" نرس نے ہنستے ہوئے بولی "تو آج رات کو ملوگے؟"

"ضرور کیوں نہیں بے بی۔" اوسلین نے قہقہہ لگایا "رات آٹھ بجے ڈیوٹی سے فارغ ہوں گا، تب میں اور تم گھومنے چلیں گے۔ میں تمہیں ایسی چیز دکھاؤں گا کہ حیرت میں رہ جاؤں گی۔"

"میں اندازہ لگا سکتی ہوں۔" نرس نے کوریڈور میں ایک جانب چلتے ہوئے جواب دیا۔

لیپسکی نے اپنی مطلوبہ عمارت کے سامنے کار روک دی۔ نیچے اترا اور سیڑھیاں طے کرتے ہوئے بلڈنگ میں داخل ہوگیا۔ لابی میں لگے ہوئے لیٹر بکسوں سے معلوم ہوا کہ نونا جیسی کا اپارٹمنٹ

تیسری منزل پر ہے۔ اس نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ ایک بجنے میں بیس منٹ تھے۔ نونا اس وقت اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں بلکہ ڈیوٹی پر ہوگی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ ایک جانب دیوار پر بلڈنگ کی مالکہ مسز واٹسن کا نام لکھا تھا اور ایک تیر کے ذریعے ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کا اپارٹمنٹ اس جانب ہے۔ لیپسکی نے دروازے پر پہنچ کر گھنٹی بجائی۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور مسز واٹسن نے دروازے سے جھانک کر تیز نظروں سے گھورا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ملازمت کے دوران لیپسکی سینکڑوں مکان مالکاؤں سے مل چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ان سے کس طرح بات کرنا چاہیے۔ اس نے سوچا، اس بوڑھی عورت سے محتاط رہ کر بات کرنا ہوگی۔ اس نے ہیٹ اتارتے ہوئے اپنا شناختی بیج دکھایا۔

"میرا تعلق محکمۂ پولیس سے ہے مادام! میرا خیال ہے تم کچھ میری مدد کر سکتی ہو۔"

"یہاں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہے مسٹر۔" مسز واٹسن نے بیج کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں مس جیسی کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" لیپسکی نے کہا "مسز واٹسن کے چہرے پر ناگواری کا تاثر ظاہر ہوا۔"

"ارے وہ چور لڑکی۔" وہ بولی "وہ ایک ہفتہ قبل ہی جا چکی ہے اور اچھا ہی ہوا۔"

"چور۔ مجھے معلوم نہیں مگر تم نے یہ کیوں کہا۔"

"تم پولیس میں ہو اور تم نہیں جانتے۔"

"اگر میں شہر میں ہر ایک کے بارے میں معلومات رکھنے کی کوشش کروں تو اپنا کام نہیں کر سکتا۔" لیپسکی نے جواب دیا "کیا ہوا تھا۔"

مسز واٹسن نے پوری تفصیل سے بتایا اور لیپسکی توجہ سے سنتا رہا۔

"چار دن پہلے ٹیکساس سے اس کی کزن آئی تھی اور اس کا سامان لے گئی۔" وہ آخر میں بولی۔

"اس کی کزن۔"

"ہاں مگر وہ بھی کوئی حرّافہ تھی۔ بتا رہی تھی کہ وہ جیسی کو اپنے ساتھ ٹیکساس لے جا رہی ہے۔"

"کیا اس نے اپنا نام بتایا تھا؟"

"اس نے اپنا نام شیلا میسن بتایا تھا۔" مسز واٹسن نے سوچ کر جواب دیا۔

"کوئی پتا بھی بتایا تھا۔"

"نہیں۔ مجھے اس کے پتے کی کیا ضرورت تھی۔"

"اس کا حلیہ بتا سکتی ہو۔" لیپسکی نے اپنی نوٹ بک نکالتے ہوئے پوچھا۔

"سرخ بال تھے اور نیلی آنکھیں۔ منی اسکرٹ پہنے تھی۔"

"عمر کیا ہوگی؟"

"شاید بائیس یا تیئس سال۔"

لیپسکی نے مزید سوالات کیے اور پھر مطمئن ہو کر اس نے اس عورت سے وہ سب باتیں معلوم کر لیں جو وہ جانتی تھی۔ پھر وہ شکریہ ادا کر کے باہر نکلا۔ ایک قریبی فون بوتھ سے اس نے اسٹیٹ اسپتال فون کیا اور قدرے دشواری سے ڈیٹکٹو اوسلین سے بات کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"سنو۔" اوسلین کے آنے پر لیپسکی نے کہا "شرمین سے پوچھو کہ کیا وہ نونا کی کسی کزن شیلا کو جانتا ہے جو ٹیکساس میں رہتی ہے۔

"کیا تم سن رہے ہو۔" دوسری طرف سے اوسلین کے سانسوں کی آواز آ رہی تھی۔

"کیا تمہارا ہاتھ ابھی تک اس نرس کی اسکرٹ پر تو نہیں۔" لیپسکی نے پوچھا۔

"کیا بات کر رہے ہو۔" اوسلین نے فوراً جواب دیا "وہ کہیں میرے آس پاس بھی نہیں ہے۔"

"بدقسمتی ہے تمہاری۔ بہرحال شرمین کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ وہ نونا کی کزن کے بارے میں کیا جانتا ہے۔"

لیپسکی کو تین چار مرتبہ اپنی بات دہرانی پڑی تب کہیں جا کر اسے اطمینان ہوا کہ اوسلین اس کی بات سمجھ گیا ہے۔ اوسلین ہولڈ آن کہہ کر چلا گیا۔ خاصی دیر کے بعد وہ واپس آیا۔

"شرمین کہتا ہے کہ نونا کی کوئی کزن نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی رشتے دار ہی نہیں ہے۔"

"تمہیں یقین ہے، اس نے یہ ہی کہا تھا۔"

"اس نے یہ ہی کہا تھا۔ نہ کوئی کزن، نہ کوئی رشتے دار میرے خیال ہے، نونا بڑی خوش قسمت ہے۔"

لیپسکی نے ریسیور رکھ دیا اور فوراً کورٹ ہاؤس پہنچا۔ نونا کی گرفتاری، اس کے مقدمے اور سزا کے بارے میں معلومات کرنے میں اسے آدھ گھنٹا خرچ کرنا پڑا۔ اسے ہیڈ کوارٹر سے روانہ ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔ بیگلر یقیناً سوچ رہا ہوگا کہ وہ کہاں رہ گیا۔ لیپسکی نے کس قدر ہچکچاتے ہوئے ہیڈ کوارٹر فون کیا۔

"سنو بیگلر، میرا خیال ہے کہ میں کسی اہم سراغ کی راہ پر ہوں۔ مجھے مزید دو گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ جب میں اپنی رپورٹ دوں گا تو چیف اچھل پڑے گا۔"

"تم فوراً واپس آؤ۔" بیگلر نے تیزی سے کہا "یہاں میرے پاس کوئی نہیں ہے اور کام کا ڈھیر لگ گیا ہے۔ سن رہے ہو فوراً آؤ۔"

"نہیں۔ میں کچھ نہیں سن رہا ہوں۔ میرے کان کا پردہ پھٹ گیا ہے۔" لیپسکی نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

بیس منٹ بعد وہ اصلاحِ نسواں جیل خانے کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ گیٹ مین کو جانتا تھا۔ اس سے بات کی۔ مزید اتفاق یہ تھا وہ

بس بھی کھڑی تھی جو آزاد ہونے والے قیدیوں کو شہر لے جاتی ہے۔ اس نے ڈرائیور سے بات کی۔ اس نے لولو ڈاج کے بارے میں سنا تھا۔ جیل کے ریکارڈ سے اس نے لولو ڈاج کا پتا معلوم کیا اور پھر شہر چل پڑا۔ ایک گھنٹے کی تلاش کے بعد وہ اسے ایک بار میں مل گئی۔ اس نے لیپسکی کو صرف ان دو آدمیوں کا حلیہ بتایا جو نوتا کو ساتھ لے گئے تھے بلکہ اس کار کا نمبر بھی جس میں اسے لے جایا گیا تھا۔

وہ چار بجے کے بعد ہیڈ کوارٹر پہنچا تو دیکھا کہ بیگلر گشتی پولیس کے تین جوانوں سے 'جنہیں اس نے گشت پر بلایا تھا' کام چلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

"مجھے معلوم ہے' تمہیں یہاں دشواری پیش آرہی ہے۔" لیپسکی' بیگلر کے کچھ کہنے سے پہلے بول اٹھا "مگر ایک اہم سراغ میرے ہاتھ آیا ہے۔ چیف کہاں ہے۔"

"تمہیں نکالا جارہا ہے لیپسکی" بیگلر نے مٹھیاں بھینچ کر کہا "میں نے تمہاری رپورٹ کردی ہے اور اگر تمہیں برطرف نہیں کیا گیا تو میں....."

"بس کچھ مت کہنا ورنہ پچھتاؤ گے۔" لیپسکی نے بات کاٹی "چیف کہاں ہے۔" بیگلر نے ٹیرل کے آفس کی طرف اشارہ کیا۔

"چیف خود تمہیں پوچھ رہے تھے۔ شاید برطرفی کا حکم سنانے کے لیے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

"انتظار کرو۔" لیپسکی نے مسکرانے لگا "شرلاک لیپسکی بڑا قیمتی سراغ لے کر آیا ہے۔"

○☆○

ساحلِ سمندر پر کرائے کے اس بنگلے میں جس میں تھیا فورسٹر رہتی تھی' دو بیڈ روم اور ایک بڑا سا رہائشی کمرا تھا۔ اس کے اردگرد پام کے درختوں کی قطار اور پھولوں کی گھنی جھاڑیاں تھیں جنہوں نے اسے بڑی حد تک چھپالیا تھا۔ بنگلہ پیراڈائز سٹی کے مغربی ساحل پر واقع ان محبت گاہوں میں سے ایک تھا جن میں ہونے والی سرگرمیوں کو دیکھنے والی کوئی آنکھ نہیں تھی۔ پال کے سینی ٹوریم میں بند کیے جانے اور اپنے خوف پر قابو پانے کے بعد اس نے پیراڈائز سٹی میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے شہر میں بہت سے دوست تھے۔ امریکن گورنمنٹ اسے معقول پنشن دے رہی تھی اور ایسے کئی افراد تھے جو اس کی نظر التفات کے عوض اس کی آمدنی میں اضافہ کرتے رہتے تھے۔ تھیا ایک فاحشہ عورت تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر اس نے پال فورسٹر سے شادی کیوں کرلی تھی۔ شاید اس کا یہ خیال تھا کہ پال بہت بڑا سائنس داں بننے کے بعد بے حد مالدار ہوجائے گا اور دولت کی اس کی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت تھی۔ کوئی ایسا کام نہیں تھا جو وہ دولت کے لیے کرنے پر آمادہ نہ ہوجائے۔ وہ جانتی تھی کہ مرد اس کے حسن اور جوانی پر لٹو ہوجاتے ہیں اور وہ اس کو اچھی قیمت پر فروخت کرنا خوب جانتی تھی۔ وہ اپنے تیس سالہ جسم کو بڑی مہارت سے آراستہ کرتی تھی۔

جاسوس میکس جیکوبی سوا گیارہ بجے صبح بنگلے پر پہنچا تھا۔ اس کے ساتھ ڈک ہارپر اور قل بیٹس بھی تھے۔ ہارپر اور بیٹس دو نوجوان ڈیٹکٹو تھے اور اس وقت سادہ لباس میں تھے۔ جیکوبی کار سے اترا۔

"چاروں طرف اچھی طرح دیکھ لو۔" اس نے کہا "اگلے سات گھنٹے تک تم یہیں رہوگے مگر سب کی نظروں سے چھپے ہوئے۔ اگر پال نظر آئے تو خیال رکھنا۔ یہ آدمی وی آئی پی ہے۔ خطرناک بھی ہوسکتا ہے اور مسلح بھی۔ نرمی سے قابو پانے کی کوشش کرنا۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے مگر یاد رکھنا کہ وہ پاگل ہے۔"

"ہم سمجھ گئے۔" ہارپر نے جواب دیا اور بیٹس کے ساتھ جھاڑیوں کے پیچھے پوشیدہ ہوگیا۔

جیکوبی نے آگے بڑھ کر بنگلے کے دروازے پر لگا ہوا گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کئی منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی جیسے دوسرے مردوں کی ہوجاتی تھی جو تھیا فورسٹر کو دیکھنے کے موقع پاتے تھے۔ اس نے جیکوبی کو غور سے دیکھا۔ اس کے تندرست و توانا سراپے کا جائزہ لیا اور مسکرانے لگی۔ جیکوبی بڑا فرض شناس آفیسر تھا۔ اس نے جلدی جلدی خود کو سنبھال لیا اور اپنا بیج دکھایا۔

"معاف کرنا مادام! میں ہیڈ کوارٹر سے آیا ہوں اور مجھے تمہارے بنگلے کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔"

تھیا کی مسکراہٹ غائب ہوگئی' نگاہوں میں سختی آگئی اور اس نے بھویں اچکاتے ہوئے کہا "پولیس گارڈ۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔"

"ابھی یہ خبر عام نہیں ہوئی ہے مگر بات یہ ہے کہ ڈاکٹر پال فورسٹر سینی ٹوریم سے فرار ہوگئے ہیں۔"

وہ اس خوب صورت عورت میں اچانک ہونے والی تبدیلی دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کی نیلی آنکھوں کی چمک غائب ہوگئی تھی اور چہرے کا رنگ زرد پڑگیا تھا۔

"پال۔" تھیا کی آواز کانپ رہی تھی "کیا..... کیا وہ فرار ہوگیا ہے؟"

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مادام۔ تمہاری مسلسل نگرانی....."

"اوہ شٹ اپ۔" تھیا نے جیکوبی کے پیچھے سنسان ریت اور سمندر کو دیکھا "اندر آجاؤ۔"

جیکوبی اس کے پیچھے ایک کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی حالت سے ظاہر تھا کہ گزشتہ رات وہاں شراب کی دعوت اڑائی گئی ہے۔ خالی گلاس اور بوتلیں' سگریٹ کے ٹوٹوں سے بھری ایش ٹرے۔ قالین پر بکھرے ہوئے تاش کے پتے' اپنی داستان خود بیان

کررہے تھے۔ تھیا کو اس بات کی پروا نہیں تھی کہ اس کا گھر کیسی حالت میں نظر آتا ہے۔ ایک نیگرو عورت سہ پہر کو صفائی کرنے آتی تھی۔

"وہ بھاگنے میں کیسے کامیاب ہوا۔" تھیا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔" بیگر نے ہدایت کردی تھی کہ وہ کوئی بات منہ سے نہ نکالے "مگر بہرحال بھاگ گیا؟"

"کوئی اپنا کام ٹھیک سے انجام نہیں دیتا۔" تھیا اپنے شاک پر قابو پاچکی تھی "وہ ان کے قبضے میں تھا پھر انہوں نے اسے کیوں بھاگنے دیا۔ وہ خطرناک ہے' پاگل ہے۔ اسے کیوں جانے دیا گیا؟"

"ہم اسے تلاش کررہے ہیں مادام اور جلد ہی پکڑلیں گے مگر کیپٹن ٹیرل نے مناسب خیال کیا کہ جب تک وہ آزاد ہے تمہاری حفاظت کی جائے۔"

"اگر وہ یہاں آتا ہے تو کیا ہوگا؟"

"پکڑا جائے گا۔ ہمیں دن رات تمہاری حفاظت کرنے کا حکم ملا ہے۔"

"مگر اسے کیسے معلوم ہوگا کہ میں یہاں رہتی ہوں۔"

"کیپٹن ٹیرل نے سوچا کہ کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔"

"چنانچہ مجھے مسلسل دیکھا جاتا رہے گا۔" تھیا کو اچانک احساس ہوا کہ اس کی نگرانی کا مطلب کیا ہوگا۔

"وہ تمہاری کسی بات میں مداخلت نہیں کریں گے۔" جیکوبی نے کہا "وہ صرف نگرانی کرنے آئے ہیں۔"

"اچھا جاؤ۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

"کیا میں بنگلے کو ایک نظر دیکھ سکتا ہوں۔ کھڑکیاں اور دروازے چیک کرنا بہتر ہوگا۔"

"ابھی نہیں بعد میں.... اور خدا کے لیے دفع ہوجاؤ۔" تھیا نے تیزی سے کہا۔

"بہت اچھا مادام۔" جیکوبی نے جواب دیا اور باہر نکل گیا۔

تھیا نے ایک کھڑکی سے اسے جاتے دیکھا اور جیسے ہی وہ جھاڑیوں کے پیچھے غائب ہوا جلدی سے گھوم کر بیڈروم کی طرف چلی۔ جہاں پروس ایڈکن خوف زدہ بیٹھا تھا۔ وہ پیراڈائز سٹی کے ایک کیسینو میں کام کرتا تھا۔ وہ رات کو کیسینو میں اپنے فرائض انجام دیتا تھا اور دن میں تھیا کے ساتھ رہتا تھا۔ رات میں جو مرد تھیا سے ملنے آتے تھے وہ اس کے اطمینان کے لیے کافی نہیں تھے۔

"کون تھا۔" ایڈکن نے پوچھا۔

"پولیس۔ پال گذشتہ رات بھاگ نکلا ہے۔" تھیا نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارا شوہر۔ وہ پاگل..... وہ فرار ہوگیا ہے۔" ایڈکن چونک گیا۔

"ہاں' اور اب میرے بنگلے پر پولیس گارڈ پہرا دیں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ یہاں آرہا ہے۔"

"میں کیا بتاسکتی ہوں۔ اسے کیسے معلوم ہوگا کہ میں یہاں ہوں۔"

"تب پھر گارڈ کیوں بھیجے گئے ہیں؟"

"احمقانہ سوالات مت کرو۔ مجھے ایک ڈرنک دو۔ مجھے بڑا شاک لگا ہے۔ تم اتنی بات نہیں سمجھ سکتے۔"

"تمہیں شاک لگا ہے۔ تمہارے خیال میں مجھ پر اس خبر کا کیا اثر ہوا ہوگا۔" ایڈکن چیخ کر بولا "میں جارہا ہوں۔ کیا تمہارے خیال میں' میں مرنا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس پاگل نے تمہارے اس بوائے فرینڈ کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ مجھے اپنی آنتیں نکلوانے کا شوق نہیں ہے۔ میں بھرپایا۔ آئندہ مجھ سے دور رہنا۔ میں کسی پاگل کے ہاتھوں مارا جانا پسند نہیں کرتا۔"

"تم مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔"

"تمہارے پاس پولیس ہے۔ وہ تمہارا دل بہلائے گی۔ اگر اس پاگل نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو.... تم پولیس کے ساتھ لطف اٹھاؤ۔ میں جارہا ہوں۔"

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اتنے بزدل ہو۔"

"جب ایک پاگل کے ہاتھوں چاقو کھانے کا معاملہ ہو تو میں بزدل سے بھی کچھ زیادہ ہوں۔"

تھیا کندھے جھٹک کر لاؤنج میں چلی گئی اور ایک گلاس میں وہسکی انڈیل کر ایک ہی سانس میں چڑھا گئی۔ سگریٹ سلگاتے ہوئے اس نے سوچا کہ شاید ایڈکن کا چلا جانا ہی بہتر ہے۔ پیراڈائز سٹی میں رہتے ہوئے وہ کوئی دوسرا اسکینڈل گوارا نہیں کرسکتی تھی۔ جلدی ہی پریس کو اس کے یہاں رہنے کے بارے میں معلوم ہوجائے گا اور وہ ایڈکن کو اس کے ساتھ پاتے تو یہ کوئی اچھی بات نہ ہوتی۔ تب اسے یاد آیا کہ ایک مقامی بینک کے صدر ولیس مارش کو آج رات اس کے پاس آنا ہے مگر دو گارڈوں کی موجودگی میں وہ اسے آنے کی اجازت کیسے دے سکتی ہے اور تب اسے اچانک احساس ہوا کہ ان گارڈز کی موجودگی سے کیا ہوگا۔ اس کے مرد دوست جو سب کے سب شادی شدہ تھے' اس لیے بنگلے پر آتے تھے کہ وہ عام نظروں سے پوشیدہ تھا۔ وہ ایک سنسان سی جگہ پر واقع تھا۔ وہ عام پبلک میں اس کے ساتھ دیکھے جانے سے ڈرتے تھے۔ اب وہ آنا بند کردیں گے اور اس کی آمدنی بند ہوجائے گی۔ اس پر قرضوں کا بوجھ تھا۔ وہ اس ہفتے کے آخر تک اپنے مرد دوستوں سے کم سے کم چھ سو ڈالرز حاصل کرنے کی توقع رکھتی تھی مگر اب وہ انہیں یہاں بلانے کی ہمت نہیں کرسکتی۔ انہیں فون کرکے کوئی بہانہ بنانا پڑے گا۔ مگر بہانہ بھی کب تک' وہ اخبارات پڑھ کر حقیقت سے آگاہ ہوجائیں گے۔

ایڈکن بیڈروم سے ایک سوٹ کیس لیے نکلا۔

"میں جارہا ہوں بے بی۔" اس نے کہا "اب پولیس کے ساتھ رنگ رلیاں مناؤ۔"

تھیا نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی پروا نہیں کی۔ اس کا ذہن اپنا اگلا قدم اٹھانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

○☆○

ایک بجے دوپہر کو یہ خبر عام ہوگئی کہ ڈاکٹر پال فورسٹر امریکی راکٹ ریسرچ میں چوٹی کا سائنس داں جو ذہنی بریک ڈاؤن کے نتیجے میں دو سال سے ایک سینی ٹوریم میں زیرِ علاج تھا' بھاگ نکلا ہے۔ مقامی ٹی وی اسٹیشن نے معمول کے پروگرام روک کر ناظرین کو پال فورسٹر کی تصویر دکھائی۔ مقامی ریڈیو اسٹیشن نے اس کے فرار کی خبر نشر کی۔ پیراڈائز ہیرالڈ نے ایک خصوصی ضمیمہ نکالا جو ڈھائی بجے تک سڑکوں پر آگیا تھا۔ عوام سے درخواست کی گئی تھی کہ پال فورسٹر کی تلاش میں مدد دیں۔

"اس آدمی کو اشتعال دلانے کی کوشش نہ کریں۔" ریڈیو اناؤنسر نے خبردار کیا "وہ تشدد پر اتر سکتا ہے۔ فوراً ہیڈکوارٹر کو فون کریں جس کا نمبر پیراڈائز سٹی ۲۲۲۲ ہے۔"

سی آئی اے کے مقامی سربراہ ہملٹن کو پریس سے نمٹنے کی ذمے داری سونپی گئی تھی۔ اس نے اپنا مرکزی دفتر سٹی ہال میں قائم کیا تھا۔ ابھی تک کسی کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی تھی کہ وارن بھی شہر میں موجود ہے۔ وہ بدستور اپنے ہوٹل میں مقیم تھا۔ چنانچہ ٹیرل' ولیم اور لیپسکی ایک پولیس کار میں پہنچے۔ لیپسکی کی رپورٹ سے ٹیرل کو یقین ہوگیا تھا کہ ضرور کوئی سازش کام کررہی ہے اور اب وہ وارن کو بتانے گیا تھا۔ وہ لیپسکی کی زندگی کا ایک یادگار موقع تھا جب اس نے رپورٹ پیش کی کہ گذشتہ گھنٹوں میں وہ کیا کرتا رہا ہے اور اس کی رپورٹ نہ صرف وارن نے بڑے انہماک اور دلچسپی سے سنی بلکہ جوناتھن بھی ہرمین کے چیف ہاؤس میں کانوں سے ہیڈ فون لگائے سب کچھ سن رہا تھا۔ جب لیپسکی نے اپنی رپورٹ ختم کی تو وارن نے پیراڈائز ریسرچ اسٹیشن کو فون کیا۔ مختصر سی بات کی اور ریسیور رکھ دیا۔

"نونا کام پر واپس نہیں پہنچی۔" اس نے ٹیرل کو بتایا "کوئی بھی ملازم جسے کورٹ سے سزا ہوجائے خود بخود اپنی سروس سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ چنانچہ ریسرچ اسٹیشن والے اس کی واپسی کے متوقع نہیں تھے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس لڑکی شیلا کا واقعی کوئی وجود ہے اور کیا وہ ٹیکساس میں رہتی ہے۔ کیا ہم اس کا پتا لگا سکتے ہیں۔"

"میں کوشش کروں گا مگر ہم جانتے ہیں کہ نونا کا کوئی رشتے دار نہیں تھا۔ اس لیے مجھے شبہ ہے کہ شیلا کا ٹیکساس میں کوئی وجود ہوگا۔" ٹیرل نے کہا۔

"اور وہ جو اسٹور کا ڈیٹکٹو ہے۔" وارن نے کہا "میں اسے بھی چیک کرانا چاہتا ہوں۔ ہم یقینی طور پر معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس نے نونا کو زیور چراتے دیکھا تھا۔ اگر اس سے بازپرس کی جائے تو ممکن ہے' وہ اعتراف کرلے کہ اس نے جھوٹ بولا تھا۔ یہ بہت اہم بات ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اگر نونا کو پھانسا گیا تھا تو ہمیں یقین ہوجائے گا کہ اس واقعے کے پسِ پشت کوئی سازش کام کررہی ہے۔"

"اس سے جاکر پوچھو۔" ٹیرل نے لیپسکی سے کہا "اگر وہ زبان کھولنے پر تیار نہ ہو تو پکڑ کر ہیڈکوارٹر لے آؤ۔"

"یس سر۔" لیپسکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

ادھر یہ ساری باتیں سنتے ہوئے جوناتھن نے ریسیور اٹھا کر باہر کی لائن مانگی۔ جب مل گئی تو اس نے ایک نمبر ڈائل کیا۔ لیوسلک نے فوراً جواب دیا۔

"پولیس اس اسٹور ڈیٹکٹو سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے۔" جوناتھن نے کہا "وہ اس سے حقیقت کا اعتراف کراسکتی ہے اور ممکن ہے' وہ تمہارا حلیہ پولیس کو بتادے۔ اس کا منہ بند کردو۔ جلدی۔ پولیس عنقریب اسٹور پہنچنے والی ہے۔" جب اس نے ریسیور رکھا تو وارن کو کہتے سنا۔

"وہ دو آدمی جو نونا کو ساتھ لے گئے تھے' ہمیں انہیں بھی تلاش کرنا ہے۔"

"میں اس سلسلہ میں کوشش کررہا ہوں۔" ٹیرل نے جواب دیا "ہم لولو ڈاج سے رابطہ قائم کررہے ہیں۔ اس نے ان دونوں آدمیوں کو اچھی طرح دیکھا تھا۔ اسے یقین ہے کہ وہ پولیس آفیسر تھے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ نہیں تھے۔ البتہ وہ سابقہ پولیس والے ہوسکتے ہیں جو کسی ایجنسی میں کام کررہے ہوں۔ ہمارے پاس تمام سابقہ پولیس افسروں کے فوٹو موجود ہیں۔ جیسے ہی لولو ڈاج سے رابطہ قائم ہوا' ہم اسے ہیڈکوارٹر لاکر یہ فوٹو دکھائیں گے۔"

جوناتھن کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پسینے پسینے ہوگیا ہو۔ یہ خطرناک بات تھی۔ اگر پولیس نے ایجنسی کے ان آدمیوں کی گرفتار کرلیا تو وہ اپنا منہ بند نہیں رکھ سکیں گے۔ اب وہ خوف زدہ ہونے لگا تھا۔ یہ آپریشن گڑبڑ ہوتا جارہا تھا۔ ایجنسی پولیس کو اس کا نام بھی بتادے گی۔ ایجنسی کے انچارج پر اسے بھروسا نہیں تھا۔ وہ چند لمحے ہچکچایا پھر ایک دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ اس مرتبہ کیگان نے جواب دیا۔

"پولیس لولو ڈاج نام کی ایک عورت کو تلاش کررہی ہے۔" جوناتھن نے کہا "وہ وہائٹ اور فوکس کو شناخت کرسکتی ہے۔ ہیڈکوارٹر جاؤ اور جیسے ہی پولیس اس عورت کو لائے اس کا منہ بند کردو۔ سمجھ گئے۔"

"کیا لولو ڈاج؟ ہاں میں اسے جانتا ہوں۔" کیگان نے جواب دیا "او۔کے میں ابھی جارہا ہوں۔"

اس کے بعد جوناتھن نے ڈیٹکٹو ایجنسی کو فون کیا۔

"فوکس اور وہائٹ کو فوراً میکسیکو روانہ کردو۔" اس نے ہدایت کی "ابھی اسی وقت۔ میں انہیں امریکا سے باہر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"او کے۔" ایک آدمی نے جواب دیا "کیا کوئی خطرہ ہے۔"
"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔ سوالات مت پوچھو۔" جوناتھن نے غصے سے کہا اور دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔
جب لیپسکی پیراڈائز سیلف سروس اسٹور میں پہنچا تو گاہکوں کا ہجوم دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ایسا ماحول اس کے لیے نامانوس تھا۔ بڑی مشکل سے لوگوں کی بھیڑ میں اپنی جگہ بناتا ہوا ایک کاؤنٹر تک پہنچا اور ایک سیلز گرل سے پوچھا۔
"اسٹور کا ڈیٹکٹو فرینڈلے کہاں ہے؟"
"معلوم نہیں۔" لڑکی نے لاپروائی سے جواب دیا اور انگلی سے اشارہ کیا "شاید وہاں سو رہا ہو اور اگر وہاں نہیں ہے تو خدا جانے کہاں ہوگا۔"
لیپسکی اس دروازے کی طرف جارہا تھا جس طرف لڑکی نے اشارہ کیا تھا تو ایک دبلے اور لمبے آدمی سے جس کی ایک آنکھ شیشے کی تھی، ٹکرا گیا۔
"دیکھ کر نہیں چلتے ہو۔" لیپسکی غرایا۔
"معافی چاہتا ہوں۔" اس آدمی نے کہا اور جلد ہی ہجوم میں غائب ہوگیا۔
لیپسکی نے دروازہ کھولا۔ ایک بڑا اسٹور روم تھا۔ فرینڈلے لکڑی کی ایک پیٹی پر بیٹھا تھا۔ اس کی پیشانی کے درمیان ایک سوراخ تھا جس سے خون بہہ رہا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ لیپسکی نے اسے ہاتھ ہی لگایا تھا کہ پیٹی سے لڑھک کر فرش پر گر گیا۔

○☆○

ڈیٹکٹو سمس جب لولو ڈاج کے پاس پہنچا تو وہ ایک بوڑھے گاہک سے شرائط پر بات کررہی تھی اور گاہک یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جائے یا نہ جائے۔ وہ دونوں اس وقت نائٹ اینڈ ڈے بار میں بیٹھے تھے جہاں لولو ڈاج اپنا شکار کھیلتی تھی۔ جیسے ہی لولو ڈاج نے سمس کو دیکھا' گاہک سے بولی۔
"پولیس آرہی ہے ہنی۔ غائب ہوجاؤ۔"
اور بوڑھا اپنے اسٹول سے اٹھ کر تقریباً بھاگتے ہوئے بار سے نکل گیا۔ سمس نے اسے جانے دیا اور پھر لولو ڈاج سے کہا "چلو آؤ بے بی۔ ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔"
"اس شہر میں نہ جانے کتنے ہیں جنہیں میری ضرورت رہتی ہے۔" لولو ڈاج نے جواب دیا "مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں انہیں مل بھی جاؤں۔ پہلے اپنا مقصد بتاؤ۔"
"وہ دو آدمی یاد ہیں جو نونا کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔" سمس نے کہا "ہم انہیں تلاش کررہے ہیں۔ تم ہماری مدد کرسکتی ہو۔ میرے ساتھ چل کر کچھ فوٹو دیکھ لو تو ممکن ہے' وہ دو آدمی ان میں شامل ہوں۔ تم ہم سے تعاون کرو۔ کبھی وقتِ ضرورت یہ تعاون کام آسکتا ہے۔"
"کیوں مذاق کررہے ہو۔ پولیس کبھی کسی کے کام آتی ہے۔"
لولو ڈاج نے طنزیہ سے لہجے میں کہا "مگر وہ لڑکی نونا مجھے پسند تھی۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ تو کیا وہ بدمعاش پولیس کے آدمی نہیں تھے۔"
"معلوم نہیں۔ مجھے کبھی کوئی کچھ نہیں بتاتا۔"
"یہ بات میں سمجھ سکتی ہوں۔" لولو ڈاج نے پولیس کار میں بیٹھتے ہوئے کہا "مجھے تو اس بات پر بھی حیرت ہوگی کہ اگر تمہیں معلوم ہو کہ تم زندہ ہو۔"
جب وہ پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچے تو سٹی ہال کے کلاک نے نصف گھنٹا گزرنے والا گھنٹا بجایا۔ سڑک کے دوسری جانب تھنڈر برڈ میں کیگان بیٹھا انتظار کررہا تھا۔ جیسے ہی لولو ڈاج سیڑھیاں چڑھنے لگی اس نے اپنے سائلنسر لگے اعشاریہ ۳۸ بور کے ریوالور سے اس کے سر کی پشت کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبادیا۔

○☆○

ایلس گزشتہ تیس برس سے بیلویڈیر ہوٹل میں ملازمت کررہی تھی۔ اس کا کام کمروں کی صفائی ستھرائی کرنا تھا۔ اس کی عمر ستر سال تھی اس کے باوجود وہ اچھی صحت کی مالک تھی۔ ہوٹل کی انتظامیہ اسے بہترین چیمبر میڈ (صفائی کرنے والی) خیال کرتی تھی۔ اس کے سپرد ہوٹل کے دو بہترین سوئٹس کی صفائی کرنے کا کام تھا۔ وہ اور نیگرو لڑکا جوش صفائی کرنے کے علاوہ ان کمروں میں ٹھہرنے والوں کی ہر ضروری خدمت انجام دیتے تھے۔ ایلس صبح چھ اور شام کو آٹھ بجے صفائی کرتی تھی۔ خیال کیا جاتا تھا کہ ان اوقات میں گاہک یا تو سو رہے ہوتے ہیں یا پھر باہر گئے ہوتے ہیں۔
اس دن بھی وہ چھ بجنے سے چند منٹ پہلے وارن کے سوئٹ میں داخل ہوئی اور اپنا کام کرنے لگی۔ وہ بہت احتیاط اور باریک بینی سے خاک صاف کرتی تھی۔ جوناتھن میز کے نیچے مائکروفون لگاتے ہوئے اسے نظر انداز کرگیا تھا۔ ایلس کو خاک بہت بری لگتی تھی۔ کمرے کی کوئی چیز اس کے جھاڑن سے بچنے نہیں پاتی تھی۔ وہ میز کے نیچے سے بھی خاک جھاڑنے کی عادی تھی اور اس وقت جب کہ وہ گھٹنوں کے بل پر جھکی بڑی میز کے نیچے صفائی کررہی تھی اس نے مائکروفون دیکھ لیا۔ ایلس کو ٹی وی دکھائے جانے والے جاسوسی ڈرامے دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس نے فوراً اندازہ کرلیا کہ میز کے نیچے چپکا ہوا وہ کالا بٹن کوئی مائکروفون ہے۔ اس وقت تک ہوٹل کے تمام عملے کو معلوم ہوچکا تھا کہ اس سوئٹ میں ٹھہرنے والے وارن کا تعلق راکٹ ریسرچ اسٹیشن سے ہے۔ چنانچہ ایلس سمجھ گئی کہ کسی نے وارن کی باتیں سننے کے لیے مائکروفون لگایا ہے۔ یہ کام وارن کی مرضی سے ہوا ہے یا اس کے بغیر' یہ ایلس کو معلوم نہیں تھا لیکن اگر یہ اس کے علم کے بغیر لگایا گیا ہے تو اس بارے میں کوئی قدم اٹھانا ضروری تھا۔
ایلس نے ہوٹل کے ڈیٹکٹو سے مشورہ کرنے کے بارے میں سوچا مگر اس وقت جب کہ وہ فیصلہ کررہی تھی کہ ہوٹل کے جاسوس

سے یہ بات ابھی پوچھی جائے یا کام سے فارغ ہو کر' بیڈ روم کا دروازہ کھلا اور وارن ڈریسنگ گاؤن پہنے باہر آیا۔

"گڈ مارننگ ایلس۔" اس نے کہا "میرا خیال مت کرو۔ میں ٹیرس میں بیٹھ جاؤں گا۔ میں رات ٹھیک سے سو نہیں سکا۔ مجھے تھوڑی کافی لادو پھر اپنا کام کرتی رہنا۔"

"بہت اچھا جناب۔" ایلس نے جواب دیا۔

پھر وہ سروس روم میں گئی جہاں ہر وقت کافی تیار رہتی تھی۔ اس نے ایک چاندی کی کافی دانی میں کافی انڈیلی' اسے ایک پیالی کے ساتھ ٹرے میں رکھا اور واپس لوٹ گئی۔ ٹیرس میں اس نے ٹرے ایک میز پر رکھ دی۔

"شکریہ ایلس۔" وارن نے کہا۔

"معاف کیجئے۔" ایلس نے ہچکچاتے ہوئے کہا "مگر کیا آپ اس مائکروفون سے واقف ہیں جو آپ کی میز کے نیچے لگا ہے۔"

وارن پیالی میں کافی انڈیل رہا تھا کہ یہ سن کر بری طرح چونک گیا۔

"مائکروفون۔" اس نے جلدی سے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ جو چیک جایا کرتا ہے۔ آپ کی اس میز کے نیچے لگا تھا۔" ایلس نے بڑی میز کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے دکھاؤ۔" وارن اٹھ کھڑا ہوا۔

ایلس اسے لے کر میز کے پاس آئی۔ دونوں اپنے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئے اور ایلس نے اشارے سے مائکروفون دکھایا۔ اس سیاہ بٹن پر ایک نظر ڈالتے ہی وارن نے سمجھ لیا کہ ایلس غلط نہیں کہہ رہی تھی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ایلس۔ اب تم جاؤ۔" اس نے کہا "صفائی کرنے کی ضرورت نہیں۔" ایلس دروازے کی طرف چلی تو وارن نے آواز دی "سنو ایلس اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہنا ہے۔"

"میں سمجھتی ہوں جناب۔" ایلس نے جواب دیا اور چلی گئی۔

وارن نے ہملٹن کو فون کر کے مائکروفون کے بارے میں بتایا۔

"میں آرہا ہوں۔" ہملٹن نے کہا "تم کسی اور سوئٹ میں منتقل ہو جاؤ۔ ابھی میں اس مائکروفون کو چھیڑنا نہیں چاہتا اور اب ہم اس جگہ مزید کوئی گفتگو نہیں کر سکتے۔ میں اس ریسیور کا پتا لگانے کی کوشش کروں گا جہاں اس مائکروفون کے ذریعے سنی جانے والی باتیں ریکارڈ کی جارہی ہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا۔"

جوناتھن نے وارن اور ایلس کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن لیں۔ وہ جانتا تھا کہ اب اسے بڑی پھرتی سے عمل کرنا ہے۔ اسے ریسیور اور ٹیپ ریکارڈر سے نجات حاصل کرنا تھی۔ اس نے ہرمین کے سیکریٹری فرز کرٹ کو اٹھایا ہے جسے ہرمین اپنی عدم موجودگی میں ضروری کاموں سے نمٹنے سوئٹ میں ہی چھوڑ گیا تھا۔ اس نے کرٹ کو بتایا کہ مائکروفون دریافت کر لیا گیا ہے۔

"سروس لفٹ کے ذریعے جاؤ اور ٹیپ ریکارڈر کو ضائع کردو۔" جوناتھن نے کرٹ سے کہا "خیال رکھنا کوئی تمہیں دیکھ نہ سکے۔"

کرٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔ رہائشی کمرے میں جا کر ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور چلا گیا۔ جوناتھن کافی پریشان تھا۔ آج کل قسمت کچھ اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ جب اس نے یہ آپریشن شروع کیا تھا تو کافی آسان معلوم ہو رہا تھا۔ اب وارن کو یقین ہو گیا ہو گا کہ پال فورسٹر کے فرار کے پس پردہ اس سے کہیں زیادہ کچھ ہے جتنا بظاہر معلوم ہو رہا تھا اور وہ ضرور سمجھ جائے گا کہ کوئی اس فارمولے کے حل کے پیچھے پڑا ہے اور یہ ایک ایسی بات تھی جس سے ہرمین بچنا چاہتا تھا۔ جوناتھن کو یہ یقین تھا کہ جلد ہی پورا ہوٹل سی آئی اے کے ایجنٹوں سے بھرا ہو گا اور وہ ہر کمرا چیک کر رہے ہوں گے۔

ہوٹل کی انتظامیہ نے وارن کو تیسری منزل کا ایک سوئٹ پیش کیا اور جب تک اس نے سوئٹ کو بڑی باریک بینی سے چیک کر کے یہ یقین نہیں کر لیا گیا کہ وہاں کوئی خفیہ مائکروفون نہیں لگا ہے' وارن اور ہملٹن اپنی گفتگو شروع نہیں کر سکے۔

"اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سازش پال کے فارمولے کو حاصل کرنے کے لیے کی گئی تھی۔" وارن نے کہا "روس اور چین' دونوں میں سے کوئی بھی یہ حرکت کر سکتا ہے۔ پال ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور ہر وہ گواہ جو ہمیں اس بارے میں کچھ بتا سکتا تھا خاموش کر دیا گیا ہے۔ اس کے پیچھے کسی انتہائی خطرناک اور سنگ دل آدمی کا ذہن کام کر رہا ہے۔ ہمیں اسے لازماً تلاش کرنا ہے۔"

"اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے سر کہ ہمیں پال کو تلاش کرنا ہے۔" ہملٹن نے جواب دیا "وہ مائکروفون خاصا طاقت ور تھا۔ پہلے میں نے سوچا کہ شاید ہوٹل میں کوئی ہماری باتیں سن رہا ہو گا لیکن اس مائکروفون کا حلقۂ اثر اتنا ہے کہ ہوٹل کے باہر نصف میل کے اندر بھی ہماری گفتگو سنی جا سکتی تھی۔ ہم اس آدمی کو تلاش کرنے میں اپنا وقت ضائع کریں گے۔ میں نے ہوٹل کے منیجر سے بات کی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ ہوٹل کے ہر کمرے کی تلاشی لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لوگ اسے برداشت نہیں کریں گے اور اتنا ہنگامہ کھڑا کر دیں گے کہ یہ بات اخباروں تک پہنچ جائے گی۔ نہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس کے بجائے ہمیں پال کو تلاش کرنا چاہیے۔"

"ابھی تک اس کے بارے میں کوئی خبر ملی۔"

"نہیں۔"

"میں فوراً واشنگٹن جا رہا ہوں۔" وارن نے کہا "یہاں میں مزید کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ اب تمہارا اور ولیم کا کام ہے۔ یہ ٹاپ سیکرٹ بن گیا ہے۔ مجھے براہِ راست صدر امریکا کو رپورٹ دینا ہو گی اور انہیں یقین دلانا ہو گا کہ پال ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔"

"میں اس سے آگے بڑھ کر یہ ضمانت دے سکتا ہوں کہ وہ فلوریڈا سے بھی باہر نہیں نکل سکتا۔ ہر راستہ بند کردیا گیا ہے۔" ہملٹن نے جواب دیا۔

"وہ ممکن ہے وہ کسی کشتی کے ذریعے نکل جائے۔"

"ناممکن ہے۔ روانگی سے قبل ہر کشتی کی تلاشی لی جارہی ہے۔ فلوریڈا کے چاروں طرف ہم نے اپنا جال پھیلا دیا ہے۔ وہ باہر نہیں جاسکتا۔"

○☆○

اس رات جوناتھن سے کھانا نہیں کھایا گیا۔ ہرمین کی جانب سے موصول ہونے والے ایک ٹیلیکس نے اس کی بھوک اڑادی تھی۔ ہرمین نے لکھا تھا "میں پندرہ نومبر کو واپس آرہا ہوں اور مجھے کامیاب نتیجے کی امید ہے۔" اس کا مطلب تھا کہ جوناتھن نے حالیہ واقعات کے بارے میں ہرمین کو جو رپورٹ بھیجی تھی اسے یکسر نظرانداز کردیا گیا تھا۔ ہرمین نے صورت حال سے نمٹنے کا کام ہی اس کے اوپر نہیں چھوڑا تھا بلکہ اس سے کامیاب ہونے کی توقع بھی کررہا تھا۔ جوناتھن نے اب تک غاروں کی خفیہ پناہ گاہ جانے سے گریز کیا تھا۔ اسے ان غاروں میں زیادہ دیر تک رہنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ وہ جس آرام و آسائش سے رہنے کا عادی تھا وہ ان غاروں میں موجود نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ نونا جلد سے جلد اپنا کام شروع کردے اور ڈاکٹر ایلکس پال کا مکمل معائنہ کرکے اپنی رائے سے آگاہ کرے۔

رات کے دس بجے جوناتھن ہوٹل سے نکلا اور ریگستان کی طرف روانہ ہوگیا۔ اخبارات اور ریڈیو کی خبروں سے اسے معلوم ہوا تھا کہ پال کی تلاش صرف شہر میں کی جارہی ہے۔ ہیلی کاپٹر جو ریگستان پر منڈلا رہے تھے واپس بلا لیے گئے تھے۔ تقریباً ساڑھے دس بجے وہ خفیہ پناہ گاہ پہنچ گیا۔ لیوسلک اس کے استقبال کے لیے موجود تھا۔

"کوئی پریشانی تو درپیش نہیں ہے۔" جوناتھن نے اپنی کیڈیلاک سے اترتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، بس ذرا ڈاکٹر ایلکس ہی بے چین ہورہا ہے۔" لیو نے جواب دیا۔

"اور نونا۔"

"وہ ٹھیک ہے۔ میں نے اسے کیگان سے ملنے کا موقع دیا تھا۔ کیگان نے اسے اتنا خوف زدہ کردیا ہے کہ وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔"

"اور پال۔"

"اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ ایک زندہ لاش کی طرح ہے۔ تم خود ہی دیکھ لوگے۔"

وہ دونوں پہلے غار میں داخل ہوئے۔

"ایلکس کہاں ہے میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" جوناتھن نے کہا۔

وہ ایک غار میں داخل ہوئے جہاں تین آدمی آٹومیٹک رائفل سے مسلح، تاش کھیل رہے تھے۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اپنا کھیل جاری رکھا۔ اگلے غار میں جوناتھن نے ڈاکٹر ایلکس کو ایک آرام کرسی پر بیٹھے ایک طبّی رسالہ پڑھتے دیکھا۔ جب اس نے جوناتھن کو دیکھا تو رسالہ ایک طرف پھینک کر کھڑا ہوگیا۔

"مجھے یہاں کب تک رہنا پڑے گا۔" اس نے غصے سے پوچھا "یہاں غاروں میں رہنا انتہائی مشکل ہے۔ میں نے متعدد بار شکایت کی مگر یہ آدمی شاید بہرا ہے۔"

"ذرا صبر سے کام لو۔" جوناتھن نے لیو کو جانے کا اشارہ کیا اور پھر غار میں ادھر ادھر نظر ڈالی اور ایک ٹافی نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے بات جاری رکھی "یہ کوئی ایسی غیر آرام دہ جگہ نہیں ہے۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ یہ غار جرمن جیل کی کسی کوٹھری سے لاکھ درجے بہتر ہے۔ بہرحال ڈاکٹر اپنے مریض کے بارے میں بتاؤ۔ تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔"

ڈاکٹر ایلکس نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا۔

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔" اس نے جواب دیا "میں نے اس کی میڈیکل ہسٹری دیکھی ہے۔ ڈاکٹر میکس ذہنی علاج کے سلسلے میں بڑے ماہر ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ....."

"مجھے ڈاکٹر میکس کی رائے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" جوناتھن نے بات کاٹ دی "میں تمہارا خیال جاننا چاہتا ہوں۔"

"ڈاکٹر میکس نے جو رپورٹ لکھی ہے، میں اس میں کوئی مفید اضافہ نہیں کرسکتا۔" ایلکس نے کہا "چھبیس مہینے میں مریض کو کسی بھی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ بات الجھانے والی ہے مگر ایک حقیقت ہے۔"

"اور وہ تمہارا اسپیشل آپریشن۔ کیا وہ بھی کارآمد نہیں ہوگا۔"

"نہیں۔ بلکہ اس سے اور زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔"

جوناتھن کی مسکراہٹ بجھ گئی۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس کی اسے توقع نہیں تھی۔ اسے ہرمین کا خیال آیا۔ جس نے ہر صورت میں کامیاب ہونے کی تاکید کی تھی۔ ناکامی خارج از بحث تھی۔ وہ ہرمین کو جانتا تھا۔ اگر وہ ناکام ہوا اور ہرمین کو چار ملین ڈالرز نہیں مل سکے تو اس کا خاتمہ تھا۔ ہرمین کو صرف ایک فون کرنا پڑے گا اور لیوسلک ریوالور ہاتھ میں لیے نمودار ہوجائے گا۔

"تمہیں زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے ڈاکٹر۔" اس نے قدرے سخت لہجے میں کہا "آخر تمہارا مشہور آپریشن جو بے شمار یہودیوں کی زندگی کا نذرانہ لے کر مکمل ہوا تھا پال فورسٹر پر کامیاب کیوں نہیں ہوسکتا۔"

"پہلی بات تو یہ کہ مجھے شبہ ہے، پال ذہنی دیوانہ نہیں ہے۔" ڈاکٹر ایلکس نے کہا "گزشتہ دو دن میں ہر قسم کا ٹیسٹ کرچکا ہوں مگر

ان سب کا نتیجہ منفی رہا۔ آپریشن صرف اس صورت میں کامیاب ہوتا ہے جب مجھے ان سے مثبت نتائج ملتے اس لیے میرے آپریشن سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔"

"کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ وہ بن رہا ہے۔"

"نہیں، لیکن میرے خیال میں اسے کسی بیرونی آپریشن کی ضرورت ہے، اندرونی آپریشن کی نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کوئی جذباتی شاک اسے صحت مند بنا سکتا ہے۔ جس طرح ایک جذباتی صدمے نے اسے پاگل بنایا تھا اور یہ جذباتی حادثہ ایک ہفتے میں بھی پیش آسکتا ہے۔ ایک مہینے میں بھی اور نہ پیش آئے تو برسوں نہیں آسکتا۔"

"ہفتہ۔ مہینہ۔ برس۔" جوناتھن نے گہری سانس لی۔

"ہاں مگر وہ کل بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی موجودہ حالت کو چھبیس مہینے ہو چکے ہیں اور اب تک کچھ نہیں ہوا۔ ممکن ہے، اس کی وجہ اس کی تنہائی پسندی اور اکیلا رہنا ہو۔ اسے اس کے ماحول سے نکال لیا گیا ہے۔ اس کا ان افراد سے رابطہ ٹوٹ گیا جنہیں وہ جانتا اور پسند کرتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ جذباتی شاک جس کا میں نے ذکر کیا شاید کبھی پیش نہ آئے۔"

دفعتاً جوناتھن کو احساس ہوا کہ ہرمین کس قدر معاملہ فہم ہے۔ اس کی سوچ اس ڈاکٹر سے بھی ایک قدم آگے ہے۔ وہ جانتا تھا کہ پال کے لیے اس کی معاون نونا کی موجودگی کتنی ضروری ہے۔ اب جوناتھن کی سمجھ میں آیا کہ ہرمین نے نونا کو اغوا کرنے کی تاکید کیوں کی تھی۔

"یہاں ہمارے پاس پال کی ایک معاون لڑکی موجود ہے۔" جوناتھن نے کہا "جو اس کے پاگل ہونے سے پہلے لیبارٹری کے کاموں میں اس کی مدد کرتی تھی۔ کیا اس سے رابطہ ہونے پر پال کا ذہن درست ہو سکتا ہے۔"

"یقین سے نہیں کہہ سکتا مگر یہ ممکن ہے۔" ڈاکٹر الیکس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

جوناتھن نے محسوس کیا کہ ڈاکٹر کو صورتِ حال کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ اگر اسے کچھ خوف زدہ کر دیا جائے تو مناسب ہے۔

"اگر ہم اس مہم میں ناکام رہے ڈاکٹر۔" اس نے سنجیدگی سے کہا "تو میں تمہارے تحفظ کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ بات اچھی طرح سمجھ لو۔ مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ تم اس غار سے نکل کر جا سکو گے یا نہیں۔ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ ہم ناکامی گوارا نہیں کر سکتے۔ نونا ہمارے پاس ہے اور یہ تمہاری ذمّے داری ہے کہ تم ہمیں بتاؤ کہ ہم نونا سے کس طرح کام لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکے۔ ہمیں کسی طرح بھی ناکام نہیں رہنا چاہیے۔ نہ ہی زیادہ بحث کی ضرورت ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔ یہ کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ میں غار سے نہیں جا سکتا۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ بحث کی ضرورت نہیں ہے۔" جوناتھن تیزی سے بولا "اب تم یا تو پال کو ایک نارمل آدمی بنا دو یا پھر میں اپنے دوست لیو سے وہی جس کی ایک آنکھ شیشے کی ہے، کہوں گا کہ وہ تمہیں ختم کر دے۔"

"میں.... میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔" ڈاکٹر الیکس بھرّائی ہوئی خوف زدہ آواز میں بولا اور کانپتے قدموں سے باہر نکل گیا۔



نونا جیسی بہت خوف زدہ تھی۔ گزشتہ روز ایک سرخ بالوں والا آدمی چپکے سے اس کے غار میں آگیا۔ اس میں کوئی ایسی بات تھی کہ نونا کے جسم میں سردی کی ایک لہر سی اتر گئی۔ وہ اس کے ساتھ ہی بستر پر بیٹھ گیا۔ بڑی نرم آواز میں اس نے بتایا کہ اگر وہ تعاون نہیں کرے گی تو اس کا کیا حشر ہوگا اور پھر جو کچھ اس نے کہا اسے سن کر نونا کانپ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے اور یہ ایک غلطی تھی۔ اس آدمی نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بستر پر منہ کے بل گرا دیا اور اسی کیفیت میں اپنی بات جاری رکھی پھر جب وہ اسے سسکیاں لیتے چھوڑ کر چلا گیا تو شیلا آگئی۔ شیلا نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ بستر پر بیٹھ کر اسے دیکھتی رہی۔

"گھبراؤ نہیں، وہ کچھ نہیں کرے گا۔" شیلا نے کہا "مگر اس نے جو کچھ کہا ہے تمہیں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔"

پھر اس رات ایک موٹا آدمی آیا۔ اس سے پال کے بارے میں سوالات کرتا رہا۔ نونا دیکھ سکتی تھی کہ وہ بھی اتنا ہی خوف زدہ ہے جتنی وہ خود۔ نونا نے اس کے تمام سوالات کے بالکل سچ سچ جوابات دیے پھر وہ بھی چلا گیا۔ اس مرتبہ بھی شیلا آئی اور اسے اپنے بازوؤں میں لینا چاہا مگر نونا نے اسے جھٹک کر الگ ہٹا دیا۔

"میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے احساسات کیا ہیں۔" شیلا بولی اور نونا نے قدرے خوف سے دیکھا کہ نونا کی ناک اور آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے۔ اس کا چہرہ بالکل سفید اور پسینے میں بھیگا ہوا ہے۔ شیلا نے اسے اس انداز میں دیکھتے پایا تو کہا۔

"میرے بارے میں فکر مند مت ہو۔ مجھے صرف اپنی خوراک کی ضرورت ہے۔ وہ بدمعاش کبھی کبھی میری خوراک روک لیتا ہے اور تب تک نہیں دیتا جب تک چیخنے نہیں لگتی۔ تم پریشان مت ہو۔ مجھے میری خوراک مل جائے گی۔" اور اتنا کہہ کر وہ چلی گئی۔

نونا دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے بیٹھی رہی تب پھر اس نے ایک نرم اور مہذب آواز سنی۔

"میرا خیال ہے کہ تم بہت پریشان ہو مس جیسی۔ مجھے ان سب باتوں پر افسوس ہے اور یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیا میں اس بات کی وضاحت کروں۔"

اس کی مسکراہٹ، نرم آواز اور ہمدردانہ لہجے نے فوری اثر کیا۔ نونا کچھ پُرسکون ہوگئی۔ رومال سے آنکھیں خشک کیں اور سوالیہ نظروں سے جوناتھن کی طرف دیکھا۔

"تم.... تم کون ہو؟" اس نے پوچھا۔

"تم مجھے اپنا دوست سمجھ سکتی ہو۔" جوناتھن نے جیب سے ایک ٹافی نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے کہا "میں بتاتا ہوں کہ تم یہاں کیوں لائی گئی ہو۔ کچھ مدت پہلے تم ڈاکٹرپال کے ساتھ کام کرتی تھیں۔ جیسا کہ تم جانتی ہو ڈاکٹرپال ایک عجیب ذہنی بیماری میں مبتلا ہے۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ اسے صحت یاب کیا جائے۔ اس نے ایک دھات ایجاد کی ہے۔ تمہیں اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ اس دھات کو بنانے کا فارمولا ایک کوڈ کی شکل میں ہے اور یہ کوڈ کوئی حل نہیں کرسکتا سوائے ڈاکٹرپال کے۔ تم ایسی پوزیشن میں ہو کہ ڈاکٹر کو صحت یاب کرنے میں مدد دے سکو تاکہ وہ اس فارمولے کو حل کرسکے۔ کیا تم میرا مطلب سمجھ رہی ہو۔"

نونا نے جو بڑی توجہ سے یہ باتیں سن رہی تھی، اثبات میں سر ہلایا۔

"بہت خوب۔" جوناتھن نے اپنی بات جاری رکھی "اور تمہارے ساتھ جو کچھ ہورہا ہے وہ اس فارمولے کو حل کرنے کی وجہ سے ہی ہے۔ تمہیں یہاں اس لیے لایا گیا ہے کہ ڈاکٹرپال کو صحت مند ہونے میں مدد دے سکو۔ ایک ماہرِ دماغی امراض نے مجھے بتایا ہے کہ ڈاکٹر کو ماضی کے کسی ساتھی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ کسی ایسی ہستی سے ملے جسے وہ پہلے اچھی طرح جانتا تھا تو اس کی ذہنی بیماری دور ہوسکتی ہے۔ جو کچھ تمہیں کرنا ہے وہ کوئی مشکل بات نہیں ہے مگر پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم ڈاکٹر کو صحت یاب کرنے میں مدد کروگی یا نہیں۔"

اب نونا کا ذہن تیزی سے کام کررہا تھا۔ اس نے اندازہ کرلیا کہ یہ آدمی امریکن گورنمنٹ کی طرف سے کام نہیں کررہا ہے۔ وہ پال فورسٹر کی دریافت کی اہمیت سے بخوبی واقف تھی۔ اس نے سمجھ لیا کہ یہ آدمی کسی بیرونی طاقت، غالباً روس کے لیے کام کررہا ہے۔

"میرا خیال نہیں کہ میں تمہاری مدد کرسکوں۔" نونا نے جواب دیا "ڈاکٹرپال کی دریافت پر امریکا کا حق ہے۔"

"میری عزیزہ۔" جوناتھن مسکرایا "میں ڈاکٹرپال کی دریافت کے بارے میں بات نہیں کررہا ہوں۔ میں تو صرف اسے صحت یاب کرنے میں تمہاری مدد چاہتا ہوں۔"

"میں کوئی مدد نہیں کرسکتی۔"

"اپنی موجودہ پوزیشن میں تمہارے پاس مدد کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔" جوناتھن نے بدستور نرم لہجے میں کہا "یہ ایمرجنسی اتنی اہم ہے کہ تم مدد نہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتیں اور تم سے جو کچھ کرنے کو کہا جارہا ہے وہ کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ تم ڈاکٹرپال سے ملوگی اور اس سے اسی طرح پیش آوگی جس طرح پیش آتی رہی ہو۔ وہاں ایک مائکروفون لگا ہے جس کے ذریعے میں تمام باتیں سنتا رہوں گا۔ یہ میں نے اس لیے بتا دیا کہ شاید تم وہ کچھ نہ کہو جو تمہیں کہنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ امید ہے کہ تمہاری ملاقات ڈاکٹرپال کو صحت یاب کردے۔"

جوناتھن چلنے کے لیے کھڑا ہوگیا۔

"میں جارہا ہوں کہ تم ان باتوں پر اچھی طرح غور کرسکو اور اگر تم نے عدم تعاون کا فیصلہ کیا تو...... تم کیگان سے پہلے ہی مل چکی ہو۔ میرے نزدیک وہ ایک جانور بلکہ درندہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں میرے خیال سے اتفاق ہوگا۔ اگر تم نے تعاون نہیں کیا تو مجھے ان غاروں میں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر میں چلاگیا تو تمہیں کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوگا۔ میرا مطلب ہے کیگان سے۔ ان تمام باتوں پر سنجیدگی سے غور کرو۔"

اور اتنا کہہ کر جوناتھن غار سے باہر نکل گیا۔ نونا تقریباً ایک گھنٹے تک غار میں اکیلی رہی اور یہ جوناتھن کی جانب سے ایک نفسیاتی غلطی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ نونا کو کیگان کے رحم و کرم پر چھوڑنے کا خیال پیدا کرکے وہ نونا کا تعاون حاصل کرلے گا مگر اس نے غلط اندازہ لگایا تھا۔ اس مہلت نے نونا کو سوچنے کا موقع دیا اور اس طرح اس کا ارادہ کچھ زیادہ مضبوط ہوگیا۔ جب شیلا آئی تو نونا فیصلہ کرچکی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس نے طے کیا تھا کہ اگر وہ ڈاکٹرپال کی صحتِ دماغی میں مددگار ہوسکتی ہے تو اسے ضرور ایسا کرنا چاہیے اور تب یہ بات ڈاکٹر پر منحصر ہوگی کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے یا نہیں لیکن کسی نہ کسی طرح نونا کو ڈاکٹرپال کو خبردار کرنا ضروری ہے کہ وہ روسی ایجنٹوں کے قبضے میں ہے۔ شیلا ایک سفید لمبا کوٹ لائی تھی۔

"کیا تم اپنا کام کرنے کے لیے تیار ہو۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں میں تیار ہوں۔" نونا نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ تمہیں یہ کوٹ ضرور پہننا چاہیے۔ میں جب اپارٹمنٹ سے تمہارا سامان لینے گئی تھی تو یہ کوٹ بھی تمہارے کپڑوں میں تھا۔"

نونا نے کوٹ پہنا تو شیلا اسے دیکھتی رہی۔

"تم اسے پہن کر بہت اچھی لگتی ہو۔ بالکل کسی نرس کی طرح۔" وہ بولی اور ڈاکٹرا لیکس کو آتے دیکھ کر کہا "اب میں چلتی ہوں۔ تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ بس جو کچھ ڈاکٹر کہے وہی کرنا۔"

ڈاکٹرا لیکس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے نونا کو بستر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم ایک بہت نازک تجربے میں حصہ لینے جارہی ہو۔" اس

نے کہا "تم میرے مریض سے تقریباً اٹھائیس ماہ بعد ملوگی۔ تمہیں بالکل فطری انداز میں پیش آنا چاہیے۔ اگر اتفاق سے تمہیں دیکھ کر اس کی ذہنی حالت ٹھیک ہوجائے تو یہ ممکن ہے کہ اسے سینی ٹوریم میں رہنا یاد نہ آئے اور وہ یہی سمجھے کہ آج اٹھائیس ماہ قبل والا زمانہ ہے۔ تم سمجھ رہی ہونا۔" نونا نے اثبات میں سرہلایا۔

"بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ تم صورت حال کس طرح سنبھالتی ہو۔" ڈاکٹر الیکس نے اپنی بات جاری رکھی "یہ بہت بڑی ذمے داری ہے۔ جب تم اس کے سامنے آؤ تو تمہیں اس کے ردِّعمل کے مطابق کام کرنا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کہے اس سے اختلاف مت کرنا۔ جب وہ سینی ٹوریم میں تھا بالکل ایک لاش کی طرح کام کرتا تھا۔ اگر تمہیں دیکھ کر اس کی یادداشت کو دھکا لگے تو تمہیں خیال رکھنا پڑے گا کہ وہ کس طرح پیش آتا ہے۔ ہم تمہاری گفتگو سن رہے ہوں گے مگر ہم تمہاری مدد نہیں کرسکیں گے۔ اب وہ سن لو جو تمہیں اسے بتانا ہے....."

ڈاکٹر الیکس بڑی دیر تک باتیں کرتا رہا اور نہ جانے کیا کیا نونا کو سمجھاتا رہا۔



تحفّظ کی اس دیوار میں جسے جوناتھن نے پال فورسٹر آپریشن کو راز رکھنے کے لیے تعمیر کیا تھا' پہلی دراڑ اس وقت پڑی جب چیف آف پولیس ٹیرل اپنے بنگلے کے سامنے کار کھڑی کررہا تھا۔ اس وقت رات کے بارہ بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ وہ بہت مایوس تھا۔ اب تک کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ پال جیسے مکمل طور پر غائب ہوگیا تھا۔ اس وقت بھی پولیس اور فیڈرل ایجنٹ شہر کا کونا کونا تلاش کررہے تھے۔ خود ٹیرل اڑتیس گھنٹوں کی مسلسل ڈیوٹی دے کر آرہا تھا اور اس وقت اسے اپنے آرام دہ بستر کے علاوہ کسی شے کی خواہش نہیں تھی۔ اچانک اس نے ہارن کی آواز سنی۔ گیٹ کے پاس رکتے ہوئے اس نے گھوم کر دیکھا۔ ایک سیاہ بیوک کار سڑک کے دوسری جانب پارک تھی۔ ڈرائیونگ وہیل پر کوئی آدمی بیٹھا تھا۔ ٹیرل نے اس کی طرف دیکھا۔ اس آدمی نے ہاتھ ہلایا۔

ٹیرل کبھی اپنے پاس ریوالور نہیں رکھتا تھا۔ وہ پولیس چیف تھا اور اسے اپنی طاقت پر اعتماد تھا۔ ذرا بھی خوف زدہ نہ ہوتے ہوئے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر وہ سڑک پار کرکے بیوک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس آدمی کو پہچان لیا۔ وہ شین تھا جو گوگو کلب کا منتظم اور منیجر تھا۔

"تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے۔" ٹیرل نے کار کے قریب آکر پوچھا۔

"گڈ ایوننگ چیف۔" شین ٹیرل کی طرف دیکھنے کے بجائے سامنے نیم تاریک سڑک پر دیکھ رہا تھا "کیا تم میری کار میں چل سکتے ہو۔ یہ سڑک میری صحت کے لیے مناسب نہیں ہے۔"

ٹیرل فوراً سمجھ گیا کہ شین اس کے لیے کچھ معلومات لے کر آیا ہے۔ اسے کچھ تعجّب ہوا۔ اب تک شین نے اپنا کلب بہت اچھی طرح چلایا تھا۔ وہاں کبھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کوئی ایسی بات پیش آئی تھی جس سے پولیس کو دلچسپی ہوتی۔ شین آخری آدمی تھا جس کے بارے میں یہ سوچا جاتا کہ وہ پولیس کا مخبر بن سکتا ہے۔ وہ خاموشی سے شین کے برابر بیٹھ گیا اور شین نے کار آگے بڑھادی۔ وہ کار کو عقبی اسٹریٹ پر لے گیا اور ایک جگہ روک لی۔

"میں نے ڈرینا کے بارے میں اخبار میں پڑھا تھا۔" شین نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا "وہ نشے میں نہیں تھی اور نہ ہی خود سمندر میں گری۔ اسے قتل کیا گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیوں مگر میرا خیال ہے کہ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس نے یہ کام کیا ہے۔ میں اسے ثابت نہیں کرسکتا اور نہ ہی ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس طرح تم سے بات کرکے اپنی زندگی اور اپنے کلب کو خطرے میں ڈال رہا ہوں مگر میں اس لڑکی کو پسند کرتا تھا۔"

ٹیرل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاموش رہتے ہوئے شین کے مزید کچھ کہنے کا منتظر تھا۔

"جس رات حادثہ ہوا ہے اس سے ایک رات پہلے ایک آدمی کلب میں آیا تھا۔" شین نے اپنی بات جاری رکھی "اس نے کہا کہ وہ ڈرینا سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ بہت خطرناک آدمی ہے۔ میں نے ڈرینا کو خبردار کردیا تھا مگر ڈرینا اس سے ملی۔ اس سے بات کی پھر میرے پاس آئی کہ کیا وہ کلب سے چھٹی کرسکتی ہے۔ وہ آدمی اس کے پاس کسی کام کی آفر لے کر آیا تھا اور ڈرینا کو متوجہ کرنے کے لیے تین سو ڈالرز بھی دے دیے تھے۔ میں نے پھر بھی اسے ہوشیار رہنے کو کہا۔ وہ اس کے ساتھ چلی گئی اور اگلی رات وہ بارمین واشنگٹن کو بتا رہی تھی کہ وہ سیگال ریسٹورنٹ خرید رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس آدمی نے ڈرینا کو کسی بڑی رقم کی پیشکش کی تھی مگر بعد میں اسے ڈبل کراس کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی نے ڈرینا کو قتل کیا ہے۔"

"مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔" ٹیرل نے کہا۔ اس کی ساری نیند اور تھکاوٹ غائب ہوچکی تھی۔

"اس کا نام جیٹ کیگان ہے۔" شین نے جواب دیا "وہ ایک دوسرے آدمی لیوسلک کے ساتھ کام کرتا ہے۔ وہ دونوں زہر سے زیادہ خطرناک ہیں۔ میں ان کے بارے میں کچھ اور نہیں جانتا۔ ان کی جیب ہمیشہ بھری ہوتی ہے اور وہ بیش قیمت لباس پہنتے ہیں۔ یہاں جو گروہ ہیں ان میں سے کسی سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ وہ اپنے طور پر کام کرتے ہیں اور ان کی شہرت انہیں ڈائنا مائٹ کہتی ہے۔ یہ ایک ٹپ ہے چیف اور اسے صرف میرے اور تمہارے درمیان رہنا ہے۔ میں تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ میں اس لڑکی کو پسند کرتا تھا۔"

"اوکے۔ شین کوئی اور بات۔" ٹیرل نے گہری سانس لی۔

"نہیں۔" شین نے کار اسٹارٹ کرلی "میں تمہیں واپس تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔"

گھر کے سامنے کار سے اتر کر ٹیرل کا دل تو یہی چاہتا تھا کہ آرام کرے مگر اب پہلے کچھ کام ضروری ہو گیا تھا۔ اس نے کار میں جا کر فون کا ریسیور لگایا جس کا براہِ راست ہیڈ کوارٹر سے کنکشن تھا۔

"سنو بیگلر۔" اس نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ تم چٹ کیگان اور لیوسلک کے بارے میں جو کچھ بھی معلوم کر سکتے ہو کرو۔ اسے اوّلین ترجیح حاصل ہے۔ میں سردست سونے جا رہا ہوں۔ صبح آٹھ بجے تک ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا اور تب تک ان کے بارے میں ضروری معلومات میری میز پر ہونا چاہئیں۔"

"ناموں کے علاوہ اور کوئی بات معلوم نہیں۔" بیگلر نے پوچھا۔

"ہاں صرف نام ہی معلوم ہوئے ہیں۔" ٹیرل نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

ادھر ہیڈ کوارٹر میں بیگلر کافی پیتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ ایک آدمی تھا جس کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ ان دو ناموں کے بارے میں کچھ بتا سکتا ہے۔ اس کا نام کارل ہیگر تھا۔ وہ بیگلر کا مخبر تھا اور اسے جرائم پیشہ افراد کے بارے میں وہ سب کچھ معلوم تھا جس کا جاننا ضروری تھا۔ اس نے لیپکی کی طرف دیکھا جو ایک رسالہ پڑھتے ہوئے بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ دس منٹ بعد اس کی ڈیوٹی ختم ہونے والی تھی۔ اسے اپنی بیوی کیرول یاد آ رہی تھی۔ ابھی ان دونوں کی شادی کو صرف دو مہینے ہی گزرے تھے اس لیے قدرتی طور پر لیپکی کو بیوی کی یاد ستاتی تھی۔ خاص طور پر رات کے وقت۔

"لیپکی۔" بیگلر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "تمہاری ترقی کر دی گئی ہے۔ میری جگہ سنبھالو۔ مجھے کچھ باہر کا کام ہے۔"

اور اس سے پہلے کہ لیپکی کوئی صدائے احتجاج بلند کر سکتا بیگلر جا چکا تھا۔ وہ تیزی سے ہیگر کے اپارٹمنٹ روانہ ہوا۔ کار کو بلڈنگ کے سامنے چھوڑتے ہوئے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچا اور دروازے پر لگی گھنٹی بجائی۔ اس وقت ایک بجنے میں پچیس منٹ باقی تھے۔ کچھ دیر کے بعد ہیگر نے دروازہ کھولا وہ پستہ قد کا موٹا آدمی تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بستر سے اٹھ کر آیا ہے۔

"تم اکیلے ہو۔" اسے ایک طرف کرتے ہوئے بیگلر نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اور میری بلّی۔ مگر یہ آنے کا کونسا وقت ہے۔" ہیگر ناگواری سے بولا۔

"وہ بلی دو ٹانگوں والی ہے یا چار۔" بیگلر نے پوچھا۔ ہیگر کچھ دیر خاموش رہا۔

"اچھی بات ہے۔ اگر کوئی کام کی بات ہے تو ہم باہر چلتے ہیں۔" اس نے کہا۔

"میں سڑک پر تمہارا انتظار کروں گا۔" بیگلر نے جواب دیا۔

دس منٹ بعد وہ بلاک کے گرد چکر لگا رہے تھے اور بیگلر سوال پوچھ رہا تھا۔

"زہر ہیں زہر۔" ہیگر نے دونوں نام سنتے ہی کہا "دونوں کو کسی کی پناہ بھی حاصل ہے۔ میں دونوں کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔ مگر مجھے کیا ملے گا۔"

"میں تمہیں بیس ڈالرز دے سکتا ہوں۔"

"مجھے اتار دو۔ میں پیدل واپس چلا جاؤں گا۔" ہیگر نے ناگواری کا اظہار کیا۔ بیگلر نے کار روک لی اور ہیگر کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"بیس ڈالرز بھی بہت ہوتے ہیں۔" بیگلر سخت لہجے میں بولا "نہیں مانو گے تو ابھی تمہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا۔ مذاق نہیں کر رہا ہوں اور پھر تمہیں اولسن کے حوالے کر دوں گا۔ تم شاید بھول گئے ہو کہ تم نے اس کی لڑکی کی عزت لوٹی تھی۔ اسے یہ بات معلوم نہیں مگر میں بتا سکتا ہوں۔"

"وہ میرا قصور نہیں تھا۔" ہیگر جلدی سے بولا "خود اس کی بیٹی مجھے پھانس کر لے گئی تھی۔"

"تم اولسن کو بتانا وہ بہت خوش ہوگا۔" بیگلر نے جیب سے دس دس ڈالر کے دو نوٹ نکالے "اب بتاتے ہو یا میں کوئی اور طریقہ اختیار کروں۔"

ہیگر نے نوٹ لے کر جیب میں رکھ لیے۔

"یہ دونوں پیشہ ور قاتل ہیں اور دولت کے لیے قتل کرتے ہیں۔" اس نے بتایا "لیوسلک، کیگان سے زیادہ خطرناک ہے۔ بیلی ویو ایونیو کے اپارٹمنٹ نمبر ۱۹۶ میں رہتے ہیں۔ سب سے اوپری منزل پر۔ وہ کسی کے لیے کام کرتے ہیں جو انہیں بھاری معاوضہ دیتا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ اس آدمی کا نام جوناتھن ہے۔"

"جوناتھن کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔"

"نہیں۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہے۔"

"بولتے رہو اور کیا معلوم ہے۔"

"کچھ نہیں۔ جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص خطرناک ہے تو میں اس سے الگ رہتا ہوں۔ اس سے میری صحت اچھی رہتی ہے۔"

بیگلر سمجھ گیا کہ وہ کچھ اور معلوم نہیں کر سکتا مگر یہ بھی بہت کچھ تھا۔ اسے ایک نیا نام معلوم ہو گیا تھا جس سے تحقیقات آگے بڑھانے میں مدد مل سکتی تھی۔ اس نے ہیگر کو اس کے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے اتار دیا۔



نوناغار کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ ڈاکٹر ایلکس اور جوناتھن اس کے ساتھ تھے۔

"اندر جاؤ۔" جوناتھن نے کہا "نروس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں موجود ہیں۔ جو کچھ کہا گیا ہے 'کرو'۔" یہ سب سے آخری والا غار تھا۔ وہ ایک بستر۔ ایک میز۔ چار کرسیاں اور ایک آرام کرسی دیکھ رہی تھی۔ پال آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ اس سے خوف زدہ تھی۔ وہ جانتی تھی کہ پال نے جب اپنے اسسٹنٹ کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تو اسے قتل کردیا تھا۔ یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ جب وہ اپنی بیوی کو مارنے کے لیے باتھ روم کا دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا تو پانچ آدمی بڑی مشکل سے اسے قابو میں کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جارہی ہے جو اس پر بھی حملہ کرسکتا ہے۔ اور اگرچہ ڈاکٹر الیکس اور جوناتھن قریب ہی تھے مگر کیا وہ اسے پال کے ہاتھوں سے بچاسکیں گے۔

پال بالکل ساکت بیٹھا تھا۔ نونا اس سے دس فٹ کے فاصلے پر آکر رک گئی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ پال نے اس کی طرف دیکھا اور تب اچانک اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"نونا۔ کیا یہ واقعی تم ہو۔"

"ہاں۔" نونا نے آہستہ سے جواب دیا۔ پال مسکراتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔

"تم یہاں کیا کررہی ہو۔" اس نے پوچھا "تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ آخر ایک شناسا چہرہ تو نظر آیا۔ میں تو جیسے کوئی خواب دیکھ رہا تھا۔" اس نے اردگرد دیکھا "یہ تو کوئی غار معلوم ہوتا ہے۔ میں یہاں کیسے آیا۔ کیا تم جانتی ہو کہ ہم کہاں ہیں۔"

نونا نے سمجھ لیا کہ پال اسے دیکھ کر ہوش میں آگیا ہے مگر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ البتہ اس کا خوف کم ہوگیا تھا۔

"تم بہت بیمار تھے ڈاکٹر پال۔" نونا نے کہا اور وہ وہی کچھ کہہ رہی تھی جو اسے بتایا گیا تھا "مسٹر وارن نے ہمیں یہاں منتقل کردیا ہے۔ حفاظت کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔"

"مگر یہ غار ہے نا۔ کتنی عجیب بات ہے۔ بہرحال بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وارن نے ہمیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔"

نونا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ پال بھی اپنی آرام کرسی پر بیٹھ کر اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم بیمار ہوگئے تھے۔ تمہاری یادداشت جاتی رہی تھی۔ مسٹر وارن چاہتے ہیں کہ تم فارمولے پر کام کرتے رہو اسی لیے انہوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔" نونا نے جواب دیا۔

"فارمولا۔" پال نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرا "کونسا فارمولا۔"

"فارمولا ZCX۔" نونا نے پال کو غور سے دیکھتے ہوئے بتایا۔

"ارے وہ۔ کیا وارن کو اس کے بارے میں تم نے بتایا ہے۔" پال کے لہجے میں ناگواری کا تاثر تھا۔

"مجھے بتانا ہی پڑا۔ تم بیمار تھے۔ شاید تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ تم کافی دن سے بیمار تھے۔ وہ مجھ سے مسلسل سوالات کررہے تھے۔ آخر مجھے بتانا ہی پڑا۔"

یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ جسے ڈاکٹر الیکس نے بتانے کے لیے کہا ہو۔ مگر ڈاکٹر نے اسے آزادی بھی تھی۔ جوناتھن اور ڈاکٹر دونوں نے اس سے کہا تھا کہ وہ موقع محل کے اعتبار سے بات کرے۔

"تو وارن کو فارمولے کے بارے میں معلوم ہوگیا ہے۔ کیا فارمولا اس کے پاس ہے۔" پال نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"تب وہ اس کے بارے میں مجھے کیوں پریشان کررہے ہیں۔ کسی اور کے سپرد کیوں نہیں کردیتے۔"

"مگر فارمولا کوڈ میں ہے اور وہ اسے حل نہیں کرسکتے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" پال مسکرانے لگا "کیا تم جانتی ہو نونا۔ اب مجھے فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں ان سب باتوں سے بیزار ہوگیا ہوں۔ میں جیسا ہوں ویسے ہی خوش ہوں۔ کیا تم نے حال میں تھیا کو دیکھا ہے۔ کیا کبھی اس نے میرے بارے میں پوچھا۔"

یہ تمام باتیں سنتے ہوئے جوناتھن نے ڈاکٹر الیکس کی طرف دیکھا۔ ڈاکٹر نے اثبات میں سرہلایا اور سرگوشی میں کہا۔

"میرا خیال ہے ترکیب کامیاب رہی ہے۔ پال ہوش مندی کی باتیں کررہا ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ہمیں نونا کو مزید ہدایات دینا ہوں گی۔ کیا میں اندر آجاؤں۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" جوناتھن نے کچھ ہچکچاہٹ کے بعد کہا "یہ میں تم پر چھوڑ رہا ہوں۔"

ڈاکٹر الیکس اپنے غار سے نکل کر پال کے غار میں داخل ہوا۔ تب نونا کہہ رہی تھی۔

"مجھے معلوم نہیں ڈاکٹر پال۔ تھیا سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے وہ کہاں ہے۔ میں...." پال کہتے کہتے رک گیا۔

اس نے ڈاکٹر الیکس کو آتے دیکھا اور اس کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہوگیا۔ بالکل اس طرح جیسے اس کی آنکھوں کے پیچھے کوئی پردہ گر گیا ہو۔ ڈاکٹر الیکس کے ہونٹوں پر ایک جبریہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"تم مجھے جانتے ہوگے ڈاکٹر پال۔" اس نے کہا "میں ڈاکٹر الیکس ہوں اور تمہاری دیکھ بھال کررہا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تمہاری حالت تیزی سے بہتر ہورہی ہے۔"

مگر پال کے انداز سے کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہوئی کہ اس نے ڈاکٹر الیکس کی بات سنی ہو۔ وہ دوبارہ زندہ لاش بن گیا تھا۔

ڈاکٹر الیکس نے نونا کو جانے کا اشارہ کیا۔ نونا اٹھی اور ناہموار قدموں سے چلتی ہوئی غار سے نکل گئی۔ جب وہ دوسرے غار میں داخل ہوئی تو جوناتھن اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"تم نے بہت اچھی کوشش کی۔ اب اپنے کمرے میں چلو۔ ہمیں اگلے اقدام کے بارے میں بات کرنا ہے۔" اس نے کہا۔

نونا کے غار میں پہنچ کر جوناتھن کرسی پر بیٹھ گیا اور نونا سے بستر پر بیٹھنے کے لیے کہا پھر اس نے اپنی جیب سے ایک تہہ کیا ہوا اخبار نکالا اور اسے کھول کر نونا کو دے دیا۔

"کیا تم نے اخبار میں یہ خبر پڑھی تھی۔" وہ بولا "پال نے اپنے نگراں کو ہلاک کردیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کل تم اسے بتاؤ کہ وہ کیا کرچکا ہے اور یہ اخبار بھی دکھاؤ۔ اس کے لیے اہم بات یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اب وہ ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں سے واپس نہیں جاسکتا۔ یا تو وہ ہمارے ساتھ کام کرے یا پھر اسے پاگل خانے واپس جانا ہوگا۔ ہم کچھ دن میں اسے ملک سے باہر لے جاسکتے ہیں۔ ماسکو میں اس کا مستقبل شاندار بن سکتا ہے۔ وہ لوگ ڈاکٹر پال جیسے آدمیوں کے ساتھ بڑی اچھی طرح پیش آتے ہیں۔"

نونا شاید ہی جوناتھن کی بات سن رہی ہو۔ وہ خوف کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ فریڈ کے قتل کی خبر پڑھ رہی تھی۔ تب اس نے غصے سے جوناتھن کی طرف دیکھا۔

"میں اس پر یقین نہیں کرسکتی۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر پال...." اس نے کہنا چاہا مگر جوناتھن نے اس کی بات کاٹ دی۔

"سوال یہ نہیں ہے کہ تم کیا یقین کرتی ہو یا کیا نہیں، پولیس اور پبلک جو یقین کرتی ہے۔ حقیقت تو وہ ہی سمجھ جائے گی۔" وہ بولا "اور اب ذرا غور سے جو کچھ میں کہنے جارہا ہوں اسے سنو۔"



صبح آٹھ بجے کیپٹن ٹیرل اپنے دفتر میں موجود تھا۔ بیگلر نے اس کے آنے کی خبر سنی تو تھکے تھکے انداز میں اٹھا۔ لیپسکی جسے ابھی تک اپنے گھر جانے کی چھٹی نہیں ملی تھی بول اٹھا۔

"کیپٹن سے پوچھنا کہ کیا ان کا بستر صاف ستھرا اور آرام دہ تھا۔" اس کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔ بیگلر نے اس کی بات نظر انداز کردی۔

بیگلر نے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہوگیا۔ ٹیرل نے اسے ہمدردی سے دیکھا۔

"رات تو جاگتے ہی گزری ہوگی۔" اس نے پوچھا۔

"تقریباً۔" بیگلر کرسی پر بیٹھ گیا "کافی چاہیے۔"

"سردست نہیں۔ کیا خبریں ہیں۔" ٹیرل نے پوچھا۔ بیگلر کو ہیگر سے جو کچھ معلوم ہوا تھا، بتا دیا۔

"میں نے جوناتھن کے بارے میں چیک کیا۔" اس نے بات جاری رکھی "ٹیلی فون ڈائریکٹری میں اس کا نام نہیں تھا۔ اس لیے میں نے بڑے بڑے ہوٹلوں کو فون کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ بیلیوڈیر ہوٹل میں قیام پذیر ہے۔ کل صبح تک وہ ہوٹل کے سب سے گراں سوئٹ میں موجود تھا۔ ویسے وہ سوئٹ سالانہ کرائے کی بنیاد پر ہرمین نام کے کسی آدمی نے لیا ہوا ہے جو کہیں باہر گیا ہوا ہے۔ جوناتھن کے بارے میں توقع ہے کہ وہ کسی بھی وقت واپس آسکتا ہے۔"

"یہ ہرمین کون ہے؟" ٹیرل نے پوچھا۔

"یہ بھی ایک سوال ہے۔" بیگلر نے کہا "میں ہوٹل گیا تھا۔ اتفاق سے ہوٹل کے ڈیٹیکٹو سے ملاقات ہوگئی۔ ہمیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا۔ ہوٹل والے ہرمین اور جوناتھن دونوں کو بہت بڑا آدمی خیال کرتے ہیں۔ جب میں نے ہوٹل کے ڈیٹیکٹو سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا تو وہ کچھ پریشان ہوگیا اور جواب دیا" بیگلر نے جیب سے اپنی نوٹ نکالی اور اس میں سے پڑھتے ہوئے بولا "ہم لوگ مسٹر ہرمین اور مسٹر جوناتھن کو برسوں سے جانتے ہیں۔ یہ وی آئی پی لوگ ہیں۔ ہمارے بہترین گاہک۔ تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کہ ان کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ دیکھو سارجنٹ ہم ایسے اہم افراد کے بارے میں باتیں نہیں کرتے اور نہ کچھ بتا سکتے ہیں۔ آخر بات کیا ہے۔ تم ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔" بیگلر نے نوٹ بک بند کرکے جیب میں رکھ لی اور بولا۔

"اگر میں مزید پوچھ گچھ کرتا تو وہ ڈیٹیکٹو کا بچہ سب کچھ جوناتھن اور ہرمین سے کہہ دیتا اور یہ بات تمہیں بھی پسند نہ ہوتی چنانچہ میں نے اس سے بہانہ کردیا کہ میں ایک کار... ایکسیڈنٹ کی تفتیش کررہا ہوں اور یہ کہ میرا خیال تھا کہ وہ جوناتھن کی کار تھی۔ میں نے کہا کہ جس کار سے حادثہ ہوا ہے وہ شیورلٹ کار ہے۔ ڈیٹیکٹو نے جواب دیا کہ میں ضرور پاگل ہوگیا ہوں کیونکہ مسٹر جوناتھن کے پاس کیڈیلاک ہے۔ اس نے مجھے کار کا حلیہ بھی بتایا جو میں نے اپنی رپورٹ میں لکھ دیا۔ میں اس سے معذرت خواہ ہوکر واپس چلا آیا۔"

"اور ہرمین۔ اس کے بارے میں کچھ معلوم ہوا۔"

"میں نے ہملٹن کو سوتے سے اٹھایا۔" بیگلر نے ایک مطمئن مسکراہٹ سے جواب دیا "میں نے سوچا، اسے ہی کچھ کام کرنا چاہیے۔ اس نے کہا کہ وہ واشنگٹن فون کرکے معلوم کرے گا اور جیسے ہی کچھ معلوم ہوا، ہیڈ کوارٹر آئے گا۔"

"اور وہ باقی دو۔ لیوسلک اور کیگان۔" ٹیرل نے پوچھا۔

"ان کے نام میں نے ولیم کو بتا دیے ہیں۔ اسے بھی سوتے سے اٹھا دیا تھا۔ اس کے آدمی ایسے معاملات میں ہم سے زیادہ کارآمد ہیں۔ چنانچہ اس کے دو کارکن لیو کے اپارٹمنٹ کی نگرانی کررہے ہیں۔"

"تم نے ٹھیک کیا۔" ٹیرل نے جواب دیا "اب تم چھٹی کرو۔ کچھ نیند لے لو۔ یہاں میں دیکھ لوں گا۔"

"میں ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ حالات دلچسپ ہوتے جارہے ہیں۔

میں ان سے بے خبر رہنا نہیں چاہتا۔"

"نہیں رہو گے لیکن تم اور لیپسکی دونوں آرام کرو۔ تھوڑی نیند لیے بغیر تم میرے لیے کار آمد نہیں ہو گے۔ اگر کوئی خاص بات ہوئی تو میں تمہیں بلا لوں گا۔"

بیس منٹ بعد بیگلر اور لیپسکی ہیڈ کوارٹر سے چلے گئے۔ سی آئی اے کا ہملٹن اور ایف بی آئی کا ولیم آگئے تھے۔ وہ ٹیرل کے آفس میں جمع ہوئے۔

"اب تصویر زیادہ صاف ہوتی جارہی ہے۔" ہملٹن نے کہا "میں دو گھنٹے بعد واشنگٹن جارہا ہوں۔ تم نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔ چیف، ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ کیگان اور لیوسلک جوناتھن کے آدمی ہیں اور جوناتھن کا تعلق ہرمین سے ہے اور ہرمین بہت بڑا آدمی ہے۔ اس کی فائل میرے پاس ہے جو تمہارے دیکھنے کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ پال فوسٹر کا فارمولا اس کے پاس ہے اور اس کے پاس کیسے آیا، میں بتاتا ہوں۔ تین ہفتے قبل وارن برلن گیا تھا۔ اس کے ہمراہ اس کا نائب ایلن کریگ بھی تھا۔ ان دنوں ہرمین بھی برلن میں تھا۔ میں نے یہ تمام باتیں برلن سے چیک کرلی ہیں۔ وارن اور کریگ واشنگٹن واپس آگئے پھر کریگ نے بظاہر خودکشی کرلی اور اس کے اپارٹمنٹ میں ایک فحش جنسی فوٹو چھوڑ دیا گیا جسے کریگ کے خودکشی کرنے کا جواز بنایا گیا۔ فوٹو اس کے پیرس والے اپارٹمنٹ میں لیا گیا تھا۔ میں نے پیرس میں اپنے ایک آدمی سے چیک کرنے کو کہا۔ فوٹو میں جو دوسرا آدمی دکھایا گیا تھا۔ اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اسے گولی ماردی گئی ہے۔ ان باتوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کریگ کو، جس کی فارمولے تک دسترس تھی بلیک میل کرکے فارمولے کا فوٹو ہرمین کو دینے پر مجبور کیا گیا اور پھر اسے قتل کردیا گیا۔ ہرمین ہمیشہ جارج پنجم ہوٹل میں ٹھہرتا ہے اور ہوٹل کے متعلقہ عملے کو یاد ہے کہ کریگ، ہرمین سے ملنے آیا تھا۔ ان مختلف باتوں کو ملا کر دیکھا جائے تو ہمیں تصویر نظر آجاتی ہے لیکن پھر بھی کوئی واقعی ثبوت موجود نہیں ہے۔ ویسے اب اس معاملے کا تعلق ہم سے ہوگیا ہے اور یہ کام واشنگٹن کا ہے کہ وہ لوگ فیصلہ کریں، اس سے کس طرح نمٹنا ہے۔ ہرمین اتنا بڑا آدمی ہے کہ اس پر آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا لیکن اگر ہم جوناتھن، لیوسلک یا کیگان کے خلاف باقاعدہ ثبوت حاصل کرلیں تو ہرمین کو بھی گرفت میں لیا جاسکتا ہے۔"

"میں نے دو آدمی لیو اور کیگان کے اپارٹمنٹ کی نگرانی پر لگا رکھے ہیں۔" ولیم نے کہا "فرض کرو کہ ہم انہیں پکڑ لائیں اور ان سے سچ اگلوانے کی کوشش کریں تو......؟"

"میں نے ان کے بارے میں جو کچھ سنا ہے اس کے پیش نظر امید نہیں کہ وہ کچھ بتائیں گے۔" ٹیرل نے کہا "وہ بہت سخت جان ہیں اور انہیں گرفتار کرکے ہم گویا ظاہر کردیں گے کہ ہمیں اصل حالات کی سن گن مل چکی ہے۔ بہتر ہوگا کہ صرف ان کا تعاقب کیا جائے۔ ممکن ہے وہ ہمیں اس جگہ تک لے جائیں جہاں پال کو رکھا گیا ہے۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" ولیم نے اتفاق کیا "پھر میں کچھ اور آدمی لگائے دیتا ہوں۔ ابھی تو ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ اس اپارٹمنٹ میں رہتے بھی ہیں یا نہیں۔"

جب وہ چلا گیا تو ہملٹن نے اپنے پائپ میں تمباکو بھرتے ہوئے کہا۔

"میں کل واپس آؤں گا۔ مجھے تقریباً یقین ہے کہ ہم ہرمین کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ بہت سے بااثر افراد اس کے دوست ہیں۔ لیکن جہاں تک جوناتھن کا تعلق ہے تو ہم شاید اسے پکڑ سکیں۔"

"مجھے صرف ثبوت چاہیے۔" ٹیرل نے سنجیدگی سے جواب دیا "اگر تم مجھے ثبوت دے سکو تو میں خود صدر امریکا کو بھی گرفتار کرلوں گا۔ بڑے بڑے نام میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔"

"مجھے یقین ہے۔" ہملٹن نے کھڑے ہوئے کہا "لیکن واشنگٹن کے حکام اس طرح کام نہیں کرتے۔"

اور اس وقت جبکہ ہملٹن واشنگٹن جانے والا طیارہ پکڑنے کے لیے ائرپورٹ جارہا تھا، غاروں کی خفیہ پناہ گاہ میں جوناتھن نونا کو آخری ہدایات دے رہا تھا۔ نونا نے گزشتہ رات بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے گزاری تھی مگر اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ جہاں تک اس سے ممکن ہوا اور اس کی ہمت نے ساتھ دیا تو وہ جوناتھن سے کم از کم تعاون کرے گی۔ جوناتھن نے اسے خبردار کیا تھا کہ پال کے غار میں مائکروفون پوشیدہ ہے جس کے ذریعہ وہ اس کے اور پال کے درمیان ہونے والی تمام باتیں سن سکتا ہے لیکن جوناتھن کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ پال گونگوں اور بہروں کی اشاراتی زبان کا ماہر ہے اور اس نے یہ زبان نونا کو بھی سکھا دی ہے۔ چنانچہ وہ اور نونا چاہیں تو اشاروں میں باتیں کرسکتے ہیں۔

"رات پال کو مسکن دوا دے دی گئی تھی۔" جوناتھن کہہ رہا تھا "اس لیے اس نے بڑی پُرسکون رات گزاری ہے۔ توقع ہے، اس وقت بھی اس کی حالت پُرسکون ہوگی۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ اس سے کیا کہنا ہے۔ اسے اخبار دکھانا اور پھر مجھ سے بات کرنے پر آمادہ کرنا۔ سمجھ گئیں۔" نونا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جاؤ۔ ضائع کرنے کے لیے بالکل بھی وقت نہیں ہے۔" جوناتھن نے اپنی روایتی مسکراہٹ سے کہا "یہ بہت ضروری ہے کہ تم ہر صورت میں کامیاب ہو۔"

جوناتھن اسے پال کے غار کے دروازے تک لے گیا پھر اسے اخبار دیتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔

"یاد رکھنا کہ تمہاری کامیابی مجھ سے زیادہ تمہارے لیے ضروری ہے۔" اگرچہ اس کا لہجہ نرم تھا مگر ان الفاظ میں جو دھمکی

پوشیدہ تھی اسے بہرحال محسوس کیا جاسکتا تھا۔
پال اسی آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ نونا سیدھی اس کے پاس گئی اور اخبار اس کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔
"مہربانی کر کے ذرا اسے پڑھ لو۔" اس نے کہا۔ پال نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر مسکرانے لگا۔
"ہیلو نونا۔ آؤ بیٹھو۔ یہ کیا ہے۔" اس نے کہا۔
"ذرا اسے پڑھ لو۔" نونا نے بیٹھتے ہوئے کہا۔
پال نے ایک نظر اخبار پر ڈالی اور اپنا بڑا سا فوٹو دیکھ کر چونک گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا فوٹو بھی دیا ہوا تھا جو فریڈ کا تھا۔ اس نے سرخی پڑھی "ڈاکٹر پال فورسٹر فرار ہو گئے۔ ذاتی نگراں کو قتل کردیا" وہ باقی خبر بھی پڑھنے لگا۔ ہاتھ قدرے کانپ رہے تھے۔ اس نے پڑھا کہ کس طرح اس کی تلاش کی جارہی ہے اور پھر حکّام کا وہ انتباہ بھی پڑھا "ڈاکٹر پال کے بارے میں خیال ہے کہ وہ تشدد پر اتر سکتے ہیں اگر آپ انہیں دیکھیں تو ان کے قریب جانے کی کوشش نہ کریں۔ پولیس ہیڈ کوارٹر فون کریں جس کا نمبر پیرا ڈائز سٹی ۷۷۷۷ ہے" آخر اس نے اخبار رکھ دیا اور نونا کی طرف دیکھا۔
"تم نے اسے پڑھا ہے۔" اس نے پوچھا۔
"ہاں۔"
"کیا اس پر یقین بھی کرتی ہو۔"
"یہ جو کچھ شائع ہوا ہے یہ ان لوگوں کا خیال ہے۔" نونا نے کہا اور ساتھ ہی اس کی انگلیاں حرکت میں آگئیں "نہیں میں اس پر یقین نہیں کرتی۔ یہاں ایک مائکرو فون پوشیدہ ہے جس کے ذریعے ہماری گفتگو سنی جارہی ہے۔"
پال کی نظریں ہوشیار ہو گئیں۔ وہ چند لمحے غور سے نونا کی طرف دیکھتا رہا مگر مسکرا کر سر ہلایا۔
"میں اس پر غور کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے سنانے کے لیے کہا "مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت دو اور مجھ سے کوئی بات نہ کرو۔"
دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر تیزی کے ساتھ اشاراتی زبان میں بات کرنے لگے۔
"میرے سوالات کا جواب دو۔" پال نے کہا "کیا یہ سب کچھ فارمولے کے لیے ہورہا ہے۔"
"ہاں۔"
"یہ لوگ روس کے لیے کام کررہے ہیں۔"
"ہاں۔ وہ کہتے ہیں کہ ماسکو میں تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک ہوگا۔"
"کیا ان کے پاس فارمولا ہے۔"
"یقیناً ہونا چاہیے۔"
"میں نے اس آدمی کو قتل نہیں کیا۔ میرا اعتبار کرو۔"
"میں تم پر اعتبار کرتی ہوں۔ میں نے کبھی نہیں سوچا کہ وہ قتل تم نے کیا ہے۔"
"میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔" پال نے بلند آواز سے کہا "تم نے بتایا تھا کہ ہمیں وارن نے یہاں بھیجا ہے اور اس اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں فرار ہو گیا ہوں اور میں نے اپنے نگراں کو بھی قتل کردیا ہے۔ مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔" اس نے انگلیوں سے اشارے کیے "جو کوئی بھی یہ سب کچھ کررہا ہے' میرا اس سے بات کرنا ضروری ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔ سب ٹھیک ہوجائے گا۔"
"یہاں ایک صاحب ہیں جو تمہیں سب کچھ سمجھا سکتے ہیں۔" نونا نے بلند آواز سے کہا "کیا تم ان سے بات کرنا پسند کروگے۔"
"ہاں۔ شاید... مگر میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ رہنا۔"
"ٹھیک ہے۔ میں ان صاحب کو بلاتی ہوں۔" نونا نے کہا اور اٹھ کر جوناتھن کے پاس آئی۔
"وہ تم سے بات کرنے کے لیے تیار ہے۔" اس نے کہا۔
"ہاں۔ میں بھی سن رہا تھا۔" جوناتھن نے جواب دیا "تم نے بہت اچھی طرح اپنا کام انجام دیا۔"
نونا کی طرف دیکھتے ہوئے جوناتھن کو جھرجھری سی آگئی۔ ہرمین نے کہا تھا' کوئی بھی سراغ باقی نہیں رہنا چاہیے۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد نونا کو لیوسلک کے حوالے کردیا جائے گا۔ اسے آزاد چھوڑنے کا خطرہ مول نہیں لیا جاسکتا۔
"چونکہ پال تمہیں ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔" جوناتھن نے کہا "اس لیے تم بھی چلو۔"
نونا اس کے ساتھ پال کے غار میں گئی۔ جوناتھن' پال کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میں روسی گورنمنٹ کی جانب سے کام کررہا ہوں۔" اس نے پال سے کہا "انہیں تمہارا فارمولا چاہیے۔ تم ذہنی بریک ڈاؤن کا شکار ہو گئے تھے۔ بدقسمتی سے تم نے اس ذہنی بیماری کے دوران اپنے نگراں کو ہلاک کردیا اور سینٹی ٹوریم سے بھاگ نکلے جہاں تم گزشتہ اٹھائیس مہینوں سے مقیم تھے۔ محض اتفاق سے میرے ایک کارکن نے تمہیں سڑکوں پر آوارہ پھرتے دیکھ لیا اور یہاں لے آیا جہاں تم بالکل حفاظت سے ہو۔ روسی حکومت تمہیں ہر قسم کا تحفظ دے گی۔ اسے تمہارا فارمولا چاہیے۔ صرف تم ہی اسے حل کرسکتے ہو اور فارمولے کو حل کرنے کے صلے میں ہم تمہیں یہاں سے بہ سلامتی نکال کر ماسکو لے جائیں گے جہاں تم سے بہت اچھا سلوک کیا جائے گا۔ مگر پہلے تمہیں فارمولا حل کرنا پڑے گا اور اگر تم نے تعاون نہیں کیا تو تمہیں سینی ٹوریم واپس بھیج دیا جائے گا۔ جہاں تم اپنی باقی زندگی قید رہوگے۔ اب تم اس پر غور کرنے کے لیے مہلت چاہتے ہو یا فارمولا حل کرنے پر آمادہ ہو۔"
جوناتھن نے بریف کیس کھول کر جسے وہ ساتھ لایا تھا فارمولے کا فوٹو نکالا اور اسے پال کو دے دیا۔ نونا نے دیکھا کہ فوٹو لیتے ہوئے پال کے ہاتھ میں کوئی لرزش نہیں تھی۔ اس نے مضبوط

ہاتھ سے فوٹو لیا' اسے غور سے دیکھا اور پھر میز پر ڈال دیا۔
"مجھے اس پر غور کرنے کے لیے کچھ مہلت چاہیے۔" پال نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔
"میں تم پر کوئی دباؤ ڈالنا نہیں چاہتا۔" جوناتھن بولا "مگر وقت کم ہے۔ کیا تم فارمولا حل کرسکتے ہو؟"
پال نے فوٹو اٹھا کر غور سے دیکھا۔ نونا کا خیال تھا کہ اس طرح شاید پال خود اپنے رویّے کے بارے میں سوچ رہا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ تین چار منٹ گزر گئے۔ تب پال نے جوناتھن کی طرف دیکھا جو اپنا اضطراب چھپانے کی کوشش کررہا تھا۔
"ہاں یہ ممکن ہے۔" پال نے جواب دیا "مگر میں ایسا کروں گا نہیں۔"
"تمہارے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔" جوناتھن کی مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔
"کوئی چارہ نہیں ہے۔" پال نے دہرایا "مجھے بتاؤ کہ آخر میرے پاس کوئی اور چارہ کیوں نہیں ہے۔"
"اگر تم فارمولا حل نہیں کروگے۔" جوناتھن نے قدرے تیزی سے کہا "تب تمہیں سینی ٹوریم.... بلکہ اسے پاگل خانہ کہنا چاہیے' واپس بھیج دیا جائے گا۔ تم غالباً یہ تو نہیں چاہوگے۔"
"اس میں حرج ہی کیا ہے۔" پال نے کہا "میں وہاں کافی دن رہ چکا ہوں اور میری دیکھ بھال بہت اچھی طرح کی جاتی رہی ہے۔"
وہ کافی دیر تک جوناتھن کو دیکھتا رہا پھر بولا۔
"تم جو غلطی کررہے ہو' وہ یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ مجھے آزادی چاہیے مگر مجھے نہیں چاہیے۔ میں ایک ایسی ذہنی کیفیت تک پہنچ گیا ہوں جہاں مجھے کسی بات کی کوئی پروا نہیں رہ گئی ہے۔ یہ فارمولا یا کوئی اور چیز میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ تمہاری یا کسی کی بھی کوئی دھمکی بھی متاثر نہیں کرسکتی۔ اب مجھے اپنی زندگی کی کوئی پروا نہیں ہے۔ زندہ رہوں یا مرجاؤں' مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تمہیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ بلکہ سچ پوچھو تو میں مرنا زیادہ پسند کروں گا۔"
جوناتھن اسے گھور رہا تھا۔ اسے اپنے جسم سے ٹھنڈا پسینہ پھوٹتے محسوس ہورہا تھا۔ اسے ہرمین اور اس کے حکم کا خیال آیا۔ وہ پندرہ نومبر تک ہر صورت میں کامیابی چاہتا ہے۔ اسے لیوسلک اور اس کے ریوالور کا خیال آیا۔ پال کا پُرسکون رویہ اور تیز نگاہیں اسے پریشان کررہی تھیں۔
"تمہیں مجبور کیا جاسکتا ہے ڈاکٹر پال۔" اس نے کہا۔
"اچھا۔ مگر کیسے۔" پال نے سنجیدگی سے پوچھا۔
جوناتھن ہچکچایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا اسے ڈاکٹر الیکس سے مشورہ کرنا چاہیے مگر پھر اس نے اس صورتِ حال سے خود ہی نمٹنے کا فیصلہ کیا۔
"میرے پاس دو ایسے آدمی ہیں جنہیں انسانیت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" اس نے جواب دیا "میں انہیں حکم دے سکتا ہوں کہ وہ تمہیں فارمولا حل کرنے پر مجبور کردیں۔ جلد یا بدیر جسمانی اذیت مضبوط سے مضبوط قوت ارادی کو ختم کرسکتی ہے۔ آخر تم اس میں غیر ضروری تکلیف کیوں اٹھانا چاہتے ہو۔"
"کوئی میری مرضی کے خلاف مجھے مجبور نہیں کرسکتا۔ یہ ایک احمقانہ دھمکی ہے۔"
جوناتھن نے جیب سے ایک ٹافی نکال کر منہ میں رکھ لی۔
"وہ تمہاری اس دوست سے آغاز کرسکتے ہیں۔" اس نے نونا کی طرف اشارہ کیا "تم اسے پسند نہیں کروگے۔ یہ پہلے ہی اس آدمی کو دیکھ چکی ہے۔ اسے جس کے سپرد کیا جاسکتا ہے وہ آدمی نہیں جانور ہے۔"
نونا کانپ کر رہ گئی مگر وہ خاموش رہی۔ اس کی نظریں پال پر جمی ہوئی تھیں۔ پال نے نونا کی طرف دیکھا۔ اس کی مسکراہٹ اسے تسلی دے رہی تھی پھر وہ جوناتھن سے مخاطب ہوا۔
"میں تم سے غلط بیانی نہیں کروں گا۔" وہ بولا "میں کہہ سکتا ہوں کہ میں فارمولے کو حل کرنا بھول گیا ہوں مگر میں نہیں بھولا ہوں۔ میں اسے بیس منٹ میں حل کرسکتا ہوں۔ مگر میں ایسا کرنا نہیں چاہتا اور کیوں نہیں چاہتا اسے غور سے سنو۔ جن مہینوں میں مجھے بند کرکے رکھا گیا' میرے پاس اپنی دریافت کے بارے سنجیدگی سے سوچنے کا بہت وقت تھا۔ ممکن ہے' تمہارے لیے یہ سمجھنا مشکل ہو کہ کوئی نئی چیز دریافت کرنا کچھ مخصوص لوگوں کے لیے بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ مثلاً جیسے کہ میں۔ جب کوئی دریافت عمل میں آتی ہے تو مجھ جیسے آدمیوں کو اپنے آپ سے یہ ضرور پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ دریافت کوئی خطرہ تو نہیں بن جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے اپنی دریافت کے بارے میں خود کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ سب سے پہلے میں اپنے آپ کو مطمئن کرنا چاہتا تھا کہ میں نے جو چیز ایجاد کی ہے وہ نہ صرف مفید ہے بلکہ امنِ عامہ کے لیے خطرے کی گھنٹی بھی نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میری دریافت سیکڑوں ملین ڈالرز سے بھی زیادہ قیمتی ہے مگر دولت سے مجھے کبھی کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ کبھی آئندہ ہوگی۔ جب میں واشنگٹن میں تھا تو مجھ سے روسی اور چینی حکومتوں کے ایجنٹوں نے رابطہ قائم کیا اور مجھے پیشکش کی کہ اپنے فارمولے کے لیے جو قیمت چاہوں مانگ لوں' وہ دینے کو تیار ہیں۔ میں نے انکار کردیا۔ انہوں نے مجھے دھمکیاں دیں جیسے کہ اس وقت تم دے رہے ہو مگر میں نے پھر بھی انکار کردیا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میری ایجاد اس موجودہ دور کے لیے نہیں ہے۔ بعد میں جب دنیا کچھ اور بالغ نظر ہوجائے گی تب شاید اس فارمولے کو محفوظ طریقے پر استعمال کیا جاسکے مگر ابھی نہیں۔ اور جب اسے استعمال کیا جائے گا تو یہ صرف کسی ایک قوم کے لیے نہیں ہوگا بلکہ ہر قوم کے لیے ہوگا۔"
"مجھے افسوس ہے ڈاکٹر پال۔" جوناتھن نے گہری سانس لی

"مگر ہم انتظار نہیں کر سکتے یا تو تمہیں فارمولا حل کرنا پڑے گا یا جوابی کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ پہلے اس لڑکی کا نمبر آئے گا اور تم اسے اپنی آنکھوں سے اذیت برداشت کرتے دیکھو گے۔"

پال نے ایک بار پھر نونا کی طرف تسلی آمیز انداز سے دیکھا اور تب مسکراتے ہوئے جوناتھن سے کہا۔

"میرا یہ خیال نہیں۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ اپنے فارمولے کی وجہ سے میری قیمت تین سے پانچ ملین ڈالرز تک ہے۔"

"ہاں۔ شاید۔"

"یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ میں ایک طرح سے خبطی ہوں۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ مجھے اپنے جینے یا مرجانے کی کوئی پروا نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تم اتنے سمجھ دار ضرور ہو کہ میرے اس بیان کی سچائی کو پہچان لو۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ میں زندگی رہتا ہوں یا مرجاتا ہوں۔ چنانچہ اب میں جو کچھ کرنے جارہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کرسی سے اٹھوں اور نونا کو ساتھ لے کر اس غار سے نکل جاؤں۔"

"دیکھو ڈاکٹر پال۔" جوناتھن چونک پڑا "تم کافی دن بیمار رہے۔" مگر جب اس نے پال کو کرسی سے کھڑے ہوتے دیکھا تو جلدی سے پکارا "لیو۔"

لیوسلک جو یہ سب کچھ سن رہا تھا' تیزی سے بھاگا اور پال کے غار میں داخل ہوا اور اپنی ایک چمکیلی آنکھ سے اسے گھور کر دیکھا۔ نونا نے اسے دیکھا تو اس کی سانسیں رکنے لگیں۔

"تم یہیں رہو گے ڈاکٹر پال۔" جوناتھن نے کہا "میں طاقت استعمال کرنا نہیں چاہتا لیکن تم نے تعاون نہیں کیا تو مجبوراً کرنا پڑے گا۔ تم یہاں سے تب تک نہیں جاسکتے جب کہ فارمولا حل نہ کردو۔"

پال نے لیوسلک کی طرف دیکھا جو غار کا دروازہ روکے کھڑا تھا۔

"کیا یہ وہ آدمی ہے جس کی تم مجھے دھمکی دے رہے تھے۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک اور بھی ہے جو لڑکی پر اپنا ہنر آزمائے گا۔" جوناتھن نے جواب دیا "مجھے افسوس ہے مگر تم مجھے مجبور کررہے ہو۔ برائے مہربانی سمجھ داری سے کام لو اور فارمولا حل کردو۔"

"نونا اور میں یہاں سے جارہے ہیں۔" پال نے کہا "تم میری آواز میں خوداعتمادی محسوس کرسکتے ہو اور میں پوری طرح خوداعتماد ہوں۔ اس کی وجہ بھی جان لو۔ میں پہلے بھی وضاحت کرچکا ہوں مگر پھر دہراتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی یا موت کی قطعی کوئی پروا نہیں ہے۔ جب مجھے واشنگٹن میں دھمکیاں دی گئی تھیں تو میں نے اندازہ کرلیا تھا کہ مجھے اغوا کیا جاسکتا ہے۔ طرح طرح کی اذیتیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ میں نے اس کے تدارک کے لیے قدم اٹھایا۔ اسی وقت سے میں اپنے پاس ہمیشہ سینوگون کا ایک کیپسول رکھتا ہوں۔ وہ اب بھی میرے منہ میں ہے۔ اسے چباتے ہی میں مرجاؤں گا۔ اگر تم نے مجھے اور نونا کو جانے سے روکنے کی کوشش کی تو میں وہ کیپسول چبالوں گا۔ کیا میں نے اپنی بات واضح کردی۔"

لیوسلک نے آگے بڑھنا چاہا مگر جوناتھن نے اشارے سے روک دیا۔ اس نے پال کو گھور کر دیکھا۔

"میں یقین نہیں کرسکتا۔" اس نے کہا "تم بلف کررہے ہو ڈاکٹر پال۔"

"یہ بلف نہیں ہے۔" پال نے جواب دیا "یہ نفسیات کا ایک تجربہ ہے۔ زندہ رہتے ہوئے میری قیمت تین سے پانچ ملین ڈالرز تک ہے۔ مرجاؤں تو کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ تمہاری باتیں سن کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تمہیں دولت کی بہت فکر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میرے ناخن اکھاڑتے یا میرے جسم کو دہکتے لوہے سے داغنے میں ذرا نہیں ہچکچاؤ گے لیکن تم چار پانچ ملین ڈالرز سے ہاتھ دھونے کا تصور بھی نہیں کرسکتے میں تم پر یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گا کہ میرے منہ میں زہریلا کیپسول رکھا ہے یا نہیں۔ مگر میں جارہا ہوں اور اگر تم نے مجھے یا نونا کو روکنے کی ذرا بھی کوشش کی تو نہ جانے کتنے ملین ڈالرز برباد کرو گے۔"

"اگر تم نے یہاں سے جانے کی کوشش کی تو پکڑے جاؤ گے احمق آدمی۔" جوناتھن کے چہرے پر خوف کا تاثر تھا "وہ لوگ پھر تمہیں ایک کمرے میں بند کردیں گے۔ حل شدہ فارمولا مجھے دو اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ماسکو پہنچادوں گا۔ جہاں تم ایک نئی اور آرام دہ زندگی شروع کرسکتے ہو۔ تمہیں اعزازات دیے جائیں گے۔ مزید یہ کہ تم اپنے تجربات بھی جاری رکھ سکو گے۔" پال نے نفی میں سرہلایا اور نونا کی طرف دیکھا۔

"آؤ نونا۔ ہم جارہے ہیں۔" اس نے کہا۔

"اگر تم نے قدم بڑھایا۔" لیوسلک نے ریوالور نکال لیا "تو میں نونا کو شوٹ کردوں گا۔"

نونا محسوس کررہی تھی جیسے اس کی ٹانگوں میں جسم کا بوجھ سہارنے کی طاقت نہ رہی ہو۔ وہ بے حس و حرکت کھڑی تھی۔

"آؤ نونا۔" پال نے نرمی سے کہا "ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔"

نونا نے لیوسلک اور اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو دیکھا پھر جوناتھن کی طرف اور آخر میں پال کی جانب۔ وہ اس کی طرف بڑھی۔ پال نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"انہیں جانے دو۔" پھنسی پھنسی آواز میں جوناتھن کے منہ سے نکلا۔

پال قدم بڑھاتا رہا۔ نونا کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہوگئی۔ اس کی آنکھیں غصے سے چمک رہی تھیں۔ لیوسلک نے ریوالور کی نال نیچے کرلی۔ وہ سب ان گارڈز کے قریب سے گزرے

جواب بھی تاش کھیل رہے تھے۔ پال انہیں نظرانداز کرتے ہوئے سرنگ میں بڑھتا جارہا تھا۔ اس کے ساتھ قدم بڑھاتی ہوئی نونا کانپ رہی تھی۔ گارڈز نے حیرت سے یہ منظر دیکھا اور اچھل کر کھڑے ہوگئے۔

"ان کا راستہ مت روکنا۔" جوناتھن نے چیخ کر گارڈز سے کہا۔

وہ ڈاکٹرا لیکس کے غار سے گزرے۔ ڈاکٹر نے انہیں دیکھا اور دیکھتا رہ گیا۔ سرنگ کے باہر تھنڈر برڈ کار کھڑی تھی۔ پال اس کے پاس رک گیا۔

"کیا تم اسے چلا سکتی ہو نونا۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"تب ہم اسے استعمال کریں گے۔" پال دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

نونا نے پلٹ کر سرنگ میں دیکھا۔ لیوسلک انہیں گھور رہا تھا۔ نونا نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کی "آؤ نونا۔ ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔" پال نے نرم مگر مضبوط لہجے میں کہا۔

نونا نے آنکھیں کھول دیں اور ڈرائیونگ وہیل کے سامنے بیٹھ گئی۔ انجن اسٹارٹ کیا اور کار سرنگ سے باہر چمکیلی دھوپ میں نکل گئی۔ لیوسلک نے تیزی سے گھوم کر جوناتھن کو دیکھا۔

"کیا تم نے اس وقت جو کچھ کیا' ٹھیک کیا ہے۔" اس نے کہا۔

"میں اور کیا کرسکتا تھا۔" جوناتھن نے رومال سے چہرہ پونچھا "ہم اس پر دوبارہ قابو پاسکتے ہیں لیکن وہ مرجائے تو....."

"انہیں ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں دیکھ لیا جائے گا۔" لیو نے ریوالور ہولسٹر میں رکھتے ہوئے کہا "وہ سب کچھ بتادیں گے۔ پولیس یہاں شہد کی مکھیوں کی طرح جمع ہوجائے گی۔ میں یہاں نہیں رک سکتا۔ میں جارہا ہوں۔" وہ تیزی سے سرنگ کے دہانے کی طرف چلا۔

"ٹھہرو۔" جوناتھن نے آواز دی۔

مگر لیو نے کوئی توجہ نہ دی۔ وہاں کئی کاریں کھڑی تھیں۔ لیو بیوک میں بیٹھ رہا تھا تو گارڈز دوڑتے ہوئے آئے۔

"جاؤ۔ نکل جاؤ یہاں سے۔" لیو کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا "بھید کھل گیا ہے۔"

ساتھ ہی اس کی کار تیزی سے سنسان سڑک پر بھاگنے لگی۔ کافی دور فاصلے پر گرد کا غبار اٹھ رہا تھا جو یقیناً تھنڈر برڈ کی تیز رفتاری کا نتیجہ تھا۔ جوناتھن کچھ ہچکچایا۔ اسی لمحے ایک اور کار اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ وہ بھاگ کر اپنی کیڈیلاک کے قریب پہنچا فوراً ہی ڈاکٹرا لیکس بھی آگیا۔ جوناتھن نے اسے کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کیڈیلاک تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"کیا ہوا۔" ڈاکٹرا لیکس نے کچھ دور جانے کے بعد پوچھا۔

"شٹ اپ۔" جوناتھن چیخا "مجھ سے بات مت کرو۔"

اس کے کردار پر پڑا ہوا حسنِ اخلاق کا نقاب اتر چکا تھا۔ ڈاکٹر الیکس نے اس کے خوف زدہ چہرے کو دیکھا اور خاموش ہوگیا۔ دوسری طرف جوناتھن سوچ رہا تھا کہ اب ہرمین سے اس کے تعلقات کا خاتمہ ہے۔ لیوسلک کا اندازہ درست تھا۔ پال اور وہ لڑکی جلد ہی دیکھ لیے جائیں گے پھر پال نے زبان نہ بھی کھولی تو نونا سب کو سب کچھ بتادے گی۔ اب اس کے لیے صرف ایک ہی چانس تھا کہ اس سے پہلے کہ اس کی تلاشی شروع ہو وہ میکسیکو سٹی پہنچ جائے۔ وہ کئی برسوں سے اپنی آمدنی کا نصف حصہ میکسیکو سٹی کے ایک بینک میں جمع کررہا تھا۔ سرِدست اس کا مسئلہ بحفاظت میکسیکو سٹی پہنچنے کا تھا اور آخر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ایک تیز رفتار موٹر بوٹ میں ہوانا پہنچے اور وہاں سے میکسیکو سٹی کے لیے کوئی طیارہ پکڑے۔ لیکن رقم لینے کے لیے اسے ہوٹل جانا ضروری تھا۔ اگرچہ اس میں خطرہ تھا مگر راستے کے اخراجات رقم کے بغیر پورے نہیں ہوسکتے تھے۔

ریگستانی سڑک اور ہائی وے کے سنگم پر اس نے کار روک لی۔

"چلو اترو۔" اس نے ڈاکٹرا لیکس سے کہا "یہاں سے شہر جانے کے لیے کسی سے لفٹ لے لینا۔"

"اور میری فیس کا کیا ہوگا۔ تم نے وعدہ کیا....." ڈاکٹرا لیکس نے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ جوناتھن نے الٹے ہاتھ سے ایک تھپڑ رسید کیا۔

"اترو۔" جوناتھن چیخا۔

ڈاکٹرا لیکس تھپڑ کھا کر چپ چاپ اتر گیا۔ جوناتھن نے کار کا دروازہ بند کیا اور ہوٹل کی طرف چل دیا۔ اس نے اپنی کار کے فون پر ہوٹل کی انتظامیہ سے بات کی کہ وہ فوری طور پر ہوانا جارہا ہے۔ اس لیے اس کے کپڑے اور دوسری ضروری چیزیں پیک کرادی جائیں۔ مزید یہ کہ ایک تیز رفتار موٹر بوٹ کا بھی انتظام کیا جائے۔ چالیس منٹ بعد وہ ہوٹل میں تھا۔ اسے دیکھ کر ہال پورٹر آگے بڑھا۔

"موٹر بوٹ انتظار کررہی ہے مسٹر جوناتھن۔" اس نے کہا "اور اسباب بھی پیک کردیا گیا ہے۔"

"شکریہ۔" جوناتھن نے جواب دیا "مجھے کاغذات بھی لینا ہیں۔"

اس نے ہال پورٹر کی خدمات کے لیے پچاس ڈالرز ٹپ دی اور لفٹ کے ذریعے پینٹ ہاؤس پہنچا۔ سیف سے سو سو ڈالرز کے نوٹوں کی ایک موٹی گڈی نکالنے میں اسے چند منٹ سے زیادہ نہیں لگے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ایسی شاندار رہائش گاہ چھوڑتے ہوئے اسے افسوس ہورہا تھا۔ اسے ہرمین کا خیال آیا جو اس وقت ہانگ کانگ میں تھا مگر اس کی دولت نے اسے بہت سے مددگار افراد کی امداد فراہم کررکھی تھی۔ اسے اپنی سلامتی کے بارے میں فکر

مند ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔

○☆○

کیگان اس اپارٹمنٹ میں جس میں وہ اور لیوسلک ساتھ ساتھ رہتے تھے' اس وقت ایک کرسی پر ہاتھ میں سرنج لیے بیٹھا تھا، اور پورے بدن سے کانپتی شیلا اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کی ناک اور آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔ ہیروئن کی خوراک نہ ملنے سے جیسی اس وقت اس کی حالت تھی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

"چلو اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل فرش پر بیٹھو اور گڑگڑا کر مانگو۔" کیگان نے کہا۔

شیلا نے حکم پر عمل کیا۔ وہ کراہ رہی تھی اور انجکشن لگانے کے لیے منتیں کر رہی تھی۔ کیگان نے سرنج کو دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم ابھی انتظار کر سکتی ہو۔" وہ بولا "آخر اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ برابر مانگتی رہو۔ مانگتے ہوئے تم بہت اچھی لگتی ہو۔"

"کیگان مجھ پر رحم کرو' میں مری جا رہی ہوں۔ تم جو کہو میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"تم پہلے ہی سب کچھ کر چکی ہو پھر میں اس وقت موڈ میں بھی نہیں ہوں۔ تین مرتبہ فرش پر اپنی ناک رگڑو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

شیلا اس حکم پر عمل کر رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ کیگان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے لیوسلک بول رہا تھا اور وہ بہت پریشان معلوم ہو رہا تھا۔

"جو کچھ ساتھ لے جانا چاہو' پیک کر لو۔" اس نے کہا "بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ میں اس وقت کوگن کے ساتھ ہوں اور یہاں پہنچنے کے لیے صرف آدھا گھنٹا دے سکتا ہوں۔ اس کے بعد میں روانہ ہو جاؤں گا۔ پال اور وہ لڑکی ہمارے قبضے سے نکل گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ پولیس کے پاس ہوں گے۔ جلدی کرو۔" اور اس کے ساتھ ہی ریسیور خاموش ہو گیا۔

کیگان خاموش کھڑا رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ کوگن ایک تیز رفتار موٹر بوٹ کا مالک ہے۔ لیوسلک کبھی اتنا خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوا تھا۔ وقت واقعی عجلت سے کام کرنے کا تھا۔ وہ اپنے ساتھ کیا کچھ لے جائے' کیگان سوچ رہا تھا۔ شیلا سرنج کی طرف بڑھ رہی تھی جسے کیگان نے میز پر رکھ دیا تھا۔ کیگان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر ایک ٹھوکر ماری۔ شیلا فرش پر گر گئی۔ کیگان نے غصے میں بھری ہوئی سرنج اٹھائی اور ٹیرس میں پھینک دی جہاں ... وہ ایک ہلکے دھماکے سے ٹوٹ گئی۔ وہ بھاگتا ہوا بیڈ روم میں گیا اور ایک سوٹ کیس اٹھا کر اس میں جلدی جلدی اپنے کپڑے رکھنے لگا۔ الماری سے اپنا پاسپورٹ اور نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی جسے وہ کسی ایسی ہی ہنگامی ضرورت کے لیے محفوظ رکھتا تھا۔ پاسپورٹ اور نوٹ اس نے اپنی جیبوں میں رکھ لیے۔ تب اسے یاد آیا کہ اس کا ریوالور نشست گاہ میں رکھا ہے۔ جب وہ اور شیلا اپارٹمنٹ واپس آئے تھے تو اس نے ریوالور ہولسٹر سے نکال کر شاید بار کاؤنٹر پر رکھ دیا تھا۔ وہ کمرے میں واپس گیا۔ سب جگہ دیکھا مگر ریوالور کہیں نظر نہیں آیا۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔" شیلا نے پوچھا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"میرا ریوالور کہاں ہے۔"

"میرے پاس ہے۔" شیلا نے جواب دیا۔

کیگان چونک گیا اور شیلا کی طرف غور سے دیکھا۔ شیلا کرسی سے کھڑی ہو گئی۔ اس کے ہاتھ میں کیگان کا ریوالور دبا ہوا تھا۔ وہ ڈگمگاتے قدموں سے پیچھے ہٹی مگر کانپتے ہاتھوں میں پکڑے ریوالور کا رخ کیگان کی طرف تھا۔ کیگان نے پہلے کبھی ایک ریوالور کا سامنا نہیں کیا تھا۔ اس کی نال کی طرف گھورتے ہوئے جس سے موت شعلہ فشاں ہو سکتی تھی' اس کے رگ و پے میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ وہ بے حس و حرکت کھڑا رہ گیا۔

"یہ مجھے دے دو۔" وہ بولا۔

"مجھے اپنی خوراک چاہیے۔"

"ریوالور رکھ دو احمق لڑکی۔ یہ کسی بھی وقت چل سکتا ہے۔"

کیگان سوچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیا ریوالور کا سیفٹی کیچ لگا ہوا تھا یا نہیں۔ اگر لگا ہوا تھا تب وہ جھپٹ کر ریوالور چھین سکتا تھا مگر اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس نے کبھی سیفٹی کیچ لگانے کی ضرورت محسوس کی ہو۔

"مجھے اپنی خوراک چاہیے۔" شیلا نے کہا۔

"کیگان نے ٹیرس کے فرش کی طرف دیکھا جہاں ٹوٹی ہوئی سرنج کے ٹکڑے دھوپ میں چمک رہے تھے۔ اس کے پاس کوئی اور انجکشن بھی نہیں تھا۔ وہ سرنج توڑنے پر خود کو بُرا بھلا کہنے لگا۔

"اچھی بات ہے۔" وہ بولا "میں ابھی لا دوں گا۔ مگر تم ریوالور تو ہاتھ سے رکھ دو۔"

"مجھے اپنی خوراک چاہیے۔" شیلا کو بس ایک ہی رٹ لگی ہوئی تھی۔

کیگان نے سوچا اگر وہ سرسری انداز میں لابی کی طرف بڑھے تو شیلا یہی سمجھے گی کہ وہ انجکشن لینے جا رہا ہے۔ اگر وہ لابی میں جا کر دروازہ بند کر لے تو بچ سکتا ہے۔ اس نے سوٹ کیس اٹھا لیا اور لابی کی طرف بڑھنے لگا۔

"سوٹ کیس رکھ دو۔" شیلا نے ناک سے بہتے ہوئے پانی کو پونچھتے ہوئے کہا۔ کیگان ایک دم رک گیا اور اس نے سوٹ کیس فرش پر رکھ دیا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے بے بی۔" اس نے کہا "میں تمہارا انجکشن لینے جا رہا ہوں۔"

"نہیں' تم مجھے یہاں چھوڑ کر کہیں اور جا رہے ہو۔" شیلا کے

ہاتھ میں ریوالور لہرا رہا تھا۔

"مجھے ایک ضروری کام ہے بے بی۔" کیگان نے جواب دیا "وہ سوچ رہا تھا کہ لیو اس کا انتظار نہیں کرے گا" گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں انجکشن لگا کر اپنے ساتھ لے چلوں گا۔"

شیلا نے کیگان کی خوف زدہ حالت دیکھی اور دفعتاً اسے احساس ہوا کہ اب وہ اس کے رحم و کرم پر ہے۔ وہ ظالم جو کئی مہینوں سے اس کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کر رہا تھا' خوف سے کانپ رہا تھا۔ وہ اپنی خوراک بھی بھول گئی۔ اس کے ذہن میں ایک نیا خیال ابھر رہا تھا۔ اب وہ اس بدمعاش سے اپنا انتقام لے سکتی ہے۔ اس نے ہاتھ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ گولی کیگان کے گال کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹا۔ خون بہتا محسوس کرکے وہ اور زیادہ خوف زدہ ہوگیا۔ خون اس کے گال اور گردن سے بہتا ہوا اس کے ہاتھ پر گرنے لگا۔ وہ بوکھلا کر دروازے کی طرف بھاگا اور شیلا نے دوسرا فائر کردیا۔ گولی کیگان کے جسم میں لگی اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ وہ کسی نہ کسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا اور دروازہ کھول کر لابی میں آگیا۔ ریوالور پھر چلا۔ وہ گھٹنوں کے بل گر گیا۔ اس کے منہ سے بھی خون نکل رہا تھا۔ شیلا اس کے قریب آئی۔ جھک کر اس کا چہرہ دیکھا اور نفرت انگیز لہجے میں گالیاں دیتے ہوئے ریوالور کی نال اس کے سر سے لگائی اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔

باہر سڑک پر اپنی کار میں بیٹھے ہوئے ایف بی آئی کے دو ایجنٹوں نے کیگان اور شیلا کو اپارٹمنٹ ہاؤس میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام والش تھا اور دوسرے کا ہیمنڈ۔ انہوں نے اپنے ریڈیو ٹرانسمیٹر پر کیگان کے آنے کی رپورٹ دی تھی۔ جواب میں انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنی جگہ موجود رہیں اور اگر کیگان کہیں جائے تو اس کا تعاقب کرکے معلوم کریں کہ وہ کہاں جاتا ہے یا کس سے ملتا ہے۔ کیگان کے اپارٹمنٹ کی کھلی کھڑکیوں سے جب پہلے فائر کی آواز انہوں نے سنی تو ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ کار سے اترے اور اپارٹمنٹ ہاؤس کی طرف چلے پھر دوسرے فائر کی آواز آئی تو وہ دوڑ پڑے۔ اندر لابی میں لفٹ کے پاس ایک بوڑھا اور موٹا سا لفٹ مین کھڑا تھا۔ اس سے کیگان کے اپارٹمنٹ کے بارے میں پوچھا۔ لفٹ مین بہرا تھا وہ گھبرا کر اپنے آلۂ سماعت کو ٹٹولنے لگا۔ ہیمنڈ نے دیوار پر کرائے داروں کے نام دیکھے اور یہ معلوم کرکے لیوسلک آخری منزل پر رہتا ہے' لفٹ مین سے ٹاپ فلور پر چلنے کے لیے کہا۔ وہ لفٹ میں داخل ہو رہے تھے کہ ایک اور فائر سنائی دیا۔

لفٹ دسویں منزل پر رکی تو دونوں اپنا ریوالور نکال کر آگے بڑھے۔ والش نے گھنٹی کا بٹن دبایا۔ ہیمنڈ ایک سائڈ میں اسے کور کرتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔ وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے کہ چوتھے فائر کی آواز آئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور ایک ساتھ دروازے کو دھکا دیا۔ دوسرے دھکے میں دروازے کا قفل ٹوٹ گیا۔ وہ محتاط انداز میں آگے بڑھے۔ لابی میں انہوں نے ایک عورت کو زور زور سے چلاتے اور روتے دیکھا۔ فرش پر کیگان کی لاش پڑی تھی۔ اس کے سر کا اوپری حصہ اڑ گیا تھا۔

شیلا فرش پر گھونسے مارتے ہوئے رو رہی تھی۔ انہیں دیکھتے ہی بولی۔

"میں عادی نشے باز ہوں۔ میری مدد کرو۔ مجھے ایک خوراک دلوادو۔"

()☆()

سیاہ تھنڈر برڈ پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے رکی۔ نونا جیسی کار سے اتری اور اندر داخل ہوئی۔ سارجنٹ چارلی ٹیز اپنی میز پر بیٹھا دانت کرید رہا تھا۔ اس نے نونا کو دیکھا اور اس کی آنکھوں سے بیزاری کا تاثر غائب ہوگیا۔ "خوب صورت لڑکی ہے۔" اس نے سوچا شاید اس کا کتا یا ہینڈ بیگ گم ہوگیا ہے اور چاہتی ہے کہ میں اسے تلاش کرکے لادوں۔ ٹھیک ہے' اگر کسی لڑکی کی پنڈلیاں اتنی خوب صورت ہوں تو میں اس کے لیے سب کچھ ڈھونڈ کر لا سکتا ہوں۔

"ہاں مس۔ کیا بات ہے۔" اس نے پوچھا۔

"میں کیپٹن ٹیرل سے بات کرنا چاہتی ہوں۔" نونا نے جواب دیا۔

"اچھا۔" چارلی نے سر ہلایا "اگر اس شہر کا ہر فرد یہ سوچے کہ وہ صرف چیف سے بات کرے گا تو چیف کوئی دوسرا کام ہی نہیں کر سکیں گے۔ سردست چیف بہت مصروف ہیں۔ میں کوئی خدمت کر سکتا ہوں تو بتاؤ۔"

"میرا نام نونا جیسی ہے اور میں کیپٹن ٹیرل سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"مجھے سارجنٹ چارلی ٹیز کہتے ہیں۔" چارلی نے لطف لیتے ہوئے کہا "میں یہاں دس سال سے ڈیسک سارجنٹ ہوں اور میں بھی چیف سے...."

وہ کہتے کہتے رک گیا' پلکیں جھپکائیں۔ کچھ آگے کی طرف جھکا اور بولا۔

"تم نے اپنا کیا نام بتایا؟"

"نونا جیسی۔"

چارلی نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ آرمی' پولیس' ایف بی آئی اور سی آئی اے' پتا نہیں کہاں کہاں نونا جیسی نام کی لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں۔

"دیکھو مس اگر یہ کوئی مذاق...."

"میرا نام نونا جیسی ہے اور میں کیپٹن ٹیرل سے بات کرنا چاہتی ہوں۔" نونا نے تیسری مرتبہ کہا۔

"ضرور۔ ضرور۔" چارلی نے جلدی سے کہا اور خالی چارج روم کو دیکھتے ہوئے دل میں کہا کہ کاش اس وقت یہاں کوئی اور آفیسر بھی ہوتا "تم یہاں بیٹھو میں ابھی بات کرتا ہوں۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا۔

"چیف' میں چارلی بات کررہا ہوں۔ یہاں ایک لڑکی آئی ہے۔ کہتی ہے کہ وہ نونا جیسی ہے اور آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔"

"اسے میرے پاس بھیج دو" ٹیرل نے سکون سے کہا "اور کسی کے ہاتھ کافی بھی بھیج دو۔"

"یہاں میرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔"

"اچھا' تو جب کوئی آجائے تب بھیج دینا" ٹیرل نے جواب دیا۔

چارلی نے نونا کو جانے کا اشارہ کیا اور نونا' ٹیرل کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ چارلی سوچ رہا تھا کہ اسے ہیرا ڈائزسٹی ہیرالڈ کو صرف ایک فون کرنا ہوگا اور اسے کم سے کم تین سو ڈالرز مل جائیں گے۔ بلکہ شاید جو کچھ بھی وہ مانگے' مل جائے۔ نونا جیسی کا خود پولیس ہیڈکوارٹر آنا ایک بہت بڑی خبر بن سکتا ہے۔ مگر قانوناً وہ ایسا نہیں کرسکتا تھا چنانچہ چارلی نے سر جھٹک کر یہ خیال ذہن سے نکال دیا اور دوبارہ دانت کریدنے لگا۔ ٹیرل نے اپنے آفس کے دروازے پر نونا کا استقبال کیا۔ اسے غور سے دیکھا اور اس کا جو حلیہ بتایا جارہا تھا' ذہن میں اس سے موازنہ کرکے اسے یقین ہوگیا کہ یہ لڑکی نونا جیسی ہی ہے۔ وہ نونا کو دفتر میں لے گیا اور سارجنٹ بیگلر سے اس کا تعارف کرایا جو اس وقت وہاں موجود تھا۔ نونا کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہم لوگ تمہیں ہر جگہ تلاش کررہے تھے" ٹیرل نے کہا "تم کہاں تھیں اور تمہارے ساتھ کیا حالات پیش آئے ہیں؟"

"میری ذات اہم نہیں ہے" نونا نے جواب دیا "یہاں مجھے ڈاکٹر پال نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ وہ مسٹر وارن سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"ڈاکٹر پال کہاں ہیں؟"

"میں جانتی ہوں کہ وہ کہاں ہیں مگر ان کا پتا بتانے سے پہلے میں موجودہ صورتِ حال بتانا چاہتی ہوں۔"

"ضرور بتاؤ۔"

"ڈاکٹر پال' مسٹر وارن کے سوا کسی سے بات نہیں کریں گے" نونا اپنی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کررہی تھی "ان کے پاس انتہائی زہریلا کیپسول ہے جسے انہوں نے اپنے منہ میں چھپا رکھا ہے۔ اگر انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ اپنے آپ کو ختم کرلیں گے۔ براہِ کرم یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں" نونا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ "وہ سچ مچ ایسا ہی کریں گے۔ انہیں اب کسی بھی بات کی کوئی پروا نہیں رہی ہے۔"

اور یہ کہتے کہتے نونا آگے پیچھے جھومی اور بے ہوش ہوکر فرش پر گر گئی۔ ٹیرل نے بیگلر کو حکم دیا کہ وہ فوراً لیڈی کانسٹیبل ماریا کو بلا کر لائے اور خود نونا کو بازوؤں میں اٹھا کر برابر کے کمرے میں صوفے پر لٹادیا۔ ماریا بھی آگئی۔ ٹیرل نے نونا کو ماریا کے حوالے کیا' تاکید کی کہ جب اسے ہوش آجائے تو ٹیرل کو اطلاع دی جائے۔ پھر وہ اپنے دفتر واپس آیا۔ بیگلر سے کہا کہ وہ باہر دیکھے' کوئی پریس رپورٹر تو نہیں ہے۔ اگر ہو بھی تو اسے ٹیرل کے آفس میں آنے سے روکے۔ خود ٹیرل نے سی آئی اے کے ہملٹن کو فون کیا۔

"ابھی نونا جیسی ہیڈکوارٹر پہنچی ہے" اس نے بتایا "وہ جانتی ہے کہ پال کہاں ہے اور کہتی ہے کہ پال صرف وارن سے بات کرنا چاہتا ہے۔"

"اچھی بات ہے' میں وارن کو فون کرتا ہوں" ہملٹن نے جواب دیا "اور خود بھی آرہا ہوں' پریس رپورٹروں کا خیال رکھنا۔"

پون گھنٹے کے بعد نونا ایک بار پھر ٹیرل کے آفس میں بیٹھی تھی۔ ہملٹن بھی آگیا تھا۔

"ڈاکٹر پال نمبر ۴۵ لیناکس ایونیو میں ہیں" نونا کہہ رہی تھی۔ "یہ اپارٹمنٹ ان کے ایک دوست کا ہے جو اس وقت یورپ میں ہیں وہاں جانے کی کوشش مت کرنا۔ ڈاکٹر پال صرف مسٹر وارن سے بات کریں گے اور اگر مسٹر وارن کے سوا کوئی اور اپارٹمنٹ گیا تو وہ خود کو ہلاک کرلیں گے" ایک بار پھر نونا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

ٹیرل اور ہملٹن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"سکون سے کام لو" ہملٹن نے نرمی سے کہا "ہم جانتے ہیں کہ تمہیں بڑی اذیت سے گزرنا پڑا ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے خیال میں ڈاکٹر پال واقعی اپنی جان لے لیں گے؟"

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے" نونا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا "ایسا لگتا ہے کہ انہیں کسی بات کی کوئی پروا نہیں رہی ہے۔ کیپسول ان کے منہ میں ہے....."

"کیا ڈاکٹر پال نے اپنے فارمولے کا کوئی ذکر کیا؟" ہملٹن نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ اسے حل کردیں گے مگر صرف اپنی شرائط پر۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں یہ بات بھی مسٹر وارن کو بتادوں۔"

"اور وہ شرائط کیا ہیں؟"

"یہ انہوں نے مجھے نہیں بتایا۔"

"او کے" ہملٹن کھڑا ہوگیا "تمہیں ہمیں بہت سی باتیں بتانا ہیں۔ بہتر ہوگا کہ تم کسی ہوٹل میں چلو جہاں سکون سے بات کرسکو۔"

"نہیں" نونا نے انکار میں سر ہلایا "میں تمہیں اس وقت تک کوئی بات نہیں بتاسکتی جب تک ڈاکٹر پال' مسٹر وارن سے ملاقات نہ کرلیں۔"

ٹیرل نے لیڈی کانسٹیبل ماریا کو بلایا۔ وہ نونا کو اپنے ساتھ لے گئی۔ جب وہ چلی گئیں تو ہملٹن نے ٹیرل سے کہا "اس اپارٹمنٹ بلاک کو محاصرے میں لے لو۔ اپنے آدمیوں سے کہنا کہ وہ سامنے نہ آئیں اور اگر پال کہیں جائے تو اس کا پیچھا کریں۔"

ٹیرل نے بیگلر کو اشارہ کیا اور بیگلر آفس سے باہر چلا گیا۔

"وارن کب تک یہاں پہنچے گا؟" ٹیرل نے پوچھا۔

"دس بجے کے بعد ہی آسکے گا" ہملٹن نے جواب دیا "ہمارا واسطہ ایک پاگل سے ہے مگر ایسا پاگل، جس کی شخصیت بہت اہم ہے۔"

"کیا ہم ڈاکٹر میکس کو خبردار کردیں کہ ضرورت پڑنے پر انہیں کسی بھی وقت بلایا جاسکتا ہے" ٹیرل نے ہملٹن سے پوچھا۔

"جب تک وارن نہ آجائے ہم کچھ نہیں کریں گے" ہملٹن نے جواب دیا۔

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ٹیرل نے ریسیور اٹھایا۔ فیڈرل ایجنٹ والش بات کررہا تھا۔ اس نے بتایا کہ کیگان کو ایک عادی نشے باز لڑکی نے گولی مار کر ہلاک کردیا ہے اور خود اس کے لیے ایک مصیبت بنی ہوئی ہے۔ وہ اس کا کیا کرے؟

○☆○

ڈیٹکٹو اینڈی شیلڈ اور فرینک بروک دن کے وقت تھیا فورسٹر کے بنگلے کی نگرانی کرتے تھے۔ وہ گزشتہ تین دن سے ڈیوٹی دے رہے تھے اور بروک اس ڈیوٹی سے بیزار ہوگیا تھا۔ وہ خوب صورت کسرتی جسم کا مالک تھا اور اسے بڑا ناز تھا کہ لڑکیاں اس طرح اس کی جانب کھنچتی ہیں، جس طرح لوہا کسی مقناطیس کی طرف۔ شیلڈ اس سے قدرے مختلف تھا۔ ٹوٹی ناک کے سوا اس کے چہرے پر چاقو کے ایک زخم کا نشان بھی تھا۔ وہ مجرموں سے نفرت کرتا تھا اور اس کے خیال میں بیشتر جرائم کی وجہ کوئی عورت ہوتی تھی۔ دونوں ایک پام کے درخت کے نیچے بیٹھے سمندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جہاں لوگ نہانے اور گپ شپ کرنے میں مصروف تھے۔

"کیا زندگی ہے؟" بروک نے نرمی سے کہا "ہم تمام دن یہاں بیکار بیٹھے مکھیاں مارتے رہتے ہیں جبکہ چند قدم کے فاصلے پر ایک حسین عورت موجود ہے جس سے لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔ یہ فطرت کی توہین ہے۔"

شیلڈ پچھلے دو گھنٹے سے اس قسم کی باتیں سنتے سنتے تنگ آگیا تھا۔ بروک اسے بہت بور کرتا تھا۔

"اپنی زبان کو تھوڑا آرام کرنے دو" شیلڈ کھڑا ہوگیا "میں ایک چکر لگا کر آتا ہوں۔"

شیلڈ چند قدم ہی چلا تھا کہ تھیا نے بنگلے کا بیرونی دروازہ کھولا اور ساحل کی طرف دیکھا۔ بروک نے سانس روک لی۔ "کیا عورت ہے" اس نے سوچا۔ تھیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ بروک جلدی سے کھڑا ہوگیا۔ تھیا مسکرائی۔ بروک نے جلدی سے ادھر اُدھر دیکھا۔ شیلڈ بنگلے کے عقبی حصے کی طرف جاکر نظروں سے اوجھل ہوگیا تھا۔ بروک ریت پار کرکے اس پگڈنڈی کی طرف چلا جہاں تھیا کھڑی تھی۔

"ہیلو!" تھیا نے اس کے کسرتی جسم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا "کیا تم میرے باڈی گارڈز میں سے ایک ہو؟"

"ہاں" بروک نے جواب دیا "کیا باڈی ہے اور کیا گارڈ ہے؟"

"اچھا!" تھیا نے بھویں اچکائیں "میں تو یہ سمجھتی تھی کہ پولیس مین بڑے سخت اجڈ گنوار ہوتے ہیں۔"

"واقعی ہوتے ہیں" بروک مسکرایا "مگر میں مستثنیات میں سے ہوں۔"

"تمہارا نام کیا ہے مسٹر مستثنیات!"

"فرینک بروک۔"

"ایک ڈرنک پینا پسند کرو گے؟"

بروک نے پلٹ کر دیکھا۔ اس میں خطرہ تھا، شیلڈ کبھی بھی آسکتا تھا۔

"پینے میں تو کوئی حرج نہیں مگر میں ڈیوٹی پر ہوں۔"

"کبھی ڈیوٹی سے فارغ بھی ہوتے ہو؟" تھیا غور سے بروک کو دیکھ رہی تھی۔

"ضرور۔ مگر چھ بجے سے پہلے نہیں" بروک کی رگوں میں سنسناہٹ ہورہی تھی۔

"اور تمہارا دوست؟ جس کی ناک ٹوٹی ہوئی ہے، وہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔"

"اس کی بات رہنے دو۔ اسے ایسی باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"کیا سچ مچ!" تھیا مسکرائی "اچھا، میں تمہارے لیے ڈرنک لے آؤں، بیئر چلے گی؟"

"ضرور چلے گی۔"

تھیا شراب لینے چلی گئی۔ بروک سوچ رہا تھا کہ اس عورت کے ساتھ وقت کیسا گزرے گا کہ اس نے اپنی کمر میں کوئی چیز گڑتے محسوس کی "کوئی حرکت کی تو گولی ماردوں گا" ایک آواز آئی۔

بروک بے حس و حرکت کھڑا رہ گیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس عورت کی نگرانی اس لیے کررہا تھا کہ ایک پاگل آدمی اس پر اچانک حملہ نہ کردے اور اب خود اس کی کمر سے ایک ریوالور کی نال لگی ہوئی ہے۔ ساتھ ہی اس نے ایک اور بات کا بھی احساس کیا۔ اسے ایسا لگا کہ وہ خوف زدہ ہے۔ وہ لمحے گن رہا تھا کہ پتا نہیں کب ریوالور چل جائے۔ اچانک ریوالور ہٹالیا گیا۔

"تم اپنے خیال میں کیا کررہے تھے؟" شیلڈ کہہ رہا تھا۔

شرم اور غصے کے احساس کے ساتھ وہ تیزی سے گھوما اور سیدھے ہاتھ کا گھونسا شیلڈ کے منہ پر مارا۔ گھونسا پوری طاقت سے مارا گیا تھا مگر پولیس کی ملازمت میں شیلڈ کو ایسے اَن گنت گھونسوں

سے واسطہ پڑا تھا۔ وہ سر کی ذرا سی حرکت سے اس ضرب سے بچ گیا۔ بروک کا ہاتھ اس کے کندھے کے اوپر سے نکل گیا۔ شیلڈ نے ریوالور کی نال سے بروک کے جبڑے پر وار کیا اور بروک پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ہاتھ میں بیئر کا ایک گلاس لیے تھیا نے دونوں آدمیوں کو دیکھا۔ اس کا دورانِ خون تیز ہو گیا کہ یہ آدمی اس کے لیے لڑ رہے تھے اور ایسا منظر اسے ہمیشہ بہت پسند آتا تھا۔

"تم لوگ لطف اٹھا رہے ہو؟" وہ بولی۔

بروک سنبھل گیا۔ اس کے جبڑے پر خون کی ایک لکیر پڑی ہوئی تھی۔ بروک کو گھورتے ہوئے شیلڈ کچھ پیچھے ہٹا مگر یہ دیکھتے ہوئے کہ بروک لڑائی بڑھانا نہیں چاہتا، اس نے اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھ دیا۔

"یہاں سے چلے جاؤ" اس نے کہا۔

بروک نے شیلڈ کو گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نفرت اور غصے کی چمک تھی مگر شیلڈ اس سے سینئر تھا۔ وہ گھوما اور پام کے درختوں کی طرف چل دیا۔ شیلڈ، تھیا سے مخاطب ہوا۔

"مجھے افسوس ہے مادام کہ تمہیں پریشانی ہوئی" شیلڈ جانے کے لیے گھوما۔

"تم پیاسے معلوم ہوتے ہو آفیسر!" تھیا نے کہا "ایک گلاس بیئر پی لو۔"

"نہیں شکریہ۔ میں ڈیوٹی پر ہوں" شیلڈ نے جواب دیا۔ تھیا نے اسے دیکھتے ہوئے بیئر ایک قریبی کیاری میں الٹ دی۔ شیلڈ آگے کی طرف بڑھا۔

"آفیسر!" تھیا نے آواز دی۔ شیلڈ نے رک کر اس کی طرف دیکھا "گھر میں ایک فیوز اڑ گیا ہے۔ کیا تم اسے ٹھیک کر دوگے؟"

شیلڈ نے غور سے تھیا کو دیکھا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ بروک اسے دیکھ رہا ہے۔

"میری ڈیوٹی بنگلے کے باہر ہے مادام!" اس نے کہا "بنگلے کے اندر نہیں۔ تم کسی الیکٹریشن کو بلا لو۔"

شیلڈ ہموار قدموں سے اپنی کار کی طرف بڑھا اور پھر اندر بیٹھ کر پولیس ہیڈ کوارٹر کو فون کرنے لگا۔

○☆○

میز کے گرد بیٹھے ہوئے پانچ افراد وارن کو قیمتی قالین پر ادھر سے ادھر ٹہلتے دیکھ رہے تھے۔ وہ اس وقت بیلویڈیر ہوٹل کے شاندار سوئٹ میں جمع ہوئے تھے۔ پہلی کرسی پر چیف آف پولیس ٹیرل تھا۔ دوسری پر سی آئی اے کا ہملٹن۔ تیسری پر ایف بی آئی کا ولیم۔ چوتھی پر ہیریسن سینی ٹوریم کا ڈاکٹر میکس اور پانچویں کرسی پر وارن کا سیکریٹری ہورن۔ وارن ٹہلتے ٹہلتے رکا۔

"کیا ہم اس لڑکی کے بیان پر یقین کر سکتے ہیں؟" اس نے ٹیرل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے خیال سے کر سکتے ہیں" ٹیرل نے جواب دیا "میرا اندازہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی ہے۔"

"وہ کہتی ہے کہ پال نے منہ میں زہریلا کیپسول چھپا رکھا ہے" وارن نے کہا "اور اگر اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ خود کو ہلاک کر لے گا۔ ڈاکٹر میکس، وہ تمہارے سینی ٹوریم میں اٹھائیس ماہ تک مریض کی حیثیت سے رہا ہے۔ تم کیپسول کی موجودگی سے واقف کیوں نہیں ہو سکے۔ جب وہ تمہاری نگرانی میں دیا گیا تھا تو کیپسول ضرور اس کے منہ میں ہوگا۔"

"یہ کوئی تعجب کی بات نہیں" ڈاکٹر میکس نے جواب دیا "دنیا کی بہترین سیکیورٹی کی نگرانی میں رہنے کے باوجود ہرمن گوئرنگ نے اس وقت تک اپنی موت کا کیپسول چھپائے رکھا جب تک اس نے مرنے کا فیصلہ نہیں کر لیا۔"

"ہاں، تم ٹھیک کہہ رہے ہو" وارن نے تائید کی "کیا تمہارے خیال میں ڈاکٹر پال خود کو ہلاک کر سکتا ہے؟"

"ضرور کر سکتا ہے" ڈاکٹر میکس نے بلا تامّل کہا "اگر اس پر کوئی دباؤ نہ ہو تب بھی وہ مرنے پر تل سکتا ہے۔ ہمارا واسطہ ایک ایسی ہستی سے ہے جسے اپنی زندگی کی کوئی پروا نہیں۔"

"شکریہ ڈاکٹر!" وارن نے کہا "ہمہ وقت تیار رہنا، ہمیں کبھی بھی تمہاری ضرورت پڑ سکتی ہے۔"

یہ سمجھتے ہوئے کہ اب اس سے جانے کے لیے کہا جا رہا ہے، ڈاکٹر میکس کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ "میں یہاں ٹھہروں یا سینی ٹوریم واپس چلا جاؤں؟" اس نے پوچھا۔

"تم واپس جا سکتے ہو ڈاکٹر" کافی دیر ہو چکی ہے اور کل سے پہلے کوئی بات ہونے کی توقع نہیں۔"

جب ڈاکٹر میکس چلا گیا تو وارن اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اس کا امکان تو نہیں ہے کہ پال پھر کہیں بھاگ جائے؟" اس نے پوچھا۔

"کوئی امکان نہیں" ولیم نے جواب دیا "اپارٹمنٹ بلاک کے سوا اردگرد کا تمام علاقہ پولیس سے بھرا ہوا ہے۔"

"پھر بھی بہتر ہوگا کہ تم اور کیپٹن ٹیرل خود گشت لگا کر مکمل اطمینان کر لیں" وارن نے کہا۔

جب وہ دونوں چلے گئے تو وارن، ہملٹن سے مخاطب ہوا۔

"اس وقت ملک میں پال سب سے زیادہ اہم آدمی ہے" اس نے کہا "ہمیں ہر صورت میں اس کا حل شدہ فارمولا چاہیے۔ وہ شرائط کی بات کر رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شرائط سے اس کا کیا مطلب ہے۔ لیکن اس کی شرائط جو بھی ہوں، ہم انہیں تسلیم کر لیں گے بشرطیکہ وہ فارمولا حل کر دے۔ یہ بات صدر امریکا نے مجھ سے براہِ راست کہی ہے۔ ہمیں بہت محتاط رہ کر پال سے معاملہ طے کرنا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا واسطہ ایک ذہنی مریض سے ہے لیکن نونا کے بقول اگر پال کی شرائط مان لیں، وہ فارمولا حل کر دے گا۔ مجھے پورا اختیار دیا گیا ہے کہ میں فارمولا

حاصل کرنے کے لیے جو مناسب سمجھوں، کر سکتا ہوں۔"

"فرض کرو پال اس اپارٹمنٹ سے نکل کر کہیں جاتا ہے تو ہم کیا کریں گے؟" ہملٹن نے پوچھا۔

"وہ وہاں سے نہیں جائے گا' اس کا مجھے یقین ہے" وارن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ وہ بہت تھکن محسوس کر رہا تھا۔ اس صبح اس نے صدر سے دو ملاقاتیں کی تھیں پھر وہ طیارہ پکڑنے ائرپورٹ بھاگا تھا جس نے اسے پیراڈائز سٹی پہنچایا۔ ذمے داری کا بوجھ اس کے شانوں کو جھکائے دے رہا تھا "کیا ہم فون پر پال سے بات کر سکتے ہیں" اس نے ہملٹن سے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ میرے پاس اس کا نمبر ہے" ہملٹن نے جواب دیا۔

"تو پھر ذرا بات کرنے کی کوشش کرو۔"

ہملٹن نے آپریٹر سے باہر کی لائن مانگی اور پھر نمبر ڈائل کیا۔ جیسے ہی دوسری طرف گھنٹی بجی' اس نے ریسیور وارن کو دے دیا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے" کچھ دیر بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"ڈاکٹر پال!" وارن نے پوچھا۔

"ہاں' میں ڈاکٹر پال بات کر رہا ہوں۔"

"میں وارن ہوں۔ کیا حال ہے ڈاکٹر؟"

"ٹھیک ہوں" مختصر جواب ملا "ہم کب مل رہے ہیں۔"

"میں ابھی واشنگٹن سے آیا ہوں۔ صدر نے تمہیں سلام کہا ہے اور..."

"ہم کب مل رہے ہیں؟" سپاٹ آواز میں پوچھا گیا۔

"چاہو تو میں ابھی آ سکتا ہوں" وارن نے جواب دیا۔

"کیا نونا نے میری شرائط بتا دی ہیں' تمہیں اکیلے آنا ہے۔"

"ہاں بے شک۔"

"تب پھر میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" پال نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

"وہ مجھ سے اکیلے ملنا چاہتا ہے" وارن کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"میرے خیال سے یہ مناسب نہیں ہو گا" ہملٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"صدر سردست پال کو سب سے زیادہ اہم سمجھ رہے ہیں" وارن نے جواب دیا "وہ مجھ سے اکیلے ملنا چاہتا ہے تو مجھے اکیلے ہی جانا ہو گا۔"

دس منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ لیناکس ایونیو پہنچ گئے۔ یہاں ہر طرف پولیس موجود تھی۔ وارن کی کار ٹھہری تو ٹیرل آگے بڑھا۔

"میں پال سے بات کرنے جا رہا ہوں" وارن نے بتایا "میری اجازت کے بغیر تمہیں کوئی قدم نہیں اٹھانا ہے۔ جو صورتِ حال پیش آئے گی اس کے مطابق عمل کریں گے۔"

"ڈاکٹر پال کے بارے میں کہا جاتا ہے' وہ تشدد پر اُتر سکتا ہے۔ اس میں تمہارے لیے خطرہ ہے" ٹیرل نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا؟ اس کا اپارٹمنٹ کہاں ہے؟"

"ٹاپ فلور پر۔"

"تم اور ہملٹن ایک منزل نیچے تک میرے ساتھ چلو لیکن جب تک میں نہ کہوں' کچھ نہیں کرنا ہے۔ جب مجھے ضرورت ہو گی آواز دے لوں گا۔"

تینوں آدمی اپارٹمنٹ بلاک میں داخل ہوئے۔ لفٹ سے اوپر گئے۔ ٹیرل اور ہملٹن ساتویں منزل پر اتر گئے۔ وارن آٹھویں منزل پر لفٹ سے باہر آیا۔ سامنے ہی اپارٹمنٹ کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وارن نے آواز دی۔

"کیا تم اکیلے ہو؟" پال کی آواز آئی۔

"ہاں۔ اندر آ جاؤں؟"

"آ جاؤ۔"

وارن رہائشی کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے دوسری طرف پال قدرے تاریکی میں کھڑا تھا۔ وارن دروازہ بند کر کے آگے بڑھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہم بہت دن کے بعد مل رہے ہیں" وارن نے کہا "صدر نے تمہیں سلام کہا ہے۔"

"شکریہ" پال نے سنجیدگی سے کہا "تم میرے فارمولے کے بارے میں جانتے ہو اس لیے اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اسے تم لوگوں کو دینے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر اس کے لیے شرط ہے۔"

"تم ہمیں حل شدہ فارمولا اس ایک شرط کی تکمیل کے بعد دے دو گے؟" وارن نے گہری سانس لی۔

"ہاں۔"

"اور وہ شرط کیا ہے؟" وارن سوچ رہا تھا کہ مجھے پال کا چہرہ صاف نظر آ رہا ہوتا تو بہتر تھا۔

"کل صبح گیارہ بجے تم میری بیوی کو لے کر یہاں آؤ اور مجھے اس سے تنہا ملنے کا موقع دو۔" پال نے کہا۔

وارن چونک گیا۔ اسے اس بات کی بعید ترین توقع بھی نہیں تھی۔

"تمہاری بیوی" اس نے تیزی سے سوچتے ہوئے کہا "مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے مگر اسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ تم مجھے کچھ زیادہ وقت دو۔ امید ہے کہ تین بجے سہ پہر تک اس کا پتا چل جائے گا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"اچھی بات ہے" پال نے کافی دیر تک سوچنے کے بعد کہا "مگر تین بجے سے زیادہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔"

"اگر میں تمہاری بیوی سے ملاقات کرا دوں تو تم فارمولا حل کر دو گے؟"

"ہاں، میں وعدہ کرتا ہوں۔ لیکن وہ تین بجے تک نہیں آئی تو فارمولا نہیں ملے گا، سمجھ گئے؟"

"دیکھو پال، ہم نے طویل مدت تک ایک دوسرے کے ساتھ کام کیا ہے" وارن نے کہا "آخر تم اپنی بیوی سے کیوں ملنا چاہتے ہو۔ اس کے ساتھ تم خوش تو نہیں رہے۔ دوبارہ ملنے سے کیا فائدہ؟"

"میں نے ایک کام نامکمل چھوڑ دیا تھا" پال نے بڑے نفرت انگیز لہجے میں جواب دیا "اور میں اپنا ہر کام مکمل کیے بغیر نہیں رہتا۔ جب تک یہ کام بھی پورا نہ کرلوں، مجھے ذہنی سکون میسر نہیں ہوگا۔"

"کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم اسے بھول جاؤ۔ میں تمہیں دوبارہ کام کرتے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"تم نے میری شرط سن لی" پال پیچھے ہٹتے ہوئے بولا "اور تمہارے پاس کل تین بجے تک کا وقت ہے۔"

"ایک منٹ پال!" وارن نے اسے دوسرے کمرے میں جاتے دیکھ کر جلدی سے کہا "میں یہ بات واضح طور پر سمجھ لینا چاہتا ہوں۔ تم نے یہی کہا ہے نا کہ اگر میں تمہاری بیوی کو لے آؤں تو اس کے بدلے تم فارمولا ZCX حل کردو گے۔"

"ہاں۔ اور وہ اکیلی آئے گی۔"

"تم اسے کوئی نقصان پہنچانا تو نہیں چاہتے۔"

"تمہیں اس بات کی پروا کیوں ہے کہ میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں۔ جاؤ اور اسے تلاش کرکے لاؤ" پال نے کہا اور اندرونی کمرے میں جاکر دروازہ بند کرلیا۔

وارن کچھ دیر تک ساکت بیٹھا رہا۔ پال کی شرط نے اسے پریشان کردیا تھا۔ آخر وہ اٹھا اور اپارٹمنٹ سے باہر نکل آیا۔ نچلی منزل پر ہملٹن اور ٹیرل اس کے منتظر تھے۔

"مسز فورسٹر کے بنگلے سے گارڈ ہٹالو" وارن نے ٹیرل سے کہا "پال یہاں سے کہیں نہیں جاسکتا۔ میں نہیں چاہتا کہ پریس کو معلوم ہو کہ ہم مسز فورسٹر کی نگرانی کررہے ہیں۔"

"جو حکم!" ٹیرل نے کہا "میں اپنے آدمیوں کو واپس بلالوں گا۔"

"تم میرے ساتھ آؤ" وارن نے ہملٹن سے کہا۔

تینوں اپارٹمنٹ بلاک سے باہر آئے۔ وارن کا بے حد سنجیدہ چہرہ دیکھتے ہوئے ہملٹن اور ٹیرل دونوں نے نہیں پوچھا کہ پال سے اس کی ملاقات کیسی رہی اور یہ کہ اب اس کا کیا حال ہے۔ ہملٹن اور وارن اپنی کار میں بیلوڈیر ہوٹل روانہ ہوگئے اور جب تک وارن اپنے سوئٹ نہیں پہنچ گیا، اس نے کوئی بات نہیں کی۔

"بیٹھ جاؤ ہملٹن۔ ہمیں ایک بہت دشوار فیصلہ کرنا ہے" وہ بولا "پال نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ فارمولا حل کردے گا مگر ایک شرط پر اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں وہ شرط بتاؤں یا نہیں۔ فیصلہ کرنا صرف میری ذمے داری ہے۔ مگر حیران ہوں کہ کس طرح کروں۔"

"میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ اس کی شرط کیا ہوگی" ہملٹن نے کہا "میں جانتا تھا کہ وہ یہی کہے گا۔ ہمارا واسطہ ایک پاگل سے ہے جو ہمیں بلیک میل کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ وہ ہمیں حل شدہ فارمولا دینے پر آمادہ ہے بشرطیکہ ہم اسے اپنی بیوی کو قتل کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہی بات ہے نا؟"

"تمہیں اس کا اندازہ کیسے ہوا؟"

"میں نے پال کی فائل دیکھی ہے۔ ڈاکٹر میکس کے ساتھ بات بھی کی ہے۔ وہ نازک سا رشتہ جو اس کی فہم و فراست کو باقی رکھے ہوئے تھا، اس وقت ٹوٹ گیا جب اس نے اپنے اسسٹنٹ کو اپنی بیوی کے ساتھ ناروا حالت میں دیکھا۔ اس نے اس آدمی کو قتل کردیا مگر اسے اپنی بیوی کو ہلاک کرنے سے روک دیا گیا۔ ڈاکٹر میکس کا کہنا ہے کہ انتقام کی نامکمل خواہش اس کے ذہن کو زہر آلودہ کررہی ہے۔ گزشتہ مہینوں میں وہ اپنی اس ناکامی پر افسوس کرتا رہا ہے۔ اگر ہمیں وہ فارمولا چاہیے تو اس کی بیوی اسے دینا ہوگی۔"

"مگر ہم ایسا نہیں کرسکتے" وارن نے کہا۔

"میں نے تھیا فورسٹر کو چیک کیا ہے۔ وہ کسی طوائف سے کم نہیں ہے۔ اس کی موت کی کسی کو کوئی پروا نہیں ہوگی۔"

"کیسی باتیں کررہے ہو؟" وارن نے ہملٹن کو گھورا "ہم ایک انسانی زندگی کی بات کررہے ہیں، کسی جانور کی نہیں۔"

"یہ اپنا اپنا خیال ہے سر!" ہملٹن نے کندھے اچکائے "میرے نزدیک تھیا جانور سے بھی بدتر ہے۔ وہ مرجائے تو کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔"

"میں ایسی بات سوچنا بھی نہیں چاہتا" وارن نے کہا مگر اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"سر!" ہملٹن کے لہجے میں تیزی آگئی "میں تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تم نے کہا تھا کہ ہمیں ہر قیمت پر یہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور پال کی شرائط جو کچھ بھی ہو، ہم انہیں مان لیں گے۔ پھر تم نے یہ بھی بتایا تھا کہ صدر نے تمہیں ہر فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔"

"میں جانتا ہوں کہ میں نے کیا کہا تھا مگر یہ......" وارن نے کہنا چاہا تو ہملٹن نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تمہیں بالکل واضح صورتِ حال کا سامنا ہے" وہ بولا۔ "فارمولا ہمیں مل جائے گا اور وہ عورت مرجائے گی۔ اگر ہم اسے بچائیں گے تو پال اور فارمولے دونوں سے ہاتھ دھولیں گے۔ اگر پال کی شرط مانیں گے تو یہ نئی دھات ہمیں روس کے راکٹ پروگرام پر پوری فوقیت دے دے گی۔ ایک ناکارہ عورت کی زندگی ہمیں وہ تحفظ نہیں دے سکتی جو اس فارمولے پر عمل کرکے ہمیں حاصل ہوگا۔"

"اس الجھن کو حل کرنے کی کوئی دوسری صورت بھی تو ہوسکتی ہے" وارن نے اٹھ کر ٹہلنا شروع کردیا "فرض کرو، ہم پال سے وہ کیپسول چھین کر ناکارہ کردیں۔"

"ہم ایسا کوئی بھی خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ اگر ہم خطرہ مول لینے پر تیار ہوں تو اس کیپسول کو بیکار کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے پاس ایک ایسی گن ہے جس سے فائر کرکے ایک آدمی کو بے ہوش کیا جاسکتا ہے۔ مگر بے ہوشی فوری نہیں ہوگی۔ ایک یا دو سیکنڈ کا ٹائم ہوگا جس میں پال کیپسول چبا سکتا ہے اور وہ یہی کرے گا چنانچہ اس گن سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ مگر ہم اس کیپسول کے بارے میں فکر مند کیوں ہوں۔ صورتِ حال یہ ہے کہ وہ ہمیں اس وقت تک فارمولا نہیں دے گا جب تک ہم اسے اس کی بیوی دینے پر تیار نہ ہوں۔"

"مگر میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"میری خواہش ہے کہ کاش میں تمہیں اس معاملے سے الگ کرسکتا" ہملٹن نے کہا "مگر میں ایسا نہیں کرسکتا۔ سی آئی اے اس نوعیت کے معاملات سے نمٹنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اگر کوئی فرد ریاست کے لیے خطرہ بن جائے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سے نجات حاصل کرلیں۔ ہمیں ہر معاملے میں ریاست کو ترجیح دینے کی تربیت دی گئی ہے۔ کوئی فرد ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ پلیز، یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ اس کی تفصیل میں خود طے کرلوں گا۔ مگر پال سے تمہیں نمٹنا ہوگا۔ تمہاری جگہ میں چارج لے لوں تو یہ خطرناک ہوگا۔ میرے نزدیک اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم مسز فورسٹر کو اس کے اپارٹمنٹ تک کیسے پہنچائیں۔ تھیا کو اخبارات سے معلوم ہوجائے گا کہ پال یہاں ہے۔ وہ کبھی آنے پر راضی نہ ہوگی۔ تمہیں پال کو اس کے پاس جانے پر آمادہ کرنا ہوگا۔"

"اگر میں اسے آمادہ کر بھی لوں..." وارن نے جواب دیا "تو ہم پریس کو کیا بتائیں گے کہ وہ تھیا تک کیسے پہنچا؟"

"میرے آدمی اپارٹمنٹ بلاک کے عقبی حصے کی نگرانی کررہے ہیں۔ اس کا ایک عقبی دروازہ ہے۔ میں اسے نکال کرلے جاؤں گا اور میں اسے نکلنے کا موقع دینے کی پوری ذمّے داری اپنے سر لے لوں گا۔ یہ معاملہ اس قدر اہم ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر نہیں کرسکتے۔ البتہ ہمیں ٹیرل سے خبردار رہنا ہوگا۔ وہ اس معاملے میں ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔"

"پریس کے نقطۂ نظر سے یہ سوال اٹھے گا کہ پال کو اپنی بیوی کا پتا کیسے معلوم ہوا؟"

"اس کا نام ٹیلی فون ڈائریکٹری میں درج ہے۔ میں چیک کرچکا ہوں۔ چنانچہ پریس ہی کے نقطۂ نظر سے پال نے ڈائریکٹری سے اپنی بیوی کا پتا معلوم کیا۔ عقبی دروازے سے باہر نکلا۔ ایک کار چرائی اور... یہ کار میں اس کے لیے چھوڑ دوں گا... اور تھیا کے بنگلے پہنچ گیا۔"

ہملٹن کہتے کہتے رکا۔ کچھ سوچا اور پھر بولا۔

"میں اور تم بنگلے میں موجود ہوں گے اور دیکھ رہے ہوں گے۔ جب پال اس کام سے فارغ ہوجائے گا جو وہ انجام دینا چاہتا ہے تب ہم اس سے پہلے کہ وہ اپنا ارادہ بدل دے، اسے فارمولا حل کرنے پر مجبور کردیں گے۔"

"میرا یہ خیال نہیں کہ میں اس تجویز پر عمل کرنے پر آمادہ ہوسکوں گا" وارن ہچکچا رہا تھا۔

"یہ تمہارا فرض ہے اور اسے تمہیں ہر صورت میں انجام دینا ہے۔"

"اور اس کے بعد ہم پال کا کیا کریں گے؟"

"تمہیں حل شدہ فارمولا مل جائے گا" ہملٹن نے جواب دیا "پال کو میں سنبھال لوں گا۔ فارمولا لے کر تم چلے جاؤ گے۔ باقی کام میں پورا کروں گا۔ یہ میرا فرض ہے کہ کوئی راستہ کھلا نہ چھوڑوں۔ چنانچہ اب کل صبح تم فورسٹر کو فون کرکے کہو گے کہ تمہارا اس سے ایک مرتبہ اور ملنا ضروری ہے۔"

اور پھر ہملٹن، وارن کو سمجھانے لگا کہ اسے پال سے مل کر کیا کہنا ہے۔



اگلی صبح کیپٹن ٹیرل نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ہیڈ کوارٹر پہنچا۔ وہ صرف تین گھنٹے نیند لے سکا تھا اس لیے تھکن محسوس کررہا تھا۔ اور ڈیسک سارجنٹ چارلی کے سلام کا مسکرا کر جواب دینے کے بجائے وہ یونہی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ چارلی نے یہ فرق محسوس کرلیا اور جلدی سے ایک کانسٹیبل کو کافی لینے دوڑا دیا۔ ٹیرل ابھی اپنی میز پر رپورٹوں کے ڈھیر کو ترتیب بھی نہیں دینے پایا تھا کہ کانسٹیبل کافی لے کر آگیا۔ ٹیرل نے اپنے ماتحت عملے کی ذہانت محسوس کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اسی وقت بیگلر اور لیپسکی بھی آگئے۔ انہوں نے بھی پہلے کافی پینے کو ترجیح دی۔

"کوئی نئی بات" ٹیرل نے بیگلر سے پوچھا۔

"مسز فورسٹر کے بنگلے سے گارڈ ہٹالیے ہیں" بیگلر نے بتایا "مگر لیپسکی کی رپورٹ زیادہ اہم ہے۔"

"کیا رپورٹ ہے لیپسکی؟" ٹیرل نے اس کی طرف دیکھا۔

"جوناتھن اور لیوسلک فرار ہوگئے ہیں" لیپسکی نے جواب دیا "جوناتھن ایک تیز رفتار موٹر بوٹ میں ہوانا چلا گیا ہے۔ لیوسلک بھی موٹر بوٹ سے گیا ہے مگر کہاں گیا ہے یہ معلوم نہیں۔ یہ موٹر بوٹ کوگان کی ملکیت ہے۔ وہ جب بھی واپس آیا میں اسے گرفتار کرلوں گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جوناتھن اور لیوسلک دونوں اب تک میکسیکو پہنچ چکے ہوں گے۔ میں نے میکسیکو کی پولیس کو خبردار کردیا ہے۔ مگر تمہیں معلوم ہی ہے کہ وہاں کی پولیس کیسی ہے۔ میں نے نونا جیسی سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا کہ خفیہ پناہ گاہ میں ایک ڈاکٹر، پال کی دیکھ بھال کررہا تھا۔ اس نے مجھے ڈاکٹر کا حلیہ

بتادیا ہے جو میں نے رپورٹ میں لکھ دیا ہے۔ کیگان مر چکا ہے اور جس لڑکی نے اسے شوٹ کیا ہے وہ ہیروئن کی عادی ہے اور پاگل ہو چکی ہے۔ اگر کبھی وہ ٹھیک ہوئی تو جوناتھن اور لیو کے خلاف مؤثر گواہ ثابت ہوگی۔"

ٹیرل جانتا تھا کہ ان تمام معلومات سے اب اسے کوئی فائدہ نہیں۔ تفتیش کا چارج اس سے لے لیا گیا تھا۔ جب سی آئی اے درمیان میں آجاتی ہے تو اس کا کام محض رپورٹوں کو آگے بھیج دینا رہ جاتا ہے۔

"اچھی بات ہے لیپسکی!" اس نے کہا "اب تم چھٹی کرو۔"

"کچھ کھچڑی پک رہی ہے"۔ لیپسکی کے جانے کے بعد اس نے بیگلر سے کہا "اور میں اس سے مطمئن نہیں۔ اس پاگل کو اپارٹمنٹ میں کیوں چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ جا کر اسے حراست میں کیوں نہیں لیتے۔ مسز فورسٹر کے بنگلے سے ہمارے آدمی کیوں ہٹائے گئے۔"

"ہاں۔ مگر اب یہ ہمارا دردِ سر نہیں ہے" بیگلر نے جواب دیا "مجھے جا کر اپنی ڈیوٹی سنبھالنا چاہیے۔"

وہ چلا تو ٹیرل لیپسکی کی رپورٹ پڑھنے لگا اور اس وقت جبکہ وہ رپورٹ پڑھ رہا تھا اپنے ہوٹل میں وارن نے باہر کی لائن مانگی پھر پال کو فون کیا۔ کنکشن ملنے میں کچھ دیر لگی جس کی وجہ یہ تھی کہ ہر کال کو چیک کیا جا رہا تھا۔ ہملٹن نے ایسا انتظام کیا تھا کہ وارن کے سوا کوئی اور پال کو فون نہ کر سکے۔

"میں وارن بات کر رہا ہوں۔"

"اب کیا ہے" دوسری طرف سے پال نے بیزاری سے پوچھا۔

"میرا تم سے ملنا ضروری ہے۔ کیا میں ایک گھنٹے میں آجاؤں؟"

"کیا چاہتے ہو؟"

"یہ میں فون پر نہیں بتا سکتا۔"

"اچھی بات ہے، آجاؤ۔ مگر یہ توقع چھوڑ دو کہ تم میرا فیصلہ بدل سکتے ہو" پال نے ریسیور رکھ دیا۔ وارن نے بھی رکھ دیا۔

"کیا بات ہوئی؟" ہملٹن نے پوچھا۔

"وہ تعاون پر آمادہ نہیں معلوم ہوتا مگر اس نے مجھ سے ملنا منظور کر لیا ہے" وارن نے جواب دیا اور میز پر رکھے اخبار دیکھنے لگا۔

"اخباروں کے بغیر زندگی کتنی آسان ہوتی" وہ بولا "نونا جیسی کہاں ہے؟"

"اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ جیکا روانہ ہو گئی ہے" ہملٹن نے بتایا "میں نے آج صبح خود انہیں طیارے میں سوار کرایا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ جو کام ہمیں یہاں کرنا ہے اس کے دوران میں وہ یہاں موجود رہیں۔ انہیں تاکید کر دی ہے کہ اپنی زبان بند رکھیں۔ میرا ایک آدمی بھی ان کے ساتھ ہے اگرچہ وہ یہ بات نہیں جانتے۔ جب غبار بیٹھ جائے گا تو وہ واپس آجائیں گے۔"

"اور مسز فورسٹر؟"

"میرا ایک آدمی اس کی نگرانی کر رہا ہے مگر وہ چپ چاپ گھر میں بیٹھی ہے" ہملٹن نے جواب دیا۔

اور یہاں وہ غلطی پر تھا۔ تھیا اس وقت اپنا سامان پیک کرنے میں مصروف تھی۔ اس نے نہ صرف ریڈیو پر خبریں سنی تھیں بلکہ اخبار بھی پڑھا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا پاگل شوہر کسی اپارٹمنٹ میں موجود ہے اور اس نے پیراڈائز سٹی چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اب پیراڈائز سٹی میں اس کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ جب تک حکومت اس کے دیوانے شوہر کو پکڑ کر دوبارہ سینی ٹوریم بھجوائے' ہونے والی پبلسٹی اس کے تمام مرد دوستوں کو خوف زدہ اور کنارہ کش کر دے گی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ نیویارک واپس جائے گی جہاں اس کے کچھ دوست تھے۔ فلوریڈا کا سورج اور ساحل چھوڑ کر اسے افسوس ضرور ہوگا مگر سورج اور ساحل دولت نہیں برساتے اور تھیا صرف دولت کی بھوکی تھی لیکن پیراڈائز سٹی سے نکلنے کے لیے معقول رقم کی ضرورت تھی۔ ڈیٹکٹو جیکوبی نے اسے بتا دیا تھا کہ اب اس کی نگرانی نہیں کی جا رہی ہے اور یہ کہ وہ پوری آزاد ہے جہاں چاہے آئے جائے۔ وہ بڑی دیر تک سوچتی رہی کہ یہ رقم اسے کہاں سے مل سکتی ہے۔ بالآخر اس نے پریذیڈنٹ نیشنل بینک ویلس مارشل سے مانگنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اسے دس ہزار ڈالرز تو آسانی سے دے سکتا ہے۔ گیارہ بجے تک اس نے پیکنگ مکمل کر کے لباس تبدیل کیا۔ کافی دیر میک اپ کر کے اس نے بیڈ روم کے قدِ آدم آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو اظہارِ پسندیدگی کے طور پر سہلایا۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ وہ بنگلے سے نکلی تو سی آئی اے کا ایجنٹ مارک ڈاج اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک واکی ٹاکی بھی تھا۔ اس نے تھیا کو گیرج کی طرف جاتے دیکھا اور آپ ہی آپ مسکرانے لگا۔ اس نے پہلے ہی کار کا ڈسٹری بیوٹر ہیڈ نکال لیا تھا اور سوچ رہا تھا کہ جب کار اسٹارٹ نہیں ہوگی تو تھیا کا ردِ عمل دیکھنے کے قابل ہوگا۔ وہ تھیا کے حسن اور پُرکشش جسم کا معترف تھا اور اسے یقین نہیں تھا کہ ایک ایسی عورت نصف میل کا فاصلہ طے کر کے ہائی وے تک جائے گی کہ وہاں سے کوئی سواری حاصل کر سکے۔

کئی منٹ کے بعد تھیا گیرج سے نکلی تو اس کی آنکھیں غصے سے چمک رہی تھیں۔ وہ بنگلے میں چلی گئی۔ اس کا فون اب ٹیپ کر دیا گیا تھا چنانچہ جب اس نے ایک قریبی گیرج فون کرنا چاہا تو اسے لائن مصروف ہونے کا سگنل ملا۔ تقریباً بیس منٹ کی کوشش کے بعد اس نے ٹیکسی کرائے پر دینے والی کمپنی کے فون کا نمبر ڈائل کیا مگر یہاں بھی اسے وہی سگنل سنائی دیا۔ جب اس نے فون کمپنی سے کمپلینٹ کرنا چاہی تو لائن بالکل ڈیڈ ہو گئی۔ اس نے غصے سے ریسیور کریڈل پر پٹختے ہوئے ایک سگریٹ سلگائی۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کار خراب'

فون خراب اور... اور بنگلے سے پولیس گارڈ بھی واپس۔ دفعتاً اسے خوف کا احساس ہوا۔ وہ چند سیکنڈ تک ہچکچاتی رہی۔ نزدیک ترین بنگلا بھی چوتھائی میل کے فاصلے پر واقع تھا جہاں ایک ریتلی سڑک جاتی تھی۔ اس نے پیدل وہاں تک جانے اور وہاں کا فون استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے اونچی ہیل کے جوتے اتارے اور سپاٹ سول کے کینوس شو پہن لیے۔ دروازہ کھول کر باہر نکلی اور سنسان ساحلِ سمندر کو دیکھا۔ کچھ دور تک چلی اور پھر رک گئی۔ جھاڑیوں کے پیچھے پوشیدہ ایجنٹ مارک نے اسے دلچسپی سے دیکھا۔

اس لمحے تھیا کے اعصاب جواب دے گئے۔ اگر پال راستے میں مل جائے تب..... تھیا یہ سوچ کر کانپ گئی۔ اگرچہ وہ جانتی تھی کہ یہ سوچنا واہیات ہے۔ اس نے ریڈیو پر خود سنا تھا کہ ڈاکٹر پال لیناکس ایونیو کے ایک اپارٹمنٹ میں ہے اور لیناکس ایونیو اس کے بنگلے سے کم سے کم چار میل کے فاصلے پر تھا۔ پھر کیا پولیس نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ وہ قطعی محفوظ ہے اور اس کے بنگلے پر گارڈ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے باوجود یہ دیکھتے ہوئے کہ اسے بالکل سنسان راستے پر تنہا جانا ہوگا اور اس وقت کا خیال کرتے ہوئے جب اس کا شوہر باتھ روم کا دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ باتھ روم میں بند تھی، تھیا واپس گھومی اور تیزی سے بنگلے میں گھس گئی۔

مارک نے مسکراتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی کہ تھیا نے کہیں جانے کی کوشش کی تھی مگر اس میں ناکام رہ کر وہ بدستور اپنے بنگلے میں موجود ہے اور جب وہ رپورٹ دے رہا تھا تو اسی وقت وارن لیناکس ایونیو کے سامنے کار سے اتر رہا تھا۔ تب تک کچھ پریس کے رپورٹر اور فوٹو گرافر بھی وہاں جمع ہو گئے تھے مگر پولیس نے سب کو عمارت سے کافی فاصلے پر روک لیا تھا۔ وارن پال کے اپارٹمنٹ پہنچا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے گھنٹی بجائی۔ دروازہ کھلنے میں کافی دیر لگی۔ اسے یاد تھا کہ ڈاکٹر میکس نے اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ پال اچانک بھی اپنی جان لے سکتا ہے۔ اس خیال نے وارن کو پریشان کر دیا۔ اس نے دوبارہ گھنٹی بجائی اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اطمینان کی سانس لی۔ چند لمحے انتظار کے بعد اس نے پلٹ کر دھکا دیا، وہ کھل گیا۔

"پال!" اس نے آواز دی۔

"اندر آجاؤ" پال نے جواب دیا۔

وارن محتاط قدموں سے نشست گاہ میں داخل ہوا۔ پال بیڈ روم کے دروازے میں کھڑا تھا۔ وہ بڑا مشکوک نظر آرہا تھا۔ "مجھے اُمید ہے کہ تم تعاون سے کام لوگے" وارن نے کہا "ہم کچھ پریشانی میں پڑ گئے ہیں۔ یہ مت سوچنا کہ ہم تمہاری شرط پر آمادہ نہیں ہیں لیکن یہ ہمارے لیے ممکن نہیں کہ تمہاری بیوی کو یہاں لے کر آئیں۔ تمہیں اس کے پاس جانا ہوگا۔ وہ جانتی ہے کہ تم یہاں ہو۔ ہم اسے گھسیٹ کر نہیں لا سکتے۔ باہر اخبار والے موجود ہیں۔ وہ ایک کرائے کے بنگلے میں رہتی ہے، اکیلی۔ اندھیرا ہونے سے پہلے تمہارا وہاں جانا ممکن نہیں ہوگا۔ البتہ رات نو بجے تک انتظار کرو تو اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ میں تمہیں خود اپنی کار میں وہاں لے جاؤں گا اور تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ کیا یہ تمہارے لیے قابلِ اطمینان ہوگا؟"

"تم چالاک بننے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہو؟" پال نے پوچھا "مگر میرے ساتھ کوئی چالاکی مت کرنا۔ مجھے اندازہ ہے کہ تم مجھ سے کیپسول چھیننے کی کوشش کروگے مگر کامیابی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے اور بالفرض کامیاب ہو بھی جاؤ تب بھی میں نہ چاہوں تو تمہیں حل شدہ فارمولا نہیں مل سکتا۔ وہ تمہیں تب ہی ملے گا جب میری شرط پوری کروگے۔ تمہیں احساس ہونا چاہیے کہ ممکن ہے، روسی بھی اسی دھات کا فارمولا دریافت کرلیں اگرچہ مجھے اس کی توقع نہیں پھر بھی کامیاب ہونے میں انہیں پانچ چھ سال لگ جائیں گے مگر فارمولا ملنے کی صورت میں تب تک تم ان سے بہت آگے نکل جاؤگے۔ میں تمہاری دشواری سمجھتا ہوں۔ ٹھیک ہے، میں انتظار کرلوں گا مگر یاد رکھنا کہ وہ تم ہوگے جو اپنا وقت برباد کروگے، میں نہیں۔"

"میں رات پونے نو بجے پہنچ جاؤں گا" وارن نے کہا "اور میں ہی تمہیں اس کے پاس لے جاؤں گا۔ تمہیں کچھ اور تو نہیں چاہیے، کھانا وغیرہ۔ میں سب کچھ لا سکتا ہوں۔"

"کھانا تو نہیں مگر ایک اور چیز چاہیے" پال نے کہا "ایک شکاری چاقو۔ بہت ہی خاص قسم کا۔ اس کا پھل چار انچ کا ہونا چاہیے۔ دستے پر پیتل کی گول ابھری ہوئی کیلیں لگی ہوں۔ بالکل ویسا ہی چاقو جیسا ایک مرتبہ مجھے میری بیوی نے تحفے میں دیا تھا۔ وہ تمہیں مین اسٹریٹ پر ڈریو اینڈ اسٹنٹن کے اسٹور سے مل جائے گا۔"

"اچھا پال!" وارن نے کہا "میں چاقو لیتا آؤں گا۔"

پال نے پیچھے ہٹ کر بیڈ روم کا دروازہ بند کرلیا۔



کچھ پرانے انداز کا ہونے کے باوجود بینین سولا ہوٹل ہانگ کانگ کا بہترین ہوٹل سمجھا جاتا تھا اور چونکہ ہرمین کو ہر چیز بہترین درکار ہوتی تھی اس لیے فطری طور پر وہ بینین سولا ہوٹل میں قیام کرتا تھا۔ وہ لنچ کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھا چینی چائے پیتے ہوئے ایک کافی موٹی دستاویز دیکھ رہا تھا اور مطمئن تھا کہ ڈیم کا پروجیکٹ ٹھیک ٹھاک جا رہا ہے اور اگلے تین روز میں وہ پیکنگ روانہ ہو جائے گا لیکن وہ ذہنی طور پر پُرسکون نہیں تھا۔ تین دن ہو گئے تھے کہ اسے جونا تھن کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی۔ اب تک تو جونا تھن کو حل شدہ فارمولا مل جانا چاہیے تھا۔ کیا کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ آخر اسے اب تک جونا تھن کی رپورٹ کیوں نہیں ملی اور جیسے اس سوال کے جواب میں ایک چینی ملازم لڑکا چاندی کی

پلیٹ میں کاغذات کا رول لئے اس کے پاس آیا۔
"ٹیلیکس آیا ہے سر!" لڑکے نے کہا۔
ہرمین نے ٹیلیکس کی لمبائی پر تعجب کرتے ہوئے اسے اٹھالیا اور پیغام کے اوپر U(RPT)U H.H.H; کا عنوان دیکھ کر اس کی حیرت کچھ اور زیادہ ہوگئی۔ یہ ایک کوڈ تھا جس کا مطلب تھا۔ صرف تمہاری آنکھوں کے لیے۔ الٹرا ارجنٹ۔ اس نے دیکھا کہ ٹیلیکس بھیجنے والا اس کا سیکریٹری فرز کرٹ ہے۔ وہ فوراً اٹھا اور لفٹ سے تیسری منزل پر آیا جہاں اس کا سوئٹ واقع تھا۔ میز پر بیٹھتے ہوئے اس نے ٹیلیکس کھولا۔ صرف تمہاری آنکھوں کے لیے۔ کا مطلب تھا کہ پورا پیغام کوڈ میں ہے جسے اسے خود ہی حل کرنا ہوگا۔ اس نے ایک گولڈ پنسل اور کچھ کاغذات نکالے اور کام میں مصروف ہوگیا۔
اسے پیغام حل کرنے اور یہ معلوم ہونے میں نصف گھنٹے سے زیادہ لگا کہ وہ آپریشن جس کی پلاننگ اس نے اتنی عرق ریزی سے کی تھی' ناکام ہوگیا ہے۔ پال فورسٹر سی آئی اے کے ہاتھوں میں ہے۔ جوناتھن غائب ہوگیا ہے اور خیال ہے کہ میکسیکو گیا ہوگا۔ کیگان ہلاک ہوچکا ہے اور لیوسلک ہوا نا میں ہے۔
ہرمین بے حس و حرکت بیٹھا رہ گیا۔ اس کا چار ملین ڈالرز حاصل کرنے کا خواب بکھر گیا تھا۔ جیسے کوئی نادر و نایاب قیمتی منگ گلدان کسی احمق کے ہاتھوں گر کر ٹوٹ گیا ہو۔ اسے جوناتھن پر بے تحاشا غصہ آرہا تھا۔ اسے بہت دن سے شبہ تھا کہ جوناتھن میکسیکو سٹی میں رقم بھیج رہا ہے تو اب وہ بے وقوف سمجھتا ہے کہ وہ میکسیکو سٹی میں سیٹل ہوسکے گا اور ہرمین کا انتقامی ہاتھ اس تک نہیں پہنچے گا۔ بہت دیر سوچنے کے بعد ہرمین نے ایک ٹیلیکس لکھا۔ اسے کوڈ میں تبدیل کیا اور پھر چینی ملازم کو بلانے کے لیے گھنٹی بجائی۔

○☆○

ڈیٹکٹو تھرڈ گریڈ فرینک بروک کی آنکھ کھل گئی۔ وہ پولیس ہاؤس کے ایک کمرے میں تین جونیئر ڈیٹکٹوز کے ساتھ رہتا تھا۔ اس نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ صبح کے گیارہ بجے تھے۔ کمرے میں اس وقت کوئی اور نہیں تھا۔ آج اس کی چھٹی کا دن تھا۔ اس نے سگریٹ سلگا کر کش لگاتے ہوئے اپنے جبڑے کو آہستہ سے چھوا۔ اس کمبخت شیلڈ نے بڑے زور سے ریوالور مارا تھا۔ مزید اسے یہ خوف بھی تھا کہ وہ اس کی رپورٹ کردے گا اور اسے ایک بار پھر گشت پر لگادیا جائے گا۔ مگر یہ شیلڈ کا بلف تھا "اچھی بات ہے۔" بروک نے دل میں سوچا۔ کسی نہ کسی دن وہ شیلڈ سے اس کا بدلہ ضرور لے گا۔ اس نے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا اور چھت کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے رات تھیا کو خواب میں دیکھا تھا' کیا عورت ہے! اب بھی اس کے بارے میں سوچتے ہوئے بروک کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ جب وہ اسے بیئر کا گلاس پیش کررہی تھی اگر اس وقت شیلڈ نہ آگیا ہوتا تو..... پتا نہیں کیا کچھ ہوجاتا۔ وہ بالکل

کسی پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی گود میں گر سکتی تھی۔ پھر اس نے یہ تو پوچھا تھا کہ کیا تم کبھی اپنی ڈیوٹی سے فارغ بھی ہوتے ہو۔

اور آج وہ اپنی ڈیوٹی سے چھٹی پر تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ تھیا کے بنگلے سے گارڈ ہٹا لیے گئے ہیں تو آج قسمت آزمانے میں کیا حرج ہے۔ بروک جلدی سے اٹھا۔ ضروریات سے فارغ ہوا' تھوڑا بہت ناشتا کیا' اپنا بہترین لباس تبدیل کیا اور تیار ہو کر کمرے سے نکلا۔ کار کی طرف جا رہا تھا کہ شیلڈ سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ شیلڈ اس کے اس طرح بن سنور کر جانے کے بارے میں متعجب ہوا مگر اس نے کہا کچھ نہیں۔ بروک اپنی سیکنڈ ہینڈ کار میں بیٹھ کر چل دیا۔ جب وہ تھیا کے بنگلے پر پہنچا تو بارہ بج کر پچیس منٹ ہوئے تھے۔ اس نے اپنی کار مین روڈ پر چھوڑ دی۔ اس کی کار کو بیشتر پولیس والے پہچانتے تھے اس لیے اسے تھیا کے بنگلے کے سامنے پارک کرنا خطرناک ہو سکتا تھا۔ اتفاق سے جس وقت بروک' تھیا کے بنگلے میں داخل ہوا' مارک ڈاج کھانے میں مصروف تھا اور وہ بروک کو اندر جاتے نہیں دیکھ سکا۔ گھنٹی کے جواب میں تھیا نے دروازہ کھولا اور اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ آخر بروک ایک پولیس آفیسر تھا اور اس کے لیے کار آمد ہو سکتا تھا۔ اس نے بروک کو اندر آنے کی دعوت دی اور اپنے ساتھ رہائشی کمرے میں لے گئی۔

"بیٹھ جاؤ" وہ بولی "میں تمہارے لیے بیئر لاتی ہوں۔"

بروک بیٹھ گیا۔ تھیا بیئر لے کر واپس آئی اور گلاس بروک کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس نے بروک کی چمکتی آنکھیں اور کانپتے ہاتھ دیکھے تو سمجھ گئی کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے۔

"تم کار کی مرمت کر سکتے ہو؟" تھیا نے پوچھا "وہ اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔"

"ضرور کر سکتا ہوں" بروک نے گلاس سے بیئر کا ایک لمبا گھونٹ لے کر کہا۔

"تو پھر ذرا اسے دیکھ لو۔ مجھے آدھ گھنٹے بعد ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ کار گیرج میں ہے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔ میں تمہارے کام آؤں' تم میرے کام آؤ" بروک نے معنی خیز انداز سے کہا۔

"دیکھو بروک!" تھیا نے سخت لہجے میں کہا "میرے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات مت سوچنا۔ میں اپنے آدمیوں کا انتخاب خود کرتی ہوں اور آدمیوں کو منتخب کرتی ہوں' لڑکوں کو نہیں۔ کیا تمہارے چیف کو معلوم ہے کہ تم یہاں آئے ہو؟"

"تم مجھے آدمی ہی پاؤ گی" بروک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "ابھی تک میں نے کسی لڑکی کو مایوس نہیں کیا۔ آؤ آزما کر دیکھو۔ تم ضرور پسند کرو گی" بروک خالی گلاس رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بھاگ جاؤ" تھیا بھی کھڑی ہو گئی اور قدم بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔

بروک نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے یہ سوچنے کی غلطی کی کہ تھیا بھی ان لڑکیوں جیسی ہو گی جن سے ابھی تک اس کا سابقہ پڑا تھا۔ ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ' انکار کو کبھی جواب مت سمجھو۔ بے خوفی سے پیار کرو اور وہ بالکل پگھل جائیں گی لیکن یہ نسخہ اس مرتبہ کار آمد ثابت نہیں ہوا۔ تھیا نے اپنا گھٹنا پوری طاقت سے نازک مقام پر مارا اور ساتھ ہی لمبے نکیلے ناخنوں سے بروک کا چہرہ نوچ لیا۔ بروک شدید درد سے تڑپ گیا۔ اس کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ اس نے دانت کچکچاتے ہوئے یونہی اندازے سے گھونسا چلایا جو کسی بھاری پتھر کی طرح تھیا کے منہ پر لگا۔ وہ اچھلی اور میز کو ساتھ لیتے ہوئے دھماکے کے ساتھ فرش پر گری۔ میز لڑھک کر اس کے اوپر آ گئی۔ بروک اپنی جگہ کھڑا رہ گیا۔ اس کے چہرے سے خون ٹپک رہا تھا۔

کچھ دیر کے بعد جب درد کم ہوا تو بروک نے جیب سے رومال نکال کر چہرہ پونچھا اور تھیا کی طرف دیکھا جو ابھی تک ساکت پڑی تھی۔ اس کا چہرہ اور سینہ میز سے چھپا ہوا تھا۔ بروک اس کی طرف بڑھا اور فوراً ہی رک گیا۔ اسے اتنے زور سے نہیں مارنا چاہیے تھا۔ اس نے سوچا' کہیں اس کا جبڑا نہ ٹوٹ گیا ہو۔ وہ اسے یہاں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اسے اسپتال لے جانا پڑے گا۔ اسے کیپٹن ٹیرل کا خیال آیا۔ پولیس اس پر عصمت دری اور قاتلانہ حملے کا الزام لگا سکتی تھی۔ وہ آہستہ قدموں سے تھیا کے قریب آیا۔ جھک کر دیکھا' تھیا کا سر ایک عجیب زاویے سے مڑا ہوا تھا۔ بروک نے اسے گھور کر دیکھا اور کانپ اٹھا۔ اس نے تھیا کا جبڑا نہیں گردن توڑ دی تھی۔

○☆○

وارن' ڈریو اور اسٹنٹن اسٹور سے پال کا مطلوبہ شکاری چاقو خرید کر نکلا تو ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ اس نے اپنے شوفر سے واپس ہوٹل چلنے کو کہا۔ اپنے سوئٹ پہنچ کر اس نے کھانے کا آرڈر دیا۔ جی نہیں چاہ رہا تھا مگر قوت برقرار رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ کھانا ضروری تھا۔ وہ پیکٹ جس میں چاقو پیک تھا' میز پر رکھا تھا۔ وہ کھانا کھا رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف بولنے والا ہملٹن تھا جو نیچے ہوٹل کی لابی میں موجود تھا اور ملنا چاہتا تھا۔ اس کی آواز میں گھبراہٹ محسوس کر کے وارن چونک گیا۔ اس نے ہملٹن کو آنے کی اجازت دے دی اور جب وہ آیا تو اس کا زرد چہرہ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"کیا بات ہے؟" وارن نے تیزی سے پوچھا۔

"مسز فورسٹر مر چکی ہے۔ اسے قتل کیا گیا ہے" ہملٹن نے بتایا۔

وارن اسے گھورتا رہ گیا۔ کچھ دیر کے لیے اسے اطمینان سا محسوس ہوا۔ اس کی نظریں چاقو کے پیکٹ کی طرف اٹھ گئیں مگر فوراً ہی اسے احساس ہوا کہ اس کا نتیجہ اب کیا ہو سکتا ہے۔

"یہ کیسے ہوا؟" اس نے پوچھا۔
"اسے ڈیٹکٹو بروک نے ہلاک کیا ہے" ہملٹن نے جواب دیا "وہ کل اس کے بنگلے کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ تھیا نے اسے بنگلے پر آنے کی دعوت دی تھی۔ اس کے جنسی جذبات کو ابھارا تھا اور جب وہ اس کی طرف بڑھا تو اس کا منہ نوچ لیا۔ اسے غصہ آگیا اور اسے اتنی طاقت سے مارا کہ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔"

"کیا پریس کو معلوم ہوگیا ہے؟"

"نہیں۔ میرا آدمی بنگلے کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس نے پہلے مجھے فون کیا اور پھر ٹیرل کو۔ اب وہاں ہومی سائڈ کا عملہ موجود ہے۔ جلد ہی پریس کو بھی معلوم ہو جائے گا۔"

"یہ تو بڑا غضب ہوگیا۔ اب ہم کیا کریں گے۔ پال کا ردِ عمل کیا ہوگا؟"

"پال اسے مارنا چاہتا تھا۔ وہ مرچکی ہے۔ یہ اس مسئلہ کا حل بھی ہو سکتا ہے۔"

"حل ہو سکتا تھا اگر وہ نارمل ہوتا" وارن نے جواب دیا "مگر وہ نارمل نہیں ہے۔ مجھے اس سے ملنا پڑے گا۔ لاش کہاں ہے؟"

"ابھی بنگلے پر ہی ہے۔" وارن اٹھ کر ٹہلنے لگا۔

"ٹیرل سے کہو کہ وہ لاش مردہ خانے بھیج دے" وہ بولا "پال اسے ضرور دیکھنا چاہے گا۔ مردہ خانے پر پہرا لگا دو۔ پریس کو کچھ معلوم نہیں ہونا چاہیے۔ اس کا امکان ہے کہ پال کو اس کی موت کا یقین ہوجائے تو شاید وہ فارمولا حل کردے اور ہمیں یہی چاہیے ہے۔"

"میں اس کا انتظام کردوں گا۔ کیا تم اس وقت تک یہاں انتظار کروگے؟"

"اس کے سوا چارہ بھی کیا ہے؟"

ہملٹن چلا گیا۔ وارن انتظار کرنے لگا۔ اسے تقریباً دو گھنٹے کا طویل، صبر آزما انتظار کرنا پڑا۔ پھر ہملٹن کا فون آیا۔

"میں نے انتظام کردیا ہے" اس نے بتایا "پریس کو ہوا بھی نہیں لگنے دی ہے۔ تھیا کی لاش مردہ خانے میں ہے۔ میں تمہارے لیے کار بھیج رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ ایک کار پال کے اپارٹمنٹ بلاک کے عقبی دروازے پر کھڑی کردو" وارن نے کہا "میں ابھی پال کے پاس جا رہا ہوں۔ اگر اسے آمادہ کرسکا تو خود اسے لے کر مردہ خانے پہنچوں گا۔ جب میں پال کو لے کر روانہ ہوں تو کوئی میرے پیچھے نہ آئے۔ ٹیرل سے کہہ دو کہ اگر کوئی کار میرے تعاقب میں ہو تو اسے روک دے۔ کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں پال کو کہاں لے جا رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے آدھے گھنٹے کی مہلت دو، تب تک میں سارا انتظام کرلوں گا اور تم پال سے ملنے چلے جانا۔"

علاقہ

ایک پولیس آفیسر نے نئے کانسٹیبل کو کام سونپتے ہوئے کہا "وہ سامنے جو لال بتی دکھائی دے رہی ہے، وہاں تک تمہارا علاقہ ہے۔ اچھی طرح نگرانی کرو۔"

اس کے بعد وہ کانسٹیبل مہینے دو مہینے نظر نہیں آیا۔ جب واپس آیا تو افسر نے پوچھا "کیوں حضرت، اتنے... دنوں کہاں رہے؟"

کانسٹیبل نے کہا "اس روز آپ نے جو لال بتی دکھائی تھی، وہ ایک ٹرک کی پچھلی لائٹ تھی اور وہ ٹرک کوئٹہ جا رہا تھا۔"

وارن نے دس منٹ کے بعد پال کو فون کیا۔

"میں وارن بات کر رہا ہوں" رابطہ قائم ہونے پر وارن بولا "میں فوراً تمہارے پاس آرہا ہوں۔ تمہیں رات تک انتظار کرنا ضروری نہیں ہے۔"

اور اس سے پہلے کہ پال کوئی جواب دے، وارن نے ریسیور رکھ دیا۔

بیس منٹ بعد وہ اپنے سوٹ سے نکلا۔ ہوٹل کے باہر کار موجود تھی۔ ہملٹن کا ایک آدمی کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ وارن نے شکاری چاقو کا پیکٹ بھی ساتھ لے لیا تھا۔ وہ کار میں بیٹھا اور کار آگے بڑھ گئی۔

"مسٹر ہملٹن کا خیال ہے" ڈرائیور نے کہا "کہ آپ کو دوسروں کی نگاہ میں نہیں آنا چاہیے۔ سیٹ پر ایک کمبل رکھا ہے۔ جب میں کہوں تو کار کے فرش پر لیٹ کر اسے اوڑھ لیں۔ جب ہم پہنچ جائیں گے تو میں آپ کو بتاؤں گا۔"

ایسا ہی کیا گیا۔ کار لیناکس ایونیو پہنچی تو وارن ڈرائیور کے کہنے پر کمبل اتار کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کار رکی تو وہ باہر نکلا۔ وہاں ہملٹن پہلے سے موجود تھا۔

"تمہیں زحمت دینے پر معذرت خواہ ہوں" وہ بولا "میرا خیال تھا کہ ہمیں کوئی چانس نہیں لینا چاہیے۔ عقبی دروازے پر کار موجود ہے۔ میں تمہارے ساتھ اوپر چلوں گا اور اپارٹمنٹ کے باہر انتظار کروں گا۔ پھر میں ہی تم دونوں کو مردہ خانے لے جاؤں گا۔ وہاں بھی اسی طرح جانا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں" وارن نے جواب دیا۔ وہ بہت مضطرب اور پریشان تھا۔

دونوں لفٹ سے اوپر پہنچے۔

"کیا تم پال کو اس کی بیوی کے بارے میں بتادوگے؟" ہملٹن نے پوچھا۔

"بتانا ہی پڑے گا۔ اس کے سوا چارہ بھی کیا ہے۔ وہ ضرور اس کی لاش دیکھنا چاہے گا۔" وارن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر میکس بھی موجود ہیں۔ میں نے زینے پر چار آدمی کھڑے کردیے ہیں۔ کسی ہنگامی ضرورت کے لیے۔ میں خود بھی دروازے کے باہر رہوں گا۔"

وارن دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ہملٹن آڑ میں کھڑا ہوگیا۔ وارن نے گھنٹی بجائی۔ چند لمحے بعد دروازے کی چٹخنی کھل گئی۔ وارن نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ پال بیڈ روم کے دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے منہ کے قریب اعصاب پھڑک رہے تھے۔ اس بات نے وارن کو اور زیادہ چوکنا کردیا۔

"کیا تم چاقو لے آئے؟" پال نے پوچھا۔

"ہاں" وارن نے جواب دیا اور پیکٹ دکھایا "مگر تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ مجھے افسوس ہے پال، تمہاری بیوی مرچکی ہے۔"

"چاقو میز پر رکھ دو" پال نے کہا مگر وارن نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔

"تمہاری بیوی مرچکی ہے پال!" اس نے پھر کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے ساتھ کوئی چالاکی مت کرنا، مجھے چاقو دو" پال نے تیزی سے کہا۔ ہونٹوں کے پاس اعصاب اور تیزی سے پھڑکنے لگے تھے۔

وارن نے آگے بڑھ کر پیکٹ میز پر رکھ دیا اور پھر واپس اپنی جگہ آگیا۔

"میں کوئی چالاکی نہیں کررہا ہوں" اس نے کہا "مگر یہ ایسی بات ہے جس کا مجھے پہلے سے علم نہیں ہوسکتا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹا پہلے تمہاری بیوی کو ہلاک کردیا گیا ہے۔ میں تمہیں مردہ خانے لے جانے آیا ہوں جہاں تم اس کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔"

مگر ایسا معلوم ہورہا تھا کہ پال کوئی بات نہیں سن رہا ہے۔ اس نے پیکٹ اٹھالیا اور پیکنگ کا کاغذ پھاڑ کر چاقو نکال لیا۔

"کیا تم سن رہے ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟" وارن نے کہا۔

"ہاں میں سن رہا ہوں" پال نے چمکتے چاقو کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری بیوی کو ایک پولیس آفیسر نے قتل کردیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ تمہاری بیوی اس کی ہمت افزائی کررہی ہے مگر ایسی بات نہیں تھی۔ ان دونوں میں جھگڑا ہوا اور آفیسر نے اس کی گردن توڑدی۔"

"میں تمہاری بات پر یقین نہیں کرسکتا" پال نے گھورا "تم نے میری شرط پر آمادگی کا اظہار کیا تھا اور اب تم مجھے ایک جھوٹی داستان سنارہے ہو۔"

"میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ تم اپنی آنکھوں سے اس کی لاش دیکھ لینا۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جو میرے کنٹرول سے باہر تھا۔"

"کیا واقعی تھیا مرگئی؟" پال ایک دم چونکا "اور یہ کہ ایک پولیس آفیسر نے اسے ہلاک کیا ہے، تم سچ کہہ رہے ہو؟"

"ہاں، پال!"

پال نے ایک جھٹکے سے چاقو دور پھینک دیا اور چاقو دیوار سے ٹکراکر فرش پر گرگیا۔ اس کے منہ کے اعصاب اور تیزی سے پھڑکنے لگے۔

"میں سمجھ گیا۔ ہاں تم جھوٹ نہیں بول رہے ہو" کچھ دیر بعد اس نے کہا "تمہارے آدمیوں نے اسے ماردیا۔ میں تمہارے پیشہ ور قصابوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ کسی فرد کے مقابلے میں ریاست کا مفاد زیادہ اہم ہے۔ تمہیں افراد کی پروا نہیں۔ کوئی کام ایسا نہیں جسے تم اور تمہارے آدمی میرا فارمولا حاصل کرنے کے لیے نہ کرسکیں" پال کی آواز لحہ بہ لحہ تیز ہوتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھیں جل رہی تھیں "مجھے پہلے ہی اندازہ کرلینا چاہیے تھا کہ کسی اسکینڈل کا خطرہ مول لینے کی بجائے تم اسے قتل کرنا زیادہ پسند کروگے۔ احمق آدمی، کیا تم نہیں جانتے تھے کہ میں اس سے محبت کرتا تھا۔ میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ میں صرف اسے خوف زدہ کرنا چاہتا تھا۔ ممکن تھا کہ وہ میرے پاس واپس آجاتی۔ ممکن تھا، میں اسے آمادہ کرلیتا مگر تمہارے لیے اسے قتل کرنا ضروری تھا۔"

"پال، ایسی باتیں مت کرو۔ تم....."

"اب تم مجھے نہیں روک سکتے" پال چیخا "میرا فارمولا میرے ساتھ ہی مرجائے گا۔ میں صرف اس لیے زندہ تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تھیا میرے پاس واپس آجائے گی۔ مگر اب سب کچھ ختم ہوگیا۔ کسی نہ کسی دن کوئی اور میرا فارمولا دریافت کرلے گا مگر اس میں وقت لگے گا اور وقت ہی سب کچھ ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس ملک کی طرح یا روس کی طرح کے ملک شعور کی منزل کو پہنچیں گے۔ ابھی یہ ملک اور روس کی طرح کے ملک لڑکپن کے دور سے گزر رہے ہیں۔ شاید دس سال میں...یا شاید بیس سال میں۔ وہ کسی دن معصوم لوگوں کے بارے میں، جن پر وہ حکومت کرتے ہیں، اپنی ذمے داریوں کو سمجھنا سیکھ لیں گے۔ اس وقت اور صرف اسی وقت میرا یہ فارمولا امن کا ہتھیار ہوگا، تباہی کا نہیں۔"

وہ جلدی سے پیچھے ہٹ کر بیڈ روم میں داخل ہوا اور دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ وارن باہر کی طرف بھاگا "جلدی کرو" اس نے چیخ کر ہملٹن سے کہا "دروازہ توڑ کر اسے روکنے کی کوشش کرو۔"

ہملٹن اور اس کے چار جوانوں نے مل کر بیڈ روم کے دروازے پر حملہ کیا۔ دروازہ یہ حملہ سہار گیا۔ انہوں نے دوبارہ دھکا مارا اور دروازے کے قبضے اکھڑ گئے۔ وہ سب یکبارگی کمرے میں داخل ہوئے.... مگر کئی لمحوں کی تاخیر ہوچکی تھی۔



شہرہ آفاق مصنف جیمز ہیڈلے چیز

کے مقبول ناول

A HOLE IN THE HEAD

کی اردو تلخیص

سودائے خام

مترجم : اثر نعمانی

گوشۂ خاص

پیارے قارئین !
اس گوشے میں آپ ہر ماہ کوئی دلچسپ منی سیریل، تحیر خیز ناولٹ یا اسرار و تجسس سے بھرپور کہانیاں ملاحظہ کریں گے۔ ملکی و غیر ملکی سرّی ادب سے منتخب اپنے پسندیدہ اور چہیتے تخلیق کاروں کی ان تخلیقات کے بارے میں رائے سے ضرور نوازتے رہیے گا۔
اس سلسلے کی ابتدا شہرۂ آفاق مصنف جیمس ہیڈلے چیز کے معرکہ آرا ناول LIKE A HOLE IN THE HEAD سے کی جارہی ہے۔ اسے ہردل عزیز قلم کار محترم اثر نعمانی نے اردو کا قالب دیا ہے۔ شروع کیجیے...... اور دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا ہم سب کو۔

سودائے خام

جیمز ھیڈلے چیز / اثر نعمانی

زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنا آدمی کی گویا فطری کمزوری ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کوشش میں رشک و حسد یا عبرت کی علامت بن کر دوسروں کے لیے مثال چھوڑ گئے۔ وہ بلا کا نشانہ باز بھی مال و زر کو اپنا ھدف بنائے بیٹھا تھا۔ دشمنوں کو تاک تاک کر مارنے میں اس کا جواب نہ تھا۔ مشکل سے مشکل ھدف اس کے لیے آسان ہوجاتے پھر دولت کے حصول کا بظاہر آسان ھدف اس کے سامنے آیا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے کیسی کیسی دولت نظرانداز کردی۔ محبت و اعتماد کی دولت، چین و سکون کی دولت، آزادی و خود مختاری کی دولت... اور زندگی کی دولت!! ایک مرحلے پر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس دولت کو پانے سے بہتر ہے کہ اس کے سر میں کوئی گولی سوراخ کرجائے۔ مگر وہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ پلٹنا دشوار نہیں، ناممکن تھا۔
تجسس و تحیر کے لفظاً صورت گر جیمس ھیڈلے چیز کا سنسنی خیز ناول

نظریاتی طور پر مجھے اپنا آئیڈیا دولت کمانے کا ایک اچھا ذریعہ معلوم ہوا تھا مگر یہ حقیقت سمجھنے میں صرف چار ماہ لگے کہ جے بینسن اسکول آف شوٹنگ ناکامی کی طرف جارہا ہے۔ بلاشبہ مجھے اس کا اندازہ پہلے ہی کرلینا چاہیے تھا۔ اس کے سابقہ مالک تک لیوس نے جو کہ ایک شریف اور نیک دل بوڑھا آدمی تھا، اشارتاً بتایا تھا کہ اسکول کی کامیابی کا دور، مدت ہوئی گزر چکا ہے۔ عمارت خستہ حال اور رنگ و روغن کی محتاج تھی۔ اس کے برخلاف مجھ پر یہ بات واضح تھی کہ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے لیوس کا نشانہ پہلے جتنا اچھا نہیں رہا تھا۔ چنانچہ اس کے صرف چھ شاگرد رہ گئے تھے جو اسی کی طرح بوڑھے تھے۔ وہ بیس سال سے یہ اسکول چلا رہا تھا۔

اس مدت میں اس کے حساب کے رجسٹر اچھا منافع دکھاتے رہے تھے۔ پانچ سال سے اس کی آمدنی گھٹنے لگی تھی جس طرح اس کی نشانہ لگانے کی صلاحیت کم ہوتی جارہی تھی اور مجھے اعتماد تھا کہ میری بہترین نشانہ بازی اسکول کو پھر سے اس کے پیروں پر کھڑا کردے گی لیکن میں نے دو اہم عوامل پر غور نہیں کیا تھا۔ اول میرے پاس سرمائے کی کمی اور دوسرے اسکول کا محلِ وقوع۔
اسکول کی عمارت اور اس کے ساتھ تین ایکڑ ریتلے ساحل کی خریداری میں میری تمام بچت اور آرمی کی گریجویٹی ختم ہوگئی تھی۔ پیراڈائز سٹی اور میامی کے اخبارات میں پبلسٹی بڑی گراں تھی اور جب تک معقول منافع نہ ہوجائے محض ایک



اندر کوئی اور خاص صلاحیت نہیں ہے۔ پھر جب میں نے اخبار میں اس شوٹنگ اسکول کی فروخت کا اشتہار دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ میرے لیے ہی ہے۔

میں نے لوسی کو شادی کی پیشکش کی۔ وہ ہچکچائی۔ وہ اسی قسم کی لڑکی تھی جو فوراً فیصلہ نہیں کر سکتی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے لیکن اسے مجھ سے محبت تھی۔ میں نے اپنا اصرار جاری رکھا یہاں تک کہ اسے ہاں کہنا پڑی۔ چنانچہ ہم نے شادی کر لی اور یہ اسکول خرید لیا۔ پہلا مہینا کچھ اس طرح کی جنت میں گزرا جو صرف خوابوں میں نظر آتی ہے۔ مجھے حکم چلانا پسند تھا۔ لوسی اچھا کھانا نہیں پکا سکتی تھی اور نہ ہی گھر کے کام کاج میں کچھ زیادہ پھرتیلی اور مستعد تھی مگر اسے حکم ماننا اچھا لگتا تھا پھر جب توقع کے مطابق آمدنی نہیں ہوئی اور چھ شاگردوں میں اضافہ نہیں ہوا جو صرف ایک سو پانچ ڈالر فی ہفتہ دے کر میری گولیاں ضائع کر رہے تھے، تب مجھے فکر شروع ہوئی۔ چوتھے مہینے کے آخر میں صورتِ حال اتنی خراب ہوگئی کہ مجھے لوسی سے بات کرنا پڑی۔ میں نے کہا کہ اسکول کا حلیہ بدلنے کے علاوہ ہمیں اخبار میں اشتہار بھی دینا چاہیے۔ ہمارا اسکول شہر سے پندرہ میل کے فاصلے پر ہے۔ لوگ ہمارے بارے میں جانیں گے نہیں تو آئیں گے کیسے۔ اس لیے ہمیں پہلے رنگ و روغن سے آغاز کرنا چاہیے۔ لوسی میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہوگئی۔

چنانچہ گرمیوں کی اس چمکیلی سہ پہر کو جبکہ ہوا چل رہی تھی، سمندر کی لہریں اچھل رہی تھیں، سائے لمبے ہوتے جارہے تھے، ہم دونوں رنگ کرنے میں مصروف تھے۔ میں شوٹنگ گیلری پر پینٹ کر رہا تھا اور لوسی بنگلے پر۔ ہم نے صبح پانچ بجے سے کام شروع کیا تھا۔ ہم نے ایک بار کافی پینے اور ایک بار کھانا کھانے کے لیے وقفہ کیا تھا۔ میں اپنا برش پینٹ میں ڈبو رہا تھا کہ میں نے اس کچی سڑک پر ایک سیاہ کیڈیلاک کو آتے دیکھا جو بنگلے کی طرف آرہی تھی۔ میں نے برش رکھ دیا۔ جلدی سے ہاتھ صاف کیے اور کھڑا ہوگیا۔ لوسی بھی متوقع نظروں سے اس کار کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔ کار میں ڈرائیور کے علاوہ دو آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ تینوں کا لباس سیاہ تھا اور انہوں نے سیاہ ہی ہیٹ لگا رکھے تھے۔ کار بنگلے سے دس گز کے فاصلے پر آکر رک گئی۔ میں آگے بڑھا تو میں نے ایک آدمی کو کار سے اترتے دیکھا باقی دونوں کار میں بیٹھے رہے۔ میں اس آدمی کی طرف بڑھا تو یہی سوچ رہا تھا کہ کاش یہ کوئی نیا گاہک ہو۔ آخر اس کے علاوہ کوئی یہاں کیوں آئے گا۔

وہ آدمی لوسی کی طرف اور لوسی اس کی طرف دیکھ رہی تھی مگر خوش آمدید کہنے سے ہچکچا رہی تھی پھر اس آدمی نے میری طرف دیکھا اور اس کے پھولے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جس سے اس کے سنہری دانت نمایاں ہوگئے۔

''مسٹر بینسن!'' اس نے پوچھا۔

''ہاں، میرا ہی نام ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ہم دونوں نے ہاتھ ملائے۔

''مجھے آگسٹو ساونٹو کہتے ہیں۔'' اس نے بتایا۔

ساونٹو کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی اور میرا اندازہ تھا کہ اس کا تعلق لاطینی امریکا سے ہے۔ اس کی مونچھیں اتنی بڑھی ہوئی تھیں کہ اس کا اوپری ہونٹ چھپ گیا تھا۔ آنکھیں کسی سانپ کی طرح چپٹی تھیں، مشکوک... گھورتی ہوئی اور غالباً بے رحم بھی۔

''میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے مسٹر بینسن۔ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا نشانہ بہت اچھا ہے۔''

میں نے کیڈیلاک کار کی طرف دیکھا۔ اس کا ڈرائیور کوئی چھمپرزی معلوم ہو رہا تھا۔ قدرے چھوٹا قد، چپٹا چہرہ، اندر دھنسی ہوئی آنکھیں، مضبوط ہاتھ اور بازو۔ جو آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا وہ نوجوان تھا، چھریرے جسم کا مالک۔ اس نے بڑے اور رنگین شیشوں کا چشمہ لگا رکھا تھا۔ وہ بے حس و حرکت بیٹھا بالکل ناک کی سیدھ میں دیکھ رہا تھا مگر میری طرف نہیں۔

''میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں مسٹر ساونٹو؟'' میں نے پوچھا۔

''تم نشانہ بازی سکھاتے ہو؟''

''میں نے یہ اسکول اسی لیے کھولا ہے۔''

''کیا کسی کو اچھا نشانہ باز بنانا مشکل ہوتا ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''اس کا انحصار سیکھنے والے پر ہے اور اس بات پر کہ تم اچھا نشانہ کسے کہتے ہو۔''

ساونٹو نے اپنا ہیٹ اتار لیا۔ اس کا سر درمیان سے گنجا تھا۔ وہ اپنے ہیٹ کے اندر اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہاں کچھ چھپا ہو۔

''تم کتنا اچھا نشانہ لگا سکتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ یہ ایسا سوال تھا جس کا جواب میں بڑے متاثر کن انداز میں دے سکتا تھا۔

''آؤ گیلری میں چلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔''

''تمہارا جواب پسند آیا۔'' ساونٹو مسکرانے لگا۔ ''کوئی

خواب ہی تھی۔ جب تک اچھی آمدنی نہ ہو میں شوٹنگ رینج، ریسٹورنٹ، بار اور بنگلے کی ضروری آرائش اور رنگ و روغن نہیں کرا سکتا تھا۔ جو لوگ اچھی نشانہ بازی سیکھنے کے لیے گراں فیس دیتے ہیں انہیں ایک اچھے ریسٹورنٹ اور بار کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ جو بھی آئے گا خستہ حالی دیکھ کر بددل ہو جائے گا۔ بہرحال ہمارے پاس لیوس کے چھ شاگرد (خواہ وہ کیسے بھی تھے) ضرور تھے جن کی فیس سے کھانا پینا چل رہا تھا۔ آغاز کے چار ماہ بعد میں نے حالات کا جائزہ لیا۔ ہمارا بینک بیلنس ایک ہزار پچاس ڈالر رہ گیا تھا اور ہماری ہفتہ وار آمدنی صرف ایک سو پانچ ڈالر تھی۔ میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔

''جب تک ہم اس جگہ کو دولت مند افراد کے لیے جاذبِ توجہ نہیں بنائیں گے، کوئی کامیابی نہیں ہوگی۔''

لوسی اپنے ہاتھ ملنے لگی جو اس بات کی یقینی علامت تھی کہ وہ نروس ہو رہی ہے۔

''گھبراؤ مت۔'' میں نے جلدی سے کہا۔ ''بہت کچھ تو ہم خود ہی کر سکتے ہیں۔ تھوڑے سے پینٹ، دو برش اور کچھ محنت سے ہم اس جگہ کو تقریباً ٹھیک کر سکتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

''جیسا تم کہو۔'' اس نے سر ہلایا۔

کبھی کبھی میں سوچتا تھا کہ میں نے غلطی تو نہیں کی۔ میں جانتا تھا کہ اگر ہمیں اس اسکول سے نفع کمانا ہے تو اسے ٹھیک کرنا ہوگا اور یہ کام میں اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔ اگر میں نے کسی ایسی لڑکی سے شادی کی ہوتی جو میری طرح سخت محنت کر سکتی تو یہ بات مشکل نہ ہوتی مگر میں کسی سخت کوش لڑکی سے نہیں لوسی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب بھی میں اس کی طرف دیکھتا مجھے بڑا اطمینان ہوتا تھا۔ پہلی نظر ڈالتے ہی مجھے احساس ہو گیا تھا کہ وہ میرے لیے بنی ہے۔ ہم اس عجیب انداز میں ایک دوسرے سے ملے تھے جو قسمت نے ایک مرد اور ایک عورت کو یکجا کرنے کے لیے طے کر رکھا ہے۔ میں دس سال تک جوانوں کو نشانہ بازی سکھانے اور تین سال تک ویتنام میں اسنائپر (جنگل میں چھپ کر دشمن گوریلوں کو قتل کرنے والا) کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے بعد تازہ تازہ آرمی سے ڈسچارج ہوا تھا۔ میں نے اپنے مستقبل کے بارے میں تو بہت کچھ سوچا تھا مگر شادی کرنے کا کوئی خیال تک نہیں تھا۔

لوسی جس کی عمر چوبیس سال تھی، بال سرخی مائل، خوب صورت متناسب جسم اور دیکھنے میں دلکش۔ مجھ سے آگے، میامی کے فلوریڈا بلیوارڈ پر جا رہی تھی۔ میں سڈول نازک ٹخنے کو لیے دیکھ کر از خود رفتہ ہو جاتا تھا اور لوسی کے کولہے ان سب سے زیادہ پُرکشش تھے جو میں نے آج تک نہیں دیکھے تھے۔ میں تمام بلیوارڈ اس کے پیچھے چلتا رہا بغیر یہ دیکھے کہ اس کا باقی سراپا کیسا ہے۔ وہ ایک سیلون کے پاس سے گزر رہی تھی کہ ایک شرابی نے اس کا راستہ روک لیا۔ میں جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے اور شرابی کے درمیان آ گیا۔ شرابی مجھے دیکھتے ہی کھسک گیا۔

لوسی نے میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی شفاف نیلی آنکھیں، ستواں ناک، خوب صورت دہانہ، لمبے سرخ ریشمی بال، سب نے مل کر مجھے اتنا مبہوت کر دیا کہ میں اسی لمحے سمجھ گیا کہ یہ لڑکی صرف میرے لیے بنائی گئی ہے۔ آرمی میں رہتے ہوئے میں بے شمار عورتوں سے ملا تھا اور تجربے نے بتا دیا تھا کہ مختلف عورتوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے۔ میں نے فوراً دیکھ لیا کہ لوسی بہت شرمیلی، کم اعتماد اور نرم خو لڑکی ہے چنانچہ میں نے اس کے جذبۂ ہمدردی کو اپیل کیا۔ میں نے بتایا کہ میں بالکل اکیلا ہوں، میرا کوئی دوست نہیں اور چونکہ میں نے اسے ایک بدمعاش سے بچایا ہے، کیا وہ میرے ساتھ ڈنر کرنا پسند کرے گی۔ میں نے بےچارہ نظر آنے کی پوری کوشش کی۔ اس نے کچھ دیر تک مجھے غور سے دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تین ہفتوں تک ہم ہر شام ملتے رہے۔ میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ مجھ سے متاثر ہوئی ہے۔ وہ اس قسم کی لڑکی تھی جنہیں ایک مرد کی اس لیے ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس کا سہارا لے سکیں۔ اس وقت وہ بسکین بلیوارڈ پر واقع پالتو جانور فروخت کرنے والی ایک دکان میں ملازم تھی۔ چنانچہ اس کی صرف شامیں خالی ہوتی تھیں۔ میں نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ میں ایک شوٹنگ اسکول خریدنے کا ارادہ کر رہا ہوں جس سے میرے خیال میں کافی آمدنی ہوگی۔ مجھے امریکن آرمی میں دوسرے بہترین نشانے باز کی شہرت حاصل تھی۔ میرے پاس اتنے میڈل اور ٹرافیاں تھیں جن سے ایک بڑی الماری بھر سکتی تھی مگر میں نے لوسی کو یہ نہیں بتایا کہ میں تین سال تک ویتنام کے جنگلوں میں اسنائپر رہ چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اسے یہ معلوم ہو جائے تو شاید میں اس کے ساتھ دور تک نہیں جا سکوں گا۔ اسنائپنگ بےرحمانہ سرد مہری کے ساتھ کسی کو قتل کرنا تھا۔ یہ ایک لازمی کام تھا اور میں اس کا عادی ہو گیا تھا لیکن پھر بھی میں اس کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ آرمی سے ڈسچارج ہو کر میں نے مستقبل کے بارے میں سوچا تو محسوس کیا کہ نشانہ لگانے کی غیر معمولی صلاحیت کے علاوہ میرے

زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ عملی مظاہرہ۔ مجھے یقین ہے کہ چاند ماری میں تمہارا نشانہ بہترین ہوگا مگر کیا تم کسی حرکت کرتی ہوئی چیز کو نشانہ بنا سکتے ہو؟ مجھے صرف ایسی نشانہ بازی سے دلچسپی ہے۔''

میں نے لوسی کو اشارہ کیا، وہ پینٹ اور برش رکھ کر میرے پاس آئی۔ میں نے ساوتنو سے اس کا تعارف کرایا۔

''مسٹر ساوتنو میری نشانہ بازی دیکھنا چاہتے ہیں۔'' میں نے کہا۔ ''تم میری رائفل اور بیئر کے کچھ خالی ڈبے لے آؤ۔''

''میرا خیال ہے کہ مسٹر بینسن بہت خوش نصیب آدمی ہیں۔'' ساوتنو لوسی سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔ حجاب سے لوسی کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ ''شکریہ۔'' اس نے جواب دیا۔ ''مسٹر بینسن ہی نہیں میں بھی خوش نصیب ہوں۔''

لوسی ڈبے لینے چلی گئی۔ ساوتنو نے ایک بار پھر اپنے ہیٹ کے اندر دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ اس کی عادت ہے۔

''کیا تمہارے خیال میں تمہیں اس اسکول سے معقول آمدنی حاصل ہو سکتی ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''اگر میرا یہ خیال نہ ہوتا تو میں یہ اسکول خریدتا ہی نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

اتنی دیر میں لوسی میری رائفل اور خالی ڈبے لے آئی۔ میں نے رائفل لے لی۔ لوسی تقریباً تین سو گز کے فاصلے پر چلی گئی۔ ہم بارہا اس طرح کی مشق کرتے رہے تھے۔ چنانچہ اب تک لوسی کو ہوا میں ڈبے اچھالنے کی کافی عادت ہوگئی تھی۔ اس نے ڈبے ہوا میں اچھالنا شروع کیے اور میں انہیں نشانہ بنانے لگا۔ اس نے دس ڈبے اچھالے اور میں نے سب کو کامیابی سے نشانہ بنا دیا۔ دیکھنے میں یہ میری صلاحیت کا متاثر کن مظاہرہ تھا۔

''واقعی مسٹر بینسن، تمہارا نشانہ بہت اچھا ہے۔'' ساوتنو نے مجھے غور سے دیکھا۔ ''مگر کیا تم سکھا بھی سکتے ہو؟''

میں نے رائفل ایک طرف رکھ دی۔ لوسی ڈبے جمع کرنے چلی گئی۔ اب ہم بیئر نہیں پی رہے تھے۔ چنانچہ مزید ڈبے خالی نہیں ہو رہے تھے۔ ان پرانے ڈبوں کو ہی ابھی کافی دن استعمال ہونا تھا۔

''نشانہ بازی ایک صلاحیت ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اب یہ صلاحیت کسی کے پاس ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ میں پندرہ برس سے نشانہ بازی سکھا رہا ہوں۔ کیا تم میری طرح کے نشانہ باز بننا چاہتے ہو؟''

''میں... ارے نہیں۔ میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھاؤ۔'' ساوتنو نے کار میں بیٹھے نوجوان کی طرف اشارہ کیا اور پھر آواز دی۔ ''اے ٹیموتو۔''

نوجوان جو کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا چونک گیا۔ ساوتنو کی طرف دیکھا اور پھر کار سے اترا۔ وہ بجلی کے کھمبے کی طرح لمبا تھا۔ بڑے بڑے ہاتھ پیر، آنکھیں دھوپ کے چشمے کے پیچھے چھپی ہوئیں۔ چوڑا دہانہ، بلند پیشانی اور چھوٹی سی ناک۔ وہ اپنے باپ کے پاس آکر متوقع انداز میں کھڑا ہوگیا۔ ساوتنو اس کے مقابلے میں بونا نظر آرہا تھا۔ میرا قد بھی خاصا لمبا تھا مگر اس کی طرف دیکھنے کے لیے مجھے سر اٹھانا پڑتا تھا۔

''یہ میرا بیٹا ہے۔'' ساوتنو نے کہا مگر اس کے لہجے میں کسی فخر کا احساس نہیں تھا۔ ''اس کا نام ٹیموتو ہے اور ٹیموتو یہ مسٹر بینسن ہیں۔''

''تم سے مل کر خوشی ہوئی۔'' میں نے ہاتھ ملایا۔ میں اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ وہ ایک ممکنہ شاگرد تھا۔

لوسی ڈبے جمع کر کے ہماری طرف آرہی تھی۔ ساوتنو نے اپنے بیٹے سے اس کا تعارف کرایا۔ کھمبے نے لوسی کی طرف دیکھا۔ احتراماً اپنا ہیٹ اتارا۔ اس کے سر کے بال سیاہ اور گھونگریالے تھے۔ لوسی نے اسے مسکرا کر ہیلو کہا۔

''ٹیموتو اچھی نشانہ بازی سیکھنا چاہتا ہے مسٹر بینسن۔'' ساوتنو نے مجھے مخاطب کیا۔ ''کیا اسے سکھا سکتے ہو؟''

''ابھی میں کچھ نہیں جانتا۔ اندازہ ہی لگا سکتا ہوں۔'' میں نے کہا اور رائفل کھمبے کی طرف بڑھائی۔

وہ کچھ ہچکچایا پھر لے لی۔ اس نے رائفل اس طرح پکڑی ہوئی تھی جیسے کوئی نالی صاف کرنے کا بانس پکڑتا ہے۔

''آؤ گیلری میں چلیں۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''مجھے نشانہ لگا کر دکھاؤ، اس کے بعد ہی بتا سکتا ہوں۔''

ساوتنو، ٹیموتو اور میں شوٹنگ گیلری کی طرف چلے۔ لوسی ڈبے بنگلے میں لے گئی۔ تیس منٹ بعد ہم تینوں باہر نکل آئے۔ ٹیموتو نے میری قیمتی گولیوں کے چالیس راؤنڈ چلائے تھے اور صرف ایک مرتبہ نشانہ بازی کے تختے پر گولی مار سکا تھا، وہ بھی سب سے آخری دائرے کے کنارے پر۔ باقی گولیاں سمندر کی طرف چلی گئی تھیں۔

''او کے ٹیموتو۔'' ساوتنو نے سخت لہجے میں کہا۔ ''کار میں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔'' ٹیموتو بے چارگی کے ساتھ چلا گیا۔

''ہاں تو مسٹر بینسن کیا کہتے ہو؟''

میں جواب دیتے ہوئے ہچکچایا۔ یہ کچھ کمائی کرنے کا موقع تھا مگر مجھے ایمانداری سے کام لینا تھا۔

''اس کے اندر کوئی صلاحیت معلوم نہیں ہوتی۔'' میں نے کہا۔ ''لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر اسے محنت سے سکھایا جائے تو وہ نشانہ نہیں لگا سکتا۔ دس گیارہ سبق دینے کے بعد کافی اچھا نشانہ لگانے لگے گا۔''

''تو اس میں صلاحیت نہیں ہے؟''

''ممکن ہے، بعد میں پیدا ہو جائے۔'' میں ایک ممکنہ شاگرد سے دست بردار ہونا نہیں چاہتا تھا۔ ''دو ہفتے کی تربیت کے بعد زیادہ بہتر طور پر بتا سکوں گا۔''

''صرف نو دن مسٹر بینسن۔'' ساونٹو بولا۔ ''اس مدت میں اسے اتنا ہی اچھا نشانہ لگانا چاہیے جتنا تم لگا سکتے ہو۔''

ایک لمحے کے لیے میں نے سوچا وہ مذاق کر رہا ہے مگر نہیں، وہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر یہ ناممکن ہے۔''

''صرف نو دن مسٹر بینسن۔''

''مجھے اچھا نشانہ لگانے میں تقریباً پندرہ سال لگے تھے۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جبکہ میرے اندر صلاحیت بھی موجود تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں ایک اچھا استاد ہوں مگر پھر بھی میں معجزے نہیں دکھا سکتا۔''

''آؤ اس مسئلے پر مزید گفتگو کریں۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''یہاں بہت گرمی ہے۔ چلو بنگلے میں چل کر بات کرتے ہیں۔''

''ضرور...... مگر بات کرنے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں۔ ہم ایک دوسرے کا وقت ضائع کریں گے۔''

وہ بنگلے کی طرف چل دیا۔ مجھے بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔ نو دن میں اسے اتنا ہی اچھا نشانہ لگانا چاہیے جتنا میں لگا سکتا ہوں۔ مگر یہ نوجوان کبھی اچھا نشانہ نہیں لگا سکتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے رائفل چھونے سے بھی نفرت تھی۔ اس نے جس طرح رائفل پکڑی اور ٹریگر دباتے ہوئے اس کے جو تاثرات میں نے دیکھے تھے، ان سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا۔ اس نے رائفل کندھے سے اس طرح لگا رکھی تھی کہ اس کے جھٹکے سے نشان بن گیا ہوگا۔ ساونٹو کو بنگلے کی طرف آتے دیکھ کر لوسی نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں۔ شاید وہ سمجھ رہی تھی کہ میں ایک شاگرد کے داخلے کی کاغذی کارروائی مکمل کرنے کے لیے ساونٹو کو گھر میں لے جا رہا ہوں۔

''بیئر پینا پسند کرو گے مسٹر ساونٹو؟'' لوسی نے پوچھا۔ ''پیاس تو ضرور لگی ہوگی؟''

''شکریہ مسز بینسن۔'' ساونٹو نے غور سے لوسی کو دیکھا۔ ''مگر فوری طور پر نہیں، ممکن ہے بعد میں خواہش ہو۔''

میں نے ساونٹو کو نشست گاہ کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا اور لوسی سے کہا۔ ''مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ تم پینٹ کرتی رہو۔''

لوسی باہر چلی گئی۔ کیڈیلاک کڑکتی دھوپ میں کھڑی تھی۔ ڈرائیور سگریٹ پی رہا تھا اور ٹیموٹو بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ میں نشست گاہ میں داخل ہوا۔ ساونٹو ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔

''تمہارے پاس کچھ روپیا معلوم نہیں ہوتا۔'' وہ بولا۔

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔ ''مگر اسے زیرِ بحث کیوں لا رہے ہو؟''

''تمہارے پاس ایک ایسی چیز ہے جو میرے کام آسکتی

ہے اور میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جو تمہارے کام آ سکتی ہے۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''تم صلاحیت رکھتے ہو اور میں دولت۔''

''تو پھر؟'' میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''میرے لیے یہ بہت اہم ہے کہ میرا بیٹا نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جائے۔ میں اس کے لیے تمہیں چھ ہزار ڈالر دینے کو تیار ہوں۔ آدھی رقم ابھی اور باقی آدھی میرے مطمئن ہونے کے بعد۔''

''چھ ہزار ڈالر۔'' میں فوراً ہی سوچنے لگا کہ اتنی رقم سے میں اسکول کے لیے کیا کچھ کر سکتا ہوں۔ نہ صرف سارے بنگلے پر رنگ و روغن کیا جا سکتا ہے بلکہ مقامی ٹی وی پر اشتہار بھی دیا جا سکتا ہے۔ ایک بار مین ملازم رکھ کر بار کاؤنٹر بھی کھول سکتے ہیں مگر تب مجھے یاد آیا کہ ٹیموٹو نے رائفل کس طرح پکڑی تھی۔ ایک ماہر نشانہ باز...... ناممکن...... وہ پانچ سال میں بھی نہیں بن سکتا۔

''پیشکش کا شکریہ۔'' میں نے کہا۔ ''اتنی رقم میرے بہت کام آ سکتی ہے مگر میں تم سے غلط بیانی نہیں کروں گا۔ مجھے امید نہیں کہ تمہارا بیٹا کبھی بھی اچھا نشانہ باز بن سکے۔ میں اسے ایک سیدھا سادہ نشانہ لگانا سکھا سکتا ہوں بس۔ اسے رائفل سے نفرت ہے اور جب تک کوئی رائفل کو پسند نہ کرے وہ اچھا نشانہ باز نہیں بن سکتا۔''

''مجھے ایک سگریٹ دو۔'' ساونٹو سر کھجاتے ہوئے بولا۔ ''ڈاکٹر نے مجھے سگریٹ پینے سے منع کر رکھا ہے مگر کبھی کبھی سگریٹ پینے کی خواہش بڑی شدید ہو جاتی ہے۔ صحیح وقت پر پی جائے تو سگریٹ اعصاب کو سکون دیتا ہے۔''

میں نے اسے سگریٹ دیا اور لائٹر جلا کر سلگانے میں مدد کی۔ اس نے دو تین گہرے گہرے کش لیے۔ میں برابر یہی سوچ رہا تھا کہ میں اور لوسی چھ ہزار ڈالر سے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ساونٹو کافی دیر خاموش رہا۔

''مسٹر بینسن۔'' آخر اس نے کہا۔ ''مجھے خوشی ہے کہ تم نے دیانت داری سے اپنی رائے کا اظہار کر دیا۔ اگر چھ ہزار ڈالر کی پیشکش سنتے ہی تم کہتے کہ ٹیموٹو کو مشاق نشانہ باز بنا دو گے تو یہ بات مجھے پسند نہیں آتی۔ میں اپنے بیٹے کی حدود سے واقف ہوں مگر یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ وہ نو دن کے اندر بہترین نشانہ لگانے کے قابل بن جائے۔ تم نے بتایا کہ تم معجزے نہیں دکھا سکتے۔ نارمل حالات میں، میں اسے قبول کر لیتا مگر یہ کوئی عام صورتِ حال نہیں ہے۔ یہ حقیقت پھر بھی برقرار رہتی ہے کہ اسے نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جانا چاہیے۔''

''مگر کیوں؟'' میں نے غور سے ساونٹو کو دیکھا۔

''بہت سی اہم وجوہات ہیں جن کا تعلق تم سے نہیں۔''

ساونٹو نے ایک اور کش لگایا۔ ''تم نے معجزوں کی بات کی اور یہ دور معجزات کا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے تمہارے بارے میں تحقیقات کرائی تھیں اگر مجھے یہ اطمینان نہ ہوتا کہ مجھے جس آدمی کی ضرورت ہے وہ تم ہی ہو تو میں یہاں ہرگز نہ آتا۔ تم نہ صرف نشانہ لگانے کی بہترین صلاحیت کے مالک ہو بلکہ بہت زیادہ مستقل مزاج بھی ہو۔ ویتنام کی جنگ کے دوران تم برسوں جنگلات میں خطرناک اور بے آرام زندگی گزار چکے ہو...... تن تنہا صرف اپنی رائفل کے ساتھ۔ تم نے بیاسی ویت کانگ گوریلوں کو بڑی بے رحمی کے ساتھ قتل کیا ہے جو تمہاری بہترین نشانہ بازی کا ثبوت ہے اور جو آدمی یہ کارنامہ دکھا سکتا ہے، مجھے اسی کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا آدمی جو کبھی شکست تسلیم نہیں کرتا۔ مجھے بتاؤ کہ میرے بیٹے کو اپنے جیسا نشانہ باز بنانے کے لیے تم کتنی رقم چاہتے ہو؟''

''کتنی ہی بڑی رقم کیوں نہ ہو، صرف نو دن میں میں تمہارے بیٹے کو ایسا نہیں بنا سکتا۔'' میں نے کچھ اضطراب سے پہلو بدلتے ہوئے جواب دیا۔ ''چھ سات ماہ میں شاید کچھ کیا جا سکے مگر نو دن میں ناممکن ہے۔ یہاں رقم کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ تمہارے بیٹے میں صلاحیت ہی نہیں۔''

''بے شک اس بات کا رقم سے تعلق ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ دولت سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ تم ابھی سے یہ سوچنے لگے تھے کہ چھ ہزار ڈالر سے تم کیا کچھ کر سکتے ہو۔ اپنے اسکول سے معقول آمدنی حاصل کر سکتے ہو پھر بھی چھ ہزار ڈالر اتنی بڑی رقم نہیں جو تمہیں یقین دلا سکے کہ تم کوئی معجزہ دکھا سکتے ہو۔''

ساونٹو نے اپنے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک لمبا لفافہ نکالا۔

''اس لفافے میں دو بیئرر بانڈ ہیں۔ ہر بانڈ کی قیمت پچیس ہزار ڈالر ہے۔'' اس نے کہا اور لفافہ میز پر ڈال دیا۔ ''انہیں دیکھو اور اطمینان کر لو کہ میں غلط نہیں کہہ رہا ہوں۔''

میں نے لفافہ اٹھایا تو میرے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔ میں نے لفافے سے بانڈ نکالے۔ انہیں غور سے دیکھا۔ میں نے پہلے کوئی بیئرر بانڈ نہیں دیکھا تھا۔ اس لیے مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اصلی ہیں یا جعلی مگر بہ ظاہر اصلی ہی نظر آ رہے تھے۔

''مسٹر بینسن! اب میں تمہیں ایک معجزہ دکھانے کے لیے پچاس ہزار ڈالر پیش کر رہا ہوں۔''

''تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔'' میری آواز پھنسی پھنسی تھی۔

''میں بے حد سنجیدہ ہوں۔ میرے بیٹے کو نو دن میں ماہر نشانہ باز بنا دو تو یہ بانڈ تمہارے ہو جائیں گے۔''

''میں بانڈز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔'' میں نے کچھ وقت حاصل کرنے کے لیے کہا۔ ''ممکن ہے یہ محض کاغذ کے ٹکڑے ہوں۔''

''تو تم نے دیکھا، میں نے سچ ہی کہا تھا کہ دولت سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ اب تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ بانڈز جعلی تو نہیں ہیں۔ اب تم نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ تم معجزات نہیں دکھا سکتے۔'' ساونٹو نے قدرے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''یہ بانڈز واقعی اصلی ہیں مگر میری بات پر اعتبار مت کرو۔ میرے ساتھ اپنے بینک چلو اور ان سے پوچھو وہ کیا کہتے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا وہ ان بانڈز کے بدلے پچاس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں۔''

میں کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ یہ چھوٹا سا کمرا اچانک بہت گرم محسوس ہونے لگا تھا۔

''اس کی ضرورت نہیں۔'' آخر میں نے کہا۔ ''میں تسلیم کر لیتا ہوں کہ یہ اصلی ہیں۔''

''بہت خوب...... ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔'' ساونٹو مسکرانے لگا۔ ''میں اب امپیریل ہوٹل واپس جا رہا ہوں جہاں میرا قیام ہے۔ اس وقت پانچ بجے ہیں۔ سات بجے مجھے فون کرنا اور اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا کہ پچاس ہزار ڈالر میں تم کوئی معجزہ دکھانے پر تیار ہو یا نہیں۔''

وہ لفافہ جیکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

''ایک منٹ۔'' میں نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آخر تمہارے بیٹے کو ماہر نشانہ باز بننے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اس کا نشانہ کیا ہو گا۔ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو میں اسے تیار نہیں کر سکتا۔''

ساونٹو کچھ سوچنے لگا۔ وہ اپنا ہیٹ اٹھا کر ایک بار پھر اس کے اندر دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، میں تمہیں بتا دوں گا۔'' اس نے کہا۔ ''بات یہ ہے کہ میں ایک پرانے دوست سے بہت بڑی رقم کی احمقانہ شرط لگا بیٹھا ہوں۔ میرا دوست ماہر نشانہ باز ہے اور ہمیشہ اپنی نشانہ بازی کی ڈینگیں مارتا رہتا ہے۔ میں نے کہیں اس سے کہہ دیا کہ تربیت اور مشق سے ہر شخص ماہر نشانہ باز بن سکتا ہے۔ کبھی کبھی مجھ جیسا آدمی بھی جبکہ اس نے ضرورت سے زیادہ شراب پی رکھی ہو بیوقوفی کی باتیں کر بیٹھتا ہے۔ میرے دوست نے فوراً شرط لگائی کہ میرا بیٹا نو دن کے اندر اپنی رائفل سے کسی بھاگتے ہوئے جانور کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے اس کی شرط قبول کر لی اور اب ہر صورت میں شرط جیتنا چاہتا ہوں۔''

''کونسا جانور؟''

''درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا کوئی بندر، بھاگتا ہوا ہرن، یا شکاری کتوں سے جان بچانے کی کوشش کرتا ہوا کوئی خرگوش، یا اسی طرح کا کوئی اور جانور۔ جانور کا انتخاب میرا دوست کرے گا۔ بس اس کا نشانہ بنا ضروری ہے۔''

''اور تم نے شرط کتنی رقم کے لیے لگائی ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''تم بہت تجسس پسند ہو۔'' ساونٹو نے مسکراتے ہوئے اپنے سنہری دانت دکھائے۔ ''مگر مجھے بتانے میں کوئی اعتراض نہیں۔ شرط پانچ لاکھ ڈالر کی ہے۔ اگرچہ میں بہت دولت مند آدمی ہوں پھر بھی میں اتنی بڑی رقم ہارنا پسند نہیں کروں گا۔ اسی طرح تمہیں بھی پچاس ہزار ڈالر سے دست بردار ہونا مشکل ہو گا۔ تو پھر میں سات بجے تمہارے فون کا انتظار کروں گا۔''

وہ بنگلے سے نکل کر اپنی کیڈیلاک کار کی طرف بڑھا پھر میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ پچاس ہزار ڈالر ایک معجزہ دکھانے کے لیے۔ تو پھر ٹھیک ہے، میں یہ معجزہ کر دکھاؤں گا۔

☆☆☆

لوسی کمرے میں داخل ہوئی اور میری طرف پُرامید نظروں سے دیکھا۔ ''کچھ کامیابی ہوئی؟''

میں جو ہواؤں میں اڑ رہا تھا اسے دیکھ کر زمین پر آ گیا۔ دولت مند بننے کے ہوائی قلعے دم بھر میں غائب ہو گئے۔

''مجھے بیئر دو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں۔''

''صرف ایک بیئر باقی ہے۔ اسے بچا کر رکھیں تو اچھا ہے۔''

''میں نے کہا ہے کہ بیئر لاؤ۔'' میں کچھ زور سے بولا۔ میرا ارادہ یہ نہیں تھا مگر میرے اعصاب کافی دباؤ میں تھے جنہیں بیئر سے سکون مل سکتا تھا۔

لوسی نے چونک کر مجھے دیکھا اور کچن سے بیئر لانے چلی گئی۔ میں بنگلے سے نکلا اور پام کے درختوں کے سائے میں ریت پر بیٹھ گیا۔ پچاس ہزار ڈالر...... میں برابر سوچ رہا تھا۔ کیا یہ سچ ہے مجھے واقعی اتنی رقم مل سکتی ہے؟ لوسی بیئر کا گلاس لے کر آئی اور مجھے دے کر میرے برابر بیٹھ گئی۔ بیئر پی کر میں

نے سگریٹ سلگایا۔ لوسی بڑے غور سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

''تمہارے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔'' وہ بولی۔ ''کیا بات ہے؟''

میں نے اسے بتا دیا۔ اس نے درمیان میں مجھے نہیں ٹوکا۔ خاموش بیٹھی میری بات سنتی رہی۔ میں خاموش ہوا تو اس نے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آتا۔''

''اس نے مجھے دو بانڈ دکھائے تھے جن میں سے ہر ایک پچیس ہزار ڈالر کا تھا۔''

''کوئی شخص اتنی بڑی رقم بغیر کسی معقول وجہ کے نہیں دے سکتا۔''

''میں دے سکتا ہوں۔ پانچ لاکھ ڈالر بچانے کے لیے۔ تمہارے نزدیک یہ کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اس نے ایسی شرط لگائی ہو گی؟''

''کیوں نہیں۔ امیر آدمی بڑی بڑی شرطیں لگاتے ہیں پھر اس نے کہا کہ وہ شراب کے نشے میں تھا۔''

''میں یقین نہیں کر سکتی۔''

''بار بار یہ ہی مت کہے جاؤ۔ میں نے وہ بانڈ دیکھے ہیں۔'' مجھے احساس ہوا کہ میں اس پر چلا رہا ہوں۔

''مجھے افسوس ہے۔'' لوسی نے کہا۔ میں نے خود کو سنبھالا۔

''مجھے بھی افسوس ہے مگر ذرا سوچو تو اتنی بڑی رقم سے ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔''

''کیا تم اس کے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا سکتے ہو؟''

میں نے لوسی کو گھور کر دیکھا۔ اس کے الفاظ مجھے زمین پر لے آئے تھے۔ بلاشبہ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ کیا میں اس کھبے کو نشانہ بازی سکھا سکتا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ چھ ہزار ڈالر کے لیے میں ایسا نہیں کر سکتا تھا لیکن پچاس ہزار ڈالر کے لیے یہ ایک معجزہ ہوگا اور ساونٹو نے کہا تھا کہ یہ معجزات کا زمانہ ہے۔

''یہ زندگی کا بہترین چانس ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اگر یہ آخری کام ہو تب بھی میں اسے انجام دینے کی پوری کوشش کروں گا۔ مجھے سوچنے دو۔ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد مجھے ساونٹو کو فون کر کے اپنا فیصلہ بتانا ہے۔ اگر میں ہاں کہتا ہوں تو مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے کیا کچھ انجام دینا ہے۔ مجھے اسے اور اپنے آپ کو یقین دلانا ہو گا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اس میں الجھنا چاہو گے۔ مجھے تو ایسا معلوم...'' لوسی نے کہنا شروع کیا مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

''یہ ایسا فیصلہ ہے جسے تمہیں مجھ پر چھوڑنا پڑے گا۔'' میں نے کہا۔ ''یہ پروا مت کرو کہ اس بارے میں تمہارے خیالات کیا ہیں۔ زندگی میں ایسا موقع بار بار نہیں آتا۔''

میں ٹیلری میں چلا گیا اور اطمینان سے بیٹھ کر سوچنے لگا۔ سات بجے تک میں اپنے آپ کو یقین دلا چکا تھا کہ میں ساونٹو کے پچاس ہزار ڈالر کما سکتا ہوں۔ میں آرمی میں بہترین انسٹرکٹر تھا اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسے درجنوں احمقوں کو نشانہ بازی سکھائی تھی جنہیں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ رائفل کا سیدھا حصہ کونسا ہوتا ہے اور الٹا کونسا مگر کسی نہ کسی طرح صبر و ضبط سے، ان پر چیختے چلاتے ہوئے، انہیں گالیاں دیتے ہوئے، ان کا مذاق اڑاتے ہوئے اور طنز کرتے ہوئے میں نے انہیں قابلِ اعتماد نشانہ لگانا سکھا دیا مگر قابلِ اعتماد نشانہ لگانے والا ماہر نشانہ باز نہیں ہوتا۔ میں یہ بات جانتا تھا مگر پچاس ہزار ڈالر ملنے کی توقع نے مجھے زیادہ پُرامید بنا دیا تھا۔ میں گیلری سے باہر نکل کر بنگلے پر پہنچا جہاں لوسی بہ دستور پینٹ کر رہی تھی۔

''کیا تم نے فیصلہ کر لیا؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں! میں یہ کام کروں گا مگر مجھے تمہارے تعاون کی ضرورت ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ساونٹو سے بات کر لوں پھر تمہیں تفصیل سے بتاؤں گا کہ تم کس طرح میری مدد کر سکتی ہو۔''

میں نے امپیریل ہوٹل کا نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحے بعد ساونٹو کی آواز ابھری۔

''میں بینسن بات کر رہا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''کوئی وعدہ کرنے سے پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا بیٹا کتنا تعاون کرے گا۔''

''تعاون.....!'' ساونٹو نے حیرت سے کہا۔ ''بلاشبہ وہ مکمل تعاون کرے گا۔ وہ صورتِ حال سمجھتا ہے۔ تم اسے سیکھنے کے لیے ہر طرح آمادہ پاؤ گے۔''

''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تب ہی سکھاؤں گا جب وہ آمادگی سے بھی کچھ زیادہ کا اظہار کرے۔ اسے سخت محنت بلکہ جدوجہد کرنا پڑے گی۔ تمہارے نو دن کس تاریخ کو ختم ہوتے ہیں۔''

''27 ستمبر کو۔''

''او کے۔ کل صبح 6 بجے سے 27 کی شام تک وہ مکمل

طور پر میرا ہوگا...... جسم اور روح کے ساتھ۔'' میں نے کہا۔
''وہ کھانے، سونے اور شوٹنگ کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کرے گا۔ وہ یہاں میرے ساتھ رہے گا۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی کہیں نہیں جائے گا۔ ہر وہ بات کرے گا جو میں اسے کرنے کے لیے کہوں گا۔ کوئی لیت ولعل نہیں...... کوئی بحث نہیں...... خواہ میں اسے کچھ بھی کرنے کے لیے کہوں۔ میرے پاس ایک اضافی بیڈ روم ہے، وہ اس میں رہ سکتا ہے۔ 27 تاریخ کی شام تک وہ ہر اعتبار سے میرا ہوگا۔ جب تک وہ ان شرائط پر آمادہ نہ ہو یہ کام نہیں ہوسکتا۔''
ساونٹو کافی دیر خاموش رہا پھر بولا۔ ''یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم ہر قیمت پر میری رقم حاصل کرنا چاہتے ہو۔''
''بے شک مگر بدلے میں اس کا پورا نعم البدل بھی دینا چاہتا ہوں۔''
''میرا بھی یہی خیال ہے۔ ٹھیک ہے میرا بیٹا کل صبح چھ بجے تک تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔''
''اور میری شرائط کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''
''مجھے منظور ہیں۔ میں اپنے بیٹے کو بتا دوں گا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ کتنا اہم ہے۔''
''اتنا کافی نہیں ہے۔ میں گارنٹی چاہتا ہوں کہ وہ قطعی طور پر میرا ہوگا یا پھر یہ بات ختم کردو۔''
''میں تمہیں اپنی گارنٹی دیتا ہوں۔''
''بہت خوب۔ اب مجھے کچھ رقم کی ضرورت بھی ہوگی۔ مجھے اس کے لیے رائفل اور بے شمار گولیاں خریدنا ہوں گی۔ اسے ایسی رائفل چاہیے جو اس کے لیے موزوں ہو۔ وہ میری رائفل سے شوٹنگ نہیں کرسکتا۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔''
''اس کی فکر مت کرو۔ میں نے اس کے لیے ویسٹن اینڈ لیز کی رائفل خرید لی ہے جو باقاعدہ آرڈر دے کر بنوائی گئی ہے۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔''
ویسٹن اینڈ لیز نیویارک کے ٹاپ کلاس اسلحہ ساز تھے۔ ان سے آرڈر دے کر رائفل بنوانے میں کم سے کم پانچ ہزار ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ اگر ٹیموٹو کے پاس ایسی رائفل ہے تو مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔
''مجھے پانچ ہزار ڈالر ایڈوانس کی بھی ضرورت ہوگی۔''
''وہ کیوں؟''
''میں اپنا اسکول عارضی طور پر بند کر رہا ہوں۔ کچھ بل بھی چکانا ہیں۔ کھانے پینے کا سامان خریدنا ہے۔ تمہارے بیٹے کے علاوہ میں اپنے ذہن کے لیے کوئی اور مسئلہ نہیں چاہتا۔''
''معقول بات ہے۔ بہت بہتر مسٹر بینسن، تمہیں پانچ ہزار ڈالر مل جائیں گے۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''تو تمہارے خیال میں ٹیموٹو بہترین نشانہ باز بن سکتا ہے؟''
''تم خود ہی کہہ رہے تھے کہ یہ معجزات کا دور ہے۔ میں نے اس پر غور کیا اور اب مجھے بھی معجزات پر یقین آگیا ہے۔''
''میں تم سے ایک آخری گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس کار ہے؟''
''ہاں ہے۔''
''تب تم آج رات میرے ہوٹل آؤ...... دس بجے تک۔ تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔''
میں نے آنے کا وعدہ کرتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ لوسی کچن میں سینڈوچز بنا رہی تھی۔ اپنی موجودہ معاشی پوزیشن کے پیش نظر ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ کھانے میں صرف سینڈوچز ہی استعمال کیے جائیں گے۔ گزشتہ دن میں نے چار کبوتر شکار کرلیے تھے، لوسی انہی کے گوشت کے سینڈوچز تیار کررہی تھی۔
''ہمیں اگلے نو دن تک ساونٹو کے بیٹے کو یہاں اپنے ساتھ رکھنا ہوگا۔ مجھے اس کے ساتھ اٹھارہ گھنٹے محنت کرنا پڑے گی۔ ہم اسے اپنا خالی بیڈروم دے دیں تو ٹھیک ہے؟''
''کیا اسے یہاں رکھنا ضروری ہے؟'' لوسی بہت فکرمند نظر آرہی تھی۔
مجھے اپنے والد کا کہا یاد آگیا۔ وہ اپنی کامیاب شادی شدہ زندگی پر بہت فخر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے اور والدہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا تھا۔ اس جھگڑے میں میرے والد کو زیادہ باتیں سننا پڑی تھیں۔ جب میں اور وہ تنہا ہوئے تو انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ شاید وہ اپنی ہار کی توجیہہ کرنے کی کوشش کررہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ عورتیں بڑی پراسرار ہوتی ہیں۔ اگر ان کے ساتھ رہنا ہے تو بہت احتیاط سے پیش آنا پڑے گا۔ تم دیکھو گے کہ ایک اچھی بیوی زندگی کا مرکز ہوتی ہے۔ ہر چیز اس کے گرد گردش کرتی ہے۔ عورتوں کے خیالات ہم سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان کے خیالات کا احترام کرنا چاہیے مگر ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب ہم جانتے ہیں کہ ہم درست ہیں اور ہمیں بہرحال ایک کام کرنا ہے جس پر ممکن ہے وہ آمادہ نہ ہو، تو اس صورت میں دو باتوں میں سے ایک کی جاسکتی ہے۔ یا تو تم لامتناہی وقت صرف کرکے اسے سمجھانے اور آمادہ کرنے کی کوشش کرو یا پھر اپنی مرضی بہ جبر منوالو۔ دونوں صورتوں سے

کام ہوسکتا ہے۔ پہلے طریقے سے اسے احساس ہوگا کہ تم اس کی رائے کو بھی اہمیت دیتے ہو مگر یہ کہ اس کی رائے غلط ہے اور دوسرے طریقے سے ثابت ہوگا کہ گھر میں باس تم ہی ہو۔ تمہاری بات ماننا ضروری ہے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ عورت اپنے شوہر کو باس دیکھنا پسند کرتی ہے۔

میرے پاس لوسی کو اپنی بات سمجھانے کا وقت نہیں تھا۔ چنانچہ مجھے ایک باس کا رویہ اختیار کرنا پڑا۔

''ہاں، اس کا یہاں آنا ضروری ہے۔'' میں نے زور دے کر کہا۔ ''ہمیں پچاس ہزار ڈالر کمانے کا موقع مل رہا ہے۔ جب تک وہ یہاں آکر نہیں رہے گا تو ہمیں یہ رقم نہیں ملے گی۔ نو دن کے بعد ہم دولت مند ہوں گے اور اسے فراموش کر چکے ہوں گے۔ چنانچہ اسے یہاں آنا ہی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' لوسی نے پلیٹوں میں سینڈوچز رکھ دیے۔ ''آؤ کھانا کھاؤ۔ مجھے بھوک لگی ہے۔''

ہم صحن میں جا کر بیٹھ گئے مگر مجھے یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی تھی کہ اتنی دولت حاصل کرنے کی امید کے باوجود لوسی میں کوئی جوش کوئی ولولہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ ہم دونوں اپنی اپنی سوچ میں گم کھانا کھا رہے تھے۔

''یہ پورا معاملہ ہی دیوانہ پن ہے۔'' اچانک لوسی بول پڑی۔ ''اس میں کوئی نہ کوئی بات غلط ضرور ہے۔ اتنی بہت سی رقم..... وہ موٹا بوڑھا آدمی..... کیا تمہیں احساس نہیں ہوتا کہ اس سب کے پیچھے کوئی برائی چھپی ہوئی ہے۔''

''مان لیا کہ یہ دیوانہ پن ہے، تو کیا دیوانگی کی باتیں نہیں ہوتیں۔ ایک دولت مند آدمی شرط لگاتا ہے وہ.....''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ دولت مند ہے۔'' لوسی نے میری بات کاٹی۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ اس نے مجھے پچاس ہزار ڈالر کے دو بانڈ دکھائے تھے۔''

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ جعلی نہیں تھے یا چرائے نہیں گئے ہیں۔''

''دیکھو ڈارلنگ۔'' میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے ایک کام کی پیشکش کی گئی ہے۔ ایسا کام جو میں کر سکتا ہوں اور اس کا مجھے اتنا معاوضہ پیش کیا جا رہا ہے جس کا میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔ یہ ایک سنہری موقع ہے اور وہ تو کہہ رہا تھا کہ بینک جا کر تصدیق کر سکتا ہوں کہ وہ بانڈ جعلی ہیں یا نہیں۔ کیا کوئی دھوکے باز یہ خطرہ مول لے سکتا ہے۔''

''تب تم نے بینک سے ان کی تصدیق کیوں نہیں کی؟''

''دیکھو مجھے یہ کام اپنے طور پر کرنے دو۔'' اب میں اس لہجے میں بات کر رہا تھا جو آرمی میں احمقوں کے ساتھ روا رکھا جاتا تھا۔ ''میں وہ کر رہا ہوں جو تمہارے اور میرے حق میں بہتر ہے۔ اب یہ بحث ختم کرو اور خاموشی سے کھانا کھاؤ۔''

لوسی نے ایک نظر مجھ پر ڈالی اور پھر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ ہم دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے مگر میری بھوک ختم ہو گئی تھی۔ لوسی سے بھی سینڈوچز نہیں کھائے جا رہے تھے۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور یہ کہہ کر کہ وہ دوسرا بیڈروم ٹھیک کرنے جا رہی ہے، چلی گئی۔ میں اپنی جگہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا یہاں تک کہ سادنتو سے ملنے کے لیے جانے کا وقت آگیا۔

''میں امپیریل ہوٹل جا رہا ہوں۔'' میں نے لوسی سے کہا۔ ''سادنتو کچھ ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے تک واپس آجاؤں گا۔''

گزشتہ بارہ ماہ میں، میں کبھی اسے اس سنسان مقام پر تنہا چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ اکیلے میں ڈر جاتی ہے۔ میں اپنے آپ پر غصہ کر رہا تھا کہ سادنتو سے ملاقات کا وقت مقرر کرتے ہوئے مجھے اس کا خیال کیوں نہیں آیا۔

''ٹھیک ہے جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔'' لوسی نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''دیکھو ڈارلنگ، میرے لیے اس کام کی بہت اہمیت ہے۔'' میں نے لوسی کو گھسیٹ کر گلے سے لگا لیا۔ ''میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔''

''مجھے تم سے ڈر لگنے لگا ہے۔ میں نے تمہیں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔''

''تمہیں مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' میں نے نرمی سے جواب دیا۔ ''میں جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا۔''

جب میں امپیریل ہوٹل پہنچا تو دس بج کر چند منٹ ہوئے تھے۔ سادنتو چودھویں منزل پر اپنے سوٹ کی بالکنی میں بیٹھا تھا۔

''آنے کا شکریہ۔'' اس نے کہا۔ ''تمہیں اپنی خوب صورت بیوی کو اکیلا چھوڑنا پڑا ہوگا۔ مجھے اس کا خیال کرنا چاہیے تھا۔''

''کوئی بات نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''تم نے اپنے بیٹے سے بات کر لی؟''

''کوئی بیکار بات نہیں۔ کیوں۔'' سادنتو مسکرانے لگا۔ ''مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔''

''تم نے اپنے بیٹے سے بات کرلی؟'' میں نے دوبارہ پوچھا۔

''وہ ایک فرمانبردار لڑکا ہے۔'' ساونتو نے جواب دیا۔ ''جیسا میں کہتا ہوں کرتا ہے۔ ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔ 27 تاریخ کی شام تک وہ تمہاری ملکیت رہے گا۔ تم یہ ہی چاہتے تھے نا؟''

''ہاں۔'' میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں مجھ سے کچھ اور تو نہیں کہنا ہے؟''

''اب میں سمجھ سکتا ہوں مسٹر بینسن کہ جنگل میں گھنٹوں تک تنہا چھپے بیٹھے رہنا اور دشمنوں کو شکار کرنے کا انتظار کرنا تمہارے لیے کیسے ممکن ہوا۔'' ساونتو نے مجھے غور سے دیکھا پھر بٹوے سے نوٹ نکالے۔ ''یہ وہ پانچ ہزار ڈالر ہیں جو تم نے مانگے تھے۔''

میں نے نوٹ لے کر جیب میں رکھ لیے۔

''کیا تمہاری بیوی کے کچھ رشتے دار ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''اس بات کا تم سے کیا تعلق؟''

''میں سوچ رہا تھا کہ جب تک تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھاؤ تب تک وہ اپنے کسی عزیز کے گھر چلی جائے تو اچھا ہے۔''

''نہیں، وہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔ اس کے رہنے سے میرا کام متاثر نہیں ہوگا۔''

''جیسی تمہاری مرضی۔'' ساونتو نے کہا۔ ''ایک بات اور ہے جو تمہیں جاننا ضروری ہے۔ یہ انتہائی اہم ہے کہ کوئی بھی، اور میں پھر دہراتا ہوں کہ کوئی بھی یہ نہ جان سکے کہ تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا رہے ہو... خاص طور سے پولیس۔''

''اس کا کیا مطلب ہے؟'' میں چونک گیا۔

''ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو تمہیں دولت مند بنا دے گا۔ تم اتنے معقولیت پسند ضرور ہو گے کہ اس سلسلے میں چند اصول وقواعد کا احترام کرو اور ان ہی میں سے ایک اصول مکمل رازداری ہے۔''

''مگر پولیس سے یہ چھپانا کیوں ضروری ہے کہ تمہارا بیٹا مجھ سے نشانہ بازی سیکھ رہا ہے؟''

''کیونکہ یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ جیل جا سکتا ہے۔''

''بولتے رہو... میں پوری بات جاننا چاہتا ہوں۔''

''بدقسمتی سے میرا بیٹا معمول سے زیادہ لمبے قد کا مالک ہے۔'' ساونتو نے کہا۔ ''مگر وہ ضرورت سے زیادہ شرمیلا بھی ہے۔ اس میں کئی خوبیاں بھی ہیں۔ وہ مہربان طبیعت ہے۔ دوسروں کے جذبات سمجھتا ہے......''

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تمہارے بیٹے میں کیا خوبیاں ہیں کیا نہیں۔'' میں نے بات کاٹی۔ ''مجھے تم یہ بتاؤ کہ پولیس کو کیوں نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا رہا ہوں؟''

''میرا بیٹا تعلیم حاصل کرنے ہارورڈ یونیورسٹی گیا تھا مگر اس کی جسمانی بناوٹ اور شرمیلی طبیعت کی وجہ سے لڑکے اسے چڑاتے اور چھیڑتے تھے۔ جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق اس کا وہاں رہنا مشکل بنا دیا گیا تھا۔ ایسے ہی کسی موقع پر اس نے عاجز آ کر اپنے ایک ستانے والے کو گولی مار دی جس سے اس لڑکے کی آنکھ ضائع ہوگئی مگر جج عقلمند اور معاملہ فہم تھا۔ اس نے اندازہ کر لیا کہ ٹیموٹو نے حد درجہ جذباتی دباؤ میں فائر کیا تھا چنانچہ اس نے معلق سزا سنائی اور حکم دیا کہ ٹیموٹو جب تک زندہ ہے کسی ریوالور یا رائفل کو ہاتھ نہ لگائے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو پانچ سال جیل کی سزا عائد ہو جائے گی۔''

''اس کے باوجود تم نے شرط لگالی کہ وہ نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جائے گا۔''

''میں اس وقت نشے میں تھا۔ اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ مجھے امید ہے کہ جو کچھ میں نے بتایا ہے اس سے ہمارا معاہدہ متاثر نہیں ہوگا۔''

''جہاں تک میرا تعلق ہے، اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''لیکن اگر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ تمہارا بیٹا رائفل استعمال کر رہا ہے تو یہ پریشانی تمہاری ہوگی، میری نہیں۔''

''وہ تمہاری پریشانی بھی بن سکتی ہے کیونکہ پھر تمہیں پچاس ہزار ڈالر نہیں ملیں گے۔''

''جہاں تک میں سمجھا ہوں، میرا کام تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی سکھانا ہے۔'' میں نے کہا۔ ''میں کوئی الجھن نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ کام تمہارا ہے کہ تم رازداری اور حفاظت کا انتظام کرو۔ میرے لیے تمہارے بیٹے کی فکر ہی کافی ہوگی۔''

''درست ہے۔ میں نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا ہے۔'' ساونتو نے جواب دیا۔ ''کل ٹیموٹو کے ساتھ میرے دو آدمی بھی آئیں گے۔ تمہیں اور تمہاری بیوی کو ان کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ وہاں ہوں گے بھی اور نہیں بھی۔ لیکن وہ حفاظت کا خیال رکھیں گے۔ وہ ٹیموٹو کا خیال بھی رکھیں گے اگر اس نے کوئی دشواری پیدا کرنے کی

کوشش کی تو وہ ہی اس سے نمٹیں گے۔''
''تو کیا اس کا امکان ہے کہ وہ کوئی دشواری پیدا کرے گا؟''
''نہیں..... مگر وہ بہت حساس ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے سنبھالا نہ جا سکے مگر تمہیں اپنی بیوی کو تاکید کرنا پڑے گی کہ وہ اس تمام معاملے کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہ کرے۔ پولیس کے علاوہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ جس دوست سے میں نے شرط لگائی ہے، وہ بھی اس انتظام سے واقف ہو سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ اسے اس بارے میں بہت تجسس ہے، چنانچہ رازداری بہت ضروری ہے۔''
''وہ کسی سے کچھ نہیں کہے گی۔''
''بہت اچھی بات ہے۔'' سادنٹو کھڑا ہو گیا۔ ''تو پھر اب کل صبح چھ بجے ٹیوٹو تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ ہاں ایک بات اور......''
اس نے ایک میز کی دراز سے بڑا سا لفافہ نکالا۔
''یہ تمہارے لیے ہے۔ میری جانب سے اعتماد کی علامت کے طور پر۔'' اس نے لفافہ مجھے دے دیا۔ ''یہ تمہارا حوصلہ بڑھانے میں بھی مدد دے گا مگر ظاہر ہے کہ تمہیں اسے کمانا پڑے گا۔''
میں نے لفافہ کھول کر دیکھا۔ اس میں پچیس ہزار ڈالر کا ایک بانڈ رکھا تھا۔

☆☆☆

میں واپس پہنچا تو میں نے بنگلے کے باہر ایک سرخ اور نیلی بیوک کار کھڑی دیکھی اور اسے دیکھ کر مجھے بڑا شاک لگا۔ آخر اس وقت رات میں کون آیا ہوگا۔ ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ مجھے لوسی کے تنہا رہنے کا خیال آیا اور دل کی دھڑکن جیسے رکنے لگی۔ جیب میں پچیس ہزار ڈالر کا بانڈ موجود ہونے کی تمام خوشی ہوا ہو گئی۔ میں کار روک کر نیچے اترا۔ نشست گاہ میں روشنی ہو رہی تھی اور کھڑکیاں کھلی تھیں۔ میں ہر صورت حال کے لیے تیار بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تھا کہ لوسی نے کھڑکی سے جھانک کر ہاتھ ہلایا۔ میں نے اطمینان کی گہری سانس لی۔
''سب خیریت ہے ڈارلنگ؟'' میں نے پوچھا۔
''بے شک...... اندر آؤ..... ایک مہمان آیا ہے۔''
میں ہال سے گزر کر نشست گاہ میں داخل ہوا۔ ایک آدمی میری پسندیدہ آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوکا کولا کا گلاس تھا اور ہونٹوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا۔ میں نے ایک نظر میں اس کا جائزہ لیا۔ اس کا قد لمبا، چھریرا جسم اور آنکھیں نیلی تھیں جبڑے کی بناوٹ جارحانہ تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ لوسی نے اس کا تعارف کرایا۔
''یہ ڈیٹکٹو سیکنڈ گریڈ مسٹر لپیسکی ہیں۔ تم سے ملنے آئے تھے۔ میں نے کہا کہ ٹھہر کر انتظار کر لیں۔''
ممکن ہے کہ میں ایک لمحے کے لیے چونکا لیکن میں نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا مگر اس کی نیلی آنکھیں جس انداز سے مجھے دیکھ رہی تھیں اس سے مجھے تقریباً یقین تھا کہ اس نے میرا ردعمل نوٹ کر لیا ہے۔
''کیا کوئی گڑبڑ ہے۔'' میں نے لپیسکی سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔
''کبھی کبھی مجھے اپنی پولیس کی ملازمت سے نفرت ہونے لگتی ہے۔'' وہ بولا۔ ''جب بھی لوگوں سے ملنے جاتا ہوں ان کا ردعمل ایسا ہوتا ہے جیسے میں انہیں گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے میری معاشرتی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ یقین کرو میں لوگوں سے دوستانہ میل جول پسند کرتا ہوں۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے دوست۔ جب میں آیا تو تم چند منٹ پہلے ہی روانہ ہوئے تھے۔ مسز بینسن اکیلی تھیں۔ ہم باتیں کرنے لگے اور پھر وقت گزرتا معلوم ہی نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے، میری بیوی ضرور میری گمشدگی کی رپورٹ کرنے والی ہوگی۔''
''تم کوک پینا پسند کرو گے؟'' لوسی نے مجھ سے پوچھا۔ مجھے رازداری کے بارے میں سادنٹو کی تاکید یاد آرہی تھی۔
''ضرور۔'' میں نے لوسی سے کہا اور لپیسکی کی طرف دیکھا۔ ''بیٹھ جاؤ مسٹر لپیسکی۔''
''میں کچھ زیادہ وقت نہیں لوں گا مسٹر بینسن۔'' وہ بیٹھتے ہوئے بولا۔ ''مجھے اتنی رات کو نہیں آنا چاہیے تھا مگر کوئی نہ کوئی مصروفیت روک لیتی تھی۔''
''کوئی بات نہیں۔'' میں نے کہا۔ ''بلکہ مجھے خوشی ہے کہ تم آگئے اور میری بیوی کو اکیلا نہیں رہنا پڑا۔ میں بزنس کے سلسلے میں ایک کام سے گیا ہوا تھا۔''
میں نے سگریٹ نکال کر ایک لپیسکی کو دیا اور ایک خود لیا۔
''ہاں، مسز بینسن مجھے بتا رہی تھیں۔'' میرا دل دھڑکنے لگا۔ پتا نہیں لوسی نے اسے کتنا کچھ بتا دیا ہے۔ میں نے سوچا۔
''مسٹر لپیسکی اپنی نشانہ بازی بہتر کرنا چاہتے ہیں۔'' لوسی نے کہا۔ ''میں نے انہیں بتایا کہ تمہیں دو ہفتے تک تو بالکل فرصت نہیں ہے کیونکہ تمہیں ایک اسپیشل شاگرد کو اپنا تمام وقت دینا پڑے گا۔''

میں لوسی کا دیا ہوا کوک پی رہا تھا اس کے باوجود میرا منہ خشک تھا۔

''بات یہ ہے۔'' لیپسکی نے وضاحت کی۔ ''میرا ترقی کا امتحان ہونے والا ہے۔ میرا نشانہ کافی اچھا ہے لیکن تھوڑی سی مشق سے کچھ زیادہ پوائنٹ مل جائیں تو کیا نقصان ہے۔''

''مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہوگی مگر ابھی نہیں۔ مجھے افسوس ہے لیکن جیسا کہ لوسی نے تمہیں بتایا کہ دو ہفتے تک مجھے بالکل فرصت نہیں، کیا تم اتنا انتظار کر سکتے ہو؟''

''تمہارا مطلب ہے کہ اپنے اسپیشل شاگرد کو تم تمام وقت سکھاتے رہو گے؟''

''ہاں...... لیکن تم انتظار کر سکتے ہو تو مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہوگی۔''

''ضرور...... میرا امتحان تو مہینے کی آخری تاریخ کو ہو گا۔''

''تب پھر میں تمہیں 29 تاریخ کو دو تین گھنٹے دے سکتا ہوں۔''

''چلو ٹھیک ہے۔ میں 29 تاریخ کو شام کے چھ بجے آ جاؤں گا۔'' لیپسکی دوران گفتگو مسلسل میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ ''اسکول کا سابقہ مالک لیوس میرا اچھا دوست تھا۔ اسی نے مجھے نشانہ بازی سکھائی تھی۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہ جگہ فروخت کر دے گا۔ تمہارا کام کیسا چل رہا ہے؟''

''ابھی تو ابتدائی دن ہیں۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''تمہاری شہرت سنی ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ تم آرمی میں بہترین نشانہ باز تھے۔''

''اب نہیں ہوں اور پہلے بھی میرا نمبر دوسرا تھا۔''

''یہ بھی بڑی بات ہے۔'' لیپسکی نے کہا۔ ''سنا ہے کہ تم اسنائپر تھے۔''

''ٹھیک سنا ہے۔''

''میں اس کے حق میں نہیں ہوں لیکن میرا اندازہ ہے کہ بڑی پھرتی سے نشانہ لگانا پڑتا ہوگا۔''

''مجھے بھی پسند نہیں تھا لیکن کسی نہ کسی کو تو یہ کام کرنا ہی تھا۔''

''سچ کہتے ہو۔'' لیپسکی دروازے کی طرف بڑھا پھر رک گیا۔ ''تمہارا یہ شاگرد بالکل صفر ہی ہوگا جب ہی تو تمہیں دو ہفتے تک اسے سارا وقت دینا پڑے گا یا پھر وہ تمہاری طرح بہترین نشانہ باز بننا چاہتا ہے۔''

''بس ایک دولت مند کی ضد ہے۔ بے پناہ دولت کا مالک ہے اور سمجھتا ہے کہ دولت ہر کام ممکن بنا دیتی ہے۔ بہرحال مجھے تو اپنا کام کرنا ہے۔''

''کیا کوئی ایسا آدمی ہے جسے میں جانتا ہوں۔''

''نہیں۔ وہ یہاں چھٹی گزارنے آیا ہے۔''

''ہاں اس موسم میں یہاں ایسے بہت سے لوگ آتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کے پاس عقل سے زیادہ دولت ہوتی ہے اور انہیں پتا نہیں ہوتا کہ وہ کیا کریں۔''

وہ دروازے تک پہنچ گیا۔ ''اگر میں نے درمیان میں فون نہیں کیا تو پھر اب 29 تاریخ کو ملاقات ہوگی۔''

میں نے اور لوسی نے اسے اپنی کار میں جاتے دیکھا۔ میں نے رومال نکال کر چہرے سے پسینا خشک کیا اور پھر دروازہ بند کر دیا اور کمرے .... میں واپس آ گیا۔

''میں نے اسے ٹھیک ہی بتایا نا؟'' لوسی نے فکرمندی سے پوچھا۔

''تم نے ٹھیک کیا۔ اسے ایک سوئے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس نے آنے کے لیے یہی وقت چنا۔''

''سوئے اتفاق کیوں؟''

میں نے سوچا کہ جو کچھ ساونٹو نے مجھے بتایا ہے وہ لوسی سے کہنا مناسب ہوگا یا نہیں۔ پہلے میں نے خاموش رہنا چاہا مگر پھر فیصلہ کیا کہ بتا دینا بہتر ہوگا۔ آئندہ ٹیموٹو کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا تھی اور اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

''تو اب تم نے دیکھا کہ اس سے الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''آئندہ ہم ٹیموٹو یا اس کے باپ کے متعلق کوئی بات نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی کو اس معاملے کے بارے میں بتائیں گے جو اس کے اور میرے درمیان طے ہوا ہے۔''

''اگر یہ معلوم ہو جائے کہ تم ایسے شخص کو نشانہ بازی سکھا رہے ہو جسے قانوناً رائفل کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہیے تو کیا پولیس تمہارے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتی ہے؟'' لوسی نے پوچھا۔

''بالکل نہیں۔ میں کہہ دوں گا کہ مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔''

''مگر تمہیں تو معلوم ہے۔''

''پولیس اسے ثابت نہیں کر سکتی۔''

''میں بھی جانتی ہوں۔ تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ پولیس

مجھ سے سوال کرے تو میں بھی اس سے جھوٹ بولوں؟''

''مجھے یہ رقم ہر صورت میں حاصل کرنا ہے۔'' میں اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ''اور میں امید کرتا ہوں کہ تم تعاون کرو گی۔''

''تعاون سے تمہارا مطلب ہے کہ پولیس سے غلط بیانی کروں؟''

''ذرا اسے دیکھو۔'' میں نے جیب سے ساونٹو کا دیا ہوا لفافہ نکالا اور اس میں سے بانڈ نکال کر دکھایا۔ لوسی نے بانڈ دیکھا۔

''یہ کیا ہے؟''

''یہ ان میں سے ایک بانڈ ہے جس کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ اس کی مالیت پچیس ہزار ڈالر ہے۔ جب میں کام کرلوں گا تو دوسرا بھی مل جائے گا۔''

''جب تم نے ابھی کام کیا ہی نہیں تو اس نے یہ تمہیں کیوں دیا ہے؟''

''یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اسے مجھ پر اعتماد ہے۔''

''تمہیں یقین ہے؟''

''دوسری وجہ کیا ہو سکتی ہے؟'' مجھے پھر غصہ آنے لگا تھا۔

''یہ ایک نفسیاتی چال بھی ہو سکتی ہے۔'' لوسی کی آنکھوں سے خوف ظاہر ہو رہا تھا۔ ''تم دیکھ رہے ہو کہ اب جبکہ یہ بانڈ تمہارے پاس ہے، تم اس سے جدا نہیں ہونا چاہتے۔ اس نے تمہیں شکار کرلیا ہے۔''

''مان لیا کہ ساونٹو نے یہ بانڈ مجھے پھانسنے کے لیے دیا ہے مگر اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں تو پہلے ہی پھنس چکا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ اتنی بڑی رقم ہمارے لیے کیا کچھ کرسکتی ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔ اگر ٹیموٹو کو نشانہ بازی سکھانے کے لیے مجھے اسے مارنا بھی پڑے تب بھی باز نہیں آؤں گا۔''

لوسی میری طرف اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سامنے کوئی اجنبی کھڑا ہو۔ آخر وہ دروازے کی طرف چلی۔

''بہت رات ہوگئی ہے۔ اب ہمیں سونا چاہیے۔'' اس نے کہا۔

''ذرا ٹھہرو۔''

میں نے لفافے پر اپنا نام و پتا اور اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر لکھا۔ پھر اسے سربمہر کردیا۔

''کل صبح پہلا کام یہ کرنا کہ یہ لفافہ جا کر بینک میں رکھوا دینا۔'' میں نے کہا۔ ''میں خود چلا جاتا مگر ٹیموٹو چھ بجے آرہا ہے اور میں ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر اپنا کام شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی چیزوں کا جائزہ لینا اور بازار سے کم سے کم ایک ہفتے کی ضرورت کے مطابق غذائی اشیا خرید لانا۔'' میں نے اسے دو ہزار ڈالر دے دیے۔

''بہت اچھا۔'' لوسی نے نوٹ لے لیے۔ اور بیڈروم کی جانب چل دی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ جب سے ہماری شادی ہوئی تھی وہ پہلی بار خوش نظر نہیں آرہی تھی۔ یہ بات مجھے پریشان کر رہی تھی مگر مجھے اطمینان تھا کہ یہ کام ختم ہو جائے گا تو میں اسے منالوں گا۔ اس رات ہم دونوں میں سے کوئی ٹھیک سے نہیں سو سکا۔

☆☆☆

ہم صبح پونے پانچ بجے اٹھے۔ لوسی کافی بنانے لگی۔ میں نے غسل کیا۔ شیو بنایا پھر ناشتے کی میز پر پہنچا۔ ''جب ٹیموٹو آجائے گا تو میں لنچ تک مصروف رہوں گا۔'' میں نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں تم نو بجے بینک جاؤ اور واپس آکر اپنے چھ شاگردوں کو فون کر کے ان سے کہنا کہ اسکول اس ماہ کے آخر تک بند رہے گا۔ کوئی وجہ پوچھے تو کہہ دینا کہ ہمیں نیا رنگ و روغن کرنا ہے۔''

''اچھی بات ہے۔'' لوسی نے جواب دیا۔ وہ اب بھی فکرمند نظر آرہی تھی مگر یہ اس کی پریشانی کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

''بازار سے کھانے پینے کی ضروری اشیا بھی لیتی آنا۔ کفایت شعاری کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام خرچ اس کا باپ برداشت کر رہا ہے۔ اس نے مجھے جملہ اخراجات کے لیے پانچ ہزار ڈالر دیے ہیں۔''

''یہ اس کام کی وجہ ہے یا دولت کی وجہ ہے.....'' لوسی نے اچانک کہا۔ ''کہ تم بہت بدل گئے ہو۔''

''بدل گیا ہوں... بالکل بھی نہیں۔ یہ تمہارا وہم ہے۔''

''نہیں تم بدل گئے ہو۔'' لوسی نے ایک پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔ ''جب ہم پہلی مرتبہ ملے تھے اور تم نے کہا تھا کہ تم آرمی میں انسٹرکٹر تھے تو مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔ تم کسی فوجی کی طرح نہیں لگے۔ تم بہت ہمدرد، متحمل مزاج اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے والے معلوم ہوتے تھے۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ تم دوسروں کو کنٹرول کر سکتے ہو... انہیں حکم دے سکتے ہو..... سختی سے پیش آسکتے ہو اور یہ بات مجھے اچھا رہی تھی مگر اب میں دیکھ سکتی ہوں کہ تم کیوں اس آدمی کو نشانہ بازی سکھانے کے لیے تیار ہو۔ اب مجھے تم سے کچھ خوف لگنے لگا ہے۔ اب میں دیکھ سکتی ہوں کہ اپنی کامیابی کے لیے تم سخت اور بے رحم رویہ اختیار کر سکتے ہو مگر براہ مہربانی میرے ساتھ

نرمی سے ہی پیش آتا۔“

میں نے اٹھ کر لوسی کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

”حالات کچھ بھی ہوں لوسی، یہ بات یاد رکھنا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“ میں نے کہا۔ ”تمہیں پانے پر میں خود کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ بس کچھ دن کے لیے میرا ساتھ دو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب تم ان دنوں کے بارے میں سوچو گی تو مجھے معاف کر دو گی کہ میں نے جو کچھ کیا، وہ تمہارے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے نہیں تھا بلکہ ہم دونوں کی بھلائی کے لیے تھا۔“

چند لمحوں کے لیے ہم سب کچھ بھول کر ایک دوسرے کو پیار کر رہے تھے کہ ہم نے ایک کار کے آنے کی آواز سنی۔

”شاید وہ لوگ آگئے۔“ میں نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

”اچھا ڈارلنگ، اب لنچ پر ملاقات ہوگی۔“

میں نے کچی سڑک سے ایک ٹرک کو آتے دیکھا۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ ڈرائیور نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ ٹرک قریب آکر رک گیا اور دونوں آدمی نیچے اتر آئے۔ ڈرائیور اوسط قد کا مالک تھا۔ اس کے جسم پر بالوں کی کثرت تھی۔ عمر تیس سال معلوم ہوتی تھی۔ خدوخال ایسے تھے کہ خوب صورت نہ ہوتے ہوئے بھی عورتیں اس میں بڑی کشش محسوس کرتی ہوں گی۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ کسی چھپکلی کی طرح پھرتیلا اور کسی سانڈ کی طرح مضبوط اور طاقتور ہوسکتا ہے پھر میں نے اس کے ساتھی کو دیکھا۔ اس کا قد بھی چھوٹا تھا اور عمر بھی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آنکھیں چھوٹی، ہونٹ پتلے اور ناک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ایسا آدمی نظر آتا تھا جو ٹی وی کے ڈراموں میں غنڈوں کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ ڈرائیور مسکراتے ہوئے میری طرف آیا۔

”مسٹر بینسن، میرا نام ریمنڈ ہے۔ میں مسٹر ساونٹو کا سیدھا ہاتھ الٹا ہاتھ اور غالباً بایاں پیر ہوں۔ میرے ساتھی کا نام نک ہے۔ اس کی پروا مت کرنا کیونکہ کوئی اور بھی نہیں کرتا۔ بس یہ وہ احمق ہے کہ جو کچھ ایک گھوڑا گراتا ہے یہ اسے اٹھاتا ہے۔“

چونکہ اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا تھا اس لیے میں اس سے مصافحہ کرنے کی زحمت سے محفوظ رہا۔ مجھے نہ وہ پسند آیا تھا اور نہ اس کا ساتھی۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ میں نے پوچھا۔

”ہم تمہارے لیے کچھ چیزیں لے کر آئے ہیں۔“ اس نے میرے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے بھویں اچکائیں۔ میں پلٹا۔ لوسی ناشتے کے برتن اٹھا کر اندر لے جا رہی تھی۔

”کیا وہ مسز بینسن ہیں؟“ ریمنڈ نے پوچھا۔

”ہاں۔“ میں نے اسے گھورا۔ ”تم کیا چیزیں لائے ہو؟“

”سب کچھ۔ رائفل، گولیاں، کھانا، شراب..... کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔“

”کھانے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہم اپنا کھانا خود خریدنے کے قابل ہیں۔“

”مگر تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ سب چیزیں مسٹر ساونٹو نے اپنی نیک تمناؤں کے ساتھ بھیجی ہیں۔“ وہ اپنے ساتھی کی طرف گھوما۔ ”اے نک! سارا سامان اتار دو۔“ اس نے میری طرف دیکھا۔ ”کیا وہ سامنے شوٹنگ رینج ہے؟ اگر کہو تو ہم گولیاں وہاں پہنچا دیں۔“

میں ہچکچایا پھر کندھے اچکا دیے اگر ساونٹو اسی طرح چاہتا ہے تو وہ باس ہے جو چاہے کرے۔ ہماری رقم بھی بچے گی۔

”ٹیموٹو کہاں ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”وہ راستے میں ہے۔ چند منٹ میں پہنچ جائے گا۔“ ریمنڈ نے جواب دیا۔ ”یہاں کوئی مناسب جگہ ہے جہاں ہم خیمہ لگا سکیں۔ میں اور نک تمہیں پریشان نہیں کریں گے۔ خود اپنا کھانا بنائیں گے۔ بس اتنا بتا دو کہ ہم کہاں رہیں جو تمہارے راستے میں نہ آئیں۔“

”مگر تم یہاں رہو گے ہی کیوں؟“

”حفاظت کے خیال سے۔ ہم نظروں سے دور چکر لگاتے رہیں گے۔ کوئی آنے کی کوشش کرے گا تو اسے بھگا دیں گے مگر سختی کر کے نہیں نرمی اور پیار سے۔ مسٹر ساونٹو یہی چاہتے ہیں اور جو کچھ وہ چاہتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے۔“

میں نے بنگلے سے پانچ سو گز سے زیادہ فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

”ان درختوں سے آگے کہیں لگا لینا۔“

ریمنڈ ٹرک کی طرف چل دیا۔ میں بنگلے میں آگیا۔ مجھے خطرے کا کچھ ایسا ہی احساس ہو رہا تھا جیسا ویتنام کے جنگلوں میں اس وقت ہوتا تھا جب کوئی ویت کانگ گوریلا میری طرف بڑھ رہا ہوتا تھا۔

”یہ لوگ کون ہیں؟“ لوسی نے پوچھا۔

”ساونٹو کے آدمی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں لے کر آئے ہیں۔“ میں نے جواب دیا۔ ”اس طرح اب تمہیں بازار جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان کو بتا دو کہ سامان کہاں رکھنا ہے۔“

لیے بھیجی ہے۔'' میں نے کہا۔
ٹیموٹو نے بے چارگی سے رائفل کی طرف دیکھا۔ میں نے غلاف سے رائفل نکالی۔ جیسا کہ میرا اندازہ تھا، وہ ایک بہترین رائفل تھی۔ اگر ٹیموٹو اس رائفل سے نشانہ لگانا نہیں سیکھ سکتا تو پھر کسی بھی رائفل سے نہیں سیکھ سکتا تھا۔
''بہت اچھی رائفل ہے۔'' میں نے تعریف کی اور اس میں گولیاں بھر دیں۔ ''میں چاہتا ہوں کہ اپنے بائیں جانب پہلے ٹارگٹ بورڈ کو دیکھو۔''
ٹیموٹو نے گردن گھما کر بورڈ کی طرف دیکھا۔ یہ رائفل میرے لیے نہیں بنائی گئی تھی مگر آرمی میں مجھے ہر قسم کی رائفلوں سے سابقہ پڑ چکا تھا۔ میں نے نشانہ لیا۔ میرے لیے یہ بہت آسان بات تھی۔ میں نے چھ گولیاں چلائیں۔ بورڈ کے درمیان کا گول نشان گولیوں سے چھد کر تختے سے الگ ہو کر ریت پر گر پڑا۔
''تم بھی جلد ہی اس طرح نشانہ لگانے لگو گے۔'' میں نے کہا۔ ''ابھی شاید یقین نہ آئے اور مشکل معلوم ہو مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔''
سیاہ چشمہ مجھے گھور رہا تھا۔ اس کے شیشوں میں میرا عکس نظر آ رہا تھا۔
''کیا تم مجھ پر ایک مہربانی کرو گے؟'' میں نے اپنے آپ کو پُرسکون رکھتے ہوئے کہا۔
''مہربانی...! مجھ سے تو کہا گیا ہے کہ میں تمہاری ہر بات مانوں۔'' ٹیموٹو نے پہلی مرتبہ زبان کھولی۔
''تمہارے لیے میری ہر بات ماننا ضروری نہیں ہے مگر بہرحال تم یہ چشمہ اتار دو تو اچھا ہے۔'' میں نے کہا۔
وہ چونک کر پیچھے ہٹا۔ اس کے ہاتھ بے اختیار چشمہ کی طرف اٹھ گئے جو ہم دونوں کے درمیان ایک دیوار بنتا جا رہا تھا۔
''میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔'' میں نے بات جاری رکھی۔ ''تم چشمہ لگا کر نشانہ بازی نہیں کر سکتے۔ نشانہ لگانے کے لیے رائفل کے ساتھ تمہاری آنکھیں بھی ضروری ہیں۔ اسے اتار دو۔''
بہت آہستہ آہستہ اس کا ہاتھ چشمے کی طرف اٹھا۔ اس طرح جیسے بھرے مجمع میں کسی کنواری لڑکی کے جسم سے لباس اتارا جا رہا ہو۔ اس نے چشمہ آنکھوں سے الگ کر دیا۔ میں نے پہلی مرتبہ اس کا پورا چہرہ دیکھا۔ وہ مجھ سے کم عمر تھا۔ شاید بیس بائیس سال کا۔ اس کی آنکھیں چہرے کا مجموعی تاثر تبدیل کر رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں اچھی تھیں۔ گہری، سیاہ اور دیانت دار جیسے کسی باشعور انسان یا فلسفی کی آنکھیں ہوں مگر اس وقت ان آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا۔ وہ اپنے باپ سے اتنی ہی مشابہت رکھتا تھا جیسے میں کرسمس کے روایتی کردار سانتا کلاز سے۔

☆☆☆

میں ٹیموٹو کو رائفل اور اس کے مختلف حصوں کے بارے میں بتا رہا تھا کہ لوسی آ گئی۔ میں جانتا تھا کہ رائفل کی تفصیلات بتا کر میں وقت ضائع کر رہا ہوں مگر میں چاہتا تھا کہ اس کی حالت پُرسکون ہو جائے۔ یہ نرم طریقہ کار تھا مگر ابھی تک میرے الفاظ اس پر کوئی اثر نہیں کر سکے تھے۔ پھر بھی وہ قدرے توجہ سے میری باتیں سننے لگا تھا۔ لوسی کی اچانک آمد نے اس فضا کو ختم کر دیا جو میں نے بڑی کوشش سے بنائی تھی۔ مجھے اس وقت اس کا آنا برا لگا۔
''مجھے افسوس ہے۔'' لوسی نے میرا تاثر دیکھ لیا۔
''کیا بات ہے؟'' میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ٹیموٹو چونک گیا۔ لوسی بھی گھبرا کر پیچھے ہٹی۔
''کار اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔'' لوسی نے بتایا۔
میں نے ایک گہری سانس لی۔ میں نے گھڑی دیکھی اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ میں تقریباً ایک گھنٹے سے اس کھمبے سے باتیں کر رہا تھا۔ میرے سخت لہجے نے وہ تاثر ختم کر دیا جو میں نے اتنی دیر میں قائم کیا تھا۔ میں نے رائفل رکھ دی۔
''کیا خرابی ہے؟'' میں نے پوچھا۔ لوسی کسی ایسے بچے کی طرح نظر آ رہی تھی جسے مٹھائی کھاتے دیکھ لیا گیا ہو۔
''پتا نہیں۔ بس اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔''
''اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔'' میں غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔
فاکس ویگن پام کے ایک درخت کے نیچے پارک تھی۔ میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لوسی قریب کھڑی دیکھ رہی تھی۔ میں نے گیس پیڈل دباتے ہوئے سوئچ کی چابی گھمائی۔ انجن نے گھرگھر کی آواز نکالی مگر اسٹارٹ نہیں ہوا۔ تین مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اندازہ ہو گیا کہ انجن یوں اسٹارٹ نہیں ہوگا۔ مجھے پچیس ہزار ڈالر کے بانڈ کا خیال آیا۔ اسے بینک میں جمع کرانا ضروری تھا۔ فرض کرو کوئی اسے چرا لے۔ ہمارے بنگلے میں آگ لگ جائے اور بانڈ جل جائے۔ اب میں اس کی حفاظت کا ذمے دار تھا۔ وہ مجھ سے ضائع ہو جائے تو سادنتو کے ردعمل کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ میں کار سے اترا، ہڈ کھولا اور انجن کو دیکھا۔ ایسی صورت میں سب سے پہلے ڈسٹری بیوٹر چیک کرنا چاہیے۔ میں نے دیکھا مگر


’’اگر میں اس عورت کو اپنی بات کے بیچ میں بولنے کا موقع دے دیتی تو یہ سارا دن بولتی ہی رہتی۔‘‘

ڈسٹری بیوٹر کا ہیڈ غائب تھا۔ میرا غصہ ایک دم سے ٹھنڈا ہو گیا اور میں نے ایک مرتبہ پھر سرد جھرجھری محسوس کی۔

’’کار کیسے اسٹارٹ ہوتی؟‘‘ میں نے لوسی سے کہا۔ ’’ڈسٹری بیوٹر کا ہیڈ نکال لیا گیا ہے۔ کیا بانڈ تمہارے پاس ہے؟‘‘

لوسی نے پھیلی ہوئی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور اپنے ہینڈ بیگ سے بانڈ نکال کر مجھے دیا۔

’’مجھے کسی آسانی کی امید نہیں تھی۔ اتنی بڑی رقم کوئی پریشان ہوئے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘ میں نے کہا۔ ’’ساونٹو نے مجھ سے ایک بات اور کہی تھی جو میں نے تمہیں ابھی تک نہیں بتائی۔ اس نے کہا تھا کہ جب تک میں ٹیموٹو کو نشانہ بازی سکھاؤں تمہارا کہیں چلا جانا مناسب ہوگا۔ میں ٹیکسی کے لیے فون کرتا ہوں۔ تم کسی ہوٹل میں چلی جاؤ۔ ہم اس کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ صرف نو دن کی بات ہے۔ کیا کہتی ہو؟‘‘

’’میں نہیں جاؤں گی۔‘‘ ہر چند لوسی خوف زدہ تھی مگر اس کے لہجے سے مستقل مزاجی ظاہر تھی۔

’’اچھی بات ہے۔‘‘ میں نے بانڈ جیب میں رکھ لیا۔ ’’میں بھی نہیں چاہتا کہ تم بازار جاؤ۔ ٹیموٹو سے باتیں کرو۔ میں ریمنڈ و سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا چکر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈسٹری بیوٹر ہیڈ اسی نے نکالا ہے۔‘‘

میں نے ریمنڈو سے جہاں خیمہ لگانے کے لیے کہا تھا وہ جگہ کافی دور تھی۔ تیز دھوپ میں چلتے ہوئے میں وہاں پہنچا تو پسینے میں بھیگ چکا تھا۔ وہ اور نک خیمہ لگانے میں مصروف تھے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ تمام کام نک کر رہا تھا اور ریمنڈو گانا گا رہا تھا۔ مجھے آتے دیکھا تو اس نے گانا بند کر دیا۔ اس نے پلٹ کر نک سے کچھ کہا۔ نک نے میری طرف دیکھا اور پھر خیمے کی میخ لگانے لگا۔ ریمنڈو میری طرف بڑھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے چھ فٹ کے فاصلے پر آ کر رک گئے۔

’’تم نے میری کار کا ڈسٹری بیوٹر ہیڈ نکال لیا ہے۔‘‘ میں سخت لہجے میں بولا۔ ’’لاؤ اسے واپس کرو۔‘‘

’’ہاں مسٹر ہینسن، وہ میرے پاس ہے۔ مجھے ایسا ہی حکم ملا تھا۔‘‘

’’اسے واپس کر دو۔‘‘

’’مسٹر ساونٹو نے حکم دیا ہے کہ نہ کوئی آئے گا اور نہ کوئی جائے گا۔‘‘ ریمنڈو مسکراتے ہوئے بولا۔ ’’ان کے خیال میں حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ اگر میرا یقین نہیں تو مسٹر ساونٹو سے پوچھ لو۔ تم اپنی ڈیوٹی کر رہے ہو اور میں اپنی۔‘‘

میں نے تیزی سے سوچا۔ ساوتنو ایسا حکم دے سکتا تھا۔ ہمیں بنگلے سے جانے کی بہ ظاہر کوئی ضرورت نہیں تھی۔ صرف بانڈ کو بینک میں جمع کرنا تھا۔ اگر ساوتنو کے خیال میں اس درجہ حفاظت ضروری تھی تو وہ میرا یا لوسی کا کہیں جانا بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس کے باوجود یہ ممکن تھا کہ میں نے ریمنڈو سے جو سلوک کیا تھا، وہ اس طرح مجھ سے اس کا بدلہ لے رہا ہو۔

''ٹھیک ہے، میں تمہارے باس سے بات کروں گا۔'' میں نے کہا۔ ''اور اگر یہ تمہاری شرارت ہے تو واپس آ کر جواب دوں گا۔''

''ضرور کرو۔'' ریمنڈو بڑا پُراعتماد نظر آ رہا تھا۔ ''اپنے باس سے بات کرو، وہ تمہیں خود بتا دے گا۔'' ریمنڈو نے اپنے باس کے الفاظ بڑا زور دے کر ادا کیے تھے۔ میں اسے نوٹ کیے بغیر نہ رہ سکا۔

میں بنگلے پر واپس آیا۔ اگر ریمنڈو نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا تو میرے سامنے یہ پرابلم تھی کہ میں بانڈ کو کیسے محفوظ کروں۔ نشست گاہ میں داخل ہو کر میں نے فون کا ریسیور اٹھایا۔ ڈائلنگ ٹون غائب تھی۔ میں اپنی پسندیدہ آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر سوچنے لگا...... نہ کار...... نہ ٹیلی فون...... اور ہائی وے سے پندرہ میل کے فاصلے پر...... یہ کہنا کہ ہمارا رابطہ دنیا سے منقطع ہو چکا تھا ایک سنگین حقیقت تھی۔

میں اٹھ کر کچن میں گیا۔ ریمنڈو جو کھانا لے کر آیا تھا، وہ اتنی بڑی مقدار میں تھا کہ دو ماہ تک کے لیے کافی تھا۔ شراب بھی بہت تھی۔ شیمپین، وِسکی، جن اور بیئر کے بے شمار ڈبے۔ اس لیے پیراڈائز سٹی سے رابطہ کٹ جانا کوئی فکر کی بات نہیں تھی مگر میں بانڈ کا کیا کروں؟

آخر میں نے اسٹور کی الماری سے بسکٹوں کا ایک خالی ڈبا لے کر بانڈ اس میں رکھا اور ٹیپ سے اس کا ڈھکنا بند کر دیا۔ میں بنگلے کے عقبی دروازے سے نکلا۔ سامنے پام کے درختوں کی لمبی قطار تھی۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں نے تیسرے درخت کے نیچے، تنے سے قریب ایک چھوٹا گڑھا کھودا اور بسکٹ کا ڈبا اس میں رکھ کر اوپر سے ریت برابر کر دی۔ پھر چند منٹ مزید صرف کر کے اپنے قدموں کے تمام نشانات مٹا دیے۔ ہاتھ جھاڑتے ہوئے میں نے گھڑی دیکھی۔ ساڑھے نو بجے تھے۔ ٹیموٹو کو یہاں آئے ساڑھے تین گھنٹے ہو چکے تھے مگر اس نے ایک بھی فائر نہیں کیا تھا۔

میں تیز قدموں سے شوٹنگ گیلری کی طرف چلا۔ اگر میں اس کھمبے کو نشانہ بازی سکھانا چاہتا ہوں تو اب مزید کوئی پریشانی سامنے نہیں آنا چاہیے تھی۔ میں گیلری کے قریب پہنچا تو میں نے لوسی کی آواز سنی۔ میں رک کر سننے لگا۔ لوسی کہہ رہی تھی۔

''ہینسن سے ملاقات ہونے سے پہلے میں بھی تمہاری طرح تھی۔ شاید تمہیں یقین نہ آئے مگر یہ سچ ہے۔ اب بھی میرے اندر کچھ خامیاں ہیں مگر میں پہلے سے بہت بہتر ہوں۔ اس سے ملنے سے قبل میں بہت الجھی ہوئی تھی۔ آئینہ دیکھنے سے گھبراتی تھی۔ میرے خیال میں اس کی وجہ میرے والد تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے بچے جب وہ کسی الجھن اور پریشانی میں ہوں تو اپنے والدین کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

میں کچھ اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب سننے سے مجھے دلچسپی تھی۔

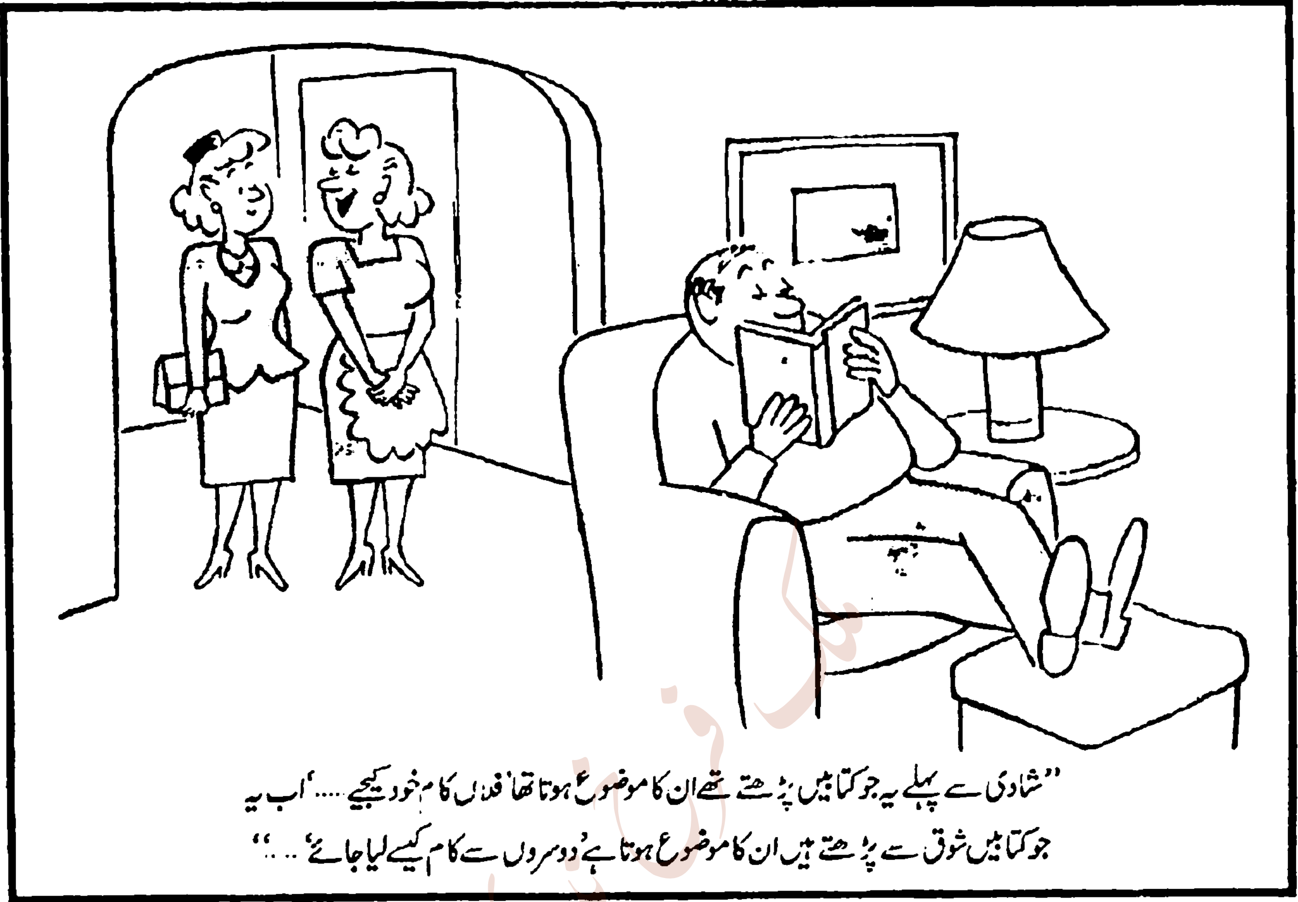
''ہاں، یہ دوسرے بہانوں کی طرح ایک بہانہ ہے۔'' ٹیموٹو نے جواب دیا۔ مجھے اس کی آواز پہچاننا مشکل تھا۔ وہ بہت پُرجوش محسوس ہو رہا تھا۔ ''ہم ہمیشہ کسی نہ کسی بہانے کی آڑ لیتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے والدین کو الزام دیا جا سکے لیکن ہم بھی بری الذمہ نہیں ہیں۔ قصور ہمارا بھی ہے۔ یہ کہنے سے بڑا سکون ملتا ہے کہ کاش ہمارے والدین کچھ مختلف ہوتے۔ کچھ مخصوص کیس ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں...... اپنی مدد آپ کرنا چاہیے۔''

''تم بہت نیک سرشت ہو کہ اس انداز سے سوچتے ہو۔'' لوسی نے کہا۔ ''میں تو اتنا جانتی ہوں کہ میرے والد پر زیادہ الزام آتا ہے۔''

''کس بات کا؟''

''کہ انہوں نے میری تربیت توجہ سے نہیں کی جس کی وجہ سے میرے اندر بہت سی کمزوریاں اور خامیاں پیدا ہو گئیں۔ بات یہ ہے کہ انہیں ایک لڑکے کی خواہش تھی لیکن جب میں پیدا ہوئی تو انہوں نے مجھے ایک لڑکی کی حیثیت سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے لڑکوں کا لباس پہناتے تھے اور مجھ سے ان باتوں اور کاموں کی توقع رکھتے تھے جو لڑکے کرتے ہیں لیکن آخر کار انہیں احساس ہو گیا کہ ان کی یہ کوشش لاحاصل ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا۔ مجھے نظر انداز کرنے لگے اور میں کوشش کرتی رہی کہ ان کی کچھ محبت پا سکوں۔ اب تم کیا کہتے ہو؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔'' ٹیموٹو کا لہجہ دفعتاً سپاٹ ہو گیا۔ ''میری پرورش ایک مختلف انداز میں کی گئی ہے۔ کیا تمہاری



''شادی سے پہلے یہ جو کتابیں پڑھتے تھے ان کا موضوع ہوتا تھا فلاں کام خود کیجیے.... 'اب یہ جو کتابیں شوق سے پڑھتے ہیں ان کا موضوع ہوتا ہے 'دوسروں سے کام کیسے لیا جائے' ...''

ماں نے بھی تمہیں کوئی محبت نہیں دی؟''

''وہ تو میری پیدائش کے وقت انتقال کر گئی تھیں۔ تم اپنی ماں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

''ہماری برادری میں عورتوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ میری اپنی ماں سے شاذونادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔''

''برادری...... یہ کیا ہے؟''

''زندگی بسر کرنے کا ایک انداز۔ ایک ایسی بات جس کے متعلق ہم کوئی گفتگو نہیں کرتے۔ تم نے یہ کیوں کہا کہ تمہارے اندر بہت سی خامیاں ہیں۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔''

''اب تو میں بہت سدھر گئی ہوں۔ پہلے تو میرے اندر کوئی خوداعتمادی ہی نہیں تھی۔ میں احساس کمتری کا شکار تھی۔ آسانی سے خوف زدہ ہو جاتی تھی۔ بادلوں کی گرج سن کر میری جان نکل جاتی تھی مگر بینسن سے ملنے کے بعد مجھ میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اس کا چیخنا چلانا سن کر یہ مت سمجھنا کہ وہ مہربان اور معاملہ فہم نہیں ہے۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ میں ایسی باتیں کیوں کر رہی ہوں۔ شاید اس لیے کہ تم مجھے بالکل ایسے لگے جیسی کہ میں پہلے تھی۔''

''تم نے جو کچھ بھی کہا میں اس کے لیے شکرگزار ہوں مسز بینسن۔''

''پلیز میرا نام لو...... لوسی۔ اب جبکہ تم ہمارے ساتھ رہو گے تو ہمارا تعلق دوستانہ ہونا چاہیے۔'' لوسی نے کہا پھر کچھ رک کر پوچھا۔ ''کیا یہ تمہاری رائفل ہے؟''

''ہاں۔''

''کیا میں اس سے نشانہ بازی کر سکتی ہوں۔ بینسن نے تو کبھی مجھے نشانہ لگانے کی اجازت نہیں دی۔ اس کا نشانہ بہت اچھا ہے۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ اس سے کس طرح نشانہ لگایا جاتا ہے۔''

''مجھے امید نہیں کہ مسٹر بینسن یہ بات پسند کریں گے۔''

''وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ اس کے علاوہ وہ اس وقت کار ٹھیک کرنے میں مصروف ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے بتاؤ۔''

لوسی نے ضرور رائفل اٹھالی ہوگی کہ ٹیوٹو نے گھبرائی ہوئی آواز میں جلدی سے کہا۔

''احتیاط سے۔ یہ بھری ہوئی ہے۔''

''مجھے بتاؤ نشانہ کیسے لگایا جاتا ہے۔''

''مجھے کچھ نہیں آتا۔ ہمیں مسٹر بینسن کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔''

''مجھ سے تو زیادہ ہی جانتے ہو گے۔ میں نشانہ لگا رہی ہوں۔ بتاؤ کیا کروں؟''

لوسی نے کبھی کوئی رائفل نہیں چلائی تھی۔ اندیشہ تھا کہ وہ ٹیموٹو کو یا خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔ میں آگے بڑھنے لگا تھا کہ رک گیا۔ وہ ٹیموٹو کو مجھ سے بہتر انداز میں سنبھال رہی تھی۔ اندیشہ ضرور تھا مگر شاید کچھ مفید ہی ثابت ہو۔

''ٹھہرو...... تم نے اسے بہت ڈھیلا پکڑ رکھا ہے۔'' ٹیموٹو کی آواز آئی۔ ''تمہیں یہ سختی کے ساتھ کندھے سے لگانا چاہیے، ورنہ فائر کرنے کے جھٹکے سے کندھے میں چوٹ لگ سکتی ہے۔''

''کیا اس طرح......'' لوسی بولی اور پھر رائفل چل پڑی۔ میں نے لوسی کی چیخ سنی۔

''اس سے تو واقعی چوٹ لگتی ہے۔''

''تم نے تو ٹارگٹ پر نشانہ لگایا ہے۔'' ٹیموٹو کی آواز سے جوش نمایاں تھا۔

''ہاں، پہلے نشانے کی حیثیت سے برا نہیں ہے۔ اب تم کوشش کرو۔''

''میں نشانہ لگانا نہیں جانتا۔''

''ٹیموٹو اگر تم مجھ سے بہتر نشانہ نہ لگا سکو تو تمہیں شرم آنا چاہیے۔'' لوسی ہنس رہی تھی اور اس کے لہجے میں شوخ طنز تھا۔

''مجھے رائفل اور ریوالور اچھے نہیں لگتے۔''

''میں پھر نشانہ لگا رہی ہوں۔'' لوسی نے کہا۔ چند لمحے خاموشی رہی پھر فائر کی آواز آئی۔

''تم نے اپنی نگاہ ٹارگٹ پر نہیں رکھی۔'' ٹیموٹو بولا۔ شاید دوسرا نشانہ اچھا نہیں تھا۔ ''لاؤ میں کوشش کروں۔''

''میں شرط لگاتی ہوں کہ تمہارا نشانہ بھی نہیں لگے گا۔'' لوسی نے چیلنج کیا۔ ''ایک نکل کی شرط لگاتی ہوں۔ بولو منظور ہے؟''

''ہاں۔'' ٹیموٹو نے جواب دیا۔ پھر کچھ وقفے کے بعد رائفل چلی۔

''اوہ ...... دھوکے باز۔'' لوسی نے قہقہہ لگایا۔ ''تم تو کہہ رہے تھے کہ نشانہ لگانا نہیں آتا۔ تم نے میرا نکل ٹھگ لیا۔''

''مجھے افسوس ہے۔'' ٹیموٹو بھی ہنسنے لگا۔ ''بس یہ اتفاق ہے۔ شرط کو بھول جاؤ۔ میں ہار جاتا تو ہرگز نکل نہیں دیتا...... ایمان سے۔''

میں نے سوچا کہ اب موقع ہے کہ مجھے بھی اس منظر میں شامل ہو جانا چاہیے۔ میں دبے قدموں پیچھے ہٹا اور پھر سیٹی بجاتے ہوئے گیلری میں داخل ہوا لیکن جیسے ہی میں نے اندر قدم رکھا، مطمئن فضا ایک دم تبدیل ہو گئی۔ ٹیموٹو رائفل پکڑے تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ چونکا۔ اس کی آنکھوں میں خوف آ گیا۔ وہ کسی ایسے کتے کی طرح نظر آ رہا تھا جسے اپنے مالک سے سزا پانے کا خطرہ ہو۔ لوسی چمکتی آنکھوں کے ساتھ بنچ پر بیٹھی تھی۔ اس نے مجھے دیکھا تو وہ چمک بجھ گئی۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم لوگ نشانہ لگا رہے تھے؟''

''ہاں اور میں نے ٹارگٹ پر نشانہ لگایا ہے۔'' لوسی نے سنبھلنے کی کوشش کی۔ ''یہاں تم اکیلے ہی نشانہ باز نہیں ہو۔''

میں نے تختے کی طرف دیکھا۔ ایک سوراخ اندرونی دائرے کے پاس نظر آ رہا تھا اور دوسرا بیرونی دائرے کے قریب۔ ''ارے واقعی ...... تم نے تو کمال کر دیا۔ خاص طور سے مرکزی دائرے کے پاس والا نشانہ اچھا ہے۔'' میں نے تعریف کی۔

''ہاں، تم تو یہی کہو گے۔ مرد ہمیشہ ایک دوسرے کی طرفداری کرتے ہیں۔ وہ نشانہ ٹیموٹو نے لگایا ہے۔'' لوسی نے منہ بنایا۔

''تم نے دیکھا۔'' میں ٹیموٹو کی طرف گھوما۔ ''یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ آغاز اچھا ہے اور کوشش کرو۔ ہمارے پاس گولیوں کی کمی نہیں۔'' پھر میں نے لوسی کو مخاطب کیا۔ ''میرے پاس ایک رائفل ہے جو تمہارے لیے بہت مناسب ہوگی۔ کیا تم بھی ٹیموٹو کے ساتھ نشانہ بازی کرو گی؟''

لوسی نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے رائفلوں کی الماری سے وہ رائفل نکالی جو لیوس عورتوں کو نشانہ بازی سکھانے میں استعمال کرتا تھا۔ میں نے اس میں گولیاں بھریں اور اسے لوسی کو دے دیا۔ ٹیموٹو کسی ایسے خرگوش کی طرح نظر آ رہا تھا جو جست لگا کر بھاگنے کے لیے تیار ہو۔ میں نے کچھ نئے ٹارگٹ بورڈ لگائے اور ان دونوں سے کہا کہ میں کچھ خطوط لکھنے بنگلے میں جا رہا ہوں، وہ نشانہ بازی کریں۔ میں انہیں گیلری میں چھوڑ کر بنگلے میں پہنچا۔ فریج سے بیئر کا ڈبا نکالا پھر برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ بیئر پی کر میں نے سگریٹ سلگایا۔ میرے کان منتظر تھے مگر فائرنگ کی آواز نہیں آئی۔ مزید پانچ منٹ انتظار کیا پھر بھی خاموشی چھائی رہی۔ ایک سگریٹ ختم ہو گیا تو دوسرا جلا لیا۔ اس وقت پونے گیارہ بج رہے تھے۔ ٹیموٹو کو آئے ساڑھے چار گھنٹے سے زیادہ گزر چکے تھے اور اس عرصے میں اس نے صرف ایک گولی چلائی تھی۔ آخر وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ مجھے غصہ آنے لگا۔ لوسی کو احساس ہونا چاہیے کہ ٹیموٹو کا مسلسل مشق کرتے رہنا کتنا ضروری ہے اور وہ وہاں بیٹھے اپنے ماں باپ اور اپنی

کمزوریوں کے بارے میں باتیں بنا رہے ہیں۔ میں اٹھا مگر پھر کچھ سوچ کر دوبارہ بیٹھ گیا۔ لوسی کو کچھ وقت دینا چاہیے وقت۔ مگر وقت کہاں ہے۔ جب میں نے اسے باتیں کرتے سنا تو یہ سوچا کہ وہ ٹیموٹو کو درست طریقے سے سنبھال رہی ہے۔ اس کی کوشش سے ٹیموٹو نے مرکزی دائرے کے پاس نشانہ لگایا تھا... مگر اب..... آخر وہ اسے مزید شوٹنگ کے لیے کیوں نہیں کہتی۔ میں پچیس منٹ تک بیٹھا رہا۔ ہر سیکنڈ پر مجھے فائر کی آواز سننے کی توقع ہوتی تھی...... مگر ہر سیکنڈ گزرتا گیا۔ آواز نہیں آئی۔ اس وقت تک میرا غصہ بہت بڑھ چکا تھا۔ میں نے ان دونوں پر لعنت بھیجی۔ چوتھا سگریٹ نیچے پھینک کر جوتے سے کچل دیا اور شوٹنگ گیلری کی طرف چل دیا۔

اب مجھے ٹیموٹو کے کانپتے اعصاب کی کوئی پروا نہیں تھی۔ ضروری ہوتا تو میں اس کی مرمت کرنے کے لیے بھی تیار تھا۔ میں بڑی تیزی سے گیلری میں داخل ہوا.... مگر وہ وہاں نہیں تھے۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔ دونوں رائفلیں بنچ پر ساتھ ساتھ رکھی تھیں۔ وہ ٹارگٹ بورڈ جو میں نے لگائے تھے بغیر کسی سوراخ کے کھڑے تھے۔ چھت پر چلتی ہوئی ایک چھپکلی گیلری میں زندگی کی واحد علامت نظر آرہی تھی۔ غصے میں پیچ و تاب کھاتے میں گیلری سے باہر نکلا۔ تب میں نے ریت پر قدموں کے نشانات کے دو سیٹ سمندر کی طرف جاتے دیکھے۔ میں نے غور سے سمندر کی طرف دیکھا۔ جلد ہی وہ مجھے نظر آگئے۔ وہ کنارے سے ٹکراتی لہروں پر ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ٹیموٹو کا سر لوسی کی جانب اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے وہ اس کی باتیں سن رہا ہو۔ لوسی اپنے سینڈل ہاتھوں میں اٹھائے چل رہی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان دونوں میں سے کسی کو بھی دنیا میں کسی بات کی فکر نہیں ہے اور ممکن ہے کہ نہ ہو مگر مجھے تھی... بہت بڑی فکر تھی۔

☆☆☆☆

میں دو باتوں میں سے ایک کر سکتا تھا یا تو ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دوں یا ٹیموٹو کو گردن سے پکڑ کر گیلری میں لاؤں اور اس کے ہاتھ میں رائفل دے کر کہوں کہ وہ شوٹنگ کرے اور مسلسل کرتا رہے۔ بالآخر میں نے اپنا غصہ ضبط کیا اور بنگلے میں چلا گیا۔ انہیں تنہا چھوڑنے کا فیصلہ کرنے کی وجہ وہ کیفیت تھی جو اب تک پیش آئی تھی۔ لوسی نے اسے کم سے کم نشانہ لگانے پر تو آمادہ کر لیا تھا (اور نشانہ بھی برا نہیں تھا)۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں اس سے ایسا کرا سکوں گا۔ اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے اور خود کو مصروف رکھنے کے لیے میں نے مختلف کھانوں کے ڈبے اور شراب کی بوتلیں جو ریمنڈ لے کر آیا تھا، ترتیب سے رکھ دیے اور پھر سگریٹ سلگا کر برآمدے میں آ بیٹھا۔ تب 11:36 ہوئے تھے۔ تین سگریٹ پی چکا تھا کہ میں نے لوسی کو گیلری کی طرف سے آتے دیکھا۔ وہ اکیلی ہی تھی۔ میں ٹیموٹو کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ کہاں گیا۔ وہ میرے پاس آکر رک گئی۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے میں اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ خوف زدہ ہے۔

''ساحل سمندر کی چہل قدمی کیسی رہی؟'' میں نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

''اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔'' لوسی نے جواب دیا۔ ''جب تم چلے گئے تھے تو اس سے رائفل بھی نہیں پکڑی جا رہی تھی۔ تم نے اسے بری طرح خوف زدہ کر دیا تھا۔''

''آخر اسے ہوا کیا ہے...... کیا اس کا دماغ خراب ہے؟''

''میں بتا رہی ہوں کہ تم نے اسے سہما دیا ہے۔''

''وہ ہے کہاں؟''

''میں نے اس سے کہا ہے کہ جب تک میں تم سے بات نہ کرلوں وہ ساحل پر ہی رہے۔''

''تمہیں معلوم ہے کہ وہ نشانہ بازی سیکھنے آیا ہے اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو ہمیں پچاس ہزار ڈالر نہیں ملیں گے۔''

''مجھے اس بات کا احساس ہے۔ اسی لیے میں مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

''کیا اسے ساحل پر چہل قدمی کے لیے لے جانا میری مدد کرنا ہے؟''

''تم نے اسے گھبرا دیا ہے...... میں اسے پُرسکون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں نے اسے گھبرا دیا ہے؟'' میری آواز میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ ''میں اس کے ساتھ اس سے زیادہ نرمی سے پیش نہیں آ سکتا تھا۔ میں نے اسے تمہارے ساتھ اسی لیے چھوڑا تھا کہ وہ نشانہ بازی کر سکے مگر تم نے کیا کیا، اسے ٹہلانے لے گئیں۔''

''تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ تم لوگوں کو خوف زدہ کر دیتے ہو۔''

''اب تم یہ کہو گی کہ میں نے تمہیں بھی خوف زدہ کر دیا ہے۔''

''ہاں..... جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے تم میرے لیے اجنبی بن گئے ہو۔ تم نے مجھے بھی ڈرا دیا ہے۔''

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں تمہیں خوف زدہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر یہ بات میرے لیے اہم ہے اور تمہارے لیے بھی۔ ہمارے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے..... بیئر پیو گی؟''

''ہاں...... دے دو۔''

میں بنگلے میں گیا اور فریج میں رکھے ہوئے بیئر کے ڈبوں میں سے ایک گلاس میں انڈیل کر اس کے لیے لے آیا۔ لوسی نے ٹھنڈی بیئر پی۔ کچھ وقت خاموشی میں گزرا۔ اعصابی دباؤ کچھ کم ہوا۔

''بات یہ ہے کہ وہ نشانہ بازی سیکھنا نہیں چاہتا۔''

''بڑی اچھی بات ہے۔ بس یہی سننا باقی تھا۔ تو اگر وہ شوٹنگ سیکھنا نہیں چاہتا تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس کے باپ نے کہا تھا کہ وہ تعاون کرے گا۔ وہ صورتِ حال سے واقف ہے اور اب تم کہہ رہی ہو کہ نشانہ بازی کرنا نہیں چاہتا۔''

''وہ اپنے باپ سے بہت ڈرتا ہے۔''

''مگر وہ تم سے خوف زدہ نہیں ہے...... کیا بات ہے۔''

''ہم تقریباً ایک جیسے ہیں۔''

''نہیں...... اپنا موازنہ اس احمق سے مت کرو۔ یہ مجھے پسند نہیں۔''

''ہم ایک جیسا سوچتے ہیں۔''

میں نے ایک اور سگریٹ سلگا لیا۔ مجھے کچھ کرنا چاہیے۔ ورنہ میرا غصہ ابل پڑے گا۔

''میرا ایسا خیال نہیں مگر اسے چھوڑو اور ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ تم نے اس سے باتیں کی ہیں۔ کیا اسے اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ اس کے باپ کو پانچ لاکھ ڈالر کا نقصان ہو جائے گا؟''

''اس نے یہ تو نہیں کہا۔''

''اور اسے اس بات کی بھی پروا نہیں کہ ہمیں پچاس ہزار ڈالر ملتے ہیں یا نہیں۔ چلو مان لیا کہ مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن غصہ کسے نہیں آتا۔ مجھے بھی آتا ہے اور اس کے باپ کو بھی۔ اسے ہر حال میں نشانہ بازی سیکھنا ہے، خواہ اس کے لیے مجھے اس کی مرمت ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ وہ مجھ سے تعاون کرے گا اور اسے ہر صورت میں ایسا کرنا پڑے گا۔''

''جب تک وہ خود نہ چاہے تم اسے شوٹنگ کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ کیا یہ بات جانتے ہو؟'' لوسی نے بیئر کا گلاس نیچے رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے..... تب میں اسے خود چاہنے پر مجبور کر دوں گا۔''

''اور یہ تم کس طرح کرو گے؟''

''میں اسے سمجھاؤں گا کہ ایسا کرنا کس قدر ضروری ہے۔'' میں نے کہا مگر مجھے خود اپنے الفاظ کھوکھلے لگ رہے تھے۔

''اس نے مجھے بتایا ہے کہ اسے دولت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔''

''میں یہ سمجھ سکتا ہوں کیونکہ یہ اس کی رقم نہیں۔ اس کے باپ کی رقم ہے۔ میری رقم ہے۔''

''اگر اس کی ہوتی تب بھی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔''

''دیکھو لوسی۔'' میں بڑی کوشش سے غصہ ضبط کر رہا تھا۔ ''مجھے پہلے بھی اس جیسے احمقوں سے واسطہ پڑ چکا ہے اور میں انہیں نشانہ بازی سکھا چکا ہوں۔ میں سوچنے لگا ہوں کہ جب سیاوتو نے یہ کہا تھا کہ ٹیموٹو کے نشانہ بازی سیکھنے کے دوران تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہیے تو ٹھیک ہی کہا تھا، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم پیراڈائز سٹی چلی جاؤ۔ میں کسی ہوٹل میں تمہارے قیام کا بندوبست کر دوں گا۔ تم نو دن تک وہاں رہو اور ٹیموٹو کو بھول جاؤ۔''

''تم اس لیے ایسا چاہتے ہو کہ اس کے ساتھ وہ برتاؤ کر سکو جو میری موجودگی میں کرتے ہوئے شرمندہ ہو گے۔ یہی بات ہے نا؟'' لوسی نے مجھے گھورا۔

بات یہی تھی مگر میں اس کا اعتراف کرنا نہیں چاہتا تھا۔

''بے کار کی باتیں مت کرو۔ ٹیموٹو کو کسی نہ کسی طرح کنٹرول کرنا ہے۔ آرمی میں عورتوں کو موجود رہنے کی اجازت نہیں ہوتی اور میں تمہیں بھی یہاں موجود دیکھنا نہیں چاہتا۔ یہ بہت اہم بات ہے، چنانچہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔''

''میں لنچ تیار کرنے جا رہی ہوں۔''

''لوسی تم نے سنا کہ میں نے کیا کہا۔ میں چاہتا ہوں تم یہاں سے چلی جاؤ'' میں نے کہا۔ لوسی کھڑی ہو گئی۔

''میں لنچ تیار کرنے جا رہی ہوں۔'' وہ پھر بولی اور بنگلے میں چلی گئی۔ میں اس کے پیچھے چلا۔

''لنچ کے بعد اپنا سامان پیک کرنا اور چلی جانا'' میں نے کہا۔

''میں نہیں جاؤں گی۔'' لوسی کی آنکھوں میں آنسو نظر آ رہے تھے۔ ''تم نے کہا تھا کہ لوسی خواہ کچھ بھی ہو، میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ جب تم پلٹ کر ان دنوں کو یاد کرو گی تو مجھے معاف کر دو گی چاہے میں نے تمہیں کچھ تکلیف ہی پہنچائی ہو۔ اس وقت تم مجھے تکلیف ہی پہنچا رہے ہو لیکن میں پلٹ کر

دیکھوں گی اور تمہیں معاف کر دوں گی۔''

میں اسے دیکھتا رہ گیا۔ میرا غصہ ختم ہو گیا۔ میں نے بے چارگی سے ہاتھ اٹھائے۔

''اچھا لوسی تم جیت گئیں۔'' میں بولا۔ ''میں پچاس ہزار ڈالر کے لیے تم سے لڑنا اور تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔ چنانچہ میں دست بردار ہو جاؤں گا۔ میں ٹیموٹو سے کہوں گا کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔ میں وہ بانڈ ساونٹو کو واپس کر دوں گا۔ ہم اسی اسکول کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں...... تم یہی چاہتی ہو نا؟''

''ہاں۔'' لوسی کی آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر رخسار پر بہہ گیا۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ''تم سخت مزاج ہو سکتے ہو اور کبھی کبھی نامہربان بھی مگر میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم دست بردار ہونے یا بھاگنے والوں میں سے نہیں ہو۔''

مجھے اس کا مطلب سمجھنے میں کچھ دیر لگی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے مگر پھر میں نے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھا لیا اور بیڈروم میں لے گیا۔ وہ مجھے روکتی رہی...... ہنستی رہی...... احتجاج کرتی رہی اور بس۔ میں ممکن ہے ٹیموٹو کو نہ سنبھال سکا ہوں مگر اپنی بیوی کو ضرور سنبھال سکتا تھا۔

☆☆☆

''کیا تم مجھے ایک بچہ دے سکتے ہو؟'' لوسی نے پوچھا۔

''تم اسے پسند کرو گی؟''

''ہاں...... بتاؤ دے سکتے ہو؟''

''کیوں نہیں...... میں اس کو شوٹنگ سکھاؤں گا۔''

''لڑکی بھی تو ہو سکتی ہے۔'' لوسی مسکرائی۔

''تب تم اسے ہمدردی، محبت اور معاملہ فہمی سکھانا جیسی کہ تم ہو۔'' میں نے اس کی طرف دیکھا۔ ''مجھے افسوس ہے ڈارلنگ کہ میں غصے میں آ گیا تھا۔''

''کوئی بات نہیں جو ہوا اسے بھول جائیے۔'' وہ مسکرا رہی تھی اور اس کی مسکراہٹ نے مجھے یقین دلا دیا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہے۔

''ذرا وقت تو دیکھو بارہ بج کر تینتالیس منٹ ہو چکے ہیں۔''

''ٹھیک ہے تم کھانا تیار کرو میں ٹیموٹو کو لے آتا ہوں۔''

''نہیں، اس کی فکر مت کرو۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لنچ نہیں کرتا۔ دن میں صرف ایک مرتبہ کھاتا ہے۔''

''مگر یاد رکھنا کہ میں تین بار کھاتا ہوں۔''

''کیا میں یہ بات بھول سکتی ہوں؟''

میں برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ لوسی کے قرب نے میرے اعصاب کو پُرسکون کر دیا تھا اور میں محسوس کر رہا تھا کہ میں نے لوسی کی پریشانی کو حل کر لیا ہے لیکن ٹیموٹو کی پرابلم دستور موجود تھی۔ لنچ کے بعد میں اور لوسی کافی کی پیالیاں لیے برآمدے میں آ گئے۔

''اب تم کیا کرو گے؟'' لوسی نے پوچھا۔

''ٹیموٹو سے بات کروں گا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر گھبراؤ نہیں، میں اپنا رویہ نرم رکھوں گا۔ کیا تم نے ان شاگردوں کو اطلاع کر دی تھی؟''

''میں بھول گئی۔'' لوسی نے شرمندگی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ فون بہرحال خراب ہے۔''

''اسے کیا ہوا؟''

''وہی جو کار کو ہوا ہے۔ دو دن کے لیے بیرونی دنیا سے ہمارا رابطہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ ریمنڈ سیکیورٹی کا انچارج ہے۔''

میں نے لوسی کو چونکتے محسوس کیا۔ اس کی نظریں میرے پیچھے جمی تھیں اور آنکھوں میں خوف کا تاثر پھر ابھر آیا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ برآمدے کے دوسری جانب ریمنڈ کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنی کافی ختم کی اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

''کیا تم سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟'' اس کا لہجہ اگرچہ نرم تھا مگر وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔

''ضرور۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''یہاں نہیں، گیلری میں چلو۔'' ریمنڈ نے کہا۔

میں کھڑا ہو گیا اور لوسی سے کہا کہ میں کام کرنے جا رہا ہوں۔ میں اور ریمنڈ آگے پیچھے چلتے شوٹنگ گیلری میں آ گئے۔

''تمہارے دل میں کیا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''اہمیت اس کی نہیں جو میرے دل میں ہے بلکہ اس کی ہے جو تمہارے دل میں ہے۔'' ریمنڈ نے جواب دیا۔ ''ٹیموٹو شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟''

''دیکھو مسٹر، تم سیکیورٹی کا خیال رکھو...... میں ٹیموٹو کو سنبھال لوں گا۔''

''وقت آ گیا ہے کہ زمین پر آ جاؤ جوان۔'' ریمنڈ نے کہا۔ ''شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ تم نے کہاں قدم رکھ دیا ہے۔ وہ شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟''

''تم نے پھر بکواس شروع کر دی۔ اپنا منہ بند رکھو۔'' میں بولا۔ ''مجھے اپنا فرض انجام دینا ہے اور تمہیں اپنا۔ میں اپنا

کام اپنے ڈھنگ سے کروں گا، تم اپنے انداز سے کرو۔ چلو اب دفع ہو جاؤ۔''

ریمنڈو ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ میں بھی کچھ ہچکچاتے ہوئے بنچ کے دوسرے سرے پر بیٹھ گیا۔

''کیا ٹیموٹو کوئی مشکل تو نہیں کھڑی کر رہا ہے؟''

''میں نے کہا ہے کہ دفع ہو جاؤ۔''

''اگر وہ کوئی مشکل پیدا کرے تو میں اسے حل کر سکتا ہوں۔ میرے اس کے ساتھ آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔''

''اچھا۔ میرا خیال تھا کہ تم سیکیورٹی کی دیکھ بھال کرنے آئے ہو۔''

''ہاں مگر ٹیموٹو کی دیکھ بھال بھی مجھے ہی کرنا ہے۔''

تب مجھے یاد آ گیا کہ ساونٹو نے کیا کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ٹیموٹو کے ساتھ میرے دو آدمی بھی آئیں گے۔ وہ سیکیورٹی کا خیال رکھیں گے اور ٹیموٹو کا بھی اگر اس نے کوئی مشکل پیدا کرنے کی کوشش کی۔ میں نے کچھ سوچا اور پھر کندھے اچکائے۔

''ہاں، وہ کچھ مشکل ثابت ہو رہا ہے۔'' میں نے بتایا۔ ''کہتا ہے کہ میں شوٹنگ کرنا نہیں چاہتا۔''

''تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں...... بہرحال میں اسے درست کر دوں گا۔''

''میں نے تم سے یہ تو نہیں کہا لیکن اسے ہوا کیا ہے؟''

''وہ بزدل ہے بس۔'' ریمنڈو نے طنزیہ لہجہ میں بتایا۔

''وہ صبح چھ بجے سے تمہارے پاس ہے اور صرف دو گولیاں چلائی ہیں۔ اچھی بات ہے۔ اب میں اس سے بات کروں گا۔''

''کیا کہو گے؟''

''یہ میرے اور اس کے درمیان ایک راز کی بات ہے جوان۔''

''پہلے میں اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ صبح وہ اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ رائفل نہیں سنبھالی جا رہی تھی۔ اب اسے پرسکون...... ہونے کے لیے ٹائم مل گیا ہے۔ اگر میرے سمجھانے سے کوئی فرق نہ پڑے تب تم بات کرنا۔''

''اچھی بات ہے۔ میں تمہیں دو گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں۔''

''مہلت کچھ نہیں۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جب میں کہوں تب اس سے بات کرنا۔ سمجھ گئے۔''

ریمنڈو نے مجھے غور سے دیکھا۔ وہ ایسی طنزیہ ہمدردی سے دیکھ رہا تھا کہ میرا دل چاہا کہ اس کے منہ پر ایک گھونسا رسید کر دوں۔ ''بہت جلد غصے میں آ جاتے ہو۔'' وہ بولا۔ ''ٹیموٹو سے بات کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ تم سے بات کروں۔ تمہیں ابھی تک معلوم نہیں ہے مگر حقیقتاً تم ایک دلدل میں پھنس گئے ہو۔ تمہیں اپنا کام یہ ہر صورت میں انجام دینا ہے ورنہ خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ جو بات تمہاری موٹی عقل میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ یہ صورت حال کوئی کھیل نہیں ہے۔ اس بزدل کو نشانہ بازی میں ماہر بنانا ہے اور یہ تمہارا کام ہے کہ اسے ایک مشاق نشانہ باز بناؤ۔ اگر تم ناکام ہوئے تو نہ صرف اس رقم سے ہاتھ دھو بیٹھو گے جو تمہیں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ ذاتی طور پر مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔''

''کیا تم مجھے دھمکا رہے ہو؟'' میں نے غصے سے پوچھا۔

''نہیں۔ میں کسی کو دھمکی نہیں دیتا۔ میں صرف پیغام پہنچاتا ہوں اور مسٹر ساونٹو نے مجھے تم تک یہ پیغام پہنچانے کے لیے کہا تھا۔ اسے یاد رکھنا۔ یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ تمہیں معقول معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ تمہیں اپنا کام انجام دینا ہے، دوسری صورت میں تمہاری شامت آ جائے گی۔ مجھ پر غصہ ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں صرف پیغام رساں ہوں۔ اب میری بات سمجھ گئے جوان۔''

وہ کھڑا ہو گیا اور اس کے انداز سے ظاہر تھا کہ اگر میں کوئی قدم اٹھاتا ہوں تو وہ جواب دینے کے لیے تیار ہے۔

''میرا فون ٹھیک کر دو۔'' میں نے کہا۔ ''میں ساونٹو سے بات کروں گا۔ اسے بتاؤں گا کہ میں تمہیں یہاں دیکھنا نہیں چاہتا۔''

''تم نہیں...... اگر چار بجے تک ٹیموٹو نے شوٹنگ شروع نہیں کی تو میں ساونٹو سے بات کروں گا۔''

وہ چلا گیا اور جب پچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر پہنچ گیا تو میں نے گانا شروع کر دیا۔

☆☆☆

ٹیموٹو پام کے درخت کے نیچے بیٹھا سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ اس طرح بے حس و حرکت بیٹھا تھا جیسے کسی سحرزدہ کیفیت میں ہو اور مجھے اس لاش کو نشانہ لگانا سکھانا تھا۔ ماضی میں مجھے بہت سے احمق شاگردوں سے سابقہ پڑا تھا مگر اس پائے کا کوئی نہیں ملا تھا۔ دل تو چاہتا تھا کہ اسے ٹھوکریں مارتے ہوئے گیلری میں لے جاؤں مگر میں نے لوسی سے اپنا رویہ نرم رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے میں اس کی طرف بڑھا مگر جب تک میرا سایہ

اس کے سامنے نہیں پڑا، وہ میری موجودگی سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اس طرح اچھلا جیسے جلتی ہوئی استری اس کے جسم سے لگا دی گئی ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس طرح چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے بھاگنے کی راہ تلاش کر رہا ہو۔

''ہیلو ٹیموٹو...... مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں چونکا دیا۔''

اس نے اس وقت بھی سیاہ چشمہ لگا رکھا تھا۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس سے چشمہ چھین کر پیروں سے کچل دوں۔

''بیٹھ جاؤ۔ تمہارے رویے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم مجھے پسند نہیں کرتے۔''

میں ریت پر بیٹھ گیا۔ وہ کھڑا رہا۔ آخر مجھے ایک بار پھر کہنا پڑا۔ تب بڑی مشکل سے وہ ڈرتے ڈرتے مجھ سے تقریباً پانچ فٹ ہٹ کر بیٹھ گیا۔

''میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میری گفتگو جاری تھی۔ ''لوسی کا کہنا ہے کہ جب سے ہم ملے ہیں ایک دوسرے سے غلط طریقے سے پیش آ رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں آرمی انسٹرکٹر رہ چکا ہوں۔ آرمی میں کام جلد سے جلد انجام دینا ہوتے ہیں۔ ذاتیات پر غور کرنے کا ٹائم ہی نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ہر چند کہ اس میں میرے ارادے اور مرضی کو دخل نہیں تھا مگر مجھے تمہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا پڑا۔''

میں خاموش ہو گیا کہ شاید وہ کوئی جواب دے مگر وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ اسی طرح چشمے کی آڑ میں چھپا سمندر کی طرف دیکھتا رہا۔ ''تمہارے والد چاہتے ہیں کہ تم بہترین نشانہ باز بن جاؤ۔'' میں نے پھر کہنا شروع کیا۔ مجھے اپنی بناوٹی پُرسکون حالت قائم رکھنا کتنا مشکل ہو رہا تھا، یہ صرف میں ہی جانتا تھا۔ ''وہ ایک بڑی رقم کی شرط جیتنا چاہتے ہیں۔ تم تو اس بارے میں جانتے ہو گے۔ یہ شرط لگا کر انہوں نے غلطی کی تھی مگر ہم سب بھی نہ کبھی کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تم ان کے بیٹے ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم انہیں اس مشکل صورت حال سے نکالنا چاہتے ہو گے۔ انہوں نے تمہاری مدد کرنے کے لیے میرا انتخاب کیا ہے۔ مجھے پتا نہیں کہ انہوں نے تمہیں بتایا ہے یا نہیں مگر انہوں نے تمہیں نو دن کے اندر بہترین نشانہ باز بنانے کے لیے مجھے پچاس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تمہارے تعاون سے یہ کام ممکن ہو سکتا ہے۔'' وہ اب بھی اسی طرح خاموش بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تمہیں یہاں آئے چند گھنٹے ہو چکے ہیں اور تم نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ اس اسکول کی حالت کتنی خستہ ہے۔ آرمی سے مجھے جو کچھ ملا تھا، میں سب اس اسکول پر خرچ کر چکا ہوں۔ مجھے اس کی حالت بہتر بنانے کے لیے مزید سرمائے کی ضرورت ہے۔ یہ سرمایہ تمہارے والد مجھے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ماہر نشانہ باز بن جاؤ۔ اس سرمائے کی مدد سے میں اور لوسی اس اسکول کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔''

وہ بدستور سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کوئی بھی ردعمل نہ دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ بہرا ہے اور اس نے میری ایک بات بھی نہیں سنی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے ٹھوکر رسید کروں مگر میں نے ضبط کیا۔

''تم لوسی سے بات کر چکے ہو۔'' میں نے آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے مجھے بتایا ہے کہ تم دونوں ایک طرح سوچتے ہو۔ اس اسکول کی کامیابی اس کے لیے بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی میرے لیے۔ میں جو کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اب صورت حال سے واقف ہونے کے بعد کیا میں تمہارے تعاون پر انحصار کر سکتا ہوں؟ کیا تم مجھے اپنی مدد کرنے کی اجازت دے کر ہماری مدد کرنا چاہو گے؟''

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔ کم سے کم یہ تو ظاہر ہونے لگا تھا کہ وہ زندہ ہے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ میں کہہ چکا تھا اگر وہ اب بھی کوئی ردعمل ظاہر نہیں کرتا ہے تب میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس سے فوجی طریقے کے مطابق پیش آؤں گا اور آخر کار جب میں اس پر گرجنے برسنے کے لیے تیار ہو رہا تھا تو وہ آہستہ آہستہ اٹھا اور میری طرف دیکھے بغیر شوٹنگ گیلری کی جانب چل دیا۔

میں نے اسے اپنی رائفل کے پاس کھڑے پایا۔ اس نے اپنا چشمہ اتار لیا تھا اور کچھ ایسا ہی مظلوم نظر آ رہا تھا جیسے کوئی ڈوبی ہوئی بلی۔ میں نے رائفل میں گولیاں بھر دیں۔

''بہت سکون اور اطمینان سے شوٹنگ کرو۔'' میں نے کہا۔ ''ابھی پوری سہ پہر باقی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مرکزی دائرے کے جتنا قریب نشانہ لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اگر نشانہ اچھا نہ ہو تو مایوس مت ہونا۔ اچھا نشانہ لگانا رفتہ رفتہ ہی آتا ہے۔''

اس نے رائفل لی۔ نشانہ لگانے کی جگہ گیا اور فائرنگ شروع کر دی۔ میں نے اسے چھ گولیاں چلانے دیں جو سب خطا گئی تھیں۔ ''ذرا ٹھہرو۔'' میں نے کہا اور وہ آلہ نکالا جو لیوس اپنی سب سے زیادہ ناکارہ خواتین شاگردوں کی مدد کے لیے استعمال کرتا تھا۔ میں نے اسے لگایا اور پھر رائفل کو اس میں کس دیا۔ شست سیدھی کی اور پیچھے ہٹ گیا۔

''اب فائر کرتے جاؤ۔'' میں نے اس سے کہا۔ اس آلے کے ساتھ اس کا نشانہ خطا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ جب وہ اپنے اچھے نشانے کو دیکھے گا تو اس کے اندر خود بھی ایک ولولہ پیدا ہوگا۔ میں نے اسے بیس فائر کرنے دیے۔ ساری گولیاں مرکزی دائرے پر لگی تھیں یہاں تک کہ وہ تختے سے کٹ کر نیچے گر پڑا۔

''یہ ہے درست نشانہ۔'' میں نے کہا۔ ''مگر یہ صرف اس لیے ممکن ہو سکا ہے کہ رائفل اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتی۔'' میں نے رائفل اس آلے سے نکال لی۔ ''اب بہت احتیاط سے نشانہ لگاؤ۔ صرف اس وقت ٹریگر دباؤ جب تمہیں یقین ہو کہ گولی مرکزی دائرے پر لگے گی۔ ایک گھنٹے میں پانچ چھ گولیاں چلا سکو تب بھی کوئی حرج نہیں۔''

پسینا بہتے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ رائفل پکڑے اتنی دیر تک کھڑا رہا کہ مجھے تشویش ہونے لگی کہ وہ کہیں مفلوج تو نہیں ہو گیا پھر آخر کار اس نے فائر کیا۔ میں نے ایک نیا ٹارگٹ بورڈ پر لگا دیا تھا۔ اس کی گولی بیرونی دائرے پر لگی۔ کم سے کم اس کی گولی کہیں لگی تو تھی۔ ایک گھنٹے کی کوشش میں اس نے چھ مرتبہ بیرونی دائرے کو نشانہ بنایا۔ یہ کامیابی اس سے زیادہ تھی جتنی میں توقع کر رہا تھا۔ اس تمام وقت وہ بالکل خاموش رہا۔ وہ اتنے شدید اعصابی تناؤ میں تھا کہ مجھے محسوس ہوا اس کے اعصاب چٹخنے لگے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ وہ شوٹنگ جاری رکھے مگر میں سمجھ رہا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''بس کرو۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''مجھے بہت پیاس لگ رہی ہے۔ آؤ بنگلے میں چلیں اور لوسی کو دکھائیں کہ تم نے کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔''

اس نے رائفل اس طرح رکھی جیسے یونانی دیوتا ہرکولس اپنے کندھے سے زمین کا بوجھ اتار رہا ہو۔ میں نے وہ دو ٹارگٹ بورڈ اٹھائے جن پر وہ نشانہ لگا تا رہا تھا۔ اس نے اپنا سیاہ چشمہ دوبارہ لگا لیا۔ لوسی اس وقت سیڑھی پر چڑھ کر دیوار کے بالائی حصے پر پینٹ کر رہی تھی۔ اس نے ہمیں آتے دیکھا تو مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ میں نے اسے نیچے بلایا کہ وہ ٹیموٹو کی نشانہ بازی کا نمونہ دیکھے۔ اس نے ٹیموٹو کو اپنی جگہ پینٹ کرنے کی دعوت دی اور وہ اتنی تیزی سے آگے بڑھا جیسے کوئی کتا دیر تک بندھے رہنے کے بعد چھوٹا ہو۔ لوسی نیچے آ گئی اور ٹیموٹو سیڑھی پر چڑھ کر رنگ کرنے لگا۔ میں اور لوسی کچن کی طرف چلے۔

''اس کی نشانہ بازی کیسی رہی؟'' لوسی نے پوچھا۔ میں نے اسے دونوں ٹارگٹ بورڈ دکھائے اور بیئر پینے لگا۔

''کافی اچھا نشانہ لگایا۔''

''ہاں کچھ نہ کچھ تو کیا ہے۔''

''تم اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اس کا شکریہ۔'' لوسی نے کہا۔ ''اسے مہربانی کی ضرورت ہے۔''

وہ بیئر کا ایک ڈبا لے کر باہر چلی گئی۔ میں نے بیئر پی کر غسل کیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد میں باہر نکلا تو لوسی پینٹ کر رہی تھی اور ٹیموٹو کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

''وہ کہاں گیا؟'' میں نے پوچھا۔

''گیلری میں واپس چلا گیا ہے۔'' لوسی نے بتایا۔

''اچھا'' مجھے حیرت ہوئی۔ ''یہ اچانک جوش کیسے پیدا ہو گیا؟'' گیلری کی جانب سے رائفل چلنے کی آواز آئی۔

''میں نے اس سے جانے کو کہا تھا۔''

''شکریہ لوسی۔ میں جا کر دیکھتا ہوں کہ اب وہ کیسے نشانے لگا رہا ہے۔''

''نہیں تم مت جاؤ۔ اسے اکیلے نشانہ بازی کرنے دو۔ ہم نے ایک شرط لگائی ہے۔''

''تم نے شرط لگائی ہے کہ اب وہ بہتر نشانے لگائے گا؟''

''ہاں۔ اسے اس طرح کی ہمت افزائی کی ضرورت ہے۔'' لوسی نے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ تمہیں پسند کرنے لگا ہے۔''

''شاید۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟''

''جب تک تم بھی اسے پسند نہ کرنے لگو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' میں نے کہا۔ لوسی کچھ شرما گئی۔

جب تک ہم باتیں کرتے رہے، رائفل کی آواز آتی رہی مگر بہت سست رفتار۔ تین منٹ میں پانچ چھ مرتبہ۔ اسی وقت میں نے ریمنڈو کو آتے دیکھا۔ وہ گتے کا ایک ڈبا اٹھائے آ رہا تھا۔ میں اس کے قریب آنے کا منتظر رہا۔ لوسی نے بھی پینٹ کرنا چھوڑ دیا تھا۔

''تو تم نے اسے شوٹنگ پر آمادہ کر لیا؟'' ریمنڈو نے قریب آ کر پوچھا۔

''تم کیوں آئے ہو؟'' میں بولا۔

''مسٹر ساونٹو نے ایک خاص چیز بھیجی ہے اور ان کا حکم ہے کہ وہ بدھو اسی سے نشانہ بازی کرے۔'' ریمنڈو نے ڈبا میری طرف بڑھا دیا۔

''کیا ہے؟''

''خود دیکھ لو۔ تمہارے پاس بھی آنکھیں ہیں۔''

ریمنڈو نے کہا اور لوسی کو گھورنے لگا۔ میں نے ڈبا کھولنا شروع کیا۔ لوسی بھی پیچھے آگئی۔

ڈبا کھولا تو سب سے اوپر ایک ٹائپ کیا ہوا خط رکھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ ٹیموٹو اب ان دو چیزوں کی مدد سے شوٹنگ کرے گا۔

''کیا ہے؟'' لوسی نے پوچھا۔

''ایک ٹیلی اسکوپ اور ایک سائیلنسر۔'' میں نے بتایا۔ ''ان دونوں سے نشانہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔ مجھے بھی ٹیلی اسکوپ کا خیال آیا تھا مگر معلوم نہیں تھا کہ شرط میں اس کی گنجائش ہے یا نہیں۔ اب اس کی مدد سے وہ نشانہ لگانے میں ناکام نہیں ہوسکتا۔''

''مگر سائیلنسر کی کیا ضرورت ہے؟'' لوسی نے کہا۔ میں خود بھی اپنے آپ سے یہی سوال کررہا تھا۔

''معلوم نہیں۔'' میں نے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ میں یہ چیزیں اس کی رائفل میں لگادوں۔''

میں گیلری میں پہنچا۔ ٹیموٹو رائفل کندھے سے لگائے کھڑا تھا۔ اس کی قمیص پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔ میں نے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ اس کی گولیاں بیرونی دائرے کے اندر تھیں مگر اب بھی وہ مرکزی دائرے سے خاصا دور تھا۔

''ہیلو ٹیموٹو!'' میں نے کہا۔ ''ذرا انہیں دیکھو۔ اب تمہاری ساری مشکل حل ہوجائے گی۔''

وہ اتنی زور سے اچھلا جیسے اسے بجلی کا شاک لگ گیا ہو۔ رائفل اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ خود پیچھے ہٹ کر دیوار سے جا لگا۔ میں اس کی اعصابی کیفیت دیکھ کر حیران رہ گیا۔

''یہ چیزیں تمہارے والد نے بھیجی ہیں اور مجھ سے زیادہ تمہاری مدد کریں گی۔''

وہ مجھے آنکھیں پھاڑے گھورتا رہا اور ساکت کھڑا رہا۔ اس کی رائفل میں ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر فٹ کرنے میں مجھے چار پانچ منٹ لگے۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی خوف زدہ نظریں رائفل پر اس طرح گڑی ہوئی تھیں جیسے اس نے کوئی سانپ دیکھ لیا ہو۔ میں نے اسے سنبھلنے کے لیے کچھ وقت دیا اور نشانہ لگانے کی جگہ کھڑے ہوکر ٹیلی اسکوپ سے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں ہاتھ بڑھا کر ٹارگٹ بورڈ کو چھولوں گا۔ میں نے اب تک بہت سی ٹیلی اسکوپ دیکھی تھیں مگر اتنی اچھی اور طاقتور کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کو ٹیلی اسکوپ کی مدد سے ٹارگٹ بورڈ دیکھنے کے لیے کہا مگر اس نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے وہ پاگل ہوگیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی جھلک تھی۔ منہ حرکت کررہا تھا۔ سانس سرسراتی ہوئی نکل رہی تھی۔

''کیا بات ہے ٹیموٹو؟'' میں نے چلا کر پوچھا۔

وہ تیزی سے دو قدم بڑھ کر میرے پاس آیا۔ رائفل پکڑے ہونے کی وجہ سے میرے ہاتھ خالی نہ تھے۔ اس کا گھونسا میرے سر پر ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگا۔ میں لڑکھڑایا۔ اس نے دوسرا گھونسا چلایا۔ میں اپنی مدافعت کے لیے کچھ بھی نہیں کرسکتا تھا۔ سر میں چنگاریاں سی اڑیں اور پھر ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔

☆☆☆

ہوش آیا تو میرا جبڑا تکلیف دے رہا تھا۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ مجھے کوئی گھونسا برداشت کرنا پڑا ہو لیکن اتنی قوت سے پہلے کبھی کسی نے نہیں مارا تھا۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ میں اکیلا تھا۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آہستہ سے جبڑے کو چھوا۔ وہ رفتہ رفتہ سوج رہا تھا۔ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کے ساتھ لگی رائفل ایک جانب پڑی تھی۔ مجھے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو ریمنڈو گیلری میں داخل ہورہا تھا۔ اس نے میری طرف بڑی بیزاری سے دیکھا۔

''پچاس ہزار ڈالر معاوضہ پانے کی امید کرنے والے نشانہ باز کی حیثیت سے تمہاری ناکامی بڑی شرمناک ہے۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' میں رائفل ایک طرف رکھ کر کھڑا ہوگیا۔ مجھے اب بھی چکر سا آرہا تھا۔ ''یہ ٹیموٹو کس قسم کا آدمی ہے۔ پاگل ہے؟''

''وہ نروس ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''صرف نروس۔'' میں نے اپنے جبڑے کو ٹٹولا۔ سارے دانت محفوظ تھے۔ ''اس کا گھونسا بڑا بھاری ہے۔''

''ہاں کہہ سکتے ہو۔''

''وہ کس وجہ سے نروس ہے؟''

''اس کی اپنی پریشانیاں ہیں۔ ہم سب کوئی نہ کوئی پریشانی رکھتے ہیں۔''

''مگر وہ نروس سے کچھ زیادہ ہے۔ وہ ذہنی مریض ہے اور تم یہ بات جانتے ہو۔''

''وہ اس وقت کہاں ہے؟''

''نک اس کی دیکھ بھال کررہا ہے۔''

''میرا فون ٹھیک کردو۔ میں اس کے باپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''ضرور چاہتے ہوگے۔'' ریمنڈو نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔ ''مگر سردست مسٹر سادونو تم سے بات کرنا نہیں

چاہتے اور جب کریں گے تو یہ سننا چاہیں گے کہ وہ بدھو نشانہ نہ لگا سکتا ہے۔ انہیں تمہاری پریشانی سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ معاوضہ دے رہے ہیں اور تمہیں اپنا کام انجام دینا ہے۔''
''اس صورت میں، میں ٹیموٹو سے بات کروں گا۔''
''تمہیں یہ موقع دیا گیا تھا مگر تمہیں پتا نہیں کہ اسے کس طرح سنبھالا جائے۔ نرم رویے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آئندہ سے میں اسے سنبھالوں گا۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اس معاملے سے الگ رہے۔ اب تم کل صبح نو بجے یہاں آنا۔ وہ بدھو نشانہ بازی کے لیے تیار ملے گا۔''
مجھے کیا پروا ہوتی اور کیوں ہوتی۔ مجھے ٹیموٹو کو نشانہ بازی سکھانے کا معاوضہ دیا جا رہا تھا، اس کے ذہنی معالج بننے کا نہیں۔ ''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔
رائفل سے ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کو ان کے کیس میں رکھنے کے بعد میں بنگلے کی طرف چل دیا۔ اس وقت تقریباً ساڑھے سات بجے تھے۔ لوسی نے پینٹنگ مکمل کر لی تھی اور وہ اس وقت باتھ روم میں تھی۔ میں نے الماری سے وسکی کی بوتل نکال کر تھوڑی شراب گلاس میں انڈیلی۔ گلاس دو چار گھونٹوں میں خالی کر کے میں بیڈ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لوسی بھی غسل کر کے آ گئی۔
''ٹیموٹو کو ساتھ لائے ہو؟'' اس نے پوچھا۔
''نہیں۔ اس کی دیکھ بھال ریمنڈ و کر رہا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ میرے لہجے میں کوئی خاص بات محسوس کر کے اس نے میری طرف دیکھا۔ اسے میرا سوجا ہوا چہرہ نظر آیا۔
''تمہارے چہرے کو کیا ہوا؟'' اس نے سوال کیا۔ میں نے بتا دیا۔
''اس نے تمہیں مارا۔ میں یقین نہیں کر سکتی۔''
''یقین نہ کرنے کی کوئی بات ہی نہیں۔ وہ اس وقت جس حالت میں تھا اگر اس کا باپ بھی سامنے ہوتا تو وہ اسے بھی مار بیٹھتا۔''
''مگر اس نے تمہیں مارا کیوں؟''
''معلوم نہیں۔ مجھے تو ایسا لگا جیسے کوئی دورہ پڑا ہو۔''
''مگر تم نے کوئی تو ایسی بات کی ہوگی کہ اس کا یہ ردعمل ہوا۔''
''میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔'' مجھے جلد ہی احساس ہو گیا کہ میں لوسی پر چلّا رہا ہوں۔ ''مجھے افسوس ہے لوسی ...... ایسا لگتا ہے جیسے میرے اعصاب بھی بے قابو ہو رہے ہیں۔ چھوڑو اس بات کو، آؤ کھانا کھائیں۔''

ہم کچن میں آئے۔ لوسی نے کھانا نکالا۔ ہم کھانے بیٹھ گئے۔
''کیا وہ یہاں سونے کے لیے آئے گا؟'' لوسی نے پوچھا۔
''مجھے امید نہیں۔'' میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔ ''دیکھو لوسی، ہمیں بلاوجہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے شبہ ہے کہ اس کے دماغ کا کوئی اسکرو ڈھیلا ہے۔ مجھے شروع سے اسے سنبھالنے کی ذمے داری ریمنڈو کے سپرد کر دینا چاہیے تھی۔ اب وہ کہتا ہے کہ ٹیموٹو کل صبح نشانہ بازی کے لیے تیار ہوگا۔ مجھے بس اتنا ہی چاہیے۔ بہت ہو گیا، اب اس کی فکر چھوڑو۔''
''وہ بہت خوف زدہ ہے۔'' لوسی بولی۔
''تم ایک بات کہتی ہو میں دوسری کہتا ہوں۔ آپس میں بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔''
''آخر ان تمام باتوں کا مطلب کیا ہے؟''
''کچھ بھی ہو، ہمیں کیا۔''
کھانا ختم کر کے میں برآمدے میں چلا گیا۔ کھانے کے دوران میں نے لوسی کو بتا دیا کہ میں نے ہانڈا ایک ڈبے میں رکھ کر ریت میں چھپا دیا ہے۔ میرے جبڑے کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ لوسی برتن دھو رہی تھی تو میں ٹی وی کھول کر بیٹھ گیا۔ برٹ لنکاسٹر کی کوئی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ اپنا کام ختم کر کے لوسی بھی آ گئی۔ فلم اختتام پذیر ہوئی تو ہم ٹی وی بند کر کے بیڈ روم میں چلے گئے۔

☆☆☆

اگلی صبح میں نو بجنے سے چند منٹ پہلے شوٹنگ گیلری میں پہنچ گیا۔ ٹھیک نو بجے میں نے ریمنڈو اور ٹیموٹو کو آتے دیکھا۔ اس نے چشمہ لگا رکھا تھا اور قمیص پسینے سے بھیگی نظر آ رہی تھی۔ ریمنڈو میرے قریب آیا۔
''اب جو کچھ تم کہو گے یہ وہی کرے گا۔'' اس نے مجھے مخاطب کیا۔ ''اس سے باتیں مت کرنا جوان ۔ بس شوٹنگ کراؤ۔''
میں نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب ٹیموٹو کو آرمی کا ایک رنگروٹ ہی سمجھوں گا۔ میری طرف دیکھے بغیر وہ نشانہ لگانے کی جگہ جا کھڑا ہوا۔ میں نے رائفل میں ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر دوبارہ لگا دیا تھا۔
''چشمہ اتارو۔'' میں نے کہا۔
وہ کچھ ہچکچایا پھر چشمہ اتار کر میرے ہاتھ میں دے دیا۔ ریمنڈو نے اسے میرے ہاتھ سے لے لیا اور پھر ٹیموٹو کی

طرف دیکھتے ہوئے اسے ریت پر گرا کر پیر سے کچل دیا۔ میں شاید ایسا نہ کرتا مگر مجھے خوشی تھی کہ اس چشمے سے نجات مل گئی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کو بتایا کہ رائفل بھری ہوئی ہے اس لیے وہ شوٹنگ شروع کردے۔ وہ اس وقت پہلی مرتبہ ٹیلی اسکوپ سے ٹارگٹ بورڈ دیکھ رہا تھا۔ نشانہ اتنے قریب پاکر وہ حیرت سے چونک گیا۔

''اطمینان سے نشانہ لگاؤ۔'' میں نے کہا۔ ''ٹیلی اسکوپ میں نظر آنے والی دونوں لکیریں جہاں ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں، اس نکتہ سے ٹارگٹ بورڈ کے مرکزی دائرے کی شست لو اور ٹریگر دبادو۔''

ٹیموٹو نے فائر کیا۔ میں نے اور ریمنڈو نے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ گولی دائرے کے درمیان میں لگی تھی۔

''شاباش......! بس اسی طرح نشانہ لگائے جاؤ۔'' میں نے کہا۔

ٹیلی اسکوپ کی مدد سے ایک اناڑی کے لیے بھی مرکزی دائرے کو نشانہ بنانا آسان تھا لیکن اس کی اگلی دس گولیوں میں سے صرف دو مرکزی دائرے پر لگ سکیں۔ میں اس کے پیچھے لگا رہا۔ اسے رائفل بھر بھر کے دیتا رہا اور وہ شوٹنگ کرتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب وہ رکا تو ساٹھ گولیوں میں سے صرف دس گولیاں نشانے پر لگ سکی تھیں۔

''اچھا، اب تھوڑا وقفہ کرلو۔'' میں نے کہا اور ریمنڈو کی طرف دیکھا۔ ''اسے چہل قدمی کے لیے لے جاؤ۔ ایک گھنٹے کے بعد واپس لے آنا۔''

میں بنگلے کی طرف چل دیا۔ لوسی اندرونی دیواروں پر پینٹ کررہی تھی۔

''میں نے شوٹنگ کی آواز نہیں سنی۔'' اس نے پوچھا۔

''رائفل میں سائیلنسر لگا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''ویسے وہ شوٹنگ کررہا ہے اور نشانہ بھی برا نہیں ہے۔''

''کیا وہ آدمی اس کے ساتھ ہے؟''

''کون، ریمنڈو؟ ہاں وہ بھی موجود تھا۔ اسی کی وجہ سے تو وہ شوٹنگ کررہا ہے۔''

''تمہیں کچھ خیال نہیں آتا، کیا یہ نہیں دیکھ سکتے کہ وہ موت کی حد تک خوف زدہ ہے اور ڈر کر شوٹنگ کررہا ہے۔''

''میں اسے شوٹنگ پر آمادہ نہیں کرسکا۔'' میں ضبط کرکے بولا۔ ''تمہارے نرم رویے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تو اب ریمنڈو کا خوف اس سے شوٹنگ کرارہا ہے، تو ہم کیا کریں۔ اسے بہرحال نشانہ بازی سیکھنا ہے جس کے لیے مجھے پچاس ہزار ڈالر ملیں گے۔''

لوسی برش پھینک کر کھڑی ہوئی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ گویا ہمارے درمیان وہ اختلافی موضوع پھر شروع ہوگیا تھا۔ میں کرسی کو ایک ٹھوکر مارتے ہوئے رہائشی کمرے میں داخل ہوا۔ لوسی ایک اسٹول پر بیٹھی تھی اور اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

''لوسی کیا تم برائے مہربانی مجھ سے تعاون کروگی؟'' میں نے حتیٰ الامکان نرم لہجے میں کہا۔ ''ٹیموٹو ہی میرے اعصاب پر مسلط ہونے کے لیے کافی ہے۔ تم اپنے اختلاف سے اسے اور مشکل کیوں بنارہی ہو۔ ہمارے لیے اس کام کی بہت اہمیت......''

''او ختم کرو۔ میرا اختلاف غلط نہیں ہے۔ تم دولت کے لیے حریص ہورہے ہو......''

''لوسی۔'' میری دہاڑ نے اسے خاموش کردیا۔ ''آخر تمہارے اور اس احمق کے درمیان کیا تعلق ہے...... کیا تم اس سے محبت کرنے لگی ہو؟''

اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟''

''میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تم اس کی اتنی مدافعت کیوں کررہی ہو۔ وہ تمہارے نزدیک کیا اہمیت رکھتا ہے؟''

''وہ ایک انسان ہے۔ خوف زدہ ہے۔ مجھے اس کی حالت پر افسوس ہے۔ اس کے اور میرے درمیان بس اتنا ہی تعلق ہے۔''

''او کے۔ بس افسوس زدہ ہی رہنا...... اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ پلیز اس معاملے سے الگ رہو۔ میرے لیے مزید مشکلات پیدا مت کرو۔''

''دولت تمہارے لیے سب کچھ ہے..... ہے نا؟''

''ہم دولت کے بارے میں بات نہیں کررہے ہیں۔ ہم اس احمق کے متعلق بات کررہے ہیں۔''

''مگر تمہارے لیے ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔''

''مجھے اسے نشانہ بازی سکھانے کے لیے معقول معاوضہ دیا جارہا ہے اور میں یہی کرنا چاہتا ہوں۔''

''مگر اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ شوٹنگ کرنا نہیں چاہتا۔''

''اس نے تمہیں کیا بتایا تھا اور اسے کیا کرنا ہوگا، یہ دو الگ باتیں ہیں۔ میں بڑی مشکل سے اپنا غصہ روک رہا تھا۔ ''کیا تم برائے مہربانی یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دوگی؟''

''تم یہ معلوم کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے کہ آخر وہ

''ہاں...... میں سوچ رہا ہوں میں نے یہ ذمے داری نہ لی ہوتی تو اچھا تھا۔''

''ابھی تمہارے پاس چھ دن باقی ہیں اور اتنی بڑی رقم بغیر محنت کے نہیں مل سکتی۔ تم نے یہی کہا تھا نا؟''

''ہاں۔'' میں نے جواب دیا۔

لوسی کھانے کی میز سے اٹھ گئی۔ میں نے بھی ہاتھ دھو لیے۔ ٹی وی کھولا تو کوئی لڑکی ٹوکرے جیسا منہ پھاڑے محبت کا گیت الاپ رہی تھی۔ میں نے ٹی وی بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد میں نے کھڑکی سے لوسی کو سمندر کی طرف جاتے دیکھا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ ہم دونوں خاموشی سے ساتھ ساتھ ساحل پر ٹہلتے رہے۔ کچھ دیر بعد میں نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ پیچھے ہٹ گئی۔

☆☆☆

اگلے دن دوپہر تک مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی معجزہ رونما نہیں ہوگا۔ ٹیموٹو نے تین گھنٹے تک متحرک ڈبوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ خوب گولیاں چلائیں مگر ایک ڈبے کو بھی نشانہ نہیں بنا سکا۔ وہ بلاشبہ کوشش کر رہا تھا مگر اس کے اعصاب جیسے مفلوج ہو گئے تھے۔ میں نے ڈبوں کی رفتار پہلے کی طرح سست کر دی مگر وہ پھر بھی نشانہ لگانے میں ناکام رہا۔ آخر میں نے اس کے پسینے سے بھیگے ہوئے ہاتھوں سے رائفل لے لی۔ میں نے اسے بیٹھنے کو کہا۔ وہ پھر بھی کھڑا رہا۔ بل فائٹنگ کے کسی ایسے بیل کی طرح جو اپنی گردن میں آخری چھری اتارے جانے کا منتظر ہو، میں نے چیخ کر اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔ اس نے میری طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں اتنی نفرت تھی کہ میں چونک گیا۔ تب وہ گھوما اور کسی لاش کی طرح چلتے ہوئے گیلری سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ دور فاصلے پر پام کے درختوں کی جانب تھا۔ میں نے ریمنڈو کی طرف دیکھا جو قریب ہی ایک بنچ پر بیٹھا تھا۔

''تو یہ صورت ہے۔'' میں نے کہا۔ ''میں دست بردار ہو رہا ہوں۔ ٹیموٹو کبھی نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا۔ میں تمہارے باس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''ہاں اب باس سے گفتگو کرنے کا وقت آ گیا ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''ہم ابھی چلیں گے۔ میں تمہاری کار ٹھیک کیے دیتا ہوں۔''

مجھے احساس تھا کہ یہ پچاس ہزار ڈالر پانے کے سنہری خواب کا خاتمہ تھا اور مجھے حیرت ہوئی کہ یہ خواب ٹوٹنے کی مجھے کوئی پروا نہیں تھی۔ گزشتہ دنوں میں، میں جو کچھ برداشت کرتا رہا تھا، کتنی ہی بڑی رقم اس کا نعم البدل نہیں بن سکتی تھی۔ اگر بات صرف ٹیموٹو کی ہوتی تو یہ جاننے کے باوجود کہ وہ نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا، مجھے تھوڑا بہت افسوس ہوتا مگر یہ صرف اس کی بات نہیں تھی۔ میں دولت کے لالچ میں آ کر اپنی ازدواجی اور گھریلو زندگی برباد کر رہا تھا۔

لوسی کچن میں لنچ تیار کر رہی تھی۔

''میں ابھی ساونٹو سے ملنے جا رہا ہوں۔'' میں نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔ لوسی نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''کیا ہوا؟'' اس نے پوچھا۔

''مجھے دفعتاً احساس ہوا کہ یہ کام مجھے اتنا ہی پسند ہے جتنا اپنے سر میں کسی گولی کا سوراخ۔'' میں نے جواب دیا۔ ''وہ کبھی نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا چنانچہ میں نے دست بردار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔''

میں نے عقبی دروازے سے باہر جا کر ریت میں دبا ہوا بسکٹ کا ڈبا نکالا۔ اس میں سے بانڈ برآمد کیا۔ پہلے میں اسے بڑی احتیاط سے رکھتا تھا مگر اب بے پروائی سے ہپ پاکٹ میں ٹھونس لیا۔ اب میرے نزدیک اس کی حیثیت ایک کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ نہیں تھی۔ میں نے کچن میں واپس آ کر لوسی سے کہا کہ میں دو گھنٹوں میں واپس آ جاؤں گا۔ ریمنڈو فاکس ویگن لے آیا تھا۔

''تم نے یہ بات پہلے کیوں نہیں سمجھ لی؟'' لوسی بولی۔

''ہم اس کے بارے میں بعد میں گفتگو کریں گے۔'' میں نے کہا۔ ''ابھی تو میں جا رہا ہوں۔''

میں باہر آ کر فاکس ویگن میں بیٹھ گیا۔ ریمنڈو ڈرائیو کر رہا تھا۔ ہم ہائی وے "1" سے پیراڈائز سٹی چل دیے۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ساونٹو سے کیا کہنا ہے۔ مجھے ریمنڈو کے الفاظ یاد آئے۔ اگر تم ناکام ہوئے تو نہ صرف رقم سے ہاتھ دھو گے بلکہ ذاتی طور پر مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ محض ایک دھمکی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا مگر اس کا سپاٹ چہرہ ہر قسم کے تاثر سے خالی تھا۔ ساونٹو نے کہا تھا کہ یہ معجزات کا زمانہ ہے یہ درست ہے مگر معقول وجوہات کی حد میں رہتے ہوئے۔ اس کے لیے صلاحیت اور پوری ذہنی آمادگی کی ضرورت تھی جبکہ ٹیموٹو دونوں سے محروم تھا۔ بے شک اس نے کوشش کی مگر اس کے اندر کوئی گہرا ذہنی دباؤ تھا جو اسے شوٹنگ سے روکتا تھا۔ لوسی نے کہا تھا کہ تم اس سے پوچھتے کیوں نہیں کہ وہ شوٹنگ کو کیوں ناپسند کرتا ہے مگر مجھے اس سے پوچھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ بلکہ مجھے شبہ تھا کہ میں پوچھ بھی لیتا تو وہ اس کا جواب نہیں دیتا۔ ویسے بھی میں نشانہ بازی سکھانے والا استاد تھا کوئی ماہر نفسیات نہیں تھا۔ مجھے ساونٹو سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں تھی کیونکہ وہ مجھے الزام دیتا کہ میری وجہ سے اسے شرط کے پانچ لاکھ ڈالر ہارنا پڑیں گے۔ جبکہ مجھے

اسے یہ یقین دلانا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی اس کے بیٹے کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا اور یہ کہ آئندہ وہ کبھی شراب کے نشے میں شرط نہ لگائے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ سن کر اس کا ردعمل کیا ہوگا مگر یہ بات تو بہرحال اس سے کہنا تھی۔

ہم پیراڈائز سٹی کے قریب پہنچ رہے تھے۔ میں توقع کر رہا تھا کہ ریمنڈ وسیدھا چلتا رہے گا لیکن اس نے اچانک کار آہستہ کی اور ایک دوسری سڑک پر گھوم گیا جو ساحل سمندر تک جاتی تھی۔

''کہاں جارہے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ''امپیریل ہوٹل تو اس طرف نہیں ہے۔''

''ہاں... مگر اب باس وہاں سے منتقل ہو چکے ہیں۔''

کچھ دیر کے بعد وہ ایک اور تنگ سڑک پر مڑ گیا۔ تقریباً ایک میل طے کرنے کے بعد ہم ایک چھوٹے سے مکان پر پہنچے۔ اس کے چاروں طرف ریتلا باغ تھا جس میں خودرو گھاس پھوس اُگی ہوئی تھی۔ مکان سے کچھ فاصلے پر دو شیڈ تھے جو گیراج کا کام دیتے تھے۔ اس نے کار گیٹ کے پاس روک دی۔ چابی گھما کر انجن بند کیا اور چابی اپنی جیب میں رکھ لی۔ وہ کار سے اتر کر ایک پگڈنڈی پر چل دیا جو مکان تک جاتی تھی۔ میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ہم آدھے راستے پر تھے کہ ساونٹو مکان کے اندر سے برآمد ہوا۔ ہم تین سیڑھیاں طے کر کے وسیع برآمدے میں داخل ہوئے۔

''آؤ مسٹر ہینسن۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''میں خود تم سے کل ملنے آنے والا تھا۔ بہرحال کہو، کیا کہنا چاہتے ہو؟''

ریمنڈو گھر کے اندر چلا گیا۔ میں نے اس کے کسی سے بات کرنے کی آواز سنی۔ میں اور ساونٹو برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میں نے جیب سے بانڈ نکالا اور اسے دے دیا۔

''یہ معجزات کا زمانہ نہیں ہے مسٹر ساونٹو۔'' میں بولا۔ ''مجھے افسوس ہے مگر میری کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔''

ساونٹو نے مجھے غور سے دیکھا۔ اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ بانڈ لے لیا اور اسے تہ کر کے اپنے بٹوے میں رکھ لیا۔

''کیا تم مزید رقم چاہتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ ''میں ایک لاکھ ڈالر دوں تو کیا پھر سے کوشش کرنے پر تیار ہو جاؤ گے؟''

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔ ایک لاکھ ڈالر... ایک لمحے کے لیے میں للچا گیا۔ مجھے لوسی کا خیال آیا۔ میں اسے واپس جا کر یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ شوٹنگ ابھی جاری رہے گی پھر مجھے ٹیموٹو کا خیال آیا۔ کتنی ہی بڑی رقم کیوں نہ ہو اس بدھو کو نشانہ بازی نہیں سکھائی جاسکتی تھی۔

''نہیں، مجھے مزید رقم نہیں چاہیے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''کیونکہ میں اسے کما نہیں سکتا۔ کوئی بھی تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا۔ کوئی بات اسے شوٹنگ کرنے سے روکتی ہے...... شاید کوئی ذہنی دباؤ۔ اسے کسی دماغی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ تو شاید وہ اسے ٹھیک کر دے۔ میں نہیں کر سکتا۔''

ساونٹو نے اثبات میں سر ہلایا اور باغ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تھے۔ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے پھر کہا۔ ''بانڈ میں نے واپس کر دیا ہے جو پانچ ہزار ڈالر تم نے دیے تھے، میں اس کا چیک کاٹ دوں گا۔ کھانا اور شراب جو تم نے بھیجا تھا تقریباً ویسے ہی رکھا ہے۔ تم اسے واپس منگوا سکتے ہو۔'' میں کھڑا ہو گیا۔ ''شرط کے بارے میں مجھے افسوس ہے مگر تمہیں ایسی شرط لگانا ہی نہیں چاہیے تھی۔''

''ایسی کوئی شرط نہیں تھی مسٹر ہینسن۔'' ساونٹو نے میری طرف دیکھا۔ ''صرف ایک بے ضرر بہانا تھا۔ ابھی جاؤ نہیں۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی بیٹھ جاؤ۔'' میں بیٹھ گیا۔

''کچھ پیو گے؟''

''نہیں... شکریہ۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔

''انکار مت کرو۔ میں خود بھی کچھ پینے کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں۔'' ساونٹو نے کہا اور گھر کی طرف گھوم کر آواز دی۔ ''کارلو۔''

دروازے میں ایک دیو پیکر آدمی نمودار ہوا۔ اس کے جسم کی بناوٹ کسی باکسر کی طرح تھی۔ چوڑے شانے، پتلی کمر اور مخروطی ٹانگیں۔ اس کا چہرہ گول اور پھولا ہوا تھا۔ آنکھیں چھوٹی تھیں۔ پچکی ناک جیسے پورے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور سر بالکل کسی انڈے کی طرح گنجا تھا۔

''یہ کارلو ہے۔'' ساونٹو نے بتایا۔ ''جب کسی خطرناک آدمی کی ضرورت پڑتی ہے تو اسی کو بلاتا ہوں۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں نے کسی مصیبت میں قدم رکھ دیا ہے۔ میں ضرورت پڑنے پر ریمنڈو سے نمٹ سکتا تھا مگر ریمنڈو اور کارلو سے ایک ساتھ نہیں۔

اس دلچسپ کہانی کے بقیہ واقعات آئندہ ماہ ملاحظہ کیجیے

گوشہ خاص

پیارے قارئین !

اس سلسلے کی ابتدا شہرہ آفاق مصنف جیمس ہیڈلے چیز کے معرکہ آرا ناول LIKE A HOLE IN THE HEAD سے کی جارہی ہے۔ اسے ہردل عزیز قلم کار محترم اثر نعمانی نے اردو کا قالب دیا ہے۔

گزشتہ ماہ آپ نے اس کا پہلا حصہ ملاحظہ کیا۔ لیجئے دوسرا اور آخری حصہ پڑھیے۔

سودائے خام

اثر نعمانی

زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنا آدمی کی گویا فطری کمزوری ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کوشش میں رشک وحسد یا عبرت کی علامت بن کر دوسروں کے لیے مثال چھوڑ گئے۔ وہ بلا کا نشانے باز بھی مال و زر کو اپنا ھدف بنائے بیٹھا تھا۔ دشمنوں کو تاک تاک کر مارنے میں اس کا جواب نہ تھا۔ مشکل سے مشکل ھدف اس کے لیے آسان ہو جاتے۔ پھر دولت کے حصول کا بظاہر آسان ھدف اس کے سامنے آیا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے کیسی کیسی دولت نظرانداز کر دی۔ محبت و اعتماد کی دولت، چین و سکون کی دولت، آزادی وخود مختاری کی دولت... اور زندگی کی دولت! ایک مرحلے پر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس دولت کو پانے سے بہتر ہے کہ اس کے سر میں کوئی گولی سوراخ کر جائے۔ مگر وہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ پلٹنا دشوار نہیں نا ممکن تھا۔

تجسس وتحیر کے لفظی صورت گر جیمس ہیڈلے چیز کا سنسنی خیز ناول

سادنٹو نے کارلو کو وھسکی لانے کا حکم دیا۔ ہم سائے میں بیٹھ گئے۔ کارنو ایک ٹرے میں وھسکی کے دو گلاس اور برف لایا اور میز پر رکھ کر چلا گیا۔

"مسٹر بینسن! تم نے میرے بیٹے کے کسی ذہنی دباؤ میں مبتلا ہونے کی بات کی ہے۔" سادنٹو نے کہا۔ "تمہارا کہنا درست ہے۔ یہ مرض اسے لاحق ہے اور یہ سمجھنے کے لیے کہ ایسا کیوں ہے، میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سناتا ہوں۔ میرا باپ دینی زدلا میں رہتا تھا۔ وہ وہیں پیدا ہوا اور وہیں مر گیا۔ وہ ایک کم حوصلہ اور غریب کسان تھا۔ وہ بہت مذہبی اور خواب دیکھنے والا بھی تھا۔ اس کا ایمان تھا کہ غریبی خدا کی مرضی سے ہوتی ہے۔ اس کے دو بیٹے تھے، میں اور میرا بھائی اینٹونیو۔ میری ماں فاقہ کشی سے مر گئی۔ میں نے اور میرے بھائی نے فیصلہ کیا کہ ہم اس جھونپڑی سے نکل بھاگیں گے جسے میرا باپ بڑے فخر سے ہمارا گھر کہتا تھا۔ یہ ایک سنجیدہ مگر خطرناک فیصلہ تھا کیونکہ اس علاقے کے بیٹے ہمیشہ وہی کرتے تھے جو ان کے باپوں کی خواہش ہوتی تھی اور میرا باپ نہیں چاہتا تھا کہ ہم گھر چھوڑ دیں۔ ہمارے قبیلوں میں اس روایت کی بڑی سختی سے پابندی کی جاتی تھی کہ بیٹوں کو اپنے والدین کا حکم ماننا ضروری ہے اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو برباد ہو جائیں گے۔ بہرحال میں نے اور میرے بھائی نے وہ جھونپڑی چھوڑ دی۔ ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہم نے سونے کی ایک کان دریافت کی۔ تب تک میرا باپ بھی فاقے کرتے کرتے مر چکا تھا۔ میں اور میرا بھائی بہت دولت مند بن گئے۔ ہم نے شادی کر لی اور ہم دونوں کے ہاں ایک ایک بیٹا پیدا ہوا۔ میرے بھائی کے بیٹے کا نام ڈیاز ہے اور میرے بیٹے کا نام ٹیموٹو ہے۔ ڈیاز بالکل اپنے باپ کی طرح ہے جبکہ ٹیموٹو اپنے دادا پر گیا ہے۔ میں سیاست میں دلچسپی لینے لگا۔ میں یہ بات کبھی نہیں بھول سکا کہ میری ماں اور باپ فاقہ کشی سے مر گئے تھے۔ میرے بھائی کو طاقت اور حکمرانی سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ ہمارے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔ جھگڑے ہونے لگے اور ہم ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ اب میرا بھائی ریڈ ڈریگون تنظیم کا چیف ہے جو کہ مافیا کے ساتھ کام کرتی ہے اور میں دوسری تنظیم لعل برادرز کا سربراہ ہوں جو کسانوں کے حقوق کی نمائندگی کرتی ہے۔ میں تمہیں بور تو نہیں کر رہا ہوں؟"

"نہیں۔ مگر میں یہ سمجھنے [illegible]

[illegible]



"ذرا صبر سے کام لو۔ ابھی سمجھ میں آ جائے گا۔" ساونتو نے کہا۔ "تم نے کسی حد تک ٹیوٹو کو دیکھا ہے۔ وہ کوئی متاثر کن آدمی نہیں ہے۔ میرا باپ بھی نہیں تھا۔ وہ ایک خواب دیکھنے والا آئیڈیل پسند ہے مگر وہ ذہین اور جذباتی بھی ہے۔ وہ ایک لڑکی سے ملا اور اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ وہ میرے پاس آیا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ لڑکی کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔" ساونتو نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کیا اور پھر مجھ سے پوچھا۔ "تمہارے پاس کوئی سگریٹ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں کبھی سگریٹ ساتھ نہیں رکھتا۔"

میں نے اپنا پیکٹ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اس نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا۔

"میں نے جیسے ہی اس لڑکی کو دیکھا۔" ساونتو نے سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ "سمجھ گیا کہ ٹیوٹو غلطی کر رہا ہے۔ وہ اس کے لیے مناسب نہ تھی۔ بلاشبہ وہ خوب صورت تھی مگر سطحی ذہن رکھتی تھی۔ میں نے ٹیوٹو کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اس کی محبت میں مبتلا تھا۔ تب پھر میں نے اسے ایک سال انتظار کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اب میں اپنے بھتیجے پر آتا ہوں۔ ڈیاز اسی طرح ٹیوٹو جیسا تھا جیسے کوئی چیتا بھیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ وہ دراز قامت خوب صورت نوجوان ہے۔ کسرتی جسم کا مالک اور پولو کا بہترین کھلاڑی...... بہترین نشانہ باز اور عورتوں میں بے حد مقبول۔ جس لڑکی سے ٹیوٹو محبت کرتا تھا، اس کی ملاقات بھی اس لڑکی سے ہو گئی۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیوٹو اس سے محبت کرتا ہے۔ میرے اور میرے بھائی کے درمیان شدید اختلاف اور زبردست جھگڑا ہے۔ چنانچہ ڈیاز لغل برادرز، مجھ سے اور ٹیوٹو سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ایک برا آدمی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اس لڑکی نے اسے میری، میرے بیٹے کی اور میری تنظیم کی توہین کرنے کا موقع دے دیا ہے جس کا وہ منتظر تھا۔ اس نے لڑکی کو اغوا کر کے پہلے بے عزت کیا پھر داغ دیا۔ پرانے زمانے میں ریڈ ڈریگون کی تنظیم کے ممبر اپنے گھوڑوں اور گایوں کو اس نشان سے داغ کر اپنی ملکیت ہونے کا اظہار کرتے تھے۔ اس نے اس لڑکی کو بھی ریڈ ڈریگون کے نشان سے داغ دیا۔ اس طرح کی توہین کا بدلہ صرف موت سے لیا جا سکتا ہے۔ میں لغل برادرز کا چیف ہوں۔ میرے ایک اشارے پر ڈیاز کو موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے مگر میں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس نے جو کچھ کیا، وہ میرے بیٹے کی ذاتی توہین ہے۔ اس کا انتقام میرے بیٹے کو ذاتی طور پر لینا ہوگا۔"

میں نے کچھ بے چینی سے پہلو بدلا مگر بولا نہیں، خاموشی سے منتظر رہا۔

"لغل برادرز کے تمام ممبر اس توہین سے واقف ہیں اور میرے بیٹے کے ہاتھوں ڈیاز کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ بہت صابر لوگ ہیں۔ وہ صبر کر رہے ہیں مگر رفتہ رفتہ ان کا ضبط جواب دیتا جا رہا ہے۔ ڈیاز جانتا ہے کہ ٹیوٹو کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ ٹیوٹو اپنے دادا کی طرح ہے جس کا عقیدہ تھا کہ زندگی خدا کی امانت ہے اور خدا کے علاوہ کسی کو اسے ضائع کرنے کا حق نہیں۔ ٹیوٹو بھی اس عقیدے پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ ہے وہ ذہنی دیوار یا رکاوٹ جس کا تم نے ذکر کیا ہے مگر انتقام ہماری روایات کا ایک حصہ ہے۔ میرے لوگ اس طرح نہیں سوچتے جس طرح ٹیوٹو سوچتا ہے۔ اگر اس نے ڈیاز کو ہلاک نہیں کیا تو ساونتو کا نام خاک میں مل جائے گا۔ میں چیف نہیں رہوں گا اور اب مسٹر بینسن شاید تم میری مشکل سمجھ سکو۔"

"میں نہیں جانتا کہ تم مجھے یہ سب کچھ کیوں بتا رہے ہو۔" میں نے جواب دیا۔ "میں نے تمہاری رقم واپس کر دی جس کے بعد میں ہر ذمے داری سے آزاد ہو گیا۔" میں کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ "میں اب مزید تمہاری کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔"

"کچھ دیر اور صبر سے کام لو۔" ساونتو نے میرے بازو پر ہاتھ رکھ دیا اور پکارا۔ "ریمنڈو۔"

ریمنڈو ایک عجیب طرح کا آلہ لیے برآمدے میں آیا۔ وہ لوہے کا بنا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف لکڑی کا دستہ لگا تھا اور دوسری جانب سے وہ آگ کے انگارے کی طرح دہک رہا تھا۔

"ذرا مسٹر بینسن کو ریڈ ڈریگون کے داغنے کے آلے کا مظاہرہ دکھاؤ۔" ساونتو نے کہا۔

ریمنڈو نے لوہے کا وہ دہکتا ہوا آلہ برآمدے کے ایک لکڑی کے ستون پر رکھ کر دبایا۔ میں نے لکڑی سے دھواں اٹھتے دیکھا۔ چند لمحے بعد ریمنڈو نے آلہ ہٹا لیا اور میری طرف دیکھتے ہوئے گھر میں واپس چلا گیا۔

"ذرا دیکھو ریمنڈو نے کیا کیا ہے۔" ساونتو بولا۔ "یہ ریڈ ڈریگون کا علامتی نشان ہے اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔"

میں نے آگے بڑھ کر داغا ہوا نشان دیکھا۔ اس کی لمبائی تقریباً ایک انچ تھی۔ اس میں ایک جانور کی شکل بنی تھی، جس کی دم دوشاخہ تھی اور [illegible] کسی مگرمچھ کی طرح تھا

"یہی وہ نشان ہے [illegible] اس لڑکی [illegible] داغا گیا

تھا جس سے ٹیموٹو شادی کرنا چاہتا تھا۔'' ساونٹو نے بتایا۔
''کیا تم اور تمہارا قبیلہ اتنے جاہل ہیں کہ پولیس میں اس کی رپورٹ نہیں کر سکتے؟'' میں نے پوچھا۔
''ہاں.....اس کا تعلق ذاتیات سے ہے۔''
''کیا وہ لڑکی بھی ایسا ہی سوچتی تھی؟''
''بات لڑکی کی نہیں توہین کی ہے۔''
''اس لڑکی کا کیا بنا؟''
''زیادہ تجسس مت کرو۔ بیٹھ جاؤ۔''
''میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔''
''تم اس میں ملوث ہو چکے ہو۔'' ساونٹو نے مجھے گھورا۔
''مجھے اپنی بات ختم کرنے دو۔ بیٹھ جاؤ۔'' میں بیٹھ گیا۔
''میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تمہاری سمجھ میں یہ بات آ گئی ہوگی کہ مجھے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ ٹیموٹو وہ کچھ نہیں کر سکتا جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے پھر میں نے تمہارے بارے میں سنا۔ ایک فرسٹ کلاس نشانہ باز۔ ایک ایسا آدمی جس نے جنگلوں میں تین سال تک اسنائپر کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں اور ایک اسنائپر قانون کی طرف سے اجازت یافتہ قاتل ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ جس آدمی کی مجھے تلاش ہے وہ تم ہو۔ چنانچہ میں نے یہ خبر پھیلا دی کہ ٹیموٹو نشانہ بازی سیکھ رہا ہے۔ اس خبر نے میرے لوگوں کو خوش کر دیا مگر ڈیاز احمق نہیں ہے۔ وہ جانتا ہے.....جس کا مجھے پوری طرح شبہ ہے کہ کوئی شخص ٹیموٹو کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا مگر یہ بات میرے لوگ نہیں جانتے اور اسی کی اہمیت ہے۔''
''مگر انہیں اب معلوم ہو جائے گا۔'' میں نے کہا۔
''اگر میری سوچ درست ہے تو انہیں اب بھی معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ مسٹر بینسن، تم میرے بیٹے کی نیابت کرو گے۔ تم ڈیاز کو ہلاک کرو گے۔''
میں دیر تک اسے خاموش بیٹھا گھورتا رہا۔ میرے جسم میں سردی کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔
''تمہاری سوچ غلط ہے۔'' آخر میں بولا۔
''مسٹر بینسن، یہ بات میرے، ٹیموٹو کے اور میری تنظیم کے لیے بہت اہم ہے۔ یہ بات نہیں کہ مجھے جو اقتدار حاصل ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔ اگر کوئی میری جگہ لینے والا ہوگا تو مجھے جانا ہوگا مگر ایسا کوئی نہیں ہے۔ میں ڈھائی لاکھ کسانوں کے حقوق اور مفادات کی نمائندگی کرتا ہوں۔ میری جدوجہد کے نتیجے میں اب وہ فاقہ کشی سے نہیں مرتے لیکن اب بھی کرنے کے لیے بہت کچھ باقی ہے۔

میں''
''تمہاری سوچ درست نہیں ہے۔'' میں نے بات کاٹی۔
''میں اب تمہیں اپنے بیٹے کی جگہ لینے کے لیے دو لاکھ ڈالر پیش کر رہا ہوں۔'' ساونٹو کی بات جاری تھی۔ ''اچھی طرح سوچو مسٹر بینسن۔ تم اب تک کتنے آدمیوں کو بڑی بے رحمی سے ہلاک کر چکے ہو..... بیاسی..... ایک اور زندگی تمہارے لیے کیا حقیقت رکھتی ہے۔''
''میں ایک فوجی تھا اور ایک فوجی کو مارنا ہی پڑتا ہے مگر اب میں آرمی میں نہیں ہوں اور یہ کام نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ تمہارے بیٹے کی سوچ صحیح ہے۔ یہ بات از خود تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو میرے کہنے سے سمجھ لو۔''
میں اٹھ کر مکان کی لابی میں داخل ہوا۔ ریمنڈو ایک کھلے دروازے کے پاس دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ کھلے دروازے سے میں کارلو کو بھی دیکھ رہا تھا جو ایک میز پر بیٹھا دانت کرید رہا تھا۔
''مجھے اپنی کار کی چابی چاہیے۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ میں اس پر حملہ کرنے کے لیے تیار تھا، اگرچہ میں جانتا تھا کہ کامیابی کا کوئی چانس نہیں ہے۔ اس نے میری طرف دیکھا اور پھر جیب سے چابی نکال کر میری طرف اچھال دی۔ میں پیچھے ہٹا اور برآمدے کو پار کرنا چاہا۔
''تو تم واپس جا رہے ہو؟'' ساونٹو نے پوچھا۔ میں نے اسے نظر انداز کر دیا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔
''اگر تم اپنی بیوی کے پاس جا رہے ہو مسٹر بینسن تو جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔'' ساونٹو بولا۔ ''وہ وہاں نہیں ہوگی۔''
میں نے اس کے الفاظ واضح طور پر سنے۔ ایک لمحے کے لیے میں کھڑا رہ گیا مگر میں برآمدے میں واپس آنے پر مجبور تھا۔

☆☆☆

ساونٹو میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ ریمنڈو اور کارلو برآمدے میں آ گئے تھے۔
''مجھے افسوس ہے مسٹر بینسن۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''لیکن مجھے ڈھائی لاکھ کسانوں کے مفاد کا خیال رکھنا ہے جو زندہ رہنے کے لیے کشمکش کر رہے ہیں۔''
''یہ ادھر ادھر کی باتیں ختم کرو۔'' میں بولا۔ ''اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ وہ وہاں نہیں ہوگی۔''
''تمہاری بیوی اب میری حفاظت میں ہے مگر گھبراؤ

نہیں، وہ بالکل ٹھیک ہے۔''

میں دیر تک اس کی سانپ جیسی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر افسردگی کا تاثر ضرور تھا مگر آنکھوں میں کوئی ہمدردی نہیں تھی۔

''تم نے اسے اغوا کر لیا ہے؟'' میں نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

''میں یہ کہنا زیادہ پسند کروں گا کہ وہ بطور یرغمال ہمارے پاس ہے۔''

مجھے خبردار کر دیا گیا تھا۔ ریمنڈو نے بتایا تھا کہ میں ناکام رہا تو ذاتی مصیبت میں پھنس جاؤں گا۔ تب میں نے اسے خالی دھمکی خیال کیا تھا مگر اب کچھ اور سمجھنے پر مجبور تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ سادنٹو کے منہ پر ایک گھونسا رسید کروں۔ ریمنڈو پر حملہ کر دوں اور کارلو پر جھپٹ پڑوں مگر یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا تھا۔

''وہ کہاں ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''بیٹھ جاؤ مسٹر ہینسن۔'' سادنٹو نے کہا۔ ''میں اس حوصلے کی تعریف کرتا ہوں جس سے تم اس وقت کام لے رہے ہو۔ مجھے تم سے جھگڑے کی توقع تھی۔ اگر کسی نے میری بیوی کو اغوا کر لیا ہوتا تو میں خود کو کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔ میں کوئی احمقانہ حرکت کر بیٹھتا مگر میں لاطینی امریکن ہوں۔ میرا خون بڑی جلدی جوش میں آ جاتا ہے لیکن تم ایک فوجی رہے ہو۔ نظم و ضبط کے پابند۔ تم جانتے ہو کہ مار پیٹ سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تم نے اپنے آپ کو سمجھایا کہ اگر تم پرسکون رہو گے اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں توجہ سے سنو گے تو زیادہ آسانی سے کوئی فیصلہ کر سکو گے۔ بیٹھ جاؤ مسٹر ہینسن اور میری تجویز غور سے سنو۔ اس کے بعد فیصلہ کر سکو گے کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ اول یہ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں کرو یا مجھے شکست دینے کی کوشش کرو۔ تمہیں انتخاب کی آزادی ہے مگر ترپ کا پتا میرے ہاتھ میں ہے۔ تمہیں اپنی بیوی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک عورت اس کی خدمت کے لیے موجود ہے۔ اس کی نئی رہائش گاہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو تم نے اسے فراہم کی تھی۔ اسے جس چیز کی ضرورت ہوگی مل جائے گی۔ بس وہ آزاد نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں بیٹھ گیا۔ ''کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟''

سادنٹو نے ریمنڈو اور کارلو کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا۔ وہ دونوں کمرے میں واپس چلے گئے۔

''مسٹر ہینسن چونکہ تم ایک ماہر نشانہ باز ہو اس لیے میں نے ٹیموٹو کی نیابت کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے۔'' سادنٹو نے کہا۔ ''ہلاکت کی کارروائی اس طرح انجام دی جائے گی کہ میری تنظیم اور ریڈ ڈریگون کے ممبر یہ سمجھیں گے کہ گولی میرے بیٹے نے چلائی تھی۔ یہ بات کہ ایسا کس طرح کیا جائے، میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ تمہارے پاس پانچ دن ہیں۔ تم ریمنڈو اور کارلو سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتے ہو۔ پیسے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس مہم کو کامیاب کرنے کے لیے جو خرچ کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ جب ڈیاز مارا جائے گا تو میں تمہیں دو لاکھ ڈالر دے دوں گا۔''

''فرض کرو میں تم سے کہوں جہنم میں جاؤ...... تب؟'' میں نے کچھ دیر کے بعد پوچھا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے۔ مجھے اس کا یقین ہے اور یقین اس لیے ہے کہ میں آدمی کو پرکھنے میں غلطی نہیں کرتا۔ میں جانتا ہوں تم اپنی بیوی سے محبت کرتے ہو۔''

''میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں کہ اگر میں تمہاری بات نہ مانوں تو تم لوسی کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟'' میں نے کہا۔

''ذرا اس ریڈ ڈریگون کے نشان کو دیکھو۔'' سادنٹو نے کہا۔ ''میں تمہاری بیوی کو واپس کر دوں گا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تو اس کا چہرہ بھی اس نشان سے داغ دیا جائے گا۔''

میں نے میز سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر ایک سگریٹ نکالا اور سلگا کر کش لگانے لگا۔

''تم لٹل برادرز کے چیف ہو اور ڈھائی لاکھ کسانوں کے مفاد کا خیال رکھتے ہو۔'' میں نے کہا۔ ''تمہارا کہنا ہے کہ تم ان کے باپ کی طرح ہو۔ اور تمہارا کہنا ہے کہ چونکہ تم بوڑھے ہوتے جا رہے ہو اس لیے ان کے چیف رہنا نہیں چاہتے مگر رہنے پر مجبور ہو کیونکہ تمہیں کوئی قابل آدمی ان کی رہنمائی کے لیے نہیں مل رہا ہے۔ اس بہانے کی آڑ لے کر تم بلیک میلر بن گئے۔ ایک ایسے بزدل اور کمزور بیٹے کو بچانے کی فکر کرنے لگے جسے خود اپنے بچاؤ کی کوئی فکر نہیں ہے...... اور تم نے ایک لڑکی کو اغوا کر لیا جس نے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا...... اور دھمکا رہے ہو کہ اگر تمہاری بات نہیں مانی گئی تو اس تنظیم کے نشان سے داغ دو گے جس کے خلاف تم لڑ رہے ہو۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اگر تمہارے آدمیوں کو یہ بات معلوم ہو گئی تو وہ کیا سوچیں گے کہ تم کس قسم کے درندے ہو۔''

''بولتے رہو۔'' سادنٹو کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ ''دل کی

پھر اس نکال لینا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔''
اور تب مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں کچھ بھی کہوں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
''او کے۔'' آخر میں بولا۔ ''میں تمہارے لیے اسے ہلاک کر دوں گا مگر مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس جال میں اس لیے پھنس گیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ دولت کی بہت اہمیت ہے۔ دولت کی اہمیت ضرور ہے مگر تمہاری جیسی دولت کی نہیں۔ میں ڈیاز کو اس لیے ہلاک کروں گا کیونکہ میں اپنی بیوی کی واپسی چاہتا ہوں۔''
''دولت خواہ کسی قسم کی ہو اہم ہوتی ہے۔'' ساونٹو نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''دولت کے بارے میں کوئی فیصلہ جلدی میں مت کرو۔ دو لاکھ ڈالر تمہاری زندگی بدل کر رکھ دیں گے۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔ ''یہ رقم تمہاری منتظر ہو گی۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے اور میں یہ کام تمہارے ہاتھوں میں چھوڑ رہا ہوں۔''
''ٹھیک ہے۔''
''بہت خوب۔ میں نے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری بیوی خیریت سے رہے گی۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو اور اسے صحت و سلامتی کے ساتھ تمہیں واپس کر دیا جائے گا۔ تم ریمنڈ و پر بھروسا کر سکتے ہو۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔''
وہ سیڑھیوں سے اترا۔ اس کی کیڈیلاک اور چمپنزی کی صورت والا ڈرائیور موجود تھے۔ وہ کار میں بیٹھا اور کار روانہ ہو گئی۔ میں جاتی ہوئی کار کو دیکھ رہا تھا کہ ریمنڈو اندر سے نکلا۔ وہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جو ساونٹو نے خالی کی تھی۔ اس نے میز سے میرا سگریٹ کا پیکٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر رک گیا۔
''کیا میں ایک سگریٹ لے سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔ میں پھٹ پڑنے کے قریب تھا مگر ضبط کیا۔
''پینا چاہتے ہو تو اپنا سگریٹ پیو۔'' میں ناگواری سے بولا۔ ''میرے پیکٹ کو ہاتھ مت لگاؤ۔''
وہ اٹھا۔ گھر میں گیا۔ تھوڑی دیر میں واپس آیا تو سگریٹ پی رہا تھا۔ وہ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔
''مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟'' آخر اس نے پوچھا۔
''کیا مطلب؟''
وہ سیڑھیوں سے اترا اور سگریٹ کا ٹوٹا ایک طرف پھینک دیا۔
''آؤ جوان۔'' وہ بولا۔ ''دو دو ہاتھ ہو جائیں۔''
میں بھی یہی چاہتا تھا۔ میں کسی چہرے پر گھونسے برسانا چاہتا تھا۔ لوسی میرے ذہن پر حاوی تھی۔ میں لڑ بھڑ کر اس جال سے نکلنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنی قمیص اتار کر ایک طرف رکھ دی اور اس کی طرف بڑھا۔ وہ بہت تیز اور پھرتیلا تھا۔ میرے سر کے ایک جانب چھچھلتا ہوا ہاتھ لگا جس نے مجھے خبردار کر دیا کہ وہ پنچ مار سکتا ہے۔ میں نے ہاتھ چلایا مگر اس کا سر وہاں نہیں تھا۔ مجھے دانتوں پر ایک گھونسا برداشت کرنا پڑا جس نے میرا توازن خراب کر دیا۔ وہ واقعی بہت پھرتیلا تھا اور میرے چاروں طرف حرکت کر رہا تھا۔ میں نے اس کے دو پنچ اور برداشت کیے۔ ایک گھونسے نے میری سیدھی آنکھ کے نیچے کی کھال پھاڑ دی۔ دوسرا گال پر لگا۔ تب میں نے سیدھے ہاتھ کا گھونسا چلایا۔ اس گھونسے میں میری تمام طاقت اور نفرت بھری تھی۔ وہ اس کے جبڑے پر لگا۔ وہ نیچے گرا۔ میں نے اس کی آنکھیں اوپر چڑھتے دیکھیں۔ میں اس کے سر پر کھڑا امکا لہرا رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں، پلکیں جھپکائیں اور زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس کے پیروں میں اتنی جان نہیں تھی۔ وہ لڑکھڑا کر بیٹھ گیا۔ اس گھونسے نے جو میں نے اسے مارا تھا میرا بیشتر ابال ٹھنڈا کر دیا تھا۔
''ختم کرو۔'' میں بولا۔
''اگر مقابلہ جاری رکھنا چاہتے ہو تو آؤ۔'' اس نے پھر اٹھنے کی کوشش کی اور گھٹنوں کے بل گر گیا۔ میری طرف دیکھا۔ ''کیا تمہارا غبار نکل گیا جوان؟''
میں اسے سہارا دے کر برآمدے میں لایا۔ وہ ایک کرسی پر لڑھک گیا۔ میری کٹی ہوئی جلد سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے جیب سے رومال نکال کر چوٹ پر رکھ لیا۔ کچھ دیر کے بعد خون رک گیا۔ میں نے ایک سگریٹ سلگایا اور پیکٹ اسے پیش کیا۔
''اگر تمہیں کسی سے نفرت کرنا ہی ہے۔'' وہ بولا۔ ''تو میں چاہتا ہوں کہ میرے بجائے کارلو سے نفرت کرو۔''
اس وقت کارلو بھی آ گیا وہ وھسکی کے دو گلاس لایا تھا۔
''تمہارا پنچ بہت اچھا تھا مسٹر بینسن۔'' کارلو نے کہا۔ ''کیا تم مجھے بھی پنچ مارنا چاہتے ہو؟''
''ضرور مسٹر بینسن۔'' ریمنڈو بولا۔ ''اسے بھی پنچ مارو۔ یہ اسے پسند کرتا ہے میں نہیں کرتا۔ سنو جوان...... ہمیں ایک کام انجام دینا ہے لیکن اگر تم اب بھی غصے سے بھرے ہو تو ہم اسے پورا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس سے کچھ مدد ملتی ہو تو کارلو سے بھی دو ہاتھ کر لو۔''
میں نے لکڑی کے ستون پر داغے ہوئے نشان کو دیکھا۔

یہ وقت اپنی توانائی اشتعال میں ضائع کرنے کا نہیں تھا۔ میں پُرسکون رہ کر ہی لوسی کی آزادی کے لیے کچھ کر سکتا تھا۔

''میرا اندازہ ہے کہ ساونٹو کے ذہن میں کوئی پلان ہے۔'' میں نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اور وہ چاہتا ہے کہ اسے مزید بہتر بنا کر اس پر عمل کروں۔''

''ہاں کم و بیش ایسا ہی ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''اور وہ پلان کیا ہے؟''

''ڈیاز 27 ستمبر کو سوا دس بجے رات پیراڈائز سٹی ائرپورٹ پہنچے گا۔ وہ چار باڈی گارڈز کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔ ائرپورٹ پر ایک کار اس کے استقبال کے لیے موجود ہو گی۔ وہ اور اس کے باڈی گارڈز ہائی وے نمبر "1" سے گزریں گے۔ میرے پاس اس کے راستے کا نقشہ موجود ہے۔ وہ گیارہ بج کر بیس منٹ پر ولنگٹن اسٹیٹ پہنچے گا۔ میرے پاس اس گھر اور آس پاس کی زمین کا نقشہ بھی ہے۔ وہ وہاں تین دن قیام کرے گا پھر واپس چلا جائے گا۔ مسٹر ساونٹو چاہتے ہیں کہ اسے یہیں ہلاک کیا جائے' اس کے اپنے علاقے میں نہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس یہ کام کرنے کے لیے تین دن اور دو راتیں ہیں۔''

''ولنگٹن اسٹیٹ۔ یہ کونسی جگہ ہے؟''

''یہاں اس کی نئی گرل فرینڈ رہتی ہے۔'' ریمنڈو نے بتایا۔ ''نینسی ولنگٹن۔ تم نے اس کا نام تو سنا ہوگا؟''

''تمہارا مطلب ہے کہ ایڈورڈ ولنگٹن کی بیوی؟''

''ہاں۔ وہی۔''

ایڈورڈ ولنگٹن نیشنل کمپیوٹرز کا پریذیڈنٹ تھا۔ اس کے بارے میں مسلسل خبریں آتی رہتی تھیں۔ صدر امریکا سے ہاتھ ملاتے ہوئے ..... اپنے شاندار فضائی جہاز پر چڑھتے ہوئے ..... رولس رائس کار میں بیٹھتے ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ وہ پینسٹھ سال کا ایک موٹا اور طویل قامت آدمی تھا۔ تین بار شادی کر چکا تھا۔ چوتھی شادی تقریباً ایک سال قبل اٹھارہ سالہ ماڈل گرل سے کی تھی۔ اس شادی پر بڑی سنسنی پھیلی تھی۔ تب میں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی مگر بات اتنی عجیب تھی کہ مجھے یاد رہ گئی۔

''کیا تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ ڈیاز کی نئی گرل فرینڈ ولنگٹن کی بیوی ہے؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں۔ ان دونوں کی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب ولنگٹن اسے ایک کاروباری دورے پر کاراکاس لے گیا تھا۔ جب وہ دولت کمانے میں لگا تھا اس وقت ڈیاز اس کی بیوی کو سیر و تفریح کرا رہا تھا۔ اب ولنگٹن 26 ستمبر سے 30 ستمبر تک پیرس جا رہا ہے۔ بڑا مکان بند کر دیا گیا ہے اور نینسی اپنے شوہر کی واپسی تک بہ ظاہر اسپینش ہوٹل میں رہے گی مگر حقیقت میں اسٹیٹ میں ایک بنگلہ ہے جہاں مہمان ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ ڈیاز کے ساتھ اس بنگلے میں رہے گی۔''

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟''

''نینسی کی ایک نیگرو خادمہ ہم سے ملی ہوئی ہے۔'' ریمنڈو مسکرایا۔ ''وہ بنگلے میں نینسی کے ساتھ رہے گی۔ اس نے ہمیں پورا پروگرام بتا دیا ہے۔''

''ذرا مجھے اسٹیٹ کا نقشہ دکھاؤ۔''

''اپنا وقت ضائع مت کرو۔ میں خود بنگلے کو جا کر چیک کر چکا ہوں۔ اگر ڈیاز بنگلے میں اکیلا رہتا تو ہمارے لیے کوئی پرابلم نہ ہوتی مگر اس کے ساتھ چار باڈی گارڈز بھی ہوں گے۔ وہ مسلسل گشت کرتے رہیں گے۔'' ریمنڈو باتیں کر رہا تھا تو کارلو ایک پلیٹ میں سینڈوچ لے آیا تھا۔ ''کچھ کھالو جوان اور تمہیں اپنی بیوی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب مسٹر ساونٹو یہ کہیں کہ کوئی خیریت سے ہے تو تمہیں یقین کر لینا چاہیے۔''

''میں اس سے فون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ریمنڈو ہچکچایا۔ ''ممکن ہے وہ خیریت سے ہو لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی۔ اگر ساونٹو چاہتا ہے کہ میں یہ کام انجام دوں تو میرا لوسی سے بات کرنا ضروری ہے۔''

''اچھی بات ہے مگر مسٹر ساونٹو کو مت بتانا۔''

وہ بنگلے میں گیا اور پانچ منٹ بعد آ کر بتایا کہ لوسی لائن پر موجود ہے۔ میں نشست گاہ میں گیا اور ریسیور اٹھا لیا۔

''لوسی۔'' میں نے کہا۔

''اوہ ہینسن .....''

''تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہاں مگر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''اس کی فکر مت کرو۔ تمہارا خیال تو رکھا جا رہا ہے؟''

''ہاں مگر مجھے معلوم تو ہونا چاہیے کہ.....''

''پریشان مت ہو۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ چند روز بعد میں تمہارے ساتھ ہوں گا بس.....'' میں نے دوسری طرف کلک کی آواز سنی اور رابطہ ٹوٹ گیا۔

بہرحال مجھے کم سے کم یہ اطمینان تو ہو گیا کہ وہ خیریت سے ہے۔ وہ بے شک خوف زدہ تھی مگر میری بات سے اسے کچھ اطمینان تو ہو گیا ہوگا۔ میں نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ میں واپس برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ ریمنڈو بھی آ گیا۔ ہم سینڈوچز کھانے لگے۔

’’اگر میں اسے اسٹیٹ پر ہلاک نہیں کرسکا تو یہ موقع اور کہاں ملے گا؟‘‘ میں نے پوچھا۔

’’دس منٹ کے اندر تم خود دیکھ لو گے۔‘‘ ریمنڈو نے جواب دیا۔ ’’ملل برادرز ایک گواہ بھیج رہے ہیں جس کو یہ یقین دلانا ضروری ہے کہ ٹیموٹو نے ہی ڈیاز کو شوٹ کیا ہے۔‘‘

’’وہ گواہ کون ہوگا؟‘‘

’’فرنانڈو لوپز۔ وہ تنظیم کا ایک سربرآوردہ آدمی ہے اور ساونٹو سے نفرت کرتا ہے۔ اسے یقین ہے کہ ٹیموٹو میں ڈیاز کو ہلاک کرنے کا حوصلہ نہیں اور یہ تمہاری ذمے داری ہوگی کہ اسے یقین دلا دو۔‘‘

’’اگر ٹیموٹو کے نشانہ لگاتے وقت وہ بھی موجود ہوگا تو ہمیں اس کام سے دست بردار ہوجانا چاہیے۔‘‘ میں نے کہا۔

’’مسٹر ساونٹو بھی موجود ہوں گے اور وہ اسے ٹیموٹو کے سر پر کھڑا نہیں ہونے دیں گے۔‘‘ ریمنڈو نے بتایا۔ ’’لیکن ہمیں کوئی ترکیب ضرور سوچنا ہے۔‘‘

’’تم اس معاملے میں کیوں شامل ہورہے ہو؟‘‘ میں نے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔ ’’جانتے تو ہوگے کہ اس طرح تم اعانتِ جرم کے مرتکب ٹھہرو گے۔‘‘

’’میں اسے اس طرح نہیں دیکھتا۔ بچپن سے اب تک مسٹر ساونٹو نے میرے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ہے۔ میں ان کا احسان مند ہوں۔ یہ کام ہر صورت میں ہونا چاہیے جوان۔‘‘

’’ہاں.... ورنہ دوسری صورت میں میری بیوی کو داغ دیا جائے گا۔‘‘

’’یہ کام ہوگیا تو تمہیں بہت بڑی رقم ملے گی۔ دولت مند بن جاؤ گے۔ ساونٹو اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ اگر تمہاری بیوی کو داغا گیا تو اس کی ذمے داری تمہارے سر ہوگی۔‘‘

’’وہ ضرور داغے گا؟‘‘ میں نے ڈوبتے ہوئے دل سے پوچھا۔

’’ہاں، اس میں کوئی شبہ نہیں۔‘‘ ریمنڈو نے جواب دیا۔

اس نے اپنی گھڑی دیکھی اور اٹھ کر گھر میں چلا گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دو دوربینیں تھیں۔ ایک اس نے مجھے دے دی اور میرے قریب بیٹھ گیا۔

’’یہ تمہارے سامنے جو سمندر ہے۔‘‘ اس نے کہا۔ ’’یہ ونگٹن کے پرائیویٹ بیچ کا ایک حصہ ہے۔ خوردبین سے اس سمندر کو دیکھو اور تصور کرو کہ تم شوٹنگ کے لیے تیار رہو۔‘‘

میں نے دوربین اٹھائی۔ اسی وقت ایک طاقتور موٹر بوٹ کے انجن کی آواز آئی۔ میں نے دوربین کے شیشے ٹھیک کیے۔ وہ بہت طاقتور تھے۔ منظر ایک دم اتنے قریب آگیا کہ جیسے میں اسے ہاتھ بڑھا کر چھولوں گا۔ میں موٹر بوٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک موٹی سی نیگرو عورت وہیل سنبھالے بیٹھی تھی۔ بوٹ سے ایک رسی بندھی تھی جس کے دوسرے سرے پر ایک حسین لڑکی پانی کی سطح پر تیر رہی تھی۔ میں نے خادمہ کے چہرے سے دوربین ہٹا کر اس پر مرتکز کردی۔ وہ بالکل عریاں تھی اور قہقہے لگاتے ہوئے پانی کی سطح پر بار بار اچھل رہی تھی، کود رہی تھی۔ وہ تقریباً پندرہ منٹ تک سمندر پر اسکیٹنگ کرتی رہی پھر موٹر بوٹ واپس گھومی اور نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ فوراً ہی موٹر بوٹ کے انجن کی آواز آنا بھی بند ہوگئی۔

’’یہ وہی تھی۔‘‘ ریمنڈو نے اپنی دوربین رکھتے ہوئے کہا۔ ’’ہر روز اسی وقت وہ اسکیٹنگ کرنے آتی ہے۔ ڈیاز بہت ماہر اسکیٹنگ کرنے والا ہے اور یہ بات تقریباً یقینی ہے کہ وہ بھی نینسی کے ساتھ اسکیٹنگ کرے گا۔ وہ ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیا تم اسے یہاں سے نشانہ بنا سکتے ہو؟‘‘

میں نے سوچا۔ ٹارگٹ تیزی سے حرکت میں ہوگا اور متواتر اپنا رخ بدل رہا ہوگا۔ مجھے ٹیلی اسکوپ کا خیال آیا۔ اس کی مدد سے یہ کوئی ناممکن نشانہ نہیں تھا مگر مشکل ضرور تھا پھر مجھے خیال آیا کہ اگر نشانہ خطا گیا تب کیا ہوگا۔ میں ویتنام کے جنگل میں اس سے کہیں زیادہ مشکل نشانے لگا چکا تھا مگر یہ تین سال پہلے کی بات تھی۔

’’پچھتر فیصدی کامیابی کا امکان ہے۔‘‘ میں نے جواب دیا۔ ’’کیا وہ کل بھی آئے گی؟‘‘

’’ہاں ہر روز اسی وقت۔‘‘

’’میں ایک بار اسے ٹیلی اسکوپ سے دیکھ لوں تب زیادہ یقین سے بتا سکوں گا۔‘‘ میں کھڑا ہوگیا۔ ’’میں ٹیموٹو کی رائفل لانے واپس جارہا ہوں۔‘‘

’’کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں جوان؟‘‘ ریمنڈو نے پوچھا۔

’’میں بھاگ نہیں جاؤں گا۔‘‘

’’ٹھیک ہے.... جاؤ۔‘‘

مجھے اس جگہ جسے میں اپنا گھر کہتا تھا واپس پہنچنے میں پینتیس منٹ لگے۔ راستے میں مجھے برابر لوسی کا خیال آتا رہا۔ اسے واپس پانے کے لیے مجھے ایک آدمی کو ہلاک کرنا تھا لیکن میرے نزدیک ڈیاز کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ وہ اپنے

آپ کو ایک درندہ ثابت کر چکا تھا۔ اس نے ایک لڑکی کی عزت لوٹی تھی اور اس کے چہرے کو داغا تھا۔ ایک ایسی لڑکی جو لوسی ہی کی طرح بے ضرر تھی۔

میں اس کچی سڑک پر پہنچا جو بنگلے تک جاتی تھی تب میں نے ایک سرخ اور نیلی بیوک کو کھڑے دیکھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ بیوک پولیس ہیڈ کوارٹر کے ڈیٹیکٹیو لپسکی کی ہے۔

☆☆☆

بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ میں کار سے اترا۔ چاروں طرف دیکھا۔ لپسکی کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ بنگلے کا بیرونی دروازہ کھلا تھا۔ میں نشست گاہ میں داخل ہوا۔ میز پر کھانے کے برتن رکھے تھے۔ میں کچن میں گیا۔ چولہے پر فرائی پین تھا جس میں گوشت کے پارچے تھے۔ کچھ اور کھانے پینے کی چیزیں بھی نظر آرہی تھیں۔ بیڈروم میں گیا وہ اسی حالت میں تھا جیسا چھوڑ کر گیا تھا۔ میں نے لوسی کی الماری دیکھی۔ اس کے تمام کپڑے موجود تھے۔ کوئی چیز غائب نہیں تھی۔ مجھے بڑی شدت سے تنہائی کا احساس ہو رہا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میرے آنے پر لوسی مجھے خوش آمدید کہنے کے لیے موجود نہیں تھی۔ میں بنگلے سے نکل کر شوٹنگ گیلری میں گیا۔ میرا خیال تھا کہ لپسکی وہیں ہوگا۔ میرا خیال درست تھا۔ اس کی سرد مجسس نظریں میری نگاہوں سے ملیں۔

''او ہیلو!'' وہ بولا۔ ''میں تو تمہاری تلاش کے لیے خطرے کا الارم بجانے والا تھا۔''

''خطرے کا الارم...... کیا مطلب ہے تمہارا؟'' میں بڑی مشکل سے اس کی نظروں کا مقابلہ کر رہا تھا۔

''مجھے یہ جگہ بالکل خالی ملی اور میں نے سوچا کہ کوئی گڑبڑ نہ ہو۔''

''کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر تمہارا آنا کیسے ہوا؟''

''میں ادھر سے گزر رہا تھا۔ میری والدہ ایک قسم کی چٹنی بناتی تھیں۔ مسز بینسن نے اس کی ترکیب پوچھی تھی۔ وہ بتانے آیا تھا۔ وہ ہیں کہاں؟''

مجھے یقین تھا کہ وہ بنگلے میں ضرور گیا ہوگا۔ میز پر کھانے کے برتن اور کچن میں کھانے کی تیاری ضرور دیکھی ہوگی۔

''میں ابھی اسے چھوڑ کر آیا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اس کی ایک سہیلی بیمار ہے۔ ہمیں ایک ایمرجنسی کال ملی تھی۔''

''یہ تو بہت برا ہوا۔'' لپسکی نے سر ہلایا۔ ''میں یہاں آیا اور چاروں طرف دیکھا تو بالکل میری کلیسٹی کا سا ماحول نظر آیا۔''

''کس کا ماحول؟'' میں نے تعجب سے پوچھا۔

''میری کلیسٹی۔ ایک بحری جہاز تھا جو سمندر میں سنسان نظر آیا تھا۔'' لپسکی نے بتایا۔ ''میزوں پر کھانا چنا ہوا تھا مگر کوئی ایک بھی فرد جہاز پر نہیں تھا۔ میں ریڈرز ڈائجسٹ خریدتا ہوں۔ اس میں ایسے واقعات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جب یہاں پہنچا تو دیکھا بیرونی دروازہ کھلا ہے، میز پر کھانے کے برتن رکھے ہیں، چولہے پر کھانا پک رہا ہے مگر کوئی ایک بھی متنفس موجود نہیں۔ میں فکرمند ہوگیا۔''

''جیسا میں نے بتایا ہمیں ایک ایمرجنسی فون ملا تھا چنانچہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دوڑ پڑے۔''

''تمہاری بیوی کی کوئی سہیلی بیمار ہے؟''

''جی ہاں۔'' میں نے کہا۔ اس نے مجھے غور سے دیکھا۔

''پھر جیتا کون؟''

''کیا کہا؟''

''لڑائی کس بارے میں تھی۔'' لپسکی نے پوچھا۔ میں چہرے پر گھونسوں کے نشان اور آنکھ کے نیچے پھٹی کھال کو بھول گیا تھا۔

''کچھ نہیں۔ کسی سے تکرار ہوگئی تھی۔ کبھی کبھی میں اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ پاتا۔''

''خاصی سنگین تکرار ہوگی۔'' لپسکی نے سر کھجایا۔ ''تمہارا فون کام نہیں کر رہا ہے۔ کیا بات ہے؟''

''اچھا۔'' میں نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے جیب میں سگریٹ کا پیکٹ ٹٹولا مگر فوراً ہی ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس طرح کی حرکت ایک پولیس آفیسر کو یہ بتاتی ہے کہ وہ تمہیں نروس کر رہا ہے۔ ''کبھی کام کرتا ہے کبھی بیکار ہو جاتا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہوگا کہ جب کوئی شہر سے اتنا دور ہو تو کیا کچھ ہوتا رہتا ہے۔''

''کسی نے تار کاٹ دیے ہیں۔'' میرے منہ میں خشکی دوڑنے لگی۔

''کچھ بچے ہوں گے۔ یہاں کے بچے بہت شرارتی ہیں۔ میں اسے ٹھیک کرا لوں گا۔''

''کیا تم عموماً اسی طرح گھر کا بیرونی دروازہ کھلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو؟''

میں ان سوالات سے جھنجھلا رہا تھا۔ سوچا کہ اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دوں۔

''جب میں اس کی پروا نہیں کرتا تو تم اتنے پریشان کیوں ہو؟'' میں نے تیزی سے کہا۔ لپسکی کے چہرے پر سختی

آ گئی۔

''وہ لوگ جو اتنے بے پروا ہوں پولیس کے لیے دردِ سر پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا تم عموماً مکان کا دروازہ کھلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو؟''

''ہاں شاید۔ ہم یہاں آبادی سے میلوں دور ہیں۔ ہم تو اکثر رات کو کھڑکیاں دروازے بند بھی نہیں کرتے۔''

''اور تم کہہ رہے تھے کہ یہاں کے بچے بہت شرارتی ہیں۔'' وہ بولا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''جب میں نے یہاں کسی کو نہیں دیکھا۔'' لیپسکی نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تو ہر طرف تلاش کیا۔ کیا مسز بینسن اپنے کپڑے وغیرہ لے گئی ہیں۔ میں نے الماری بھی دیکھی تھی اور یہ ہمارا معمول ہوتا ہے... مگر وہاں سے کوئی چیز کم نہیں معلوم ہوتی۔''

''میں تمہاری دلچسپی کے لیے ممنون ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''مگر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا، یہ ایک ایمرجنسی کال تھی۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ میری بیوی کو چند روز قیام کے لیے جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ ساتھ لے گئی ہے۔''

''تمہارا وہ خصوصی شاگرد شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟'' لیپسکی نے کہا۔ موضوع کی اس اچانک تبدیلی نے مجھے الجھا دیا۔

''خصوصی شاگرد؟'' میں نے سوالیہ لہجے میں دہرایا۔

''ہاں وہ دولت مند جو تمہارا تمام تر وقت لے رہا ہے؟''

''ارے وہ۔'' میرے ذہن نے تیزی سے سوچا۔ ''وہ تو کل ہی چھوڑ کر چلا گیا۔''

''اچھا۔'' لیپسکی نے بھویں اچکائیں۔ ''کیا اس کا بھی کوئی دوست بیمار ہو گیا تھا؟''

''ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ بس اس کا دل اکتا گیا۔''

''یہ ریک پر جو رائفل رکھی ہے ویسٹن اینڈ لیز کی ہے؟''

''ہاں۔'' مجھے پسینا آنے لگا تھا اور یہ مجھے پسند نہیں تھا۔ ''میں اسے واپس بھیجوں گا۔''

''وہ اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے گیا؟'' لیپسکی کے تابڑ توڑ سوالات جاری تھے۔ مجھے اسے روکنا ضروری تھا۔

''نہیں لے گیا تو تمہیں اس کی فکر کیوں ہے مسٹر لیپسکی۔'' میں بولا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' لیپسکی مسکرانے لگا مگر فوراً ہی سنجیدہ ہو گیا۔ ''یہ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر۔ وہ کسے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا...... صدر امریکا کو؟''

میں نے ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر بکس میں رکھی چھوڑ دی تھی۔ شاید اس نے بڑی باریکی سے تلاشی لی تھی کہ ان چیزوں کو دیکھ لیا۔ میں نے کسی نہ کسی طرح مصنوعی قہقہہ لگایا۔

''وہ ایسے آلات کا دیوانہ ہے۔'' میں بولا۔ ''تمہیں تو معلوم ہی ہوگا کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس دولت عقل سے زیادہ ہوتی ہے۔ کوئی بھی آلہ دیکھتے ہیں تو خرید لیتے ہیں۔''

''گویا اب تم فارغ ہو گئے ہو۔ نہ بیوی ہے نہ کوئی شاگرد...... کل میں بھی فرصت سے ہوں۔ کیا خیال ہے کل شوٹنگ کے لیے آ جاؤں؟''

یہ آخری بات تھی جس کی میں اجازت دے سکتا تھا۔

''مجھے افسوس ہے مگر میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں گا۔ اس لیے چند روز کے لیے اسکول بند کر رہا ہوں۔'' میں نے جلدی سے کہا۔

''قسمت ہی خراب معلوم ہوتی ہے۔ او کے مگر 29 تاریخ تو طے ہے نا؟''

''ہاں...... مجھے یاد ہے۔''

''یہ بہت اچھی رائفل ہے بلکہ بہترین۔ ساتھ ہی ٹیلی اسکوپ بھی ہے۔'' لیپسکی سوچتے ہوئے بولا۔ ''مجھے حیرت ہے کہ تمہارے شاگرد کا دل پھر بھی اکتا گیا اور اس نے نشانہ بازی سیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔''

''وہ بور ہو گیا تھا۔''

''دولت بھی کتنی عجیب چیز ہے۔ کاش مجھے بھی ایسے ہی بور ہونے کا موقع ملے۔'' لیپسکی نے کہا۔ ''تو تم اپنی بیوی کے پاس جا رہے ہو۔ ویسے وہ گئی کہاں ہے؟'' یہ جملہ بہت سخت اور اچانک تھا، بالکل کسی پھرتیلے باکسر کے پنچ کی طرح...... مگر اب میں بھی ہوشیار ہو گیا تھا۔

''کچھ زیادہ دور نہیں گئی ہے۔'' میں نے ٹال دیا۔ ''اچھا تو مسٹر لیپسکی مجھے بہت سے کام کرنا ہیں۔ اب 29 کو ملاقات ہوگی۔''

''ضرور۔'' لیپسکی کچھ ہچکچایا پھر مجھے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ ''آئندہ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں اچھی طرح بند اور مقفل رکھنا۔ ہم بلا وجہ کوئی پریشانی مول لینا پسند نہیں کرتے۔''

لیپسکی چلا گیا تو میں نے بنگلے میں جا کر پھیلے ہوئے برتن اور چیزیں سمیٹیں۔ پھر ایک بیگ میں کپڑے اور دوسری

ضروری اشیا رکھیں۔ گیلری میں تمام رائفلوں اور ریوالوروں کو بہ حفاظت مقفل کیا۔ بیک اور ٹیموٹو کی رائفل، ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کار میں رکھے۔ کاغذ کی ایک شیٹ لے کر اس پر بڑے بڑے حروف میں لکھ دیا کہ یہ اسکول 28 تاریخ تک کے لیے بند کیا جا رہا ہے۔ پھر اسے لکڑی کے بیرونی گیٹ پر چسپاں کر دیا اور ساونٹو کی طرف روانہ ہو گیا۔

☆☆☆

''میں ساونٹو سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا۔

ہم ابھی کھانا کھا کر بیٹھے تھے۔ کارلو بہت خراب کھانا پکاتا تھا۔ چنانچہ ہم میں سے کسی نے بھی زیادہ نہیں کھایا تھا۔ باہر چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

''جیسا تم کہو جوان؟'' ریمنڈ و نے مجھے دیکھا۔ ''کب کرنا چاہتے ہو؟''

''ابھی... وہ ہے کہاں؟''

''امپیریل ہوٹل میں۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟''

''ہاں۔'' میں نے کہا۔ وہ کچھ حیران سا دکھائی دیا مگر پھر اٹھ کر فاکس ویگن کار کی طرف چل دیا۔

گزشتہ چار گھنٹوں سے ادھر ادھر گھومتے ہوئے میں اس پرابلم کے بارے میں غور کر رہا تھا جسے حل کیے بغیر میں ڈیاز کو نشانہ بنانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر کچھ باتیں ایسی بھی تھیں جو ساونٹو کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی تھیں۔

ہم ہوٹل پہنچے تو وہ بالکنی میں بیٹھا تھا۔

''آؤ مسٹر بینسن! کوئی بات تمہارے ذہن کو پریشان کر رہی ہے؟''

میں کرسی پر بیٹھ گیا اور ریمنڈو بالکنی کے جنگلے سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے ساونٹو کو لیپسکی کی آمد کے بارے میں بتایا۔ وہ غور سے سنتا رہا۔

''یہ پولیس آفیسر بہت چالاک ہے۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''تم نے مجھے ڈیاز کو ہلاک کرنے پر مجبور کر دیا ہے اس لیے مجھے اس سے کئی جھوٹ بولنا پڑے، جنہیں وہ ضرور چیک کرے گا۔ چونکہ تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ قانونی طور پر ٹیموٹو کسی اسلحے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس لیے میں نے اسے ایک دولت مند شاگرد کے بارے میں بتایا جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اب میں نے اپنی بیوی کی بیمار سہیلی کا بہانا بتایا ہے اور اس کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ اگر اس نے یہ باتیں چیک کیں تو میں پریشانی میں پڑ جاؤں گا نا۔''

''مگر وہ چیک ہی کیوں کرے گا؟''

''کیا مجھے ایک ایک بات سمجھانا پڑے گی؟'' میں نے بے تابی سے کہا۔ ''جب میں ڈیاز کو ہلاک کروں گا تو پولیس تحقیقات کرے گی اور میں نے اسے اس وقت شوٹ کیا جب وہ اسکیٹنگ کر رہا ہوگا تب پولیس جلد ہی معلوم کر لے گی کہ اسے ایک طاقتور رائفل سے ہلاک کیا گیا ہے۔ انہیں یہ معلوم کرنے میں بھی دیر نہیں لگے گی کہ رائفل کہاں سے چلائی گئی تھی۔ وہ یہ بھی اندازہ کر لیں گے کہ یہ نشانہ کسی ٹیلی اسکوپ کے بغیر نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ تب لیپسکی کو وہ طاقتور ویسٹن اینڈ لیز رائفل، وہ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر یاد آ جائے گا جو اس نے شوٹنگ گیلری میں دیکھے تھے۔ اسے میرا دولت مند شاگرد یاد آئے گا جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ بھی یاد آ جائے گا کہ میری بیوی کسی بیمار سہیلی کو دیکھنے دوڑی تھی اور اس سہیلی کا بھی کوئی وجود نہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے گا اور پریشان کرنے والے سوالات پوچھنا شروع کر دے گا......''

''یہ جو کچھ تم مجھے بتا رہے ہو، پیش ہی نہیں آئے گا۔'' ساونٹو نے بات کاٹی۔ ''پولیس تحقیقات نہیں کرے گی۔''

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' میں نے اسے گھورا۔

''اس طرح کہ انہیں شوٹنگ کا علم ہی نہیں ہوگا۔ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے۔ تم صحیح صورت حال نہیں سمجھ رہے ہو۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ ڈیاز یہاں ونگٹن کی بیوی کے ساتھ تین دن گزارنے آ رہا ہے تو میں نے دیکھا کہ یہ بہترین موقع ہے۔ نینسی یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ پہلے پولیس اور پھر بعد میں پریس رپورٹر اس سے یہ سوال کریں کہ ڈیاز اس کے بنگلے میں کیا کر رہا تھا۔ ذرا اس کے نقطہ نظر سے صورت حال پر غور کرو کہ وہ اور ڈیاز اسکیٹنگ کر رہے ہیں۔ اچانک پر اسرار طور پر.... کیونکہ تم سائیلنسر لگا کر گولی چلاؤ گے.... ڈیاز گر پڑتا ہے۔ بوٹ رک جاتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ ڈیاز کے سر میں گولی لگی ہے پھر وہ کیا کرے گی؟ بھاگے گی کہ پولیس میں رپورٹ کر سکے۔ نہیں بالکل نہیں۔ وہ نیگرو خادمہ سے کہے گی کہ لاش کہیں سمندر سے دور پھینک دے۔ نیگرو خادمہ صورت حال سنبھال لے گی۔ ہم اس پر پورا اعتماد کر سکتے ہیں۔ اسے اس کے تعاون کی بہت بڑی رقم ادا کی جا رہی ہے۔ لاش کو ڈیاز کے آدمی لے جائیں گے۔ نینسی بہت دولت مند ہے، اسے ڈیاز کے آدمیوں کا منہ بند رکھنے کے لیے معقول رقم دینے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے اور وہ پبلسٹی سے بچنے کے لیے چپ چاپ رقم دے دے گی۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ پولیس کو اس بارے میں کبھی کچھ معلوم نہیں ہو گا۔''

میں خاموش ہوکر سوچنے لگا۔

''یہ بتاؤ شوٹنگ کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے؟''

ساونٹو بولا۔ ''میری تمام دلچسپی شوٹنگ سے ہے۔''

''اگر تمہارے اس گواہ کی موجودگی کی شرط نہ ہوتی تو یہ کوئی پرابلم نہیں تھی۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ویسے میں کل تمہیں یقینی طور پر بتا سکوں گا کہ ڈیاز کو اسکیٹنگ کرتے ہوئے نشانہ بنانا ممکن ہے یا نہیں۔ میں پہلے اس لڑکی کو ٹیلی اسکوپ سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ نشانہ ممکن ہوا تو تب ٹیموٹو کو اپنا پارٹ مکان کی چھت پر کھڑے ہوکر ادا کرنا ہوگا۔ تم اور تمہارا گواہ اسے چھت پر لے جائیں گے۔ پھر تم دونوں اتر کر برآمدے میں آجاؤ گے اور وہاں سے دوربین کے ذریعے اس واقعے کا مشاہدہ کرو گے۔ ٹیموٹو کو ڈھائی بجے چھت پر ہونا چاہیے۔ قسمت نے ساتھ دیا تو ڈیاز اور نینسی تین بجے اسکیٹنگ کے لیے آئیں گے۔ مکان کے عقب میں ایک گھنا اور اونچا درخت ہے جو بہترین آڑ فراہم کرتا ہے۔ میں اس درخت پر ہوں گا۔ جب تم اور گواہ برآمدے میں چلے جاؤ گے تو میں درخت سے اتر کر ٹیموٹو کے پاس آجاؤں گا۔ نشانہ لگانے کے بعد میں واپس درخت پر چلا جاؤں گا۔ ٹیموٹو تم لوگوں کے پاس آجائے گا اور پھر یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ گواہ کو یقین دلائے کہ وہ کتنا ماہر نشانہ باز ہے۔''

ساونٹو نے کچھ دیر اس پروگرام پر غور کیا پھر اثبات میں سر ہلایا۔

''ہاں یہ ایک اچھا پلان ہے۔'' اس نے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ ''تم اسے ہلاک تو کر دو گے نا؟''

''خیال تو ہے مگر یقین سے کل بتاؤں گا۔'' میں نے جواب دیا۔

میں اور ریمنڈو واپس لوٹے۔ یہ سب کچھ بڑا غیر حقیقی سا لگ رہا تھا مگر برآمدے کے ستون پر ریڈ ڈریگون کا نشان ایک حقیقت کے طور پر موجود تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح میں چھت کے اوپر درخت پر ایک مچان بنانے میں مصروف رہا۔ ویتنام میں درختوں پر چھپ کر ویت کانگ گوریلوں کو شکار کرنے کے لیے میں اتنے مچان بنا چکا تھا کہ اب اس کام میں بڑا ماہر ہوگیا تھا۔ اس کے بعد میں اور ریمنڈو نیچے گئے اور دوپہر کے کھانے میں کارلو کے بنائے ہوئے سینڈوچز کھائے۔ گزشتہ رات میں نے بہت غور کیا تھا۔ مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اگر میں تین دن میں (جبکہ ڈیاز وہاں قیام پذیر ہوگا) ڈیاز کو نشانہ نہ بنا سکا تو ساونٹو لوسی کو ضرور اس نشان سے داغ دے گا۔ چنانچہ میں چاہوں یا نہ چاہوں لوسی کو بچانے کے لیے یہ کام تو کرنا ہی ہوگا۔ رہائشی کمرے میں ایک فون تھا۔ میں نے سوچا کہ پولیس کو بتادوں کہ کیا کچھ ہونے والا ہے مگر جلد ہی اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ لوسی کہاں ہے اور یہ قطعی ممکن تھا کہ جب تک پولیس پہنچے یہ لوگ لوسی کو ٹھکانے لگا دیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی نے مجھے فون کرتے دیکھ لیا تو میری بھی خیریت نہیں تھی۔ پہلے دن میں نشانہ مشکل ہونے کی آڑ میں گولی خطا ہونے کا بہانہ بنا سکتا تھا۔ اس سے یہ مصیبت ٹلے گی تو نہیں کیونکہ مجھے دوسرے دن نشان بنانا پڑے گا مگر اس طرح مزید سوچنے کے لیے ایک دن ضرور مل جائے گا۔

تین بجے ہم نے موٹر بوٹ اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی پھر بوٹ سمندر میں تیزی سے چلتی ہوئی نمودار ہوئی۔ میں نے ٹیلی اسکوپ سے نینسی کو دیکھا اور اس کے سر کو زد میں لیا اور فوراً محسوس کرلیا کہ اس کے اسکیٹنگ کرنے کے باوجود یہ نشانہ لگایا جا سکتا ہے۔ نینسی کے ادھر ادھر حرکت کرنے کے باوجود چند لمحہ ہوتے تھے جب اس کا سر قطعی طور پر رائفل کی زد میں رہتا تھا اور یہی صورت ڈیاز کے ساتھ بھی پیش آسکتی تھی۔ ریمنڈو نے نشانے کے بارے میں میری رائے پوچھی۔

''بڑا مشکل نشانہ ہوگا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''خاص طور پر اس لیے کہ ہلاکت کو یقینی بنانے کے لیے مجھے اس کے سر کو ہی نشانہ بنانا پڑے گا۔''

''ظاہر ہے۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''اگر وہ صرف زخمی ہوا تو بڑا ہنگامہ کھڑا ہوجائے گا اور پھر ہمیں شاید کوئی دوسرا موقع بھی نہ مل سکے۔ تمہیں ہر صورت میں اسے جان سے مارنا ہے۔''

ریمنڈو اتنا پریشان اور فکر مند معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے اندیشہ ہو کہ اگر میں ناکام ہوا تو ساونٹو مجھے اور لوسی کو سزا دینے کے علاوہ خود اسے بھی معاف نہیں کرے گا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک انوکھا خیال پیدا ہوا۔

''یہ مکان کس کی ملکیت ہے؟'' میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔ اس سوال نے اسے حیران کردیا۔

''اس سے تمہارا کیا تعلق؟''

''اس کا امکان تو نہیں کہ مکان کا مالک اچانک آجائے؟''

''بیکار باتیں مت کرو۔ یہاں اس طرح کے درجنوں مکانات ہیں جو کرائے پر اٹھائے جاتے ہیں۔ ہم نے بھی

اسے کرائے پر حاصل کیا ہے۔'' ریمنڈو نے کہا۔

میں نے سوچا کہ اگر ساوتنو نے یہ مکان کرائے پر لیا ہے تو یہ بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ اس نے لوسی کو رکھنے کے لیے کوئی ایسا ہی مکان اور بھی لیا ہو۔

''ذرا ولنگٹن اسٹیٹ کا نقشہ تو لاؤ۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ ''میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہاں ڈیاز کے باڈی گارڈز ہوں گے۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''وہاں جانے کا خیال ذہن سے نکال دو۔''

''صرف چار ہی تو ہوں گے۔''

''چار بھی بہت ہیں۔ وہ بہت ماہر اور پیشہ ور لوگ ہیں۔''

''میں نے ایک مرتبہ ایک اسنائپر کو شکار کیا تھا جس کے گرد سوتربیت یافتہ سپاہی تھے۔ مجھے چار گارڈز کی کیا فکر ہوسکتی ہے۔''

وہ مجھے بیٹھنے کے کمرے میں لے گیا۔ ایک الماری سے نقشہ نکالا اور میز پر پھیلا دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ جائے اور مجھے نقشے کا جائزہ لینے دے۔ کچھ ہچکچاتا ہوا وہ چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ولنگٹن ہاؤس ایک بڑے لان کے درمیان بنا ہوا ہے جو کم سے کم دو ایکڑ ہوگا۔ اس کی پشت پر گھنا جنگل تھا۔ دائیں جانب سوئمنگ پول بنا تھا اور بنگلے سے قدرے فاصلے پر مہمان خانہ تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے پاس بھی ایک سوئمنگ پول اور عقب میں گھنے درخت تھے جو مہمان خانے سے سمندر تک پھیلے ہوئے تھے۔ تمام اراضی ایک چہار دیواری میں گھری ہوئی تھی۔ اگر وہ چار باڈی گارڈ میرے زیرِ نگرانی ہوتے تو میں ان میں سے دو کو ان پگڈنڈی اور کچے راستوں کی نگرانی پر لگاتا جو بوٹ ہاؤس تک جاتے تھے اور باقی دو سے مہمان خانے کی حفاظت کا کام لیتا۔

میں نقشہ دیکھتے ہوئے اس خیال پر غور کررہا تھا جو اچانک میرے ذہن میں آیا تھا۔ میں نے ریمنڈو کو آواز دے کر بلایا۔

''تم نے ولنگٹن ہاؤس تو دیکھا ہے؟'' میں نے پوچھا۔ ''اس کی چہار دیواری کے بارے میں کیا کہتے ہو۔''

''دیواریں پندرہ فٹ اونچی ہیں اور ان پر بجلی سے کام کرنے والا الارم لگا ہے۔ دیوار چھوتے ہی الارم بجنے لگتے ہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''بوٹ ہاؤس کے متعلق کیا معلوم ہے؟''

''تم وہاں کسی بوٹ میں نہیں جاسکتے۔ ساحل کے باہر بھی الارم لگا ہے۔''

''تیر کر جایا جاسکتا ہے؟''

''شاید۔ مگر وہاں ایک گارڈ ہوگا۔''

''کیا ٹیموٹو کو تیرنا آتا ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''وہ بہت اچھا تیراک ہے مگر تم اپنا وقت ضائع کررہے ہو جوان۔ فرض کرو تم اور ٹیموٹو تیر کر وہاں داخل بھی ہوگئے تو لوپز کیسے جائے گا؟''

میں گویا لوپز کو بالکل بھول گیا تھا۔

''میں دوسرے امکانات پر غور کررہا ہوں کہ شاید کوئی زیادہ کارگر طریقہ مل جائے۔''

''اگر تم وہاں جاؤ گے تو میں بھی ساتھ آؤں گا۔''

''میں تو ابھی جارہا ہوں۔''

''تم پاگل ہو۔ وہاں دو گارڈز موجود ہیں۔ ان سے سامنا ہوگیا تو بات بگڑ جائے گی۔''

''تم نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ گارڈ وہاں پہلے سے آگئے ہیں۔''

''وہ ہمیشہ وہاں رہتے ہیں۔ ولنگٹن کے گھر میں بڑی قیمتی چیزیں موجود ہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''مگر جب ڈیاز آئے گا تو یہ گارڈ چلے جائیں گے اور ان کی جگہ اس کے باڈی گارڈ آجائیں گے۔ نینسی نے سیکیورٹی ایجنٹ کو اس پر آمادہ کرلیا ہے پھر جب ڈیاز جائے گا تو ولنگٹن کے گارڈ واپس آجائیں گے مگر اس وقت وہ بہرحال موجود ہیں۔''

''کیا تم تیر سکتے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ریمنڈو کو اندازہ نہیں تھا مگر میرے لیے اس کا جواب بہت اہم تھا۔ اگر وہ اچھا تیراک ہوا تو میرا کام مشکل ہوجائے گا۔

''بس کام چلا لیتا ہوں۔'' ریمنڈو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب کیا ہوا...... کیا تم ایک چوتھائی میل تک تیر سکتے ہو؟ میں اس مقام سے روانہ ہونا چاہتا ہوں۔'' میں نے نقشے پر انگلی رکھ کر دکھایا۔

''میں اتنی دور تیرنا نہیں چاہتا۔''

''ٹھیک ہے۔ اس لیے تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے۔''

میں دروازے کی طرف چلا تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر سختی آگئی۔

''کوئی چالاکی مت کرو جوان۔'' اس نے کہا۔ ''ایک بھی غلطی کی تو تمہاری بیوی کو داغ دیا جائے گا۔''

میں نے اسے اتنے زور سے گھونسا مارا کہ وہ کمرے کے دوسری جانب تک لڑکھڑاتا چلا گیا۔ دیوار سے ٹکرا کر سنبھلا

اور کسی بپھرے ہوئے بیل کی طرح حملہ آور ہوا۔ وہ اس قدر غصے میں تھا کہ اپنا توازن سنبھالنا بھی بھول گیا۔ جیسے ہی قریب آیا میں نے ایک جانب ہٹتے ہوئے اس کے جبڑے پر دوسرا گھونسا رسید کیا۔ یہ بہت کارگر ثابت ہوا۔ وہ بے ہوش ہو کر فرش پر لڑھک گیا۔ ایک آہٹ سنائی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو کارلو کھڑکی میں سے جھانک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

''اسے اٹھا کر بستر پر ڈال دو۔'' میں نے سخت لہجے میں کہا۔ ''میں باہر جا رہا ہوں۔''

اس کے چہرے پر الجھن اور بے یقینی کا تاثر تھا اور میں اسے سوچنے کا موقع دینا نہیں چاہتا تھا۔ میں تیزی سے گھوما اور دروازے سے نکلا۔ سیڑھیوں سے اترا اور ریت کے ٹیلوں سے گزرتا دور ساحل کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

☆☆☆

مجھے اپنے اندازے سے زیادہ فاصلے تیرنا پڑا مگر یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں تھی۔ ویتنام کی جنگ میں انتہائی مشکل حالات میں، میں پانچ میل سے زیادہ فاصلہ تیر چکا تھا۔ بالآخر میں ڈنگٹن بوٹ ہاؤس پہنچ گیا۔ ایک موٹر بوٹ کھڑی تھی۔ بہ ظاہر جگہ سنسان نظر آرہی تھی۔ ریمنڈ نے کہا تھا کہ خطرے کے الارم کے لیے سمندر کے پانی میں ایک کیبل ڈالا ہوا ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ یہ الارم دن میں بھی کام کر رہا ہو گا پھر بھی میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک گہرا غوطہ لگایا اور پانی کے اندر تیرتے ہوئے موٹر بوٹ تک جا پہنچا۔ میں سطح آب پر ابھرا ہی تھا کہ ایک لڑکی کی آواز آئی۔

''اے، تمہیں پتا ہے کہ تم ناجائز مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہو۔''

نینسی بوٹ کے کیبن کی چھت پر کھڑی تھی۔ قریب سے دیکھنے پر وہ پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی تھی۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ کوئی یہاں ہے۔ معاف کرنا شاید میں غلط جگہ آگیا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔

''کیا تم ہمیشہ اسی طرح غلط مقامات پر پہنچ جاتے ہو؟'' اس نے ایک قہقہہ لگایا۔

''میں معذرت کر چکا ہوں۔'' میں واپس پلٹا۔

''اے! واپس آؤ میں تم سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔'' نینسی نے پکارا۔ میں اس کے تجسس پر انحصار کر رہا تھا اور یہ غلط بھی نہ تھا۔

میں بوٹ کے عرشے پر آگیا۔ میں نے صرف پتلون پہنی ہوئی تھی اور وہ بھیگ کر میرے جسم سے چپک گئی تھی۔ اس نے مجھے غور سے دیکھا اور مسکرائی۔

''کیا خوب مرد ہو۔'' وہ بولی۔

''اگر تمہارا یہ خیال ہے تو پھر میں بھی کہتا ہوں... کیا خوب عورت ہو۔'' میں نے جواب دیا۔ اس نے ایک اور قہقہہ لگایا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں اپنی بیوی کو تلاش کر رہا ہوں۔''

یہ تھا وہ خیال جو اچانک میرے ذہن میں آیا تھا۔ مجھے لوسی کو تلاش کرنا تھا۔ یہ لڑکی اس علاقے سے واقف تھی۔ ممکن ہے کہ کوئی بنگلہ یا ولا حال ہی میں کرائے پر اٹھا ہو تو اس کے علم میں ہو۔

''تمہاری بیوی!'' نینسی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''کیا تم نے اسے گم کر دیا ہے؟''

''ہاں۔ مگر میں تمہیں اس سلسلے میں پریشان کرنا نہیں چاہتا۔'' میں نے کہا۔ ظاہر ہے میں اسے سچ نہیں بتا سکتا تھا۔ ''میں یہاں اجنبی ہوں۔ یہ بنگلہ دیکھا تو سوچنے لگا شاید وہ یہاں ہو۔''

''تم سے زیادہ پاگل آدمی میں نے نہیں دیکھا۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم پورے ساحل کے ساتھ ساتھ تیر کر اپنی بیوی کو تلاش کر رہے ہو، مجھے یقین نہیں آتا۔''

''شاید یہ پاگل پن ہی لگتا ہو مگر میرے پاس بوٹ نہیں ہے تو میں کیا کرتا۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ کہیں آس پاس موجود ہے چنانچہ ڈھونڈ رہا ہوں۔''

''تم نے اسے گم کر دیا یا وہ تمہیں چھوڑ گئی؟''

''مجھے افسوس ہے کہ میں مداخلت کا مرتکب ہوا۔'' میں نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔ ''میں جا رہا ہوں۔''

''مجھے اپنا غصہ مت دکھاؤ۔'' نینسی بڑی ادا سے مسکرائی۔ ''میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہے اور میں بہت بور ہو رہی ہوں۔ میں تمہاری مدد کروں گی۔ ہم بوٹ میں اسے تلاش کریں گے۔ مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔''

''تمہیں کیوں فکر ہے۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔'' میں چلّایا۔ ''مجھے اپنی بیوی واپس چاہیے اور یہ ممکن ہے کہ وہ اس ساحل پر واقع کسی مکان میں مقیم ہو۔''

''مجھ پر چلّانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید وہ تمہارے بغیر زیادہ خوش ہو۔ تم نے یہ بھی سوچا ہے۔''

''تو پھر کیا ہوا۔'' میں دہاڑا۔ ''میں ہر صورت میں اسے تلاش کر کے رہوں گا۔''

اس نے پلکیں جھپکائیں۔ مجھے یقین تھا آج تک کسی

نے اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی ہوگی۔
''شاید سیدھے کسی غار سے نکل کر آرہے ہو۔'' وہ بولی۔ ''اگر میں تمہاری بیوی ہوتی تو سو جان سے فدا ہو جاتی۔ آؤ میں تمہاری مدد کروں گی۔ میں یہاں کے تمام بنگلوں کے بارے میں جانتی ہوں۔''
''ممکن ہے میری بیوی نے کوئی بنگلہ کرائے پر لے لیا ہو۔ کیا تمہیں ان بنگلوں کے بارے میں معلوم ہے جو کرائے کے لیے خالی ہیں۔''
''کیا وہ کسی آدمی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ ایسا ہے تو ضرور اس کا دماغ خراب ہوگا۔''
''ممکن ہے۔ وہ جب بھی مجھے ملی اس کا دماغ درست کر دوں گا۔ جب سے میں نے اس سے شادی کی تھی وہ اس کے لیے مری جارہی تھی۔''
''کاش کوئی میری بھی مرمت کرتا۔'' نینسی کی آنکھیں چمکنے لگیں۔
''جہنم میں جاؤ تم۔ مدد کرنا چاہتی ہو تو سیدھی طرح بتاؤ کہ یہاں کون کون سے بنگلے کرائے کے لیے خالی ہیں۔''
''یہاں سے نصف میل کے فاصلے پر تین بنگلے ہیں۔ دو میل کے فاصلے پر ایک اور ہے، بہت اچھا بنگلہ۔''
''تو آؤ چلو وہاں دیکھیں۔''
اس نے کیبن میں جا کر بوٹ کا انجن اسٹارٹ کیا۔ اس سے باتیں کرتے ہوئے میں اس جنگل کو دیکھ رہا تھا جس نے مہمان خانے کو چھپا رکھا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا وہاں سے وہ نیکر و خادمہ مجھے دیکھ رہی ہوگی۔ میں بھی کیبن میں چلا گیا۔ نینسی بوٹ کو ساحل کے کنارے کنارے لے چلی۔
''میرا نام نینسی ہے۔ تمہارا کیا ہے؟'' اس نے پوچھا۔
''میکس۔''
''اچھا نام ہے۔'' اس نے بوٹ کو اور آگے بڑھایا۔
''اب بتاؤ کیا کروں؟''
''کنارے کنارے چلتی رہو۔''
''جو حکم کیپٹن۔'' وہ مسکرائی۔ ''کیا تمہاری اپنی بیوی کے بوائے فرینڈ سے لڑائی ہوئی تھی۔''
میں پھر ان نشانات کو بھول گیا تھا جو ریمنڈ کے گھونسوں نے میرے چہرے پر بنائے تھے۔
''اس سے نہیں مگر کسی اور سے جھگڑا ہو گیا تھا۔'' میں نے جواب دیا۔
''مجھے لڑنے والے مرد پسند ہیں۔ کیا ہوا تھا؟''
''یہ مکان جو سامنے نظر آرہا ہے اس کے بارے میں کیا کہتی ہو؟'' میں نے اس کی بات ٹال دی۔
''یہ ڈان ہیسن کی ملکیت ہے۔'' نینسی نے بتایا۔
''خوب صورت آدمی ہے مگر اس کی بیوی بہت بری ہے۔ خیال رکھنا، وہ تمہیں نہ دیکھ لے ورنہ میرے شوہر سے کہہ دے گی۔''
ہم اس مکان سے گزر کر آگے بڑھے۔
''اس کے بارے میں کیا کہتی ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ہم ایک اور بنگلے کے قریب پہنچ چکے تھے۔
''یہ کرائے پر اٹھا ہوا ہے۔ شوہر دیکھنے میں اچھا ہے۔ بیوی پیٹ میں بچہ پال رہی ہے۔ شوہر ہر وقت اس کے پاس رہتا ہے میں ابھی تک اس سے بات بھی نہیں کر سکی ہوں۔''
ہم آگے بڑھتے رہے۔ دو اور بنگلوں سے گزرے۔ میں سوچنے لگا کہ جو خیال ذہن میں آیا تھا شاید کارآمد ثابت نہیں ہوگا ایک اور بنگلہ قریب آرہا تھا۔
''یہ جیک ڈیکسٹر کا بنگلہ ہے۔'' نینسی نے بتایا۔ بہت شاندار آدمی ہے مگر اس کی بیوی بڑی چڑیل ہے۔ آج کل وہ جنوبی فرانس گئے ہوئے ہیں اور یہ بنگلہ کرائے پر دے دیا گیا ہے۔ جیک کے پاس چھ بنگلے ہیں۔ وہ انہیں کرائے پر دینا پسند نہیں کرتا مگر اس کی بیوی اتنی کنجوس ہے کہ کوئی بنگلہ خالی نہیں رہنے دیتی۔ اب جو نئے لوگ آئے ہیں، میں معلوم نہیں کر سکی ہوں کہ وہ کون ہیں۔''
مگر میں نینسی کے الفاظ نہیں سن رہا تھا۔ میں صرف دیکھ رہا تھا۔ وسیع لان میں ایک آرچڈ کے درخت کے نیچے ٹیموٹو پاؤں پھیلائے بیٹھا تھا۔

☆☆☆

ٹیموٹو کو دیکھتے ہی میرا پہلا ردعمل یہ تھا کہ زور سے لوسی کو آواز دوں مگر میں نے خود کو روکا۔ مجھے پورا یقین تھا کہ لوسی یہاں ہوگی لیکن نہ ہوئی تو میں آواز دے کر اپنی موجودگی کا راز فاش کر دیتا۔ ٹیموٹو حسب عادت دھوپ کا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ بوٹ کی آواز سن کر اس نے سمندر کی طرف دیکھا۔ اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا تھا پھر بھی میں پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے بنگلے کی طرف دیکھا۔ برآمدے میں نک کھڑا تھا۔ اس کی نظریں بھی بوٹ پر لگی تھیں۔
''کیا اس بنگلے میں جا کر دیکھو گے؟'' نینسی نے پوچھا۔
''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اگلا بنگلہ کتنی دور ہے؟''
''ایک میل کے فاصلے پر۔'' نینسی نے کہا اور بوٹ آگے بڑھ گئی۔

ہم نے چار بنگلے اور دیکھے۔ میں نینسی پر یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا کہ مجھے اپنی بیوی کی تلاش میں کامیابی ہوگئی ہے۔

"واپس چلو۔" میں نے کہا۔ "شاید ہم وقت ضائع کررہے ہیں۔ ممکن ہے وہ کسی ہوٹل میں قیام پذیر ہو یا کوئی اپارٹمنٹ لے لیا ہو۔"

نینسی نے بوٹ واپس موڑ دی۔ اس مرتبہ ہماری رفتار تیز تھی۔ ڈیکسٹر کے بنگلے کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ٹیوٹو نظر نہیں آرہا ہے۔ نک بھی غائب تھا۔ برآمدے میں دو اور آدمی بیٹھے تھے۔

نینسی نے کھانے کی دعوت دی مگر میں نے انکار کردیا۔ وہ مجھے روکنے پر بضد تھی۔ اشاروں کنایوں سے دعوت عیش دے رہی تھی مگر اب مجھے واپس جانے کی جلدی تھی۔ میں سمندر میں کود گیا اور تیرتے ہوئے واپس چلا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ کوشش مفید ثابت ہوئی ہے پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ لوسی اسی بنگلے میں تھی یا نہیں۔ اگر لوسی نظر آجاتی تو میں نینسی کے بنگلے سے پولیس کو فون کردیتا مگر اب یہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ پولیس وہاں جائے اور لوسی کو نہ پائے تو بات ایک دم بگڑ جائے گی۔ واپس جاتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ میں ریمنڈو سے کہوں گا اگر ڈیاز کو رائفل سے نشانہ نہ بنا سکوں تو ہم ٹیموٹو کو ڈنگٹن کے بنگلے لے جاکر وہاں کوشش کریں گے۔ میرا خیال تھا کہ میں ریمنڈو کو مطمئن کرسکوں گا کہ اس طرح ڈیاز کو ہلاک کرنا زیادہ ممکن ہے۔

میں سمندر سے نکل کر بنگلے کی طرف چلا تو میں نے کارلو کو برآمدے میں دیکھا مگر اس پر توجہ دینا چنداں ضروری نہ تھا کیونکہ میں نے ایک کرسی پر سادنٹو کو بیٹھے دیکھا۔ وہ میری طرف دیکھ رہا تھا۔ میرا دل دھڑکنا بھول گیا۔

"تو تم تیرنے گئے تھے مسٹر بینسن۔" اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں... میں نے......" مگر مجھے مزید بولنے کا موقع نہیں ملا۔

میرا منہ اس کی طرف تھا اور پشت کارلو کی جانب۔ میں نے اسے حرکت میں آتے دیکھا۔ میں نے گھومنا چاہا مگر دیر ہوگئی تھی۔ اس کا گھونسا میری گردن پر کسی بھاری چٹان کی طرح گرا۔ دماغ میں تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا اور تاریکی چھا گئی۔

شدید درد اور جلنے کی بدبو سے مجھے ہوش آگیا۔ میں نے خود کو چیختے سنا۔ ایک ایسی آواز میں جو مجھے اپنی نہیں معلوم ہورہی تھی۔ نیم وا آنکھوں سے میں نے دیکھا کہ کارلو مجھ پر جھکا ہوا ہے۔ سینے میں بڑا شدید جلتا ہوا درد ہورہا تھا۔ میں کوشش کر کے اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ ایک بھاری بھرکم ہاتھ کہیں سے نمودار ہوا اور میرے منہ پر پڑا۔ میں گرا۔ میری پشت سیڑھیوں سے ٹکرائی اور میں ریت پر لڑھک گیا۔ ایک بار پھر اٹھا اور کارلو کو گھونسا مارنے کی کوشش کی۔ اس نے پھر ہاتھ چلایا۔ میں پھر پشت کے بل گر پڑا۔ میں اسے بڑی نفرت اور غصے سے دیکھ رہا تھا۔ اگر میرے سینے میں اتنی جلن اور تکلیف نہ ہورہی ہوتی تو میں پھر اٹھتا مگر اس تکلیف نے میری جان نکال لی تھی۔

ریمنڈو سیڑھیوں سے نیچے آیا۔ اس نے اور کارلو نے مجھے بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔ وہ مجھے سیڑھیوں کے اوپر لے گئے اور ایک کرسی میں پٹخ دیا۔

"یہ تمہاری غلطی کی سزا ہے جوان۔" ریمنڈو نے آہستہ سے کہا۔ "ضبط کرو۔ میں جلے ہوئے پر مرہم لگادوں گا۔"

میں نے اپنے سینے کو دیکھا۔ داہنی جانب مجھے ریڈ ڈریگون کے نشان سے داغ دیا گیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر یہ نشان لوسی کے چہرے پر داغا جاتا تو وہ کس قدر اذیت محسوس کرتی اور اس خیال نے میرے غصے کو صابن کے جھاگ کی طرح بٹھا دیا۔ میں ایک صدمے کی کیفیت میں اس داغ کو گھورتا رہ گیا۔ ریمنڈو واپس آیا اور زرد رنگ کا ایک مرہم بڑی نرم انگلیوں سے داغ پر لگا دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ سادنٹو مجھے غور سے دیکھ رہا ہے۔

"میں نے تمہیں خبردار کردیا تھا کہ کوئی چالاکی چلنے کی کوشش مت کرنا۔" وہ بولا۔ "یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ اب شاید تمہیں اندازہ ہوگیا ہوگا اور اب شاید تم احساس کرسکو کہ اگر یہ داغ تمہاری بیوی کے چہرے پر لگے تو اسے کتنی تکلیف ہوگی۔"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔ اس لمحے تک مجھے مبہم سی توقع تھی کہ شاید وہ بلف کررہا ہو مگر اب ظاہر ہوگیا تھا کہ ایسا نہیں ہے۔

"تم نے نینسی سے بات کی ہے؟" سادنٹو نے کہا۔ "کیا تم نے اسے شوٹنگ کے بارے میں بتادیا ہے؟"

"نہیں۔"

"میں امید کرتا ہوں کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے ہو۔" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "اگر ڈیاز اسکیٹنگ کے لیے نہیں آیا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ تم نے جھوٹ کہا تھا اور پھر اپنا انتقام تمہاری بیوی سے لوں گا...... میری بات سمجھ رہے ہو؟"

"ہاں۔"

''کیا تمہیں شبہ ہے کہ جب وہ اسکیٹنگ کررہا ہوگا تو تم اسے نشانہ نہیں بنا سکو گے؟''

''میں اسے نشانہ بنا سکتا ہوں مگر ہلاک کرنے کی گارنٹی نہیں دیتا۔''

داغ کی جلن کم ہوتی جارہی تھی۔ میں نے سینے کی طرف دیکھا۔ اس داغ کو لوسی کے چہرے پر نہیں لگنا چاہیے۔ یہ خیال آتا تھا کہ مجھے ڈیاز کے مرنے یا زندہ رہنے کی کوئی پروا نہیں رہ گئی۔

''مگر میں تم سے اس سے زیادہ کی توقع رکھتا ہوں۔'' ساونٹو نے کہا۔ میں اب کسی بھی طرح اس ڈراؤنے خواب کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسے ہلاک کردوں گا۔''

''کیا یہ بات ایک مرتبہ اور کہو گے۔''

''ہاں میں اسے ختم کردوں گا۔'' میں نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

ساونٹو نے سر ہلایا اور پھر کرسی سے کھڑا ہوگیا۔

''مجھے یقین تھا کہ میں نے درست آدمی کا انتخاب کیا ہے۔'' وہ بولا۔ ''ہاں، تم اسے ضرور ہلاک کردو گے۔ مجھے تم سے پریشانی کی توقع تھی۔ تم بڑے پختہ کردار آدمی ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے سختی پر مجبور ہونا پڑا۔ تمہیں پہلے اندازہ نہیں تھا کہ یہ معاملہ کتنا سنجیدہ ہے مگر اب سمجھ چکے ہو۔ یہ بہتر تھا کہ اپنی بیوی کے بجائے تم یہ اذیت برداشت کرو۔ میں ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ وہ تمہیں واپس کردی جائے گی اور اسے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچے گا۔'' اس نے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔

''مجھے ایک سگریٹ دو۔''

''ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تمہیں سگریٹ سے دور رہنا چاہیے۔'' ریمنڈو نے نفی میں سر ہلایا۔

''خوش قسمتی سے تم میرے ڈاکٹر نہیں ہو۔'' ساونٹو نے ہاتھ بڑھایا۔ ''سگریٹ دو۔''

کارلو ایک پیکٹ لیے آگے بڑھا۔ اس نے ایک سگریٹ جلا کر ساونٹو کو دے دیا۔ ساونٹو بہ دستور ریمنڈو کو دیکھ رہا تھا۔

''تم نے دیکھا'' وہ بولا۔ ''کارلو وہی کرتا ہے جو میں کہتا ہوں۔''

جلنے کی تکلیف کے باوجود میں نے چونک کر دلچسپی سے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔

''کارلو جانور ہے۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔ ''جبکہ میں زیادہ ذمے دار ہوں۔''

''ہاں۔'' ساونٹو نے ایک کش لے کر دھواں چھوڑتے ہوئے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ ''تم کافی چالاک ثابت ہوئے مسٹر بینسن۔ تم اپنی بیوی کو تلاش کرنا چاہتے تھے اور تم نے اسے ڈھونڈ لیا۔ وہ اس بنگلے میں ٹیموٹو کے ساتھ ہے۔ اب جبکہ تم نے ڈیاز کو ہلاک کرنے کا وعدہ کرلیا ہے تو مجھے یہ بتانے میں خوشی ہورہی ہے۔ تم نے وہ بنگلہ تو دیکھ ہی لیا۔ وہ وہاں بڑے آرام سے ہے۔ ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہو اسے میسر ہے۔ اگرچہ میں نے تمہیں یہی بتایا تھا مگر مجھے امید نہیں تھی کہ تم میری بات کا یقین بھی کرو گے لیکن اب تم نے خود دیکھ لیا کہ میں غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ وہاں اس کی پوری دیکھ بھال کی جارہی ہے۔ کل دن کے دو بجے ٹیموٹو یہاں آئے گا۔ ڈھائی بجے میں اور نو بجے پہنچیں گے۔ تمام انتظامات تمہارے ہاتھ میں ہیں اور ساتھ ہی اس آپریشن کا کامیاب انجام بھی۔ میری بات سمجھ رہے ہو؟''

''ہاں۔'' میں نے پلک جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

میں اپنے چھوٹے کمرے میں کھڑکی کے قریب بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ زود اثر مرہم لگانے کے باوجود داغ کی جلن تکلیف دے رہی تھی۔ ویتنام میں فوجی ملازمت کے دوران میں نے بیاسی ویت کانگ کو ہلاک کیا تھا۔ گویا ستائیس خطرناک آدمی سالانہ۔ ان میں سے اکثر میری طرح اسنائپر تھے۔ ایک پروفیشنل دوسرے پروفیشنل کو قتل کررہا تھا۔ میں خود بھی مارا جاسکتا تھا مگر میں ان سے زیادہ ہوشیار اور پھرتیلا، زیادہ ماہر نشانے باز اور زیادہ خوش قسمت تھا۔ دو تین اسنائپر مارنے تک تو کچھ احساس رہا پھر میں عادی ہوگیا لیکن میں جانتا تھا کہ ڈیاز کا قتل میرے ضمیر پر ایک بوجھ رہے گا۔ اس کے باوجود کہ وہ آدمی سے زیادہ جانور تھا۔ اس کے باوجود کہ مجھے اسے ہلاک کرنے پر مجبور کردیا گیا تھا۔ یہ ایک ایسا بوجھ تھا جس کے ساتھ مجھے باقی تمام زندگی گزارنا ہوگی۔ میرے لیے یہ ضروری تھا کہ لوسی کو یہ بات کبھی معلوم نہ ہو۔ میں دیر تک سوچتا رہا۔ اچانک ایک خیال جو شاید پہلے سے تحت الشعور میں موجود تھا ابھر کر سامنے آگیا۔ کیا ڈیاز کو مارنے کے بعد بھی میں اور لوسی محفوظ ہوں گے؟ ساونٹو نے کہا تھا کہ وہ اپنے الفاظ کا پابند رہتا ہے۔ لوسی مجھے صحیح سلامت واپس کر دی جائے گی؟ اگر میں ڈیاز کو ہلاک کردوں تو مجھے زندہ رہنے دیا جائے گا یا الٹا اٹھا دیے جائیں گے؟ وہ اس پوزیشن میں تھا کہ ہر طرح سے

وعدے کر سکتا تھا۔ میں نے اپنے سینے کے داغ کو آہستہ سے چھوا۔ جو آدمی یہ سنگدلی کر سکتا ہے اس سے ہر فعل ممکن ہے۔ اس کے لیے اس سے زیادہ آسان بات اور کیا ہوگی کہ جب میں ڈیاز کو ہلاک کر دوں تو وہ مجھے اور لوسی کو ختم کرا دے۔ ہمیں راستے سے ہٹا کر وہ نہ صرف اپنے دو لاکھ ڈالر بچا سکتا ہے بلکہ دو ایسے گواہوں سے بھی پیچھا چھڑا سکتا ہے جو جانتے ہیں کہ اس کے بیٹے نے ڈیاز کو ہلاک نہیں کیا۔

کیا لوسی کو پہلے ہی تو ختم نہیں کر دیا گیا ہے؟ اس خیال نے مجھے چونکا دیا۔ دروازہ کھلا تو آہٹ سن کر میں نے گردن گھمائی۔ ریمنڈو اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔ وہ ایک گلاس وسکی لایا تھا۔

”تم تھوڑی سی نیند لے لو۔“ اس نے کہا۔ ”جلن تو نہیں ہو رہی ہے؟“

”تمہارا کیا خیال ہے؟“ میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس نے میرے سینے کا داغ دیکھا اور افسوس کرنے لگا۔

”میں تمہارے لیے نیند کی گولیاں لایا ہوں۔“ اس نے گلاس اور ایک پڑیا میز پر رکھ دی۔

میں نے اسے غور سے دیکھا اور مجھے یاد آیا کہ کچھ دیر پہلے سادنتو نے اسے کیسی نظروں سے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے اعتمادی تھی۔

”کیا وہ زندہ ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”کیا مطلب ہے جوان؟“ وہ چونک گیا۔

”کس کو ہنا رہے ہو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جب میں ڈیاز کو ختم کر دوں گا تو میں اور میری بیوی بھی موجود نہیں رہیں گے۔“

”ایسا کچھ نہیں ہوگا۔“ ریمنڈو نے جواب دیا مگر اس کے لہجے میں اضطراب تھا اور وہ میری طرف دیکھنے سے بچ رہا تھا۔

”یہ تم کہہ رہے ہو؟“

”دیکھو جوان، سادنتو ایک بڑا آدمی ہے۔ اس نے بہت سے اچھے کام کیے ہیں۔ وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے اور جب وہ کوئی وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔“

”جو آدمی یہ حرکت کر سکتا ہے۔“ میں نے اپنے داغ کی طرف اشارہ کیا۔ ”اس سے کچھ بعید نہیں۔“

”اسے یہ مجبوراً کرنا پڑا۔ اس نے تمہیں صورت حال کی نزاکت اور سنگینی کا احساس دلایا ہے۔“

”کیا وہ ابھی زندہ ہے؟“

”تم اس سے بات کرنا چاہتے ہو۔ یہ ایک خطرناک

کام ہے۔ لیکن اگر اس سے تمہارا اطمینان ہو سکتا ہو تو میں یہ خطرہ مول لے لوں گا۔"

میں ہچکچایا۔ میرے اطمینان کے لیے یہ بھی کافی تھا کہ ریمنڈ و کولوسی کے زندہ ہونے کا یقین ہے۔ میں مزید کوئی غلطی کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میرے خیال میں اب ساونٹو کو تم پر اعتماد نہیں رہا ہے۔ تم بھی اسی طرح مصیبت میں پڑ سکتے ہو جس طرح میں ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔" ریمنڈ و نے جلدی سے کہا مگر میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی آنکھوں میں ایک پل کے لیے خوف کا تاثر ابھرا۔ "یہ گولیاں لو اور انہیں کھا کر سو جاؤ۔ تمہارے لیے نیند بہت ضروری ہے۔"

دروازہ کھلا اور کارلو آہستہ سے اندر آ گیا۔ میں نے گولیاں وسکی کے ساتھ نگل لیں۔ جب ریمنڈ و کو یقین ہو گیا کہ میں گولیاں کھا چکا ہوں تو وہ گھوم کر دروازے کی طرف چلا۔ کارلو اس کے راستے میں آ گیا۔

"کیا چاہتے ہو؟" ریمنڈ و نے غصے سے پوچھا۔ کارلو کسی احمق کی طرح مسکرایا۔

"میں دیکھ رہا تھا کہ تم کہاں چلے گئے ہو۔" اس نے کہا۔

"تو اب معلوم ہو گیا۔" ریمنڈ و کارلو کو ایک طرف ہٹا کر آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆

میری آنکھ کھلی تو ریمنڈ و میرے بستر کے پاس کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔

"اٹھ گئے؟" اس نے پوچھا۔

میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے جو گولیاں دی تھیں وہ بہت مؤثر ثابت ہوئی تھیں۔ میں اب بھی غنودگی محسوس کر رہا تھا۔

"کیا وقت ہوا ہے؟"

"بارہ بجے ہیں۔" ریمنڈ و نے سیاہ کافی کی ایک پیالی میز پر رکھ دی۔ "اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

"ٹھیک ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ جلن ختم ہو چکی تھی۔

"ڈیاز گزشتہ رات آ گیا ہے اور امید ہے کہ اسکیٹنگ کرنے آئے گا۔"

میں خاموش رہا۔ وہ چلا گیا۔ کافی پی کر میں نے شیو بنایا۔ رات بھر کی گہری نیند نے مجھے کافی فائدہ پہنچایا تھا۔ قمیص پہننے لگا تو کپڑا لگنے سے داغ میں تکلیف ہوئی چنانچہ میں نے گریبان کھلا چھوڑ دیا۔ میں کمرے سے نکل کر برآمدے میں آیا۔ وہاں ریمنڈ و کرسی پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ میں اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

"کارلو کہاں ہے؟"

"میں نے اسے ایک کام پر لگا دیا ہے۔ اب کیا حال ہے تمہارا؟"

"ٹھیک ہوں۔"

"تمہاری بیوی بھی خیریت سے ہے۔"

"تمہیں کیسے معلوم؟" میں نے اسے غور سے دیکھا۔

"میں آج صبح اس بنگلے پر گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا، وہ ٹھیک ہے۔" ریمنڈ و نے جواب دیا۔ "ٹیموٹو ساونٹو کا وارث ہے، اس کا بڑا اثر ہے۔"

"اس بات کا میری بیوی سے کیا تعلق ہے؟"

"وہ تمہاری بیوی کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ اب تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔"

مجھے ایک گفتگو یاد آ گئی جو میری لوسی سے ہوئی تھی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ تمہیں پسند کرنے لگا ہے۔" میں نے لوسی سے پوچھا تھا۔

"ہاں شاید۔" لوسی نے جواب دیا تھا۔ "تمہیں برا تو نہیں لگا۔"

"نہیں بشرطیکہ تم اسے پسند نہ کرنے لگو۔"

مجھے ایک عجیب طرح کا اضطراب محسوس ہوا۔

"کام آج ہونا ہے۔" ریمنڈ و کہہ رہا تھا۔ "اور سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ آج رات تک تم دولت مند بن سکتے ہو......"

وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر کارلو کو آتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ مجھ سے کھانے کے لیے کہا اور کارلو کے ساتھ گھر میں چلا گیا۔ میں برآمدے میں بیٹھا رہا۔ میں ٹیموٹو کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لوسی نے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک طرح سوچتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ جب سے یہ بات شروع ہوئی ہے تم میرے لیے اجنبی بنتے جا رہے ہو۔ ریمنڈ و سینڈوچز کی ایک پلیٹ لے کر آیا اور میرے سامنے رکھ دی۔

"تمہیں کوئی بات پریشان کر رہی ہے جوان؟" اس نے کہا۔

"ضروری ہے کہ تم احمقانہ سوالات کرو!" میں نے جواب دیا۔

"بہتر ہوگا کہ کچھ کھالو۔ بیئر پیو گے؟"

"کیوں نہیں۔"

وہ بیئر لینے چلا گیا اور جب تک دو گلاس لے کر آیا میں ٹیوٹو کو اپنے ذہن سے نکال چکا تھا۔ ہم نے خاموشی سے سینڈوچز کھائے اور بیئر پی۔ کھانے سے فارغ ہو کر میں نے رائفل صاف کی۔ اس پر ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر فٹ کیے۔

"سب کچھ ٹھیک ہے جوان؟" ریمنڈو نے پوچھا۔ وہ مجھ سے زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔

میں رائفل لے کر چھت پر گیا۔ کیا ڈیاز آئے گا۔ امکان یہی تھا لیکن وہ نہیں آیا تو سانتو یہی سوچے گا کہ میں نے اسے خبردار کر دیا ہے اور پھر بقول اس کے وہ اپنا انتقام لوسی سے لے گا۔ ریمنڈو بھی چھت پر آ گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔ میں اس کے بار بار سوالات سے تنگ آ چکا تھا۔

"خدا کے لیے کیا تم مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔" میں نے ناگواری سے کہا۔ "تم مجھے پاگل بنائے دے رہے ہو۔"

"میں خود بھی پاگل ہو رہا ہوں جوان۔" ریمنڈو نے جواب دیا۔ "جتنی ذمے داری تم پر ہے، اتنی ہی مجھ پر بھی ہے۔"

"تو کیا یہ بات تمہیں ابھی معلوم ہوئی ہے۔" میں نے ترشی سے کہا۔

میں چھت سے درخت پر چڑھا اور شاخوں میں بنائے ہوئے اپنے مچان تک گیا۔

"کیا تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔" میں نے آواز دی۔

ریمنڈو کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر اس نے جواب دیا۔

"مجھے شاخوں کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آ رہا ہے۔ ذرا حرکت کرو۔" میں نے اپنے پیر ہلائے۔

"میں آواز سن سکتا ہوں مگر تمہیں دیکھ نہیں سکتا۔"

میں آہستہ سے نیچے اتر آیا۔ اس طرح کہ کوئی شاخ کیا پتا بھی نہیں ہلا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ گواہ لوپز مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے۔" میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔

"دیکھنا تو درکنار میں نے تو تمہیں واپس آتے بھی نہیں سنا۔" ریمنڈو نے جواب دیا۔

میں نے گھڑی دیکھی۔ دس منٹ بعد ٹیوٹو کو آنا تھا۔

"تم ٹیوٹو کے وارث ہونے کے بارے میں کیا

رہے تھے؟'' میں نے پوچھا۔
''جب ساونتو کا انتقال ہوگا تو لعل برادرز کی سربراہی ٹیموٹو کے حصے میں آئے گی۔'' ریمنڈو نے کہا۔
''کیا وہ اسے پسند بھی کرے گا؟''
''ساونتو نے یہی انتظام کیا ہے۔ ویسے ٹیموٹو ایک اچھا رہنما بن سکتا ہے۔ وہ تعلیم یافتہ ہے اور ذہین ہے۔ یہ اس کی بدقسمتی ہی ہے کہ وہ حالات کے اس جال میں پھنس گیا۔ یہ ایسی صورت حال ہے جسے وہ نہیں سنبھال سکتا۔''
اچانک ایک کار کے آنے کی آواز آئی۔ ہم نے چھت سے دیکھا کہ سیاہ کیڈیلاک جسے وہی چھچھوندری صورت ڈرائیور چلا رہا تھا بنگلے کے سامنے آکر رکی۔ ٹیموٹو نے حسب معمول چشمہ لگا رکھا تھا۔ اس کے برابر وہ آدمی بیٹھا تھا جسے میں نے بنگلے میں دیکھا تھا۔
''اسے اوپر بھیج دو۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ اس نے سر ہلایا اور سیڑھیوں سے اتر کر نیچے چلا گیا۔
میں منڈیر پر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ٹیموٹو اوپر آیا۔ اس کے ساتھ وہ آدمی بھی تھا۔ مجھے دیکھ کر ٹیموٹو ایک دم رک گیا۔ اس کا رخ میری طرف تھا۔ میں نے گریبان کے بٹن لگا لیے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیکھے کہ اس کے باپ نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے غصہ آنے لگا۔ دل چاہ رہا تھا کہ اس کے منہ پر گھونسوں کی بارش کر دوں۔
''میں تمہیں بتا دوں کہ یہاں کیا ہونے والا ہے اور تمہیں کیا کرنا ہے۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔
''مجھے معلوم ہے۔'' ٹیموٹو نے بھرائی آواز میں جواب دیا۔
''تمہیں معلوم ہے۔ بڑی اچھی بات ہے۔'' میں شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔ ''تو تم جانتے ہو کہ مجھے ایک آدمی کو مارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کیونکہ تمہارے اندر اسے ہلاک کرنے کی ہمت نہیں ہے اور یہ قتل ساری زندگی میرے ضمیر پر ایک بوجھ بنا رہے گا۔''
وہ دوسرا آدمی قدم بڑھا کر میرے اور ٹیموٹو کے درمیان آگیا۔
''اپنا منہ بند کرو۔'' اس نے سختی سے کہا۔
میں غصے سے کھول رہا تھا۔ میں نے ایک گھونسا چلایا جس میں میری نفرت بھری تھی۔ اگر وہ اس کے پڑ جاتا تو وہ اٹھ نہیں سکتا تھا مگر پڑا نہیں۔ وہ آدمی بہت تجربے کار تھا۔ اسی وقت ریمنڈو نے میرا بازو پکڑ لیا۔
''غصہ مت کرو جوان۔'' اس نے کہا۔ میں اس کا ہاتھ جھٹک کر الگ ہٹ گیا۔
''اسے تیار کرو۔'' میں نے ٹیموٹو کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور کہو کہ کم سے کم صورت سے تو نشانہ باز نظر آئے۔'' میں قدم بڑھا کر ٹیموٹو کے برابر آگیا۔ ''کیسا محسوس کر رہے ہو قاتل۔ کیا تمہیں خود پر ناز ہے؟ میری بیوی سے باتیں بنانا بہت آسان تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں آئے اور مجھے ایک آدمی کو ہلاک کرتے دیکھے۔ ایسے آدمی کو جس نے تمہاری گرل فرینڈ کی عزت لوٹ کر اس کا چہرہ داغ دیا تھا اور جسے میں اس لیے ہلاک کر رہا ہوں کہ تمہارے اندر اسے مارنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ آئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھے۔''
''خاموش ہو جاؤ جوان۔'' ریمنڈو نے سخت لہجے میں کہا۔ میں نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔
''اچھی بات ہے۔'' میں نے گہری سانس لی۔ ''اسے لے جاؤ۔ اس کی صورت دیکھ کر مجھے اشتعال آجاتا ہے۔''
دوسرے آدمی نے ٹیموٹو کا بازو پکڑا اور وہ کسی چلتی پھرتی لاش کی طرح اس کے ساتھ زینے سے اتر کر نیچے چلا گیا۔ میں اور ریمنڈو منڈیر پر بیٹھ گئے۔ کافی دیر کے بعد جب میری حالت پرسکون ہوگئی تو میں نے کہا۔
''اسے دیکھ کر مجھے غصہ آگیا تھا۔ اب ٹھیک ہوں۔ جب گواہ لوپز آجائے تو اسے اوپر لے آنا اور وہ اچھی طرح دیکھ لے تو واپس لے جانا۔ اسے برآمدے میں کھڑا کرنا۔ ٹیموٹو سے کہنا کہ جب لوپز چلا جائے تو مجھے بتا دے۔ مچان سے میں چھت پر نہیں دیکھ سکتا۔ کوشش کرنا کہ وہ چاق و چوبند نظر آئے۔ جیسا وہ اب دکھائی دے رہا ہے۔ اسے دیکھ کر لوپز کو کبھی یقین نہیں آئے گا کہ وہ ایک مکھی بھی مار سکتا ہے۔''
''میں اسے سمجھا دوں گا جوان۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ تم اس معاملے میں آپھنسے۔ اگرچہ میرے افسوس ظاہر کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا پھر بھی میں چاہتا تھا کہ اس کا اظہار کر دوں۔''
کچھ ہی دیر میں وہ لوگ آگئے۔ میں اٹھا، درخت پر چڑھا اور ایک اونچی شاخ پر بیٹھ گیا۔ میں کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ نیچے کیا ہو رہا ہے۔ آوازیں سنائی دے رہی تھیں مگر الفاظ سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد چھت پر نقل و حرکت کی آوازیں آنے لگیں۔ باتیں کرنے والی آوازوں میں ٹیموٹو کی آواز شامل نہیں تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اب بھی لاش بنا ہوا تھا پھر آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ شاید وہ لوگ ٹیموٹو کو

چھت پر چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔ آخر مجھے ٹیموٹو کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر بینسن۔'' وہ مجھے پکار رہا تھا۔

میں نیچے اترنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ میرے نیچے والی شاخ پر ایک کوڑیالا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا اپنا پھن لہرا رہا تھا۔ اس کی باریک دوہری زبان بار بار میرے پیر کی طرف لپک رہی تھی جو اس سے بہ مشکل ایک فٹ کے فاصلے پر تھا۔ کوڑیالا سانپ فلوریڈا میں پائے جانے والے تمام سانپوں سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور یہ زہریلا سانپ میرے پیر پر پھن مارنے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

☆☆☆

''مسٹر بینسن۔'' ٹیموٹو کی سرگوشی پھر بلند ہوئی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ سانپ میری آواز سن کر حملہ کر دے گا۔ میں اپنا پیر اکڑائے بیٹھا تھا۔ میرے جسم سے پسینا پھوٹنے لگا تھا۔ مجھے سانپوں سے بہت خوف آتا تھا۔ بے ضرر سانپ دیکھ کر بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ میں نے خوف زدہ نظروں سے اس سانپ کی طرف دیکھا۔ نشانہ، ڈیاز، ٹیموٹو حتیٰ کہ لوسی تک کا خیال ذہن سے نکل گیا تھا۔

''مسٹر بینسن۔'' ٹیموٹو نے پھر آواز دی۔

''یہاں ایک سانپ بیٹھا ہے۔'' میرے منہ سے نکلا۔

''مگر آواز سرگوشی سے زیادہ بلند نہیں تھی۔ غالباً ٹیموٹو سن بھی نہیں سکا ہوگا۔

سانپ نے اپنا پھن اٹھایا اور پھنکارا۔

''مسٹر بینسن۔''

میں جانتا تھا کہ کوڑیالا سانپ کس رفتار سے حملہ کرتا ہے۔ دوسری شاخ پر جانے کی کوشش سے پہلے ہی وہ مجھے ڈس سکتا تھا۔ سانپ پھر پھنکارا۔ کیا ٹیموٹو نے یہ آواز سن لی ہے۔ اگر ہاں تو وہ کیا کرے گا۔ اسی وقت میرے کانوں میں ایک موٹر بوٹ اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ ڈیاز سمندر میں آ رہا تھا اور میں ایک سانپ کے مقابلے میں بے بس بیٹھا تھا۔ تب میں نے ٹیموٹو کو درخت پر چڑھتے دیکھا۔ چشمہ اس وقت بھی اس کی آنکھوں پر لگا ہوا تھا۔

''ذرا سنبھل کر۔'' میں نے کہا۔ ''وہ میرے پیر کے پاس ہے۔''

ٹیموٹو کے چونکنے سے میں نے اندازہ کر لیا کہ اس نے سانپ کو دیکھ لیا ہے۔ سانپ نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اور اس کا پھن اب ٹیموٹو کی طرف گھوم گیا تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' وہ بولا۔ میں اپنا پیر سانپ کی زد سے ہٹانے لگا تھا کہ ٹیموٹو کی پُراعتماد آواز نے مجھے روک دیا۔

ٹیموٹو بہت آہستہ آہستہ اوپر چڑھ کر ایک دوسری شاخ پر بیٹھ گیا۔ اب وہ سانپ سے چار فٹ کے فاصلے پر تھا۔ بہت آہستگی سے اس نے اپنا ہیٹ اتار کر ایک ہاتھ سے سانپ کی طرف بڑھایا۔ ادھر سانپ نے پھنکار کر ہیٹ میں اپنے دانت گاڑ دیے، ادھر اتنی تیزی سے کہ میری آنکھیں اس کی حرکت کا تعاقب نہ کر سکیں، ٹیموٹو کا دوسرا ہاتھ سانپ کی گردن پر پڑا اور اسے مٹھی میں دبوچ لیا۔ سانپ تیزی سے اس کے بازو میں لپٹ گیا۔ ٹیموٹو سانپ کو جھٹکے دے رہا تھا کہ وہ اسے کاٹ نہ سکے پھر اس نے بائیں ہاتھ سے سانپ کا پھن پکڑتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت میں حرکت دی اور ایک لمحے میں سانپ کی کمر توڑ دی پھر اس نے مردہ سانپ کو ایک طرف پھینکتے ہوئے میری طرف دیکھا۔

''وہ مر چکا ہے۔'' اس نے کہا۔ میرا عکس اس کے چشمے کے شیشوں میں نظر آ رہا تھا اور یہ خوف زدہ سہما ہوا عکس مجھے پسند نہیں آیا۔ تب موٹر بوٹ کے انجن کے شور نے مجھے چونکا دیا۔

''جلدی سے نیچے جاؤ۔'' میں نے کہا۔

اور اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرتا، میں دوسری شاخوں کے ذریعے تیزی سے چھت پر اترا۔ رائفل اٹھائی اور اس مچان پر چڑھ گیا جو میں نے اسی مقصد سے بنایا تھا میں نے رائفل کا دستہ اپنے کندھے سے لگا لیا۔

موٹر بوٹ اب نظر آنے لگی تھی۔ نیگرو خادمہ بوٹ کا اسٹیئرنگ وہیل سنبھالے بیٹھی تھی۔ نینسی اور ایک نوجوان پہلو بہ پہلو اسکیٹنگ کر رہے تھے مگر وہ اس کے بائیں جانب تھا۔ میں ٹیلی اسکوپ میں دیکھ رہا تھا کہ نینسی اس کی آڑ بنی ہوئی ہے۔ میں نے سوچا جب وہ واپس گھومیں گے تو ڈیاز نینسی کے دائیں جانب آ جائے گا اور میں اسے نشانہ بنا سکوں گا۔ ڈیاز ہر اعتبار سے جنوبی امریکن نوجوان تھا۔ کسرتی جسم، مضبوط اعصاب، خوب صورت لمبے بال جنہیں اس نے ایک سفید پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ وہ دونوں کرتب دکھا رہے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ موٹر بوٹ واپس گھومی تو ڈیاز کود کر پھر نینسی کے دوسری جانب چلا گیا۔ میں ٹیلی اسکوپ سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ نینسی کا سر ایک دوسرے کو کاٹتی لکیروں کے مرکز پر زیادہ آ رہا تھا، بہ نسبت ڈیاز کے۔ میں مچان پر صبر کے ساتھ انتظار کر رہا

تھا، بوٹ ایک مرتبہ پھر گھوم کر آ رہی تھی اور اس بار ڈیاز میری جانب تھا۔ اب اس کا سر بھی مرکز پر نظر آنے لگا تھا۔ اسکیٹنگ کرتے کرتے وہ ایک مرتبہ بالکل ساکت نظر آنے لگا۔ یہ ہے میرا موقع..... میں نے دل میں کہا اور ایک گہری سانس بھری۔ ڈیاز کے سر کو مرکز میں رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ فائر ہونے کا کوئی دھماکا نہیں ہوا اور تب مجھے معلوم ہوا کہ رائفل کے میگزین میں کوئی گولی نہیں ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ رائفل بھری ہوئی نہیں تھی۔ میں نے نیچے چھت پر دیکھا۔ ٹیموٹو چپ چاپ کھڑا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ لوپز کے برآمدے میں جانے کے کچھ دیر بعد اس نے مجھے آواز دی تھی۔ رائفل چھت پر رکھی تھی اور ٹیموٹو اتنی دیر اس کے پاس اکیلا رہا تھا۔ میں نیچے اترا۔

''کیا تم نے رائفل سے گولیاں نکالی ہیں؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے سمندر کی طرف دیکھا۔ موٹر بوٹ واپس جا رہی تھی۔ چند لمحوں میں وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی اور اس کے ساتھ نینسی اور ڈیاز بھی۔ موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ میرا دل چاہا کہ ٹیموٹو پر گھونسوں کی برسات کردوں مگر اس سے کیا حاصل ہوتا۔ میں نے دل میں سوچا۔ کوئی بات نہیں، ڈیاز کل پھر آئے گا۔

''کیا تمہارے اندر اتنی ہمت بھی نہیں کہ تم اپنے مفاد کے لیے مجھے اسے ہلاک کرتے دیکھ سکو۔''

''ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو۔'' چشمے کی آڑ میں چھپے ٹیموٹو نے جواب دیا۔

''مجھے اس کا میگزین دو۔''

ٹیموٹو نے جیب سے میگزین نکال کر میرے ہاتھ میں دے دیا۔

''نیچے جاؤ اور کوئی بہانہ بنا کر ان لوگوں کو مطمئن کرو کہ تم ڈیاز کو کیوں نشانہ نہیں بنا سکے۔'' میں نے ترشی سے کہا۔ ''تم تو باتیں بنانے میں بہت ماہر خیال کیے جاتے ہو اور لوسی تمہارے لیے کوئی قیمت رکھتی ہے تو تمہارا بہانہ متاثر کن ہونا چاہیے۔''

وہ زینے سے اتر کر نیچے چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اسپینی زبان میں باتیں کرنے کی آوازیں آئیں۔ ساوننو کی آواز میں غصہ اور جھلاہٹ تھی۔ میں نے کبھی اسے اس قدر غصے میں بات کرتے نہیں سنا تھا۔ اگرچہ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے مگر آواز کی سختی اور کرختگی میرے رونگٹے کھڑے کیے دے رہی تھی۔ درمیان میں کبھی کبھی ٹیموٹو کی آہستہ اور کمزور آواز بھی کانوں میں آرہی تھی۔ یہ جھگڑا کافی دیر جاری رہا پھر میں نے آنے والی کاروں کو جاتے سنا پھر ریمنڈ اوپر آیا اور اس نے بتایا کہ ساوننو مجھے بلا رہا ہے۔ میں سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں پہنچا۔ ساوننو ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ کارلو کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر احمقانہ انداز میں مسکرایا۔ میں نے میگزین ساوننو کے سامنے میز پر ڈال دیا۔

''تمہارے بزدل بیٹے نے رائفل سے میگزین نکال دیا تھا۔'' میں نے کہا۔ ''اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ڈیاز اب تک ہلاک ہوگیا ہوتا۔''

''تمہیں رائفل چیک کر لینا چاہیے تھی۔'' ساوننو نے کہا۔

''میں اسے چیک کر چکا تھا اور کتنی بار دیکھتا۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ مجھے یہ الہام کیوں نہیں ہوگیا کہ تمہارے بیٹے نے دانستہ اس کا میگزین نکال لیا ہے۔ کیا تم یہ سوچ سکتے تھے کہ وہ ایسی حرکت کر گزرے گا.... اگر تمہیں اپنا غصہ اتارنا ہے تو اپنے بیٹے پر اتارو، مجھ پر نہیں۔''

''میں اس سے بات کر چکا ہوں۔'' ساوننو نے جواب دیا۔ ''کم سے کم اس نے متاثر کن انداز میں جواز پیش کیا۔ لوپز کو یقین ہوگیا ہے کہ نشانہ ناممکن تھا۔ جہاں سے ہم لوگ دیکھ رہے تھے وہاں سے ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا۔ چنانچہ اب ہم کل کوشش کریں گے اور اب تمہیں ٹیموٹو کی جانب سے بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ بس اتنا خیال رکھنا کہ تمہاری ذات پریشانی کی وجہ نہ بنے۔''

اس نے کارلو کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کارلو نے اپنی جیب سے ایک چپٹا پیکٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ساوننو نے اسے میز پر رکھ دیا۔

''تمہاری کامیابی میں مدد دینے کے لیے میں ایک چیز لایا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''اس کا متبادل تو آسانی سے مل سکتا ہے مگر آئندہ کوئی ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے جس کی کمی کبھی پوری نہ ہو سکے۔ بس یہ بات یاد رکھنا۔''

وہ کرسی سے اٹھا اور کارلو سے آگے چلتے ہوئے کیڈیلاک کار میں بیٹھ گیا۔ کار روانہ ہوگئی۔ ریمنڈ میرے پاس آیا۔ ''اسے مت دیکھنا جوان۔'' اس نے افسردگی سے کہا۔ ''یہ تمہاری بیوی کے بال ہیں۔ ساوننو کے حکم سے تراشے گئے ہیں مگر وہ خود ہر طرح خیریت سے ہے۔ ساوننو نے اس حرکت سے مزید یہ بتانا چاہا ہے کہ وہ اس کام میں بہت سنجیدہ ہے۔''

''لوسی کے بال۔'' میں نے چونک کر ریمنڈ کی طرف

دیکھا۔

"یہ دوبارہ نکل آئیں گے۔" اس نے دوسری طرف گھومتے ہوئے کہا۔

کانپتے ہاتھوں سے میں نے پیکٹ کھولا۔ یہ واقعی لوسی کے سنہری بال تھے جنہیں ایک سیاہ ربن سے باندھ دیا گیا تھا۔ میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا۔

"یہ کب ہوا؟" میں نے کانپتی آواز میں پوچھا۔

"آج صبح۔"

میں بیٹھ گیا کیونکہ میرے پیروں میں کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہیں رہی تھی۔ میں نے لٹوں کو چھو کر بالوں کی نرمی کو محسوس کیا۔ "کیا ٹیموٹو یہ بات جانتا ہے؟"

"نہیں ...... مگر اب واپس جائے گا تو اسے بھی معلوم ہو جائے گا۔" ریمنڈو نے کہا۔ میں نے پیکٹ بند کر دیا۔ یہ نظارہ میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔

"کیا تم اس بے رحمی کو درست سمجھتے ہو؟" میں نے پوچھا اور اپنا گریبان کھول کر ریڈ ڈریگون کا داغ دکھایا۔ "اور اس سنگدلی کو بھی۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ جو آدمی ایسے کام کر سکتا ہے، وہ کسانوں کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے؟"

"وہ مطلوبہ کام انجام دے لیتا ہے۔" ریمنڈو نے جواب دیا۔ "اہمیت بھی اسی کی ہے کہ جس کام کی ضرورت ہو وہ پورا ہو جائے۔ اس نے بہت سے اچھے کام کیے ہیں۔ دس سال پہلے اس کے قبیلے کے لوگ اپنے گھروں سے دو میل جا کر پانی لاتے تھے۔ اس نے وعدہ کیا کہ اس کا انتظام کر دے گا۔ لوگوں کو یقین نہیں آیا۔ اسے معلوم ہوا کہ ایک سیاست دان کے اپنی سوتیلی بیٹی سے ناجائز تعلقات ہیں۔ مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ یہ بات اسے کیسے معلوم ہوئی۔ یہ اس کو خدا کی طرف سے ملا ہوا ایک عطیہ ہے کہ وہ لوگوں کی کمزوریاں معلوم کر لیتا ہے۔ اس نے سیاست دان سے بات کی۔ اگر تم چاہو تو اسے بلیک میل کرنا کہہ لو مگر جلد ہی پانی کی لائن ڈال دی گئی۔ زیادہ مدت نہیں گزری کہ ہم لوگ جو کچھ پیدا کرتے تھے، اسے خچروں پر لاد کر شہر لے جاتے تھے۔ ساونٹو نے فیصلہ کیا کہ ہمیں سرکاری ٹرک ملنا چاہئیں۔ ایک اور سیاست دان تھا۔ ساونٹو نے اس کی کوئی کمزوری جان لی۔ اس نے اس سے بات کی اور ہمیں دس ٹرک مل گئے۔ وہ اسی انداز سے کام کرنے کا عادی ہے اور اسے اپنے کسانوں کے لیے کوئی سہولت درکار ہوتی ہے تو وہ اسے حاصل کر لیتا ہے اور اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ اسے کس طرح حاصل ہوتی ہے۔"

"کیا یہ کسان جانتے ہیں کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ کو اندازہ ہے اور شاید کچھ لوگ جانتے بھی ہوں مگر وہ اس کے اتنے احسان مند ہیں کہ کوئی سوال نہیں پوچھتے۔"

"اور تم؟" میں نے ریمنڈو کو غور سے دیکھا۔

"میں تیرنے جا رہا ہوں۔" ریمنڈو نے میری بات ٹال دی۔ "تم بھی آنا چاہو تو چلو۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔

"سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جوان۔ اب تک اس نے اپنا ہر وعدہ پورا کیا ہے۔"

وہ سمندر کی طرف چلا گیا۔ میں نے پیکٹ کھول کر ایک بار پھر لوسی کے بالوں کو دیکھا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک ایسا خیال آیا جس سے میں اس خطرناک صورت حال کو ختم کر سکتا تھا اور میں سوچنے لگا کہ اب تک اتنی سی بات میری سمجھ میں کیوں نہ آسکی۔ میں نے لوسی کے سنہری بالوں کو دیکھا اور پھر اپنے سینے پر ریڈ ڈریگون کے داغ کو۔ ساونٹو نے مجھ سے کہا تھا کہ اب تک تم نے ذرا بھی پروا کیے بغیر کتنے آدمی ہلاک کیے ہیں...... بیاسی...... ایک اور زندگی تمہارے نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہے اور غالباً مجھے ڈیاز کو ہلاک کرنا ہی پڑے...... زندگی نمبر تراسی۔ اب مجھے یقینی طور پر ساونٹو کو ختم کرنا تھا۔ زندگی نمبر چوراسی لیکن یہ میرے لیے بڑی مسرت کی بات ہوگی۔

☆☆☆

ریمنڈو تیر کر آیا تو میں برآمدے میں ہی بیٹھا تھا۔ اس نے اضطراب سے میری طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں لوسی کے بالوں پر پڑیں جو میز پر رکھے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ریمنڈو کو اس بات کا شبہ بھی ہو سکے جو میرے ذہن میں پیدا ہو چکی تھی، اس لیے میں نے اپنا چہرہ سپاٹ بنا لیا تھا۔ ریمنڈو گھر میں چلا گیا تو میں نے پیکٹ بند کر کے اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لیا۔ میں ساونٹو کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں نے اپنے تصور میں اسے امپیریل ہوٹل کی بالکنی میں بیٹھے دیکھا جو ساحل سمندر کی طرف چودہویں منزل پر تھی۔ بلیوارڈ کے آخر میں ایک بیس منزلہ اپارٹمنٹ بلڈنگ زیر تعمیر تھی۔ وہ سنڈیکیٹ جو اسے تعمیر کر رہا تھا، دیوالیہ ہو گیا اس لیے عارضی طور پر تعمیر رک گئی۔ اگرچہ وہ تکمیل کے قریب تھی۔ میں اور لوسی اس بلڈنگ کو دیکھنے گئے تھے۔ بیسویں منزل پر پینٹ ہاؤس تھا۔ ہم اسے بھی دیکھنے گئے تھے اور مجھے یاد تھا کہ اس کے ٹیرس سے امپیریل ہوٹل بہت صاف نظر آ رہا تھا۔ اگر میں

وہاں رائفل لے کر جاسکوں تو ساونٹو کے خبیث سر میں گولی اتارنا کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ یہ تھا وہ کام جسے کرنے کا خیال میرے ذہن میں آیا تھا اور جسے کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اسی وقت ریمنڈو کے آنے سے میرے خیالات کی رو ٹوٹ گئی۔ میں ایسے حالات میں رہ چکا تھا کہ خوف زدہ چہروں کو دیکھنے کا عادی ہو چکا تھا۔ میں نے اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات پہچان لیے۔

''ٹیموٹو اور تمہاری بیوی فرار ہو گئے ہیں۔'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ہمیں ہر صورت میں انہیں تلاش کرنا ہے۔''

ایک پل کے لیے مجھے اس کے کہنے پر یقین نہیں آیا مگر دوسرے لمحے میں اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔

''فرار ہو گئے ہیں.... کہاں..... کیا بکواس کر رہے ہو؟''

''ابھی تک نے فون کیا تھا۔'' ریمنڈو نے بتایا۔ ''ٹیموٹو اور تمہاری بیوی سائپرس کی دلدل کی طرف بھاگے ہیں۔ انہیں تلاش کرنے میں تمہیں میری مدد کرنا پڑے گی۔''

وہ سیڑھیوں سے اتر کر کارلو کو پکارتے ہوئے فاکس ویگن کار کی طرف لپکا۔ قریب پہنچ کر اس نے میری طرف دیکھا۔ ''آتے کیوں نہیں؟'' اس نے چیخ کر کہا۔

میں کار تک پہنچا تو کارلو پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا اور ریمنڈو نے کار اسٹارٹ کر دی تھی۔ میرے بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ہائی وے پر پہنچے تو میں نے پوچھا۔

''وہ بھاگے کس طرح؟''

''تمہاری بیوی کے بال کھلے دیکھ کر ٹیموٹو آپے سے باہر ہو گیا۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''اس نے تک کو مار کر بے ہوش کر دیا پھر ان دونوں نے ہائی وے کی طرف جانے کی کوشش کی مگر دوسرے گارڈز نے کامیاب نہیں ہونے دیا چنانچہ وہ سائپرس کی دلدل کی طرف بھاگ پڑے۔ گارڈز جہاں تک جا سکتے تھے گئے پھر واپس ہو گئے مگر انہوں نے انہیں گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ہمیں اندر جا کر انہیں پکڑنا ہے۔''

سائپرس دلدل بیس ہزار ایکڑ پر محیط ایک جنگل تھا۔ جب میں پہلی مرتبہ پیراڈائزسٹی آیا تھا تو اس علاقے میں جنگلی بطخ کے شکار کے لیے گیا تھا۔ یہ سائپرس اور کچھ دوسری قسم کے درختوں کا ایک وسیع جنگل تھا جہاں قدم قدم پر سانپ، دیو قامت مکڑیاں اور زہریلے بچھو پائے جاتے تھے۔ دلدلیں تنگ بدبودار آبی راستوں کے ذریعے ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں جن پر مچھروں کی بہتات تھی۔ ایک قدم بھی غلط اٹھے تو کوئی نہ کوئی دلدل پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار سکتی تھی۔ اپنے آپ کو گم کرنے کے لیے یہ انتہائی خطرناک مقام تھا۔ لیوس کے پاس چپٹے پیندے کی ایک ناؤ تھی جو اس نے مجھے دے دی تھی۔ میں نے اسے صرف ایک ہی بار استعمال کیا۔ مچھروں نے اتنا کاٹا کہ میں جنگلی بطخوں کو شکار کرنے کا ارادہ ترک کر کے واپس آ گیا اور ناؤ ایک جگہ چھپا دی۔ ٹیموٹو جیسے کھمبے کے ساتھ لوسی کے بھاگنے کے خیال نے میرا خون کھولا دیا تھا۔

''ہمیں انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے۔'' ریمنڈو کہہ رہا تھا۔ ''اگر ساونٹو کو یہ معلوم ہو گیا تو ہم میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔''

ہمیں اس بنگلے میں جسے میں نے نینسی کی بوٹ سے دیکھا تھا، پہنچنے میں پندرہ منٹ لگے۔ تک ہمارا منتظر تھا۔ اس کا جبڑا سوجا ہوا تھا اور وہ ایک ایسا آدمی معلوم ہو رہا تھا جو اپنے سامنے موت کھڑی دیکھ رہا ہو۔ ریمنڈو کو دیکھتے ہی وہ اپنی زبان میں بولنا شروع ہو گیا۔ ریمنڈو اسے خاموش کر کے میرے پاس آیا۔

''کیا تم پہلے کسی دلدل میں گئے ہو جوان؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ یہ جھوٹ تھا لیکن میرا اندازہ تھا کہ یہ جھوٹ آگے چل کر فائدہ پہنچائے گا۔

''وہ وہیں ہیں مگر باہر نہیں جا سکتے۔ ہمارے تین آدمی باہر نکلنے کے تمام مقامات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ مل کر انہیں پکڑ لیں گے۔''

ہمیں دلدل کے کنارے تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ ایک تنگ راستہ جنگل میں جا رہا تھا۔ وہاں ایک آدمی کھڑا تھا وہی آدمی جو ٹیموٹو کے ساتھ چھت پر آیا تھا۔ اس سے اپنی زبان میں بات کرنے کے بعد ریمنڈو نے مجھے بتایا کہ ٹیموٹو اور لوسی اس راستے سے جنگل میں گئے ہیں۔

''یہ ایسا راستہ ہے جس کا تمہیں تجربہ حاصل ہے۔'' وہ بولا۔ ''ہماری رہنمائی کرو۔''

میں جانتا تھا کہ آگے کیا کچھ ہوگا۔ چوتھائی میل کے بعد راستہ ختم ہو گیا۔ اس کے آگے دلدلیں، جنگل، آبی راستے اور مچھر تھے۔ میں تقریباً تین سال ایسے ہی جنگلوں میں رہ چکا تھا۔ میری آنکھیں ایسی چیزوں کو دیکھنے کی تربیت یافتہ تھیں جسے میرے پیچھے آنے والے افراد دیکھنے سے قاصر تھے۔ کوئی

ٹوٹی ہوئی شاخ.. کیچڑ بھرے راستے پر کوئی ہلکا سا نشان.. بکھرے ہوئے پتے مجھے بتا رہے تھے کہ وہ اسی راستے سے گئے ہیں۔ راستہ ختم ہونے پر ہم رک گئے۔ ہمارے سامنے ایک دس فٹ چوڑی نہر تھی۔

''یہاں سے ہم تقسیم ہو جائیں گے۔'' میں نے کہا۔ ''دو آدمی بائیں طرف جائیں گے اور دو آدمی دائیں جانب۔ میں سیدھا جاؤں گا۔''

''میں تمہارے ساتھ رہوں گا جوان۔'' ریمنڈ نے کہا۔ ''تم اکیلے نہیں جاؤ گے۔'' مجھے بھی اندازہ تھا کہ یہ بات آسان نہیں ہوگی۔

''ٹھیک ہے۔ ان آدمیوں کو تو روانہ کرو۔''

اس نے تک اور اس آدمی کو بائیں طرف بھیج دیا۔ کارلو اکیلا دائیں جانب چلا۔ جب میں اور ریمنڈ تنہا رہ گئے تو وہ بولا۔

''کوئی چالاکی مت کرنا جوان۔ ہمیں ان دونوں کو تلاش کر کے واپس لے جانا ہے۔ ساونٹو کے پاس قاتلوں کی ایک تنظیم ہے۔ تم اور تمہاری بیوی جہاں بھی جاؤ گے وہ تمہارے پیچھے پہنچ جائیں گے۔ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں۔ کوئی بھی ساونٹو کو ڈبل کراس کر کے زندہ نہیں بچا ہے۔ اگر ہم انہیں واپس نہیں لا سکے تو خود مارے جائیں گے۔''

''اس لیے آؤ چلو اور انہیں تلاش کرو۔'' میں نے کہا۔

میں جنگل میں آگے بڑھا۔ مجھ سے پانچ سو گز آگے لیوس کی وہ ناؤ تھی جسے میں نے چھپا دیا تھا۔ تین ماہ قبل میں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا تھا اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اب بھی وہاں موجود نہ ہو۔ مجھے یقین تھا کہ لوسی کو تلاش کرنے کا واحد ذریعہ وہ ناؤ ہے۔ وہ دونوں دلدلی علاقے میں زیادہ دور نہیں جا سکتے تھے اور ممکن تھا کہ اس نہر کے آس پاس کہیں پوشیدہ ہوں مگر ریمنڈ میرے راستے کی رکاوٹ تھا۔ ناؤ تک پہنچنے سے پہلے مجھے اس پر قابو پانا تھا۔ میں دوسرے آدمیوں کو آگے بڑھتے سن رہا تھا مگر انہیں دیکھنے سے قاصر تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ہمیں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''وہ اس راستے پر آگے نہیں جا سکتے۔ مجھے امید نہیں کہ وہ اس طرف آئے ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم واپس جائیں۔''

''جیسا تم کہو۔'' ریمنڈ مچھروں کو ہٹانے میں مصروف تھا۔ میں نے خود کو حملہ کرنے کے لیے تیار کیا۔

''ذرا دیکھ کر۔'' میں چیخا۔ ریمنڈ چونکا۔ ''تمہارے پیروں کے پاس سانپ ہے۔''

جیسے ہی اس کی نظریں مجھ سے ہٹیں میں نے اس کے جبڑے پر ایک گھونسا مارا۔ وہ بہت پھرتیلا تھا۔ وہ پیچھے ہٹا۔ میرا گھونسہ اس کے لگا ضرور مگر زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوا۔ وہ گر گیا مگر بے ہوش نہیں ہوا۔ اٹھنے کی کوشش کی تو میں نے اسے لات ماری۔ اس نے گرتے گرتے مجھے بھی پکڑ کر گرا لیا۔ میں نے اس کا گلا پکڑ لیا۔ وہ مجھے گھونسے مارنے لگا مگر میں نے اس کا گلا نہیں چھوڑا۔ میں اس کا گلا اپنے جسم کی پوری قوت سے دبا رہا تھا۔ وہ ٹانگیں چلانے لگا مگر اس کی قوت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔ میں نے دباؤ اور بڑھا دیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہونے لگیں۔ ٹانگوں کی حرکت رک گئی، زبان باہر نکل آئی اور نتھنوں سے خون بہنے لگا۔ اس کا جسم بے حرکت ہوا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا لیکن مجھے اس کی پروا بھی نہیں تھی۔ میں ساونٹو اور اس کے ٹھگوں سے بیزار ہو چکا تھا۔ انہوں نے میری زندگی میں آ کر اسے برباد کر دیا تھا۔ اب کم سے کم میں جوابی کارروائی تو کر رہا تھا۔

میری ناک سے بھی خون رس رہا تھا۔ ہونٹ سوجنے لگے تھے۔ مچھر چاروں طرف بھنبھنا رہے تھے مگر مجھے پروا نہیں تھی۔ اس جنگل میں کہیں مجھے لوسی کو تلاش کرنا تھا۔ بس میرے ذہن میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا خیال نہیں تھا۔ ریمنڈ کو وہیں چھوڑ کر میں نے ناؤ تلاش کی۔ وہ وہیں تھی جہاں میں نے اسے چھوڑا تھا۔ تھوڑی کوشش سے میں اسے پانی میں لے آیا۔ اس میں بیٹھا اور بانس کی مدد سے نہر میں کھینے لگا۔ مچھر مجھے بری طرح کاٹ رہے تھے مگر ویتنام کے جنگلوں نے مجھے اس کا عادی بنا دیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک نہر میں آگے بڑھتا رہا۔ تب میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پہلے مجھے ٹیوٹو نظر آیا۔ وہ ایک درخت سے پشت لگائے بیٹھا تھا۔ لوسی اس کے گھٹنوں پر لیٹی تھی اور وہ اپنا ہیٹ جھلتے ہوئے مچھروں کو بھگا رہا تھا پھر اس نے مجھے دیکھ لیا۔ اس کے بازو لوسی کے گرد کس گئے۔ بالکل اس طرح جیسے کوئی بچہ اپنے محبوب کھلونے کی حفاظت کرنا چاہ رہا ہو۔ لوسی نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اس کے کیچڑ لگے چہرے پر خوف کا تاثر ابھرا۔ وہ ٹیوٹو سے لپٹ گئی اور پھر دیوانہ وار اپنے ہاتھ ہلانے لگی جیسے اپنے ہاتھوں کی حرکت سے مجھے غائب کر دینا چاہتی ہو۔

☆☆☆

میں نے بانس دلدل میں گاڑ دیا۔ میرے اندر ایک قاتلانہ اشتعال پھٹ پڑا اور میں ناؤ سے کود کر کنارے پر آ گیا۔ لوسی گھبرا کر پیچھے ہٹی اور ٹیوٹو کو میرے مقابلے پر چھوڑ

دیا۔ میں کسی بپھرے ہوئے بیل کی طرح ٹیموٹو پر حملہ آور ہوا۔ میں اس کا گلا دبوچنا چاہتا تھا۔ میں قریب پہنچنے والا تھا کہ میرا پیر پھسلا اور میں منہ کے بل نیچے گرا۔ اگر میں ٹیموٹو کی جگہ ہوتا تو اپنے بوٹ سے حملہ کرتا۔ سر پر پڑنے والی ایک ٹھوکر مجھے ختم کردیتی۔ مگر وہ کسی لاش کی طرح ساکت کھڑا رہا۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو میرے پیر دلدلی زمین پر جا پڑے۔ میں دلدل سے نکلنے کی کوشش کررہا تھا تو وہ آگے جھکا، میرا بازو پکڑا اور حیرت انگیز طاقت کے ساتھ مجھے دلدل سے نکال کر کھڑا کردیا۔ غصے میں بھرے ہوئے میں نے اسے گھونسا مارنے کی کوشش کی مگر اس کوشش نے میرا توازن بگاڑ دیا۔ میں گرا اور کنارے سے لڑھک کر نہر میں پہنچ گیا۔ یہاں پانی تو کمر تک ہی تھا مگر نہر کی تہ دلدلی تھی۔ مجھے اپنے پیر اندر دھنستے ہوئے معلوم ہوئے۔

''اسے اس کے حال پر چھوڑ دو ٹیموٹو، میرے پاس آؤ۔'' لوسی چلّائی۔

یہ الفاظ ایسے تھے جیسے ٹھنڈے برف پانی کی بالٹی مجھ پر الٹ دی گئی ہو۔ میرا غصہ بھڑک اٹھا۔ میں جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ پہلی مرتبہ اندازہ ہوا کہ مجھے جس بات کا شبہ تھا وہ حقیقت بن چکی ہے۔ ٹیموٹو نہر میں اتر کر ناؤ پر چڑھ گیا پھر اس نے جھکتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ایک لمحہ ہچکچاہٹ کے بعد میں نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ بغیر کسی خاص دشواری کے اس نے مجھے دلدلی کیچڑ سے نکال کر ناؤ میں بٹھادیا۔

''یہ تمہیں مار ڈالے گا ٹیموٹو۔'' لوسی چلّائی۔

''ٹیموٹو یہ تمہیں ہلاک کردے گا۔'' لوسی پھر چلّائی۔ میں کھڑا ہوا تو میں نے لوسی کو ایک چھڑی کے سہارے نہر میں اترتے دیکھا۔ مگر ناؤ تک پہنچنے کے بجائے وہ پانی میں گر پڑی۔ میں اور ٹیموٹو دونوں نے اسے سنبھالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ناؤ کا توازن بگڑ گیا اور وہ الٹ گئی۔ ہم دونوں لوسی کے قریب پانی میں گرے۔ میں اس تک پہلے پہنچا۔ جیسے ہی میں نے اسے سنبھال کر کھڑا کیا۔ اس نے چھڑی میرے چہرے پر ماری مگر وہ بہت خستہ تھی، چہرے سے لگتے ہی ٹوٹ کر ٹکڑے ہوگئی۔ لوسی گھبرا کر مجھ سے دور ہٹی اور ٹیموٹو نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے پیر کیچڑ میں دھنس رہے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح میں کنارے تک آیا اور ایک درخت کی موٹی شاخ کو پکڑ کر اس کے سہارے سے کنارے پر چڑھ گیا۔ ٹیموٹو نے لوسی کو بازوؤں میں لے رکھا تھا مگر میں نے دیکھا کہ وہ کیچڑ میں دھنس رہا ہے۔ میں نے درخت کی جڑ کو پکڑتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے پکڑ لیا۔ میں دونوں کو کھینچ کر کنارے تک لے آیا۔ ٹیموٹو نے لوسی کو میری طرف بڑھایا مگر وہ لڑھک کر مجھ سے دور ہوگئی۔ ٹیموٹو میرا ہاتھ پکڑ کر کنارے پر آگیا۔

کچھ دیر تک ہم کنارے پر لیٹے اپنی سانسیں درست کرتے رہے۔ مجھے وہ چھڑی یاد آئی جو میرے چہرے پر لگ کر ٹوٹ گئی تھی۔ میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے الٹی لیٹی تھی پھر میں نے ٹیموٹو کی طرف دیکھا جو اپنی آنکھوں سے کیچڑ صاف کررہا تھا۔

''گویا بزدل ہونے کے علاوہ تم بیوی چور بھی بن گئے۔'' میں نے تلخی سے کہا۔ لوسی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''میں اس سے محبت کرتی ہوں۔'' وہ چیخی۔ ''اور یہ بزدل نہیں ہے۔ اس کی بڑی خوب صورت شخصیت ہے۔ تم.....''

''اوہ شٹ اپ۔'' میں دہاڑا۔ وہ سہم کر کچھ پیچھے ہٹ گئی۔ میں بہ دستور ٹیموٹو کو گھور رہا تھا۔

''لوسی اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔

''اور تم بھی بکواس بند کرو۔''

میں نہر میں اتر کر ناؤ کو سیدھا کرنے لگا۔ ٹیموٹو بھی آگیا۔ ہم دونوں نے مل کر ناؤ سیدھی کردی اور کنارے تک لے آئے۔ میں ناؤ میں بیٹھا تو وہ کنارے پر چڑھ کر لوسی کے پاس چلا گیا۔ میں نے ان کی طرف دیکھا۔

''ہم ان نہروں کے ذریعے سمندر تک پہنچ سکتے ہیں۔'' میں نے لوسی کو مخاطب کیا۔ ''تم لوگ میرے ساتھ آنا چاہتے ہو یا بہ دستور رومیو اور جولیٹ کا ڈراما کھیلتے رہو گے۔''

وہ کنارے پر ناؤ کے قریب آگئے۔ کیچڑ اور زمین کی پھسلن کی وجہ سے ٹیموٹو لوسی کو سہارا دے کر لایا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ لوسی کو اس نرمی سے سنبھال رہے ہیں جو مجھ سے کبھی ممکن نہ تھی۔ لوسی ناؤ کے دوسرے سرے پر مجھ سے دور جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی افسردگی اور کٹے ہوئے بال میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کیے دے رہے تھے۔ ٹیموٹو ناؤ کے درمیان میں لگی ہوئی بنچ پر بیٹھ گیا۔ میں نے بانس اٹھایا اور پانی کی سطح پر پھیلی گھاس کے درمیان ناؤ کھینے لگا۔ میں گزشتہ ایک گھنٹے تک ناؤ کھیتا رہا تھا۔ ان کے اضافی وزن کے ساتھ مجھے ناؤ چلانا مشکل ہوگیا مگر میں چلاتا رہا یہاں تک کہ تیزی سے دھڑکتے دل اور بے قابو سانسوں نے مجھے آخری حد تک تھکا دیا۔ میں بانس پر جھک کر رک گیا

ٹیموٹو نے اٹھ کر بانس مجھ سے لے لیا۔ مجھے ہار پسند نہیں

تھی، لیکن اب میں مزید ناؤ نہیں چلا سکتا تھا۔ میں بنچ پر بیٹھ گیا۔ وہ یا تو مجھ سے زیادہ طاقتور تھا یا مجھ سے زیادہ ناؤ کھینے کا فن جانتا تھا۔ وہ اس رفتار سے ناؤ چلا رہا تھا جو میرے لیے ممکن نہ تھی۔ آخر ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد، ہم نہروں سے نکل کر سمندری پانی میں آگئے۔ تب تک میری طاقت بحال ہو گئی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کے تھکے ہوئے ہاتھوں سے بانس لے لیا۔ اب بنچ پر ستانے کی اس کی باری تھی۔ مزید کچھ دیر کے بعد ہم جنگل سے پوری طرح باہر نکل آئے۔ اب ہمیں ڈوبتا ہوا سورج بھی نظر آرہا تھا۔ ناؤ کو مزید کھینے کی ضرورت نہیں تھی۔ سمندر کی لہریں ہمیں بہائے لیے جارہی تھیں۔ میں نے بانس رکھ دیا اور ٹیموٹو کے سامنے والی بنچ پر بیٹھ گیا۔ آخر ناؤ بہتے بہتے سمندر کے ایک ریتیلے کنارے سے جا لگی اور رک گئی۔ ان دونوں کی پروا کیے بغیر میں نے اپنی کیچڑ سے بھری قمیص اتاری اور سمندر میں کود کر اپنا خاک و خون آلود جسم صاف کرنے لگا۔

کوئی بیوی اپنے شوہر پر...... جس کے ساتھ وہ صرف چھ مہینے رہی ہو...... اس طرح نہیں چیختی جب تک یہ واقعی اس کے جذبات کا اظہار نہ ہو۔ یہ کوئی ہسٹریائی چیخ نہیں تھی۔ میں جان چکا تھا کہ میں لوسی کو کھو چکا ہوں۔ اپنا جسم صاف کر کے میں ناؤ میں واپس آگیا۔ میں نے دیکھا کہ لوسی اور ٹیموٹو بھی سمندر میں نہا رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سمندر سے نکلے اور ریت کے ایک ٹیلے کے پاس بیٹھ گئے۔ میں ناؤ سے اتر کر ان کی طرف گیا۔ ٹیموٹو کھڑا ہو گیا جبکہ لوسی اسی طرح بیٹھی خوف زدہ نظروں سے مجھے دیکھتی رہی۔

''او کے۔'' میں بولا۔ ''ممکن ہے تم اچھا نشانہ نہ لگا سکو مگر میری بیوی کو ضرور چرا سکتے ہو۔ ذرا بتاؤ تو تم نے اس کے ساتھ کتنی بار دادِ عیش دی ہے۔''

اس کا ردعمل ایسا نہیں تھا جس کی مجھے توقع تھی۔ میرا خیال تھا وہ مجھ پر جھپٹے گا اور مجھے اس سے آخری سانس تک مقابلہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔

''کیا یہ حرکت میرے باپ کی ہے؟'' ٹیموٹو نے بڑی دلگیر آواز میں میرے سینے کے داغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''پھر کیا تمہیں اس سے افسوس ہوا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اس سے زیادہ افسوس جتنا میری بیوی چرانے پر ہونا چاہیے تھا۔ تمہارا باپ زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔ میں نے اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔''

میں قدم بڑھا کر لوسی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور ڈر کر پیچھے ہٹی۔

''اسے دیکھو لوسی۔'' میں نے داغ کی طرف اشارہ کیا۔ ''اس کے باپ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ یہ نشان تمہارے چہرے پر داغ دے گا اگر میں نے اس آدمی کو قتل نہیں کیا جسے یہ بزدل مارنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے مجھے یہ بتانے کے لیے داغا کہ وہ محض دھمکی نہیں دے رہا ہے بلکہ ایسا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔ کیا اب بھی تم اس بے حوصلہ بزدل کو چاہتی ہو جس میں اتنی ہمت نہیں کہ اس جانور کے مقابلے میں کھڑا ہو سکے جو اپنے آپ کو اس کا باپ کہتا ہے۔''

لوسی نے خوف زدہ نظروں سے میرے داغ کو دیکھا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔

''لوسی۔'' میں چیخا۔ ''تم مجھے چاہتی ہو یا اس آدمی کو؟''

میں نے اس کے چہرے پر ایسے تاثرات دیکھے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں واقعی اسے کھو چکا ہوں۔

''مجھے افسوس ہے۔'' وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔ ''مگر ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔''

میں نے لوسی کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی۔ میں نے ٹیموٹو کو حرکت کرتے دیکھا۔ گھوما تو میرے منہ پر ایک زبردست گھونسا پڑا جس نے مجھے پشت کے بل ریت پر گرا دیا۔ میں یہی چاہتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میں اسے زیر کر لوں گا۔ میں چاہتا تھا کہ اسے اتنا ماروں کہ وہ لہولہان ہو کر لوسی کے قدموں میں گر پڑے۔ میں چاہتا تھا کہ اسے دکھاؤں کہ اس نے کس قسم کے آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ میں نے ہاتھ چلایا مگر وہ نشانے کی جگہ موجود نہیں تھا اور اپنی باری پر اس نے کسی پیشہ ور باکسر جیسی مہارت سے سیدھے ہاتھ کا گھونسا مارا۔ مجھے ایک مرتبہ پھر زمین دیکھنا پڑی۔ کمال یہ تھا کہ میں نے اس گھونسے کو آتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا۔ تب مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں ایک تجربہ کار باکسر کے مدمقابل ہوں جو مجھے شکست دے سکتا ہے۔ مجھے اپنی ٹھوڑی پر خون بہتا محسوس ہوا جسے میں نے الٹے ہاتھ سے صاف کر لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ میں آگے بڑھا اس نے مجھے اپنے گھونسے کی حد کے اندر آنے دیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں وار کرنے میں کامیاب ہوتا اس کا گھونسا چلا۔ نتیجہ اس بار بھی حسب سابق تھا۔ گھونسا اس طرح میرے سر پر لگا تھا جیسے کسی خچر نے لات مار دی ہو۔

میں نے اسے گھور کر دیکھا۔ وار کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس کی پشت کی جانب لوسی کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی

تھی۔ ''تم بہت اچھے باکسر ہو۔'' میں اٹھ کھڑا ہوا۔ ''مگر میں بھی کم نہیں ہوں۔''

میں بار بار آگے بڑھتا رہا۔ بار بار گرتا رہا۔ اب تک میرا ایک بھی گھونسا اس کے نہیں لگا تھا اور میں چھ کھا چکا تھا۔ میں اس سے پہلے بھی مار کھاتا رہا تھا۔ میرا جسم ایسی مار کا عادی تھا۔ بلاشبہ وہ بہت پھرتیلا تھا مگر کیا اس کے اندر بھی مار برداشت کرنے کا حوصلہ ہے؟ میں نے کئی مقابلے اس مقام پر آ کر جیتے تھے۔ میں پھر آگے بڑھا۔ ایک بار پھر اس کا الٹا گھونسا آیا۔ مگر اس مرتبہ میں اس کے لیے تیار تھا۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وار خالی کر دیا۔ پھرتی سے قدم بڑھایا اور پوری طاقت سے اس کے پیٹ پر گھونسا مارا۔ اس کی سانس یوں باہر نکلی جیسے کوئی ٹائر پنکچر ہوتا ہے۔ شدید اذیت کے تاثرات سے پُر اس کا چہرہ میرے قریب تھا۔ میں نے سیدھے ہاتھ سے اس کے جبڑے پر گھونسا مارا۔ وہ اس طرح نیچے گرا جیسے کوئی شہتیر کلہاڑی کے وار سے کٹ کر گرتا ہے۔ میں آگے بڑھا۔ میرا سینہ دھونکنی بنا ہوا تھا۔ چہرے کے ان زخموں سے خون ٹپک رہا تھا جو اس کے گھونسوں نے بنائے تھے۔

لوسی بھاگ کر ہم دونوں کے درمیان آ گئی۔ نیچے جھکتے ہوئے اس نے ٹیموٹو کا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ میں اسے دیر تک دیکھتا رہا پھر گھوما اور آہستہ قدموں سے سمندر کے کنارے تک آیا۔ مجھے بہت دور تک تیر کر جانا تھا مگر میں اس وقت کچھ ایسے ہی موڈ میں تھا۔

☆☆☆

میں سمندر سے نکلا تو پام کے درختوں کے پیچھے سے چاند طلوع ہو رہا تھا۔ مجھے تین کام کرنا تھے۔ سب سے پہلے لباس تبدیل کرنا، پھر اپنی کار لینا اور پھر بنگلے سے ویسٹن اینڈ لیز رائفل حاصل کرنا۔ وہ بنگلہ جہاں لوسی کو رکھا گیا تھا تاریکی میں ڈوبا تھا۔ میں نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میری فاکس ویگن وہیں کھڑی تھی جہاں ریمنڈ نے چھوڑا تھا۔ نک اور دوسرے گارڈ بھی یہیں رہتے تھے۔ مجھے یہاں ضروری کپڑے ملنے کی پوری توقع تھی۔ بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں تاریکی میں آہستہ قدموں سے آگے بڑھا۔ زینہ چڑھ کر اوپر پہنچا۔ میں نے جو پہلا دروازہ کھولا وہ ایک باتھ روم کا تھا۔ چاند کی روشنی اتنی تھی کہ میں بجلی جلائے بغیر نقل و حرکت کر سکتا تھا۔ دوسرا دروازہ ایک بیڈ روم کا نکلا۔ مجھے جن کپڑوں کی تلاش تھی وہ یہاں مل گئے۔ سیاہ پتلون اور سیاہ قمیص۔ اس کا سائز کچھ تنگ تھا مگر کام چلانے کے لیے کافی تھا۔ مجھے...... چمڑے کے سینڈل بھی مل گئے۔ میں کپڑے بدل کر فاکس ویگن کے پاس آیا۔ چابی سوئچ میں لگی ہوئی تھی۔ میں نے انجن اسٹارٹ کیا اور آگے چل دیا۔ بنگلے سے کافی دور آ کر میں نے ہیڈ لائٹس بھی روشن کر دیں۔

ساونٹو کے بنگلے تک پہنچنے میں مجھے پندرہ منٹ لگے۔ میں نے کار کچھ فاصلے پر ہی روک لی اور باقی راستہ پیدل طے کیا۔ اس بنگلے میں بھی اندھیرا تھا لیکن میں اپنی جانب سے پوری احتیاط کر رہا تھا۔ رائفل چھت پر تھی۔ جہاں میں نے اسے چھوڑا تھا۔ میں چھت پر چڑھا۔ یہاں ریمنڈ ہاتھ میں کولٹ ریوالور لیے بیٹھا تھا۔ ریوالور کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔

''میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا جوان۔'' وہ بولا۔ اس کے گلے سے بڑی مشکل سے آواز نکل رہی تھی۔ چاند کی روشنی میں میں دیکھ سکتا تھا کہ اس کا گلا سوجا ہوا ہے۔ ''مجھے امید تھی کہ تم رائفل لینے آؤ گے۔ اطمینان سے وہاں بیٹھ جاؤ۔ کوئی چالاکی مت کرنا، ورنہ بلا جھجک گولی مار دوں گا۔''

میں بیٹھ گیا۔ میں ایک بار اسے اپنی چالاکی کا شکار بنا چکا تھا اور موقع ملنے تو دوبارہ بھی ایسا کر سکتا تھا مگر سوال یہی تھا کہ کیا مجھے موقع ملے گا... کیا اتنا وقت ہے؟ میں بیٹھ گیا تو اس نے ریوالور اپنی گود میں رکھ لیا۔ ایک ہاتھ سے اپنا گلا چھوا۔

''تم نے تو مجھے مار ہی دیا تھا۔''

''پھر تم مجھ سے اور کیا توقع کرتے تھے؟''

''اچھا وقت مت ضائع کرو۔ ساونٹو جانتا ہے کہ ٹیموٹو اور تمہاری بیوی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم اس کا مطلب سمجھتے ہو؟''

''تم نے بتایا تھا کہ ہمیں ختم کر دیا جائے گا۔''

''یہی بات ہے۔ کیا وہ تمہیں مل گئے تھے؟''

''ہاں۔ وہ دونوں رومیو جولیٹ کا نیا ڈراما کھیل رہے ہیں۔''

''اگر میں نے درست پڑھا ہے تو وہ دونوں جوانی میں مر گئے تھے۔''

''تمہیں ٹھیک یاد ہے۔''

''کیا تم مجھے یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ ٹیموٹو نے تمہاری بیوی چرا لی؟''

''یہی بات ہے۔ مگر معاملہ یک طرفہ نہیں تھا۔''

''لگتا ہے آج کا دن تمہارے لیے اچھا ثابت نہیں

ہوا۔'' ریمنڈ و نے کہا۔ غالباً یہ اس کے اظہار افسوس کا انداز تھا۔

''اب وہ دونوں کہاں ہیں؟''

''جہاں سے تم انہیں تلاش نہیں کر سکتے۔''

''میں کرنا بھی نہیں چاہتا مگر ساونٹو ضرور کر لے گا۔ وہ تمہیں اور مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔'' ریمنڈ و نے کہا۔ ''اور اس میں زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی لیکن اس سے پہلے وہ یہاں ہم دونوں کے لیے آئیں گے۔ کچھ دیر مقابلہ ہوگا پھر تمہاری اور میری لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر وہ ٹیموٹو اور تمہاری بیوی کے پیچھے جائیں گے۔ کچھ اور گولیاں چلیں گی اور ان دونوں کو دلدل میں غرق کر دیا جائے گا۔''

''تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ساونٹو خود اپنے بیٹے کو ہلاک کر دے گا۔''

''اسے کرنا پڑے گا۔'' ریمنڈ و نے جواب دیا۔ ''یہ بات پھیل چکی ہے کہ ٹیموٹو اپنے باپ کی حکم عدولی کر کے بھاگ گیا ہے اور کوئی فرد باس کی حکم عدولی کر کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ ان لوگوں کی روایت ہے۔ اگر ساونٹو کو باس رہنا ہے تو ٹیموٹو کو مرنا ہی پڑے گا۔ اور وہ بڑھا بہ دستور باس رہے گا۔''

''کس کا باس ۔۔۔ بہت سے کسانوں کا۔ کیا ساونٹو کے لیے یہ بات اتنی ہی اہم ہے؟''

ریمنڈ و کچھ دیر تک گھورتا رہا پھر بولا۔

''اب تمہیں معلوم بھی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اب اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ ساونٹو بہت اونچا سوچتا ہے۔ بڑے بڑے پلان بناتا ہے اور بڑے بڑے وعدے کرتا ہے۔ وہ تمام کسان جن کی وہ بات کرتا ہے اسے خدا سمجھتے ہیں۔ اپنی خدائی برقرار رکھنے کے لیے اسے دولت کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی دولت جس کا میں اور تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کا بھائی ریڈ ڈریگون کی تنظیم چلاتا ہے اور اس تنظیم کے پاس جو دولت ہے اس کی ساونٹو کو ضرورت ہے۔ ریڈ ڈریگون دینی زولا میں ہونے والی تمام قمار بازی اور ناجائز منشیات کی تجارت کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس کا بھائی ٹونی قلب کے سرطان میں مبتلا قریب المرگ ہے۔ دو ہفتوں سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا۔ اس کا بیٹا ڈیاز اس کا وارث اور بہت چالاک آدمی ہے۔ جب تک وہ زندہ ہے ساونٹو ریڈ ڈریگون پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ تم سوچو گے کہ اس سے زیادہ آسان بات کیا ہوگی کہ ڈیاز کو ہلاک کر دیا جائے۔ ساونٹو کو صرف زبان ہلانے کی ضرورت ہے۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں مگر وہ اس طرح کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ڈھائی لاکھ سادہ دل فاقہ کش کسان اسے خدا سمجھتے ہیں اور کیونکہ اس نے خود بھی اپنے آپ کو خدا سمجھنا شروع کر دیا ہے، اس لیے وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو یہ بات معلوم ہو کہ اس کے ہاتھ خون میں رنگے ہوئے ہیں۔ قبیلے کے دس افراد جنہیں دس بڑے کہا جاتا ہے لعل برادرز کا انتظام سنبھالتے ہیں۔ ساونٹو ان سے خوف زدہ ہے۔ ان کے ہاتھوں میں طاقت ہے۔ اگر وہ اس کے خلاف متحد ہو جائیں تو اسے ریٹائر ہونے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ افراد کبھی قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دیتے لیکن وہ انتقام لینے کی اجازت دیتے ہیں چونکہ یہ ان کی روایات کا حصہ ہے۔ چنانچہ ساونٹو کی پرابلم یہ تھی کہ وہ ڈیاز سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے۔ ڈیاز راستے سے ہٹ جائے تو ریڈ ڈریگون کی تنظیم کسی سربریدہ لاش کی طرح رہ جائے گی۔ ساونٹو کو صرف اتنا کرنا ہوگا کہ وہ اس پر اپنا سر لگا دے اور اس دولت پر قبضہ کر لے جو اسے اپنے تمام وعدے پورے کرنے کے لیے درکار ہے۔ اس نے ڈیاز کو ہلاک کرنے اور قبیلے میں ٹیموٹو کی حیثیت مستحکم کرنے کے لیے پلان سوچا۔ ٹیموٹو کو بتا دیا گیا کہ اسے کیا کرنا ہے اور جب ساونٹو کسی سے کہتا ہے کہ اسے یہ کرنا ہے تو وہ اسے کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک لڑکی تلاش کی گئی اور ٹیموٹو اسے ساتھ لے کر گھومنے لگا یہاں تک کہ دس بڑوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ٹیموٹو کو اس کی صورت دیکھنا بھی پسند نہیں تھا مگر اس نے وہی کیا جو اس سے کرنے کو کہا گیا تھا۔ جب پس منظر کا اسٹیج تیار ہو گیا تو لڑکی کو کسی قسم کا زہر دے دیا گیا جس نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے مرنے سے پہلے ساونٹو نے ریڈ ڈریگون کے نشان سے اس کا چہرہ داغ دیا۔ یہ نشان اس نے اپنے بھائی کے پاس سے چرا لیا تھا۔ ساونٹو نے دس بڑوں کو بلا کر لڑکی کی لاش دکھائی اور انہیں بتایا کہ ڈیاز نے پہلے لڑکی کی عزت برباد کی پھر اسے نشان سے داغ کر ہلاک کر دیا، اس طرح اس نے ٹیموٹو کو چیلنج کیا ہے۔ دس بڑے اس فریب میں آ گئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ ٹیموٹو ڈیاز کو قتل کر کے اپنا انتقام لے۔ ساونٹو اسے ہلاک کرنے کا حکم دے سکتا تھا مگر یہ قتل ہوتا لیکن ٹیموٹو اسے ہلاک کرے تو یہ انصاف ہوگا۔ ساونٹو جانتا تھا کہ وہ ٹیموٹو کو ڈیاز کو ہلاک کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ٹیموٹو ایک حد تک ہی فرمانبردار تھا۔ وہ کسی کے قتل پر ہرگز آمادہ نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ تمہیں ملوث کیا گیا۔ لیکن ٹیموٹو نے فرار ہو کر سارا معاملہ بگاڑ دیا ہے۔ اب تک دس بڑے جان چکے ہوں گے کہ اس نے کیا کیا ہے اور انہوں نے اسے ہلاک کرنے کا

فیصلہ دے دیا ہوگا۔ اگر ساونٹو کو باس رہنا ہے تو اسے اس فیصلے کی تائید کرنا ہوگی۔ اس طرح ڈیاز کو گویا ایک نئی زندگی مل گئی۔ بعد میں ساونٹو ڈیاز سے پیچھا چھڑانے کا کوئی دوسرا پلان سوچ لے گا۔ اس کے دماغ میں ایسے منصوبے بھرے رہتے ہیں۔ مطلب یہ نکلا کہ ساونٹو کے آدمی ٹیموٹو کے پیچھے لگے ہوں گے۔ وہ تمہاری بیوی کو، تمہیں اور مجھے بھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہم بہت کچھ جانتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو جوان، حکم دیا جا چکا ہے اور ہمیں ہلاک ہونا ہے۔"

"اگر خود ساونٹو مر جائے تو کیا ہوگا؟" میں نے پوچھا۔

"وہ نہیں مرے گا۔"

"لیکن فرض کرو مر جائے تب؟" میں نے پھر کہا۔

ریمنڈو چونک گیا۔ وہ میرا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"تب ٹیموٹو باس بن جائے گا لیکن ساونٹو مرے گا ہی کیوں؟"

"میرا خیال ہے اب وقت آ گیا ہے کہ اسے مر جانا چاہیے۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ ناممکن ہے جوان۔" ریمنڈو نے نفی میں سر ہلایا۔ "اب جبکہ پلان ناکام ہو گیا ہے۔ ساونٹو کے دماغ میں پہلا خیال یہی آئے گا۔ اب وہ اپنے محافظوں کے پہرے میں ہو گا۔ ایسے آدمی جنہیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ اس خیال کو دماغ سے نکال دو۔"

"تم اس میں شامل ہونا چاہتے ہو یا اپنے ہلاک کیے جانے کے انتظار میں بیٹھے رہو گے۔ کوشش کر دیکھنے میں کیا نقصان ہے۔"

"مجھے کیا کرنا ہوگا؟" ریمنڈو نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"میں اسے ہلاک کرنے جا رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "تم کہتے ہو کہ وہ میری بیوی کو اور مجھے مارنا چاہتا ہے۔ ٹھیک ہے، میں تمہاری بات کا یقین کرتا ہوں۔ کوئی آدمی اپنے آپ کو خدا نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے پروا نہیں اگر وہ لاکھوں فاقہ کش کسانوں کا مائی باپ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کسانوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے تو وہ اس کی بالکل پروا نہیں کریں گے۔ تم روایات کی بات کرتے رہے ہو، ٹھیک ہے لیکن میری بھی کچھ روایات ہیں۔ کوئی مجھے داغ کر یا موت کی دھمکی دے کر اس کے انجام سے نہیں بچ سکتا۔ اس نے مجھے پیشہ ور قاتل کہا تھا۔ میں بالکل وہی ہوں۔" میں کھڑا ہو گیا۔ "تم کہتے ہو، میں مر جاؤں گا مگر میں کہتا ہوں کہ ساونٹو مجھ سے پہلے مرے گا۔ میں اسے مار دوں گا۔"

"تم نے جو کچھ کہا میں مان لوں گا جوان مگر تم اسے مار نہیں سکو گے۔"

میں نے آگے بڑھ کر رائفل اٹھالی۔ وہ وہیں رکھی تھی جہاں میں اسے چھوڑ گیا تھا۔

"میری بات سنو جوان۔" ریمنڈو بولا۔ "ساونٹو ہوشیار ہو تو کوئی اسے مار نہیں سکتا اور اب وہ ہوشیار ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اسے اندازہ نہیں ہوگا کہ تم اس کے پیچھے آؤ گے اور وہ اس کے لیے تیار ہوگا۔ تمہارے خیال میں وہ اب تک باس کیوں بنا ہوا ہے۔ اس لیے کہ وہ بہت خوش قسمت ہے۔ آدمیوں کو پرکھ سکتا ہے۔ میں پندرہ سال کی عمر سے اس کے لیے کام کر رہا ہوں۔ اسے یقین ہوگا کہ تم اس سے انتقام لینے آؤ گے۔ مگر تم جیسے آدمیوں سے نمٹنے کے لیے اس کے پاس تربیت یافتہ تنظیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خطرہ کہاں کہاں سے ہو سکتا ہے۔ تم سوچ رہے ہو کہ وہ اپنے سوٹ کی بالکنی میں بیٹھا ہو تو تم اسے نشانہ بنا لو گے اور اس مقصد کے لیے ہوٹل کے سامنے زیر تعمیر اپارٹمنٹ ہاؤس بلڈنگ سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ یہی بات ہے نا؟"

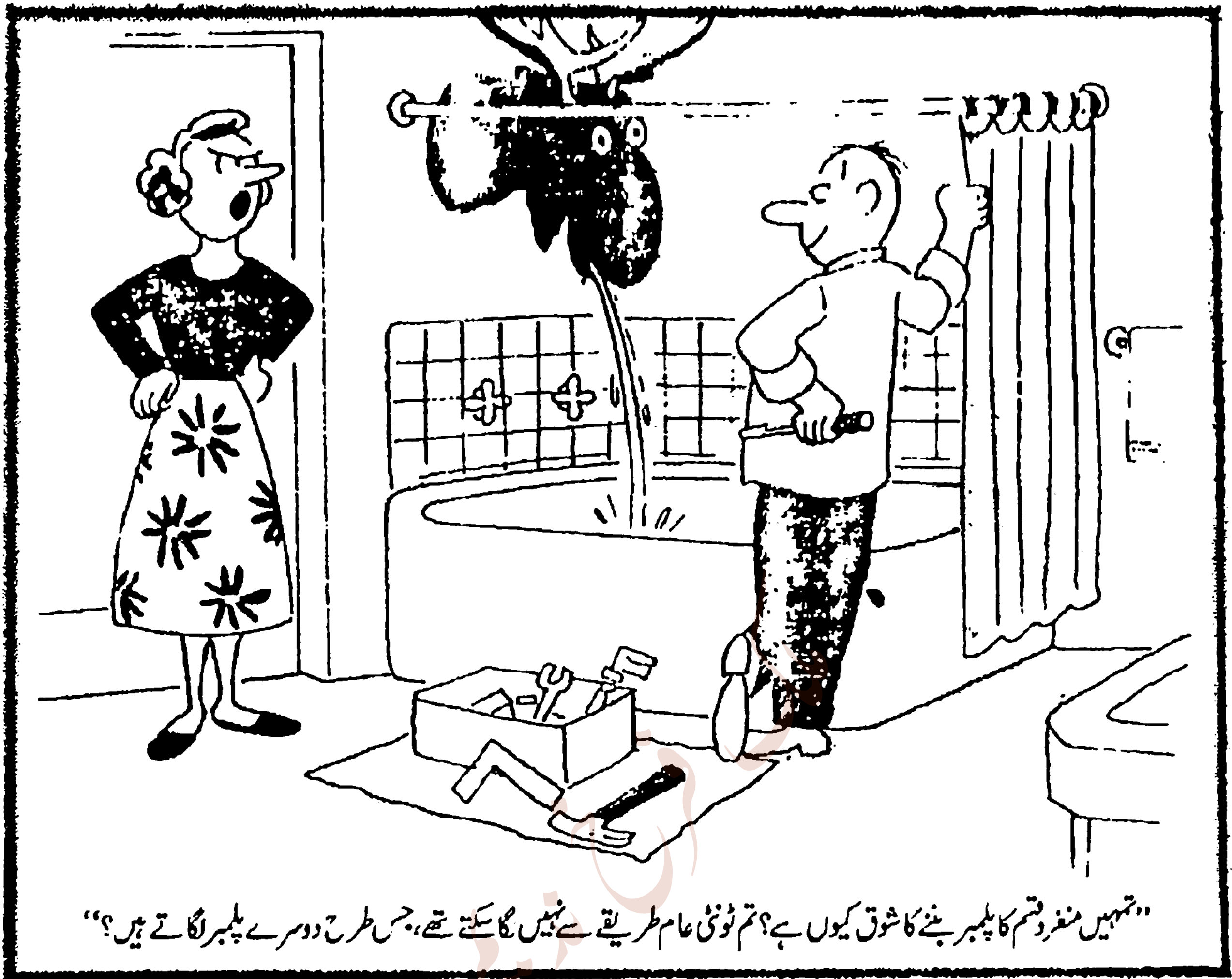
"ہاں، میرے ذہن میں یہی پلان ہے۔"

"بس تو پلان ہی بناتے رہو۔ اب تک وہ بلڈنگ اس کے آدمیوں سے بھر چکی ہوگی۔" ریمنڈو نے ترشی سے کہا۔ "تم اس سے سوگز کے فاصلے تک بھی نہیں پہنچ سکو گے۔ ساونٹو کو سب سے پہلے اسی بلڈنگ کا خیال آئے گا۔ وہ اسے بالکل محفوظ بنا دے گا۔"

"اور چونکہ وہ اس کے خیال میں محفوظ ہو چکی ہے، اس لیے وہی ایک جگہ ہوگی جہاں سے میں اسے نشانہ بنا سکوں گا۔" میں نے رائفل ہاتھ میں تولتے ہوئے کہا۔

ریمنڈو نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

"وہ اس کے محفوظ ہونے کے بارے میں اتنے پُریقین ہوں گے کہ حملے کی توقع کسی اور طرف سے کریں گے۔" میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "بلڈنگ میں بیس منزلیں ہیں۔ ہر منزل پر پندرہ کمرے ہیں جو سب کے سب خالی ہیں۔ اس طرح مجھے چھپنے کے لیے تین سو جگہیں حاصل ہیں اور تمہارے خیال میں کتنے آدمی نگرانی کر رہے ہوں گے، اندازاً دس آدمی۔ یہ لوگ کہاں کہاں ہوں گے۔ ان میں سے پانچ دروازوں پر متعین ہوں گے۔ دو آدمی لفٹس پر پہرا دیں گے اور کم سے کم دو ٹاپ فلور کا خیال رکھیں گے۔ وہ سب یہ



''تمہیں منفرد قسم کا پلمبر بننے کا شوق کیوں ہے؟ تم ٹونٹی عام طریقے سے نہیں لگا سکتے تھے، جس طرح دوسرے پلمبر لگاتے ہیں؟''

سوچ کر کہ ان میں سے ہر آدمی چوکنا اور ہوشیار ہے، تین چار گھنٹے کے بعد خود ہوشیار رہنا چھوڑ دیں گے۔ وہ آرمی کے سنتریوں سے زیادہ کیا فرض شناس ہوں گے اور مجھے تجربہ ہے کہ سنتری کس طرح کام کرتے ہیں۔ میں اس جگہ کو ایک نظر دیکھنے جا رہا ہوں۔ تم ساتھ آنا چاہتے ہو؟''

ریمنڈ دیر تک خاموش رہا پھر آخر اٹھتے ہوئے بولا۔

''اس میں میرا نقصان ہی کیا ہے۔ میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ تم ضرورت سے زیادہ خوش فہم ہو لیکن کوئی بھی چیز یہاں کسی گولی کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے۔''

''تمہارے پاس کچھ رقم ہے؟''

''ہاں کمرے میں دو سو ڈالر رکھے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ کام چل جائے گا۔'' میں نے کہا۔ وہ آگے بڑھا تو میں نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ''یہ رائفل لے لو۔ میں پہلے جاؤں گا۔ تم یہاں انتظار کرو۔ ضرورت پڑی تو میں تمہیں آواز دوں گا۔''

''تمہارا خیال ہے وہ لوگ یہاں پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔'' ریمنڈ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''ممکن ہے۔ میں اب کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ اپنا ریوالور مجھے دے دو۔''

ریمنڈ نے اپنا ریوالور مجھے دے دیا۔ میں نے رائفل اسے پکڑا دی۔ میں بہت بے آواز نیچے اترا اگرکوئی آواز سنائی نہیں دی مگر میں تب تک مطمئن نہیں ہوا جب تک سارا بنگلہ نہیں دیکھ لیا۔ میں نے ریمنڈ کو آواز دے کر نیچے بلا لیا۔ اس سے رائفل لے لی اور اس سے کہا کہ وہ رقم اور ایک سوٹ کیس لے آئے۔ ممکن ہے ہمیں کسی ہوٹل میں ٹھہرنا پڑے۔

دس منٹ بعد ہم پیراڈائز سٹی جا رہے تھے۔

☆☆☆

پام کورٹ ہوٹل کا نائٹ کلرک ایک بوڑھا نیگرو تھا۔ ہم وہاں پہنچے تو رات کے دو بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ پیراڈائز سٹی جاتے ہوئے ہمیں ایک شبینہ کلب کے باہر ایک کار کھڑی نظر آئی جس کی پچھلی سیٹ پر گولف کی چھڑیوں کا ایک بیگ رکھا تھا۔ میں نے ریمنڈ کو بھیج کر وہ بیگ اٹھوا لیا۔ اس کی چھڑیاں وہیں چھوڑ دیں اور اپنی رائفل بیگ میں ڈال دی۔ ہمیں دوسری منزل پر ایک ڈبل روم مل گیا۔ ہم نے رجسٹر میں اپنے نام فرضی لکھے تھے۔ اس سے پہلے ہم امپیریل ہوٹل اور زیر تعمیر بلڈنگ کو بھی ایک نظر دیکھ آئے تھے۔ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے سامنے فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ کاروں کی ایک قطار پارک تھی۔ ٹریفک کے ہجوم کی وجہ سے ہماری

کار بہت آہستہ چل رہی تھی۔ ادھر سے گزرتے ہوئے میں نے ایک بیوک کار میں دو آدمی بیٹھے دیکھے۔ عمارت کے بیرونی دروازے کے سامنے کوئی نگرانی کرتا نظر نہیں آرہا تھا۔ بلڈنگ کے دائیں جانب تعمیراتی مقاصد میں کام آنے والی ایک کرین کھڑی تھی۔ اس کا لمبا آہنی بازو بلڈنگ کی آخری منزل تک جارہا تھا اور ٹھیک چھت کے اوپر تھا۔

''میں کرین سے چھت پر جاؤں گا۔'' میں نے کہا۔

''نہیں جاسکو گے۔'' ریمنڈو نے حیرت سے کہا۔ ''یہ کرین بیس منزل اونچی ہے۔''

''مگر میں اسی طرف سے جاؤں گا۔''

''تم سمجھتے ہو کہ ساونٹو کے آدمیوں کو اس کا خیال نہیں آیا ہوگا۔''

''ضرور آیا ہوگا۔ تو پھر وہ کیا کریں گے۔ ایک یا دو آدمی یہاں کھڑے کردیں گے کہ کوئی کرین کے قریب نہ جاسکے۔ میں اور تم مل کر ان سے نمٹ لیں گے پھر میں اوپر چلا جاؤں گا۔''

''یہ شیخ چلی کا خواب ہے جوان..... تم کبھی اوپر نہیں پہنچ سکو گے۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا پھر باقی راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ کمرے میں آکر میں نے ریمنڈو سے کہا۔ ''ہم اپنا کام کل رات انجام دیں گے۔ تب تک گارڈز اور بھی زیادہ بے فکر ہوجائیں گے۔ کام مشکل ضرور ہے مگر کیا جاسکتا ہے۔''

''اس کے بعد میں نے غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کیے اور بستر پر لیٹ گیا۔ جب تک ریمنڈو نہا کر آیا میں سو چکا تھا پھر آنکھ کھلی تو وہ مجھے جھنجھوڑ کر جگا رہا تھا۔ دوسری صبح ہوچکی تھی اور وہ کہہ رہا تھا۔

''ذرا سنو ریڈیو پر کیا خبر دی جارہی ہے۔'' کمرے میں ریڈیو کی آواز آرہی تھی۔ جو کچھ کہا جارہا تھا اس نے مجھے چونکا دیا۔

''مسٹر بل ہارٹلے کا دعویٰ ہے کہ وہ اس ہلاکت کے عینی شاہد ہیں۔ جب پولیس مسٹر ہارٹلے کی رپورٹ پر وہاں پہنچی تو وہ لاشیں غائب ہوچکی تھیں جن کے بارے میں مسٹر ہارٹلے کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ اور وہاں ایسی کوئی علامت یا ثبوت نہیں تھا جس سے ظاہر ہو کہ یہاں کسی کو ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس اگرچہ مزید تحقیقات کررہی ہے مگر چیف پولیس میرل نے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ کوئی مذاق بھی ہوسکتا ہے۔ مسٹر ہارٹلے اس وقت ہمارے اسٹوڈیو میں موجود ہیں۔ ہم ان ہی سے پوچھتے ہیں۔

''مسٹر ہارٹلے! تمہارا کہنا ہے کہ تم پرندوں کو دیکھنے کے شوقین ہو اور اکثر سائپرس دلدل کے علاقے میں علی الصباح جنگلی زندگی کا جائزہ لینے جاتے ہو۔ کیا یہ بات درست ہے؟''

''جی ہاں! مجھے پروا نہیں کہ پولیس کیا کہتی ہے۔ میں نے خود اس واردات کو دیکھا ہے۔ میں اپنی دوربین کے ساتھ ایک درخت پر چڑھا ہوا تھا اور میں نے ان دونوں کو.....''

''ایک منٹ مسٹر ہارٹلے۔ کیا تم ان دونوں کا حلیہ بتا سکتے ہو؟''

''ضرور۔ میں نے پولیس کو بھی بتایا تھا۔ وہ ایک مرد اور ایک عورت تھے۔ مرد دیوقامت تھا۔ کم سے کم سات فٹ لمبا، دبلا پتلا۔ اس نے سیاہ پتلون پہن رکھی تھی۔ عورت بہت خوب صورت سرخ بالوں والی تھی اور اس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے بارے میں جو خاص بات میں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ اس کے بال کٹے ہوئے تھے۔ وہ بھاگ رہے تھے...''

''تم ان سے کتنے فاصلے پر تھے؟''

''شاید پانچ سو گز کے فاصلے پر۔ میں اپنی طاقتور دوربین سے دیکھ رہا تھا۔''

''وہ ساحل کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ کیا تمہیں یہ تاثر ملا کہ وہ کسی سے بچ کر بھاگ رہے ہیں؟''

''جی ہاں۔ وہ بہت خوف زدہ نظر آرہے تھے اور جان توڑ کر بھاگ رہے تھے۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''انہیں گولی ماردی گئی۔ صرف دو فائر ہوئے۔ پہلی گولی عورت کے لگی۔ ٹھیک اس کے سر میں۔ وہ مردہ ہوکر اڑتی ہوئی لہروں میں گری۔ مرد اسے دیکھنے جھکا تو دوسرا فائر ہوا۔ یہ گولی بھی سر میں لگی...... مرد کے سر میں۔ وہ منہ کے بل عورت پر گر پڑا۔ بڑا دردناک منظر تھا۔''

''پھر تم نے کیا کیا۔ کیا تم نے قاتل کو دیکھا؟''

''نہیں.... مگر فائر کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ میں خوف زدہ ہوگیا۔ لہریں تیزی سے چڑھ رہی تھیں۔ پانچ چھ منٹ کے بعد میں درخت سے اترا۔ فون تک پہنچنے میں آدھ گھنٹا لگ گیا۔ میں نے پولیس کو فون کیا۔ وہ لوگ جلد ہی آگئے۔ میں انہیں اس جگہ لے گیا جہاں ان دونوں کو گولی ماری گئی تھی مگر تب تک مدوجزر کا پانی چڑھ آیا تھا۔ لاشوں کا کوئی نام ونشان نہیں تھا اور نہ ہی قدموں

کے نشانات وغیرہ تھے۔ اب پولیس یہ سمجھتی ہے کہ میں پاگل ہوں اور جھوٹ بول رہا ہوں''

میں نے ریڈیو بند کر دیا۔

''میں۔ نے تو پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔'' ریمنڈو نے افسردگی سے کہا۔

''میں تو اسے پہلے ہی کھو چکا تھا۔'' میرا دل بھی بہت رنجیدہ تھا مگر اب مجھے احساس ہو گیا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے زیادہ موزوں تھے۔

کچھ دیر کے بعد ایک نیگرو لڑکا کافی لے کر آیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔

''پانچ ڈالر کمانا چاہتے ہو؟''

''ضرور، کیوں نہیں۔'' لڑکے نے غور سے مجھے دیکھا۔

''یہاں قریب میں کوئی کھلونوں کی دکان ہے؟''

''جی ہاں۔ اس بلاک کے آخر میں ہے۔''

''مجھے ایک شکاری چاقو کی ضرورت ہے بلکہ دو کی۔ ان کی قیمت غالباً تیس ڈالر فی عدد ہوتی ہے۔ اگر تم لا دو تو تمہیں پانچ ڈالر دوں گا۔''

''بہت اچھا جناب۔''

میں نے ریمنڈو کو اشارہ کیا۔ اس نے اپنے دو سو ڈالر میں سے سو ڈالر کا نوٹ لڑکے کو دے دیا۔ لڑکا چلا گیا تو ریمنڈو نے مجھ سے پوچھا۔ ''شکاری چاقو کس لیے؟''

''چاقو بہت خاموشی سے اپنا کام کرتے ہیں۔'' میں نے کافی پیتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

میں نے اپنے تصور میں لوسی کی تدفین کر دی۔ کچھ دیر تک اس کے ساتھ گزارے ہوئے دنوں کو یاد کرتا رہا اور پھر زندگی کا یہ باب ہمیشہ کے لیے مقفل کر دیا۔ اور کئی باتیں تھیں جن کے بارے میں مجھے سوچنا تھا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ اب زندگی میں وہ کبھی مجھے یاد آئے گی۔ میں اور ریمنڈو اپنے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے سوچ رہے تھے۔

''جب ساونٹو مر جائے گا تو تم کیا کرو گے؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

''یہ تمہارا خواب ہے جوان۔ کاش میں تمہیں اس کا یقین دلا سکتا۔'' وہ بولا۔

''جواب نہیں دینا چاہتے تو مت دو لیکن بیکار باتیں مت کرو۔'' میں نے کہا۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا۔

''اگر ساونٹو مر گیا تو میں کاراکاس میں اپنی بیوی بچوں کے پاس واپس چلا جاؤں گا۔''

''تو تمہاری بیوی اور بچے ہیں؟''

''ہاں! چار بچے... تین لڑکے اور ایک لڑکی۔''

''سیمو تو مر گیا... ساونٹو بھی مر جائے گا تو پھر کیا ہوگا؟''

''میرے خیال سے لوپز باس بن جائے گا اور تو کوئی ہے نہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''وہ کس قسم کا آدمی ہے؟''

''قدرے بیوقوف مگر صلح جو آدمی ہے۔''

''کیا وہ تمہارا خیال بھی کرے گا؟''

''مجھے اس کے خیال کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دے۔ میرے پاس ایک فارم ہے۔ میری بیوی اس کی نگہداشت کرتی ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ مل کر کام کروں گا تو گزر اوقات ہو جائے گی۔''

''گویا تمہارے پاس کچھ ہے جس کے بارے میں منصوبہ بندی کر سکو۔''

''ہاں کچھ نہ کچھ تو ہے۔'' ریمنڈو میرا مطلب سمجھ گیا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے ریوالور نکالتے ہوئے ریمنڈو کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا مگر آنے والا وہ نیگرو لڑکا تھا جو شکاری چاقو لے کر آیا تھا۔ میں نے انہیں چیک

کیا۔ لڑکے کو اس کا انعام پانچ ڈالر دیے پھر اس سے کہا کہ وہ ایک گھنٹے کے بعد سینڈوچز اور بیئر شراب پہنچا دے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔

''تم چاقو چلانا جانتے ہو؟''

''تم سے کہیں زیادہ بہتر چلا سکتا ہوں جوان۔'' ریمنڈو مسکرایا۔ ''میں چاقو ہاتھ میں لے کر پیدا ہوا تھا۔''

اور تب میں نے اس سے وہ سوال پوچھا جو اس وقت سے میرے ذہن میں چبھ رہا تھا جب سے میں نے لوسی کے مرنے کی خبر سنی تھی۔

''وہ لوگ لاشوں کا کیا کریں گے؟''

''تمہاری بیوی کو دلدل میں پھینک دیا جائے گا اور ٹیموٹو کی لاش کارا کاس لے جائی جائے گی جہاں ساونٹو شایانِ شان طریقے سے اس کی تدفین کر دے گا۔ اسے تدفین کرنے کا بڑا شوق ہے۔''

''تب پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ خود اپنی تدفین کا انتظام نہیں کر سکے گا۔''

ہم سارا دن کمرے میں رہے۔ گاہے بہ گاہے خبریں بھی سنتے رہے مگر ان دو افراد کے بارے میں جن کے متعلق بل بار ٹلے کا کہنا تھا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا کوئی نئی اطلاع نہیں تھی بلکہ یہ تاثر زیادہ ہوتا جا رہا تھا کہ اس کی بیان کردہ داستان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ رات کے دس بجے ہم نے ہوٹل چھوڑ دیا۔ ریمنڈو نے گولف بیگ اور سوٹ کیس فاکس ویگن میں رکھ دیے اور ہم روانہ ہو گئے۔ ریمنڈو کو اب بھی میرے منصوبے کی کامیابی کی توقع نہیں تھی مگر وہ بہر حال میرا ساتھ دے رہا تھا۔ ہم مین شاپنگ سینٹر پہنچے اور ایک شبینہ اسٹور کے پاس کار روک دی۔ یہ جگہ امپیریل ہوٹل سے کافی فاصلے پر تھی چنانچہ ہمیں ساونٹو کے آدمیوں کا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ میں نے اسٹور سے موٹے چمڑے کے دستانے خریدے۔ مجھے کرین پر چڑھنے میں ان کی ضرورت تھی۔ بہت سارے سینڈوچز اور کوکا کولا کی ایک فیملی سائز بوتل بھی خرید لی اور یہ سب چیزیں ایک تھیلے میں رکھ لیں۔

اب ہم امپیریل ہوٹل کی طرف چلے۔ یہ خطرناک علاقہ تھا۔ ساونٹو کے محافظوں کو معلوم ہو گا کہ میرے پاس فاکس ویگن کار ہے۔ پیراڈائز سٹی میں ایسی بہت سی کاریں تھیں مگر میں جانتا تھا کہ ہر سرخ فاکس ویگن کو غور سے دیکھا جا رہا ہو گا۔ ہم پیراڈائز بلیوارڈ پہنچے جہاں شہر کے بہترین ہوٹل واقع تھے۔ میں نے ریمنڈو کو کار پارک کرنے کی تاکید کی۔ اسے ایک قطار میں تھوڑی سی جگہ مل گئی۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''مجھے دس منٹ دینا۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''پھر تم بھی میرے پیچھے آ جانا۔''

بلیوارڈ کے علاقے میں بے شمار لوگ ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ اس بھیڑ میں خود کو گم کر دینا کوئی مشکل بات نہیں تھی لیکن ریمنڈو کے ساتھ مشکل یہ تھی کہ وہ گولف بیگ لیے جا رہا تھا اور راستے لوگوں کے درمیان اس پر نگاہ پڑنا ضروری تھا۔ کوئی کانسٹیبل ہی روک کر پوچھ گچھ کر سکتا تھا مگر اب تو راستے میں آسانیاں آئیں یا مشکلات' ان سے نمٹنا ہی تھا۔

مجھے امپیریل ہوٹل پہنچنے میں دس منٹ لگے (تقسیم کار کے تحت میں اور ریمنڈو الگ ہو گئے تھے)۔ مزید دس منٹ اپارٹمنٹ بلاک کی بلڈنگ کے عقب تک جانے میں صرف ہوئے۔ اب میں ہجوم سے دور تھا اور اگر یہاں کوئی نظر آتا ہے تو وہ یقینی ساونٹو کا محافظ ہو گا مگر کافی دیر کے محتاط جائزے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی محافظ کرین کی نگرانی نہیں کر رہا ہے۔ میں نے سر اٹھا کر اس کی اونچائی کو دیکھا۔ اتنی دور تک چڑھنا کوئی آسان بات نہیں تھی اور شاید اسی لیے ساونٹو کے محافظوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے ریمنڈو کو آتے دیکھا۔ اس نے ایک بار پھر مجھ سے کہا کہ میں اتنی بلندی پر کرین کے ذریعے نہیں چڑھ سکتا، اس لیے اس سعی لاحاصل سے باز آ جاؤں مگر میں فیصلہ کر چکا تھا۔ میں نے تھیلے سے چمڑے کے دستانے نکال کر پہن لیے۔ تھیلے کی پٹیوں میں بازو ڈال کر اسے اپنی پشت پر کر لیا۔ رائفل کو نکال کر دوبارہ چیک کیا کہ گولیاں بھری ہوئی ہیں یا نہیں۔ میں ایک بار غلطی کر چکا تھا اس لیے اب اس کا اعادہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ گولف بیگ ریمنڈو کے پاس تھا اور وہ رائفل سے گولیاں نکال سکتا تھا۔ ریمنڈو نے مجھے چیک کرتے دیکھا۔

''میں تمہیں شبہ کرنے پر الزام نہیں دے سکتا جوان۔'' اس نے کہا۔

''میں اس بوڑھے جانور کو مار کر رہوں گا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''جاؤ اپنی بیوی بچوں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ تمہارے سامنے ایک مستقبل ہے، اسے بناؤ اور خوش رہو۔''

ہم اس نیم تاریکی میں دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''خدا حافظ جوان۔'' ریمنڈو بولا۔ ''میں دعا کروں گا کہ تم اس کرین پر چڑھنے میں کامیاب ہو جاؤ۔''

تب پھر وہ تاریکی میں کہیں غائب ہوگیا اور میں تن تنہا رہ گیا۔

☆☆☆

کرین پر چڑھنے سے پہلے میں نے اپنی گھڑی دیکھی، گیارہ چالیس ہوئے تھے۔ میں نے امپیریل ہوٹل کی طرف دیکھا، وہ روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ ساونٹو کے سوٹ میں بھی روشنی ہو رہی تھی۔ رات گرم تھی اور پورا امکان تھا کہ وہ بالکنی میں موجود ہوگا۔ میں کرین کے آہنی ڈھانچے پر چڑھا۔ اس کی ساخت ایسی تھی کہ چڑھنا مشکل نہیں تھا، بس ساری بات قوت برداشت کی تھی۔ اونچائی زیادہ تھی اور مجھے اپنی طاقت سے اس طرح کام لینا تھا جس طرح کوئی میراتھن ریس دوڑنے والا لیتا ہے۔ گولف بیگ مشکلات پیدا کر رہا تھا، بار بار کہیں نہ کہیں الجھ جاتا تھا اور مجھے اسے چھڑانے کے لیے رکنا پڑتا تھا۔ پانچویں منزل پر پہنچ کر میں ستانے کے لیے رک گیا۔ دسویں منزل پر آکر میں پھر کچھ دیر کے لیے رک گیا۔ پندرہویں منزل بھی آگئی۔ میں خوش تھا کہ چمڑے کے دستانے پہنے ہوئے ہوں ورنہ اب تک میرے ہاتھ چھل گئے ہوتے۔ مزید چڑھائی کے بعد میں بیسویں منزل تک آگیا۔

کرین کے آخر میں ایک بھاری سا ہک موٹے سے تار کے ذریعے لٹکا ہوا تھا۔ میں نے اس ہک کو پکڑ کر جھولے کی طرح ہلایا اور جب وہ پینٹ ہاؤس کی چھت کے عین اوپر پہنچ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے دستانے اتار کر شکاری چاقو ہاتھ میں لے لیا۔ پینٹ ہاؤس کی چھت پر بھی کوئی گارڈ نہیں تھا۔ میں نے نیچے جھانک کر ٹیرس کو دیکھا وہاں بھی کوئی محافظ نظر نہیں آرہا تھا۔ میں سوچنے لگا، کیا میں کسی جال میں تو قدم نہیں رکھ رہا ہوں۔ نہ کرین پر کوئی محافظ تھا نہ چھت پر۔

اپارٹمنٹ ہاؤس میں آنے جانے کے تین راستے تھے اور تمام لفٹ شام چھ بجے کے بعد رک جاتی تھیں۔ بلڈنگ کا ایجنٹ تمام راستے اور دروازے مقفل کر کے چلا جاتا تھا۔ شاید محافظوں نے سوچا ہو کہ وہ راستوں اور دروازوں کو نظر میں رکھیں تو انہیں چھت پر جا کر نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ میں دبے قدموں چلتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر ٹیرس پر آگیا۔ میں نے گولف بیگ سے رائفل نکالی۔ ٹیرس کے دوسری جانب امپیریل ہوٹل میں ساونٹو کے سوٹ کی بالکنی صاف نظر آرہی تھی۔ میں نے رائفل کی ٹیلی اسکوپ سے دیکھا۔ بالکنی میں دو کرسیاں پڑی تھیں مگر دونوں پر کوئی نہیں بیٹھا تھا۔ چنانچہ مجھے انتظار کرنا تھا اور میں انتظار کرنے کا عادی تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ساونٹو جلد یا بہ دیر بالکنی پر ضرور

جو دم ہے غنیمت ہے

کالج سے حال ہی میں فارغ ہونے والے کچھ منچلے مستیاں کرتے ہوئے پولیس نے پکڑے۔ پولیس اسٹیشن پہنچ کر ان میں سے ایک لڑکے نے جو قانون کا طالب علم تھا، کہا کہ اسے ایک کال کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ اسے اجازت دے دی گئی اور ضروری کارروائی کے بعد انہیں حوالات بھیج دیا گیا۔

کچھ دیر بعد، ایک ڈیلیوری بوائے پولیس اسٹیشن پہنچا۔ اس نے ڈیسک سارجنٹ کے پاس پہنچ کر پوچھا۔ ”پیزا کا آرڈر کس نے دیا ہے؟“

آئے گا اور مجھے ایک موقع بھی مل گیا تو میں اسے نشانہ بنالوں گا۔

میں جانتا تھا کہ بالکنی کے برابر بیٹھنے کا کمرا ہے۔ اس کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ ٹیلی اسکوپ میری آنکھوں سے لگی تھی۔ میں نے ایک سرخ بالوں والی عورت کو بالکنی پر آتے دیکھا۔ مجھے مایوسی کا احساس ہوا۔ اس کا مطلب تھا کہ ساونٹو نے سوٹ چھوڑ دیا ہے اور اس میں دوسرے لوگ آگئے ہیں۔ میں نے ٹیلی اسکوپ اس عورت پر مرتکز کر دی اور جیسے میرے پورے جسم میں سنسنی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ یہ عورت بالکل لوسی کی طرح نظر آرہی تھی۔ فوراً ہی ایک دبلا پتلا طویل قامت نوجوان اس عورت کے برابر آکھڑا ہوا۔ میں نے پہچان لیا، وہ ٹیوٹو تھا۔ کسی غلط فہمی کا امکان نہیں تھا۔ بالکنی پر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے ٹیوٹو اور لوسی میری سمت میں دیکھ رہے تھے۔

”وہ دونوں کتنا حسین جوڑا معلوم ہو رہے ہیں مسٹر بینسن۔“ تاریکی سے ساونٹو کی آواز ابھری۔

میں نے تیزی سے لڑھکتے ہوئے گھوم کر دیکھا۔ تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر ساونٹو کا ہیولا نظر آرہا تھا۔ مجھے اتنی شدید حیرت ہوئی کہ بس چپ چاپ پڑا رہ گیا۔

”میں یہاں بالکل اکیلا اور غیر مسلح ہوں۔“ وہ پھر

بولا۔ ''اور تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو کچھ مجھے کہنا ہے سنو گے؟''

میں اب بھی اسے کہنیوں کے بل دیکھتے ہوئے خاموش تھا۔

''میرے پاس کچھ سگریٹ ہیں۔ ڈاکٹر نے مجھے سگریٹ پینے سے منع کیا ہے مگر کبھی کبھی بڑی طلب محسوس ہوتی ہے۔ تم پیو گے!''

میں نے دوسری طرف بالکنی کی سمت دیکھا۔ اب ٹیموٹو اور لوسی وہاں نہیں تھے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے ماچس جلائی۔ اس کے شعلے کی روشنی میں، میں نے دیکھا کہ ساونتو کچھ زیادہ بوڑھا نظر آ رہا ہے۔ اس کی سانپ جیسی آنکھیں اب بھی موجود تھیں مگر ان میں وہ سابقہ چمک نہیں تھی۔

''چند گھنٹے بعد تمہاری بیوی اور میرا بیٹا میکسیکو سٹی میں ہوں گے۔'' ساونتو نے کہا۔ ''جہاں سے وہ کہیں اور چلے جائیں گے۔ کہاں، یہ میں بھی نہیں جانتا مگر ان کی سلامتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نظروں سے غائب ہو جائیں۔ تم نے اپنی بیوی گم کی ہے اور میں نے اپنا بیٹا۔ جو کچھ ہوا اس پر مجھے بہت افسوس ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ تم اس معاملے میں پھنس گئے۔ میرے ملک میں ایک کہاوت ہے کہ کبھی کبھی ایک مرد پر بجلی گرتی ہے۔ جب ٹیموٹو تمہاری بیوی سے ملا تو اس پر یہ بجلی گری۔ تمہاری بیوی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے مگر جب بھی ہوتا ہے میرے قبیلے کے لوگ اس کا احترام کرتے ہیں اور مجھے بھی مجبوراً اس کا احترام کرنا پڑا۔ ذرا توجہ اور سنجیدگی سے غور کرو۔ تمہاری ذہانت تمہیں بتائے گی کہ تمہاری بیوی تمہارے لیے مناسب نہیں تھی۔ اگر تم اس حقیقت کا اعتراف کر لو تب تمہارے لیے اپنی بیوی کو ہاتھ سے کھو دینا اتنا افسوسناک نہیں ہوگا جتنا میرا اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے کھو دینا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہیں گے۔ میں اور تم افسوس کرتے رہیں گے مگر زندگی ایسے ہی حادثات کا نام ہے۔ بس یہی بتانے یہاں آیا ہوں۔ ریمنڈو جو میرا بڑا وفادار ہے اس نے تم سے اس ملاقات کا انتظام کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھے کچھ اور وضاحت کرنے دو۔

''ریمنڈو تمہیں پہلے ہی ٹیموٹو کے بارے میں بتا چکا ہے۔ میں اب اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے ایک سنگین غلطی کی تھی۔ میں اپنے بیٹے کو نہیں سمجھ سکا۔ مجھے اب اس کا احساس ہوا ہے کہ وہ میری جگہ لینے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مجھے اپنے قبیلے کی بہتری اور ترقی کے لیے دولت کی لازمی ضرورت ہے۔ میں پہلے سے اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ میرے بیٹے کے دل پر بجلی گر پڑے گی۔ جب وہ تمہاری بیوی کے ساتھ فرار ہوا تو صورت حال بہت خطرناک ہو گئی۔ اگرچہ میرے قبیلے کی روایات اس کی موت کا مطالبہ کر رہی تھیں مگر میں اسے ہلاک کرنے کا حکم نہیں دے سکتا تھا۔ میں اپنے لوگوں کے لیے ضروری ہوں اور جو آدمی میری جگہ لیتا، وہ بہت کم حوصلہ ہے، اس لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا تھا۔ مجھے لوپز کو یقین دلانا تھا کہ میرے بیٹے کو سزا دی جا چکی ہے۔ وہ ہلاک کر دیا گیا ہے اور چونکہ وہ ایک عورت کے ساتھ فرار ہوا تھا اس لیے لوپز کو یہ بھی باور کرانا تھا کہ وہ بھی ماری جا چکی ہے۔ اس آدمی ہارٹلے کو رشوت دے کر حسبِ منشا کہلوا لینا آسان تھا۔ دولت سے بہت سی چیزیں خریدی جا سکتی ہیں۔ لوپز نے ریڈیو پر ہارٹلے کا بیان سنا مگر وہ زیادہ متاثر نہیں ہوا۔ مجھے اس کا پہلے سے اندازہ تھا۔ میں ہر کام پوری طرح انجام دیتا ہوں۔ کامیابی کا طریقہ بھی یہی ہے۔ لوپز کو لاشیں دکھا دی گئیں۔ میرے پاس لاشوں کو حنوط کرنے والا ایک ماہر ہے۔ اس نے یہ کام انجام دیا۔ میرے بیٹے اور تمہاری بیوی کو بے ہوش کر دیا گیا۔ اس آدمی نے لاشوں کے سر پر گولیوں کے زخم کا اتنا اچھا میک اپ کیا کہ وہ بالکل حقیقی معلوم ہوتے تھے مگر بعد میں انہیں اسفنج سے صاف کیا جا سکتا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر لوپز کو یقین کرنا پڑا کہ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب وہ میکسیکو سٹی یا کہیں بھی جانے اور ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے بالکل محفوظ ہیں۔ تم نے اپنی بیوی کھوئی اور میں نے اپنا بیٹا۔ مجھے ہم دونوں کے نقصان پر افسوس ہے۔''

''ٹھیک ہے ساونتو۔'' میں بڑی مشکل سے اپنی نفرت ضبط کر رہا تھا۔'' میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا مگر مجھے ان کسانوں کی حالت پر افسوس ہے جن کی اپنے بہ قول تم مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم جیسے خطرناک ذہن کا آدمی سوائے اپنے بھی کسی کی کوئی مدد نہیں کرتا لیکن مجھے پروا کیوں ہو۔ تو تمہارے خیال میں میری بیوی اور تمہارے بزدل بیٹے کا مستقبل خوشگوار ہوگا۔ بڑی اچھی بات ہے۔ تم بہ دستور ایک ایسی تنظیم کے باس رہو گے جو ڈھائی لاکھ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے ناجائز منشیات کی تجارت کو جائز سمجھتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر یہ کسان تمہاری دولت کی گندگی سے واقف ہوتے تو بھوکے رہنا زیادہ پسند کرتے۔ تم محض ایک اور لٹیرے ہو جو اپنی طاقت کے نشے میں بدمست ہے۔

ایک اور ٹھگ ہو جس نے اپنے آپ کو نیک مقاصد کی آڑ میں چھپا رکھا ہے۔ تم جیسے لوگوں کو زندہ نہیں رہنا چاہیے۔''

''مسٹر بینسن ۔ میں تمہارے غصے اور تمہاری نفرت کو سمجھ سکتا ہوں۔'' سادنتو نے کہا۔''میں تمہارے نقصان کی تلافی کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ بانڈز لے جاؤ، یہ کسی نہ کسی حد تک تمہیں پہنچنے والی تکلیف کا ازالہ کر دیں گے۔''

میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑ رکھا ہے اور تب اچانک مجھے احساس ہوا کہ میں کس طرح حقیقی طور پر اسے تکلیف پہنچا سکتا ہوں۔

''ٹھیک ہے۔ میں انہیں لیے لیتا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ میں نے لفافہ لے کر دیکھا اس میں پچیس پچیس ہزار ڈالر کے دو بانڈر رکھے تھے۔

''پچاس ہزار ڈالر ایک بڑی رقم ہوتی ہے۔ اب تم بھی ایک نئی زندگی کا آغاز کر سکتے ہو۔''

''تم مجھے یہ بانڈز کیوں دے رہے ہو؟'' میں نے پوچھا۔''کیا یہ میرا منہ بند رکھنے کی رشوت ہے تاکہ جب تم اپنے بھتیجے کو قتل کرو تو تمہیں یقین ہو کہ میں تمہارے خلاف پولیس کو بیان نہیں دوں گا۔''

''نہیں مسٹر بینسن ۔ میرا خیال ہے کہ تم کسی نہ کسی کفارے کے حق دار ہو۔ جو کچھ ہوا اس پر مجھے واقعی بہت افسوس ہے۔''

میں اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ لائٹر نکالا، اسے جلایا اور اس کے شعلے کو لفافے سے لگا دیا۔ پچاس ہزار ڈالر کو آگ پکڑتے اور پھر جل کر خاک ہوتے دیکھ کر مجھے بڑی تسکین محسوس ہوئی۔ سادنتو یہ دیکھ کر بری طرح تلملا گیا۔

''تم یہ دیوانگی کیسے کر سکتے ہو۔'' وہ چیخا۔''تم پر خدا کی لعنت ہو۔ اس رقم سے میرے لوگوں کے لیے ایک اسکول کھولا جا سکتا تھا۔ یہ ان میں سے ہزاروں کا کئی ہفتوں تک پیٹ بھرنے کے کام آ سکتی تھی۔''

''تب یہ رقم تم نے انہیں کیوں نہیں دے دی۔'' میں نے کہا۔''تم نے اسے مجھے دیا کیونکہ تمہارا گندا ضمیر تمہیں پریشان کر رہا تھا۔ اگر تمہارے قبیلے کے لوگوں میں حوصلہ ہوتا تو وہ تمہاری دولت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا میں نے کیا ہے۔''

میں ٹرین کی طرف بڑھا تو میں نے تاریکی سے ریمنڈو کو نکلتے دیکھا۔

''تم لفٹ سے نیچے جا سکتے ہو جوان۔'' اس نے کہا۔

میں اس کے پیچھے چلتے ہوئے پینٹ ہاؤس کی لابی میں آیا جس میں لفٹ لگی ہوئی تھی۔ اس نے بٹن دبایا لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم نے ایک سنگین غلطی کی ہے جوان۔'' ریمنڈو نے کہا۔''وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔''

''میرا اس کا حساب برابر ہو گیا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔''میں نے اسے اس طرح ایک گولی سے زیادہ تکلیف پہنچائی ہے۔''

''خیر اب تو تم کر ہی چکے۔'' ریمنڈو نے بڑے غمگین لہجے میں کہا۔''خدا حافظ جوان۔''

میں لفٹ سے بیس منزل نیچے اترا۔ میں نے دو آدمیوں کو سیڑھیوں پر بیٹھے سگریٹ پیتے دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی میں نے ان کی کچھ پروا کی۔ بادل شام سے ہی گھرے ہوئے تھے۔ میں بلڈنگ سے باہر آیا تو بارش بھی شروع ہو گئی مگر میں اپنی کار کی طرف بڑھتا رہا۔ جلد ہی تمام کپڑے بھیگ گئے۔ فاکس ویگن تک پہنچا تو شرابور ہو چکا تھا۔ میں نے انجن اسٹارٹ کیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ایک خالی اور سنسان گھر مگر بہرحال ایک گھر۔ میں نے جو کچھ کیا تھا اپنی جگہ اس پر بالکل مطمئن تھا۔ میں نے ایک جانور نما انسان کے منہ پر تھوکا تھا۔

پیراڈائز سٹی ہیرالڈ سے ایک اقتباس۔

اسٹاپ پریس

آج شام پیراڈائز سٹی پولیس کے ڈیٹیکٹو لیپسکی کو مسٹر جے بینسن کی لاش اس کے ویسٹرن بے پر واقع بنگلے کے برآمدے میں پڑی ملی۔ مسٹر بینسن کو سر میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

''یہ بدمعاشوں کے کسی گروہ کا کام ہے۔'' چیف آف پولیس ٹیرل نے بتایا۔''بینسن کو ریڈ ڈریگون کے علامتی نشان سے داغا بھی گیا تھا۔ ریڈ ڈریگون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ناجائز منشیات کی تجارت کرنے والی ایک تنظیم ہے۔''

جے بینسن نے جو کہ آرمی کا بہترین نشانہ باز تھا حال ہی میں نک لیوس کا شوٹنگ اسکول خریدا تھا۔ پولیس مسز لوسی بینسن کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو کہ کہیں غائب ہو چکی ہے۔ ڈیٹیکٹو لیپسکی نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ بینسن بہت شریف آدمی تھا۔'' میں اس کی بیوی سے ملا ہوں۔ وہ بھی بہت شریف خاتون تھی۔''



تہی دست

اثر نعمانی

وہ اصل مجرموں کو قانون کے حوالے کر کے سزا دلوانا چاہتا تھا کیونکہ ایک حسینۂ دل نواز اس کام پر مجبور کر رہی تھی۔ اُس کی خواہش پر وہ اس کھیل میں شریک ہو گیا جس کی کڑیاں بکھری ہوئی تھیں لیکن جب وہ کڑی سے کڑی ملاتا آگے بڑھا تو بہت کچھ بدلتا چلا گیا اور اس کھیل کے انجام نے آخر میں ایک ایسی کروٹ بدلی جو اُس کے بھی وہم و گمان میں نہ تھی۔

پھانسی کی سزا پانے والے ایک شخص کے آخری الفاظ سے شروع ہونے والی دلچسپ داستان

قتل کے ایک مجرم کو عدالت نے موت کی سزا دی تھی۔ عوام کو کئی اعتبار سے اس مقدمے سے دلچسپی رہی تھی۔ ملزم واسی تمام عدالتی کارروائی کے دوران یہ ہی کہتا رہا تھا کہ وہ بے گناہ ہے۔ اسے پھانسا گیا ہے۔ چنانچہ جس دن سزا دی جانے والی تھی کئی بڑے اخبارات کے نمائندے واسی کی زبان سے اس کے آخری الفاظ سننے جیل پہنچے۔ میرا تعلق کسی اخبار سے نہیں تھا لیکن ایک وجہ تھی کہ میں نے بھی کسی نہ کسی طرح ایک اخبار کے شناختی کاغذات حاصل کر کے وہ پاس بھی لے لیا جو جیل میں قدم رکھنے کے لیے (اس خاص موقع پر) ضروری تھا پھر میں نے اپنی ہوشیاری سے ایسی ترکیب اختیار کی کہ تمام پریس رپورٹروں میں سے صرف مجھے ہی مجرم کے آخری الفاظ (یا آخری خواہش) سننے کا موقع دیا گیا۔ باقی سب ایسی جگہ کھڑے کیے گئے جہاں سے وہ سزا دیے جانے کا عمل تو دیکھ سکتے تھے لیکن واسی کی زبان سے نکلنے والے الفاظ نہیں سن سکتے تھے۔ گیس چیمبر میں داخل ہونے سے پہلے وارڈن نے اسے موت کا حکم نامہ پڑھ کر سنایا اور پھر اس کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اس کے یہ ہی الفاظ سننے کے لیے اتنی زحمت اٹھائی تھی۔ میں قدم بڑھا کر اس کے کچھ اور قریب ہو گیا۔ واسی نے براہِ راست میری طرف..... آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر..... دیکھا۔ وہ مجھے جانتا تھا۔

”قانون غلط آدمی کو سزا دے رہا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں۔ بے شک عدالت نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے مگر تم اس سازش کو اب بھی بے نقاب کر سکتے ہو میسن۔ وہ قتل میں نے نہیں لیو اسپنسر نے کیا تھا۔ تمہیں اسے پکڑنا اور سزا دلانا ہے۔ سن رہے ہو۔ میں بے گناہ ہوں۔ قاتل اسپنسر ہے۔“

وہ شاید کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر وارڈن کے اشارے پر گارڈز اسے گیس چیمبر میں لے گئے اور آہنی کرسی کے ساتھ جکڑ دیا پھر وہ گیس چیمبر کا دروازہ بند کر کے باہر آ گئے۔ چیمبر کی دیواریں شیشے کی تھیں جس کی وجہ سے اندر کا منظر بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ اس موقعے پر وارڈن، ڈاکٹر کے علاوہ ایک پادری بھی موجود تھا جو برابر دعائیہ کلمات پڑھ رہا تھا۔ کرسی کے نیچے سائنائڈ زہر کی گولیوں کی ایک تھیلی بندھی تھی اور اس کے نیچے گندھک کے تیزاب کا ایک تسلا رکھا تھا۔ وارڈن کی نظریں اپنی رسٹ واچ پر جمی ہوئی تھیں



اور اس کا دایاں ہاتھ اس لیور پر رکھا تھا جس کے دبانے پر تھیلی سے گولیاں نکل کر تیزاب میں گر جاتی تھیں۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے لیور دبا دیا۔ گولیاں تیزاب میں گرتے ہی زہریلی گیس تیزی سے پھیپھڑوں میں بھر گئی۔ واسی کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ اس کے پورے جسم کے عضلات نے بندشوں سے آزاد ہونے کی کوشش کی پھر آہستہ آہستہ اس کا سر نیچے کی جانب جھک گیا۔ ڈاکٹر کی نظریں بھی گھڑی پر لگی ہوئی تھیں۔ تین منٹ گزرنے کے بعد اس نے کہا' وہ مر چکا ہے۔

میں یہ خوفناک منظر دیکھنے کے بعد اپنے اعصاب پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے باہر نکلا۔ رپورٹر میری جانب لپکے۔

"اس نے کیا کہا؟" ایک رپورٹر نے پوچھا۔

"یہ ہی کہ اس نے قتل نہیں کیا' وہ بے گناہ ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ تو وہ پورے مقدمے کی سماعت کے دوران کہتا رہا تھا۔"

"اس نے کچھ اور بھی کہا؟"

"نہیں۔" میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ رپورٹر اپنے اپنے اخبارات کو فون کرنے بھاگے۔ وارڈن نے میرے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسپنسر کے نام کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور سب کچھ فراموش کر دیتا۔"

"مشکل یہ ہی ہے کہ تم میری جگہ یا میں تمہاری جگہ نہیں ہیں۔" میں نے جواب دیا۔



میں اخبار کے پریس روم میں داخل ہوا۔ وہاں میں ایک شخص سے کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا اور مجھے امید تھی کہ وہ موجود ہوگا اور وہ تھا۔ کمرا سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ چار افراد تاش کھیل رہے تھے۔ ایک کونے میں پڑے ہوئے کاؤچ پر ایکی سو رہا تھا۔ اس سے زیادہ بدصورت آدمی میں نے اپنی زندگی میں کوئی اور نہیں دیکھا تھا۔ جب وہ پیدا ہوا ہوگا تو یقیناً مڈوائف اس کی صورت دیکھ کر ڈر گئی ہوگی اور یقیناً بعد میں خوابوں میں بھی ڈرتی رہی ہوگی مگر اپنی تمام تر بدصورتی کے باوجود ایکی تمام پریس رپورٹروں سے کہیں زیادہ ذہین' ہوشیار اور چالاک تھا۔ میں ایک کرسی گھسیٹ کر کاؤچ کے پاس بیٹھ گیا اور اسے جھنجوڑ کر اٹھا دیا۔ اس نے مجھے دیکھا تو ناگواری کے تاثرات کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"واہ کیا اچھے دوست ہو۔" وہ بولا۔ "کیا تم مجھے تھوڑی سی نیند بھی نہیں لینے دو گے۔"

"میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ اسے دیا اور ایک خود سلگایا۔

"مجھے پتا ہے تم پھر کچھ معلوم کرنے آئے ہو گے۔ کیا تم نے میرے دماغ کو معلومات کا خزانہ سمجھ رکھا ہے۔"

"تمہارے پاس دماغ ہے کہاں' صرف تمہیں غلط فہمی ہے کہ ہے۔"

"تو آج واسی کو موت کی سزا دے دی گئی۔" ایکی نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے کہا۔ "مگر تم وہاں کیوں گئے تھے؟"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا!" میں نے حیرت سے پوچھا۔ ایکی مسکرایا۔ جس نے اسے کچھ اور بدصورت بنا دیا۔

"بہت کم باتیں ہیں جو میرے کانوں تک نہیں پہنچتیں۔" وہ بولا۔ "تو تم کیوں گئے تھے؟"

"میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں' اس لیے نہیں کہ تم مجھ سے سوالات کرنا شروع کر دو۔"

"مگر تمہیں اس معاملے سے اتنی دلچسپی کیوں ہے برادر؟"

"مجھے امید نہیں کہ قتل واسی نے کیا تھا۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"مگر اب وہ مر چکا ہے۔ تم بھی بھول جاؤ۔"

"وہ آدمی رچمنڈ۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کے دشمن واسی سے کہیں زیادہ تھے۔"

"بلاشبہ تھے۔ وہ اسی انجام کا مستحق تھا جو اس کا ہوا۔"

"قتل کے سلسلے میں ایک عورت کا بھی ذکر تھا۔ پولیس نے اسے عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا؟"

"ایک وہ کیا بے شمار عورتیں تھیں۔" ایکی نے کندھے اچکائے۔ "رچمنڈ ہر وقت عورتوں میں گھرا رہتا تھا۔"

"وہ عورت کون تھی؟" میں نے پوچھا۔

"میں نہیں بتا سکتا۔ رچمنڈ مر چکا ہے۔ واسی مر چکا ہے۔ بات ختم ہو گئی۔ تم بھی بھول جاؤ۔"

"آخر ہر شخص اس معاملے کو دبانے پر کیوں تلا ہوا ہے۔"

"کیا واقعی ایسا ہے؟"

"سنو دوست۔" میں نے کہا۔ "کچھ باتیں تم جانتے ہو۔ کچھ میں جانتا ہوں۔ میرے گھر چلو ہم وہاں اس موضوع پر بات کریں گے۔"

"مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔ ویسے میرے گھر رائی شراب کی ایک پوری بوتل تمہاری منتظر ہے۔"

"تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔" ایکی جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

میرے گھر جاتے ہوئے ایکی تمام راستے بیس بال ٹیم پر گفتگو کرتا رہا جس کے بارے میں اسے کچھ بھی علم نہیں تھا مگر میں نے اسے بولنے دیا۔ کیونکہ میں اپنے طور پر کچھ سوچ رہا تھا۔ گھر پہنچ کر جب وہ رائی کا گلاس بھر کر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا تو میں نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"یہ گفتگو میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ میں اس سلسلے میں تمہاری مدد چاہتا ہوں اور میری دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ اگر

میں تمام واقعات کی از سرِ نو تحقیقات کرکے واسی کو بے گناہ ثابت کروں تو مجھے دس ہزار ڈالر ملیں گے۔"

"اور تمہیں یہ رقم کون دے گا؟" ایکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ میں نہیں بتا سکتا۔ اب تک جو باتیں میرے علم میں آئی ہیں ان سے شبہ ہوتا ہے کہ واسی کیس کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات جال سازی اور دھوکا دہی پر مبنی ضرور ہے اور ایسا لگتا ہے کہ بالکل ابتدا سے واسی کو پھانسنے کی سازش کی گئی تھی۔"

"بہتر ہوگا تم اس معاملے میں نہ پڑو۔" ایکی نے فکر مندی سے کہا۔ "ورنہ ممکن ہے کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔"

"ٹالنے کی کوشش مت کرو۔ میں وہ سب کچھ جاننا چاہتا ہوں جو تمہیں معلوم ہے۔" میں نے کہا۔ ایکی کچھ دیر تک سوچتا رہا۔

"جیسی تمہاری مرضی!" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔ "لاری رچمنڈ۔ میکنزی فیبرک کارپوریشن کا صدر تھا۔ اس کارپوریشن میں صنعت و تجارت سے تعلق رکھنے والے بڑے اور معروف آدمی اسٹاک ہولڈر تھے۔ بظاہر اس میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی مگر اندرونی طور پر تھی۔ رچمنڈ نے ان افراد کو کارپوریشن کے حصص ذاتی طور پر فروخت کیے تھے۔ کھلی مارکیٹ میں یہ حصص کبھی فروخت کے لیے پیش نہیں کیے گئے اور رچمنڈ کے بارے میں تم جانتے ہی ہو کہ کاروباری حلقوں میں اس کی ذات اور اس کی رائے کو کتنی اہمیت دی جاتی تھی۔ وہ کسی ادارے کے بارے میں اشارہ کرتا تھا تو لوگ اس کے حصص خریدنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے۔ اب اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جس سے رچمنڈ کے قتل کے کیس کی دوبارہ تحقیقات شروع ہو جائے تو وہ بہت سے اسٹاک ہولڈروں کے لیے پریشانی کا باعث بن جائے گی۔"

"وہ کیسے؟" میں نے پوچھا۔ اس بات کا اندازہ مجھے بھی نہیں تھا۔

"میرے اخبار کا باس بھی کچھ حصص رکھتا ہے اور اس نے ہم سب کو تاکید کردی ہے کہ ہم اس معاملے سے بالکل الگ رہیں۔ اس میں کوئی دلچسپی نہ لیں۔ ہمیں یقینی طور پر تو معلوم نہیں لیکن قوی شبہ ہے کہ میکنزی فیبرک ایک دھوکے کی ٹٹی ہے جس کی آڑ میں کوئی دوسرا ہی ریکٹ چل رہا ہے جس سے بڑی آمدنی ہوتی ہے جن لوگوں نے اس میں سرمایا لگا رکھا ہے وہ خود بھی کوئی بات جاننا نہیں چاہتے۔ انہیں خوف ہے کہ کوئی تم جیسا چالاک آدمی معاملے کی تہ تک پہنچ گیا اور بات طشت ازبام ہوگئی تو کہیں وہ بھی نہ پھنس جائیں۔"

"اور وہ ریکٹ کیا ہے؟"

"خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا سرمایا اس میں لگا ہوا ہے اس کی تحقیقات کرنا خطرات کو دعوت دینا ہے۔"

قارئین متوجہ ہوں

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات واحادیثِ نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر آیات واحادیث درج ہیں اُن کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیے۔

"کیا واسی کو کچھ اندازہ ہو گیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں مگر ایک شخص اسے گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ اس شخص کا تعلق کارپوریشن سے ہے۔ اسٹاک ہولڈر اس شخص کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے کیونکہ اس طرح راز فاش ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس شبہ کو رچمنڈ کی ذات پر منتقل کرکے اسے ہلاک کردیا گیا اور قتل کا الزام واسی پر لگا دیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں رچمنڈ کی ہلاکت اور واسی کے سزائے موت پانے کے بعد معاملہ دب گیا۔ اب اسے از سرِ نو تازہ کرنا کتنا خطرناک ہو سکتا ہے خود اندازہ لگاؤ۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ اس معاملے سے الگ رہو۔"

"یہ لیو اسپنسر کون ہے؟"

"اسپنسر رچمنڈ کا دایاں ہاتھ تھا۔ اور اب رچمنڈ کی موت کے بعد کارپوریشن پر اس کا قبضہ ہے۔"

"گویا ممکن ہے اسپنسر ہی وہ آدمی ہو جس نے رچمنڈ کو ہلاک کیا ہے۔"

"مجھے نہیں معلوم۔" ایکی کا لہجہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔

"او۔ کے۔ تم نے مجھے ضروری معلومات فراہم کیں اس کے لیے شکریہ۔"

"پھر تم تو کوئی مصیبت شروع کرنے نہیں جا رہے ہو؟"

"مناسب ہوگا کہ ہم اس پر بات نہ کریں۔" میں نے جواب دیا۔ "جو کچھ بھی ہوگا۔ میں پوری طرح محتاط رہوں گا۔ اور ہاں یہ بھی تو سننے میں آیا تھا کہ رچمنڈ واسی کی محبوبہ سے تعلق رکھتا تھا یہی وجہ تھی کہ واسی نے اسے قتل کر دیا۔"

"ہاں کہا تو یہی گیا تھا۔" ایکی نے اثبات میں سرہلایا۔

"تو پھر وہ کون تھی؟"

"وہ ایک فرانسیسی لڑکی تھی۔ پولیس نے مقدمہ کی سماعت کے دوران اسے چھپائے رکھا۔ اس کا نام اینڈری یا کچھ ایسا ہی تھا۔ لیکن وہ جس علاقے میں پیشہ کرتی تھی وہاں اسے عام طور پر بلونڈی کہا جاتا تھا۔"

"گویا وہ کوئی جسم فروخت کرنے والی لڑکی تھی۔" میں نے کچھ حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے کوئی کام کی بات معلوم

ہوجائے۔"

"میں یہ تو نہیں کہہ سکتا وہ کہاں رہتی تھی۔ لیکن اکثر راتوں کو وہ ہوچھا بار میں دیکھی جاتی تھی۔"

"تعاون کا شکریہ۔ اب چاہو تو یہ رائی کی بوتل اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔"

"یہ تو پہلے ہی میری ہوچکی ہے۔" ایکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جو اس کی تحقیقات کے لیے تمہیں دس ہزار ڈالر دے رہا ہے۔"

"وہ میری آنٹی ہے۔" میں نے ایکی کو دروازے سے باہر نکالتے ہوئے جواب دیا اور دروازہ بند کردیا۔

اس کے جانے کے بعد میں نے لباس تبدیل کیا اور بستر پر لیٹ گیا۔ سردست میں مختلف مضامین لکھ کر اخبارات کو دیتا رہتا تھا۔ خاصی آمدنی ہوجاتی تھی۔ میرا اپنا ایک آرام دہ اپارٹمنٹ تھا۔ اچھی گزر اوقات ہورہی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ اگر میں تحقیقات شروع کرتا ہوں اور نتیجے میں میکنزی فیبرکس کے پس پردہ کوئی ریکٹ سامنے آتا ہے تو ایک مصیبت کھڑی ہوجائے گی۔ ممکن ہے اخبارات میرے مضامین خریدنا بند کردیں تو صرف دس ہزار ڈالر کے لالچ میں ایک معقول ذریعۂ آمدنی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ میں یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ بھلا اس وقت فون کرنے والا کون ہوسکتا ہے! میں نے ریسیور اٹھالیا۔

"کیا تم نک میسن ہو؟" ایک آواز ابھری اور میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔ میں اس آواز کو پہچانتا تھا۔

"چار دن قبل اس عورت نے مجھے فون کیا تھا اور یہ بتائے بغیر کہ وہ کون ہے اس نے کہا کہ میرے لیے ایک پاس کا انتظام کردیا گیا ہے۔ میں واسی کو سزائے موت دیے جانے کے وقت وہاں جاؤں اور اس سے بات کروں۔ پھر اگر میں اس نتیجے پر پہنچوں کہ میں واسی کو قتل کے جرم میں پھانسنے کی سازش بے نقاب کرسکتا ہوں تو وہ مجھے دس ہزار ڈالر دے گی اور اس سے پہلے کہ میں اس سے کوئی سوال کرسکوں‘ اس نے ریسیور رکھ دیا۔ مجھے اس طرح کے پُراسرار واقعات سے ہمیشہ دلچسپی رہی تھی۔ اس سے ایک معقول رقم ہی نہیں ملتی تھی بلکہ ایک دلچسپ کہانی بھی ہاتھ آجاتی تھی۔ چنانچہ میں چلا گیا اور اب وہ ہی عورت مجھے دوبارہ فون کررہی تھی۔

"ہاں میں میسن ہی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا تم گئے تھے؟"

"ہاں گیا تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اسے موت کی سزا دے دی گئی۔ مرنے سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ قتل حقیقت میں لیو اسپنسر نے کیا تھا۔"

"کیا اس نے واقعی یہ کہا تھا؟" عورت کی آواز میں گہری دلچسپی کا تاثر تھا۔

"کہا تو تھا مگر تم بتاؤ کہ مجھے وہاں بھیجنے سے تمہارا مقصد کیا تھا۔ اس معاملے کا تم سے کیا تعلق ہے؟"

"میں تمہیں پانچ ہزار ڈالر بھیجوں گی۔ تاکہ تم تحقیقات کا آغاز کرسکو پھر جب تمہیں حقیقت معلوم ہوجائے اور اس کی تحریری رپورٹ تیار کرلو تو میں باقی پانچ ہزار ڈالر بھی ادا کردوں گی۔"

"مجھے اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں نے غور کیا ہے۔ اس معاملے میں خطرات زیادہ ہیں۔"

"میرا خیال تھا کہ تم اسے بہ خوشی انجام دو گے مگر میں نے غلط سوچا تھا۔"

"میں اس سلسلے میں تم سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے تفصیلی گفتگو ضروری ہے۔"

"پھر بھی تم چاہو تو یہ کام کرسکتے ہو۔" اس نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

میں نے بھی بُرا سا منہ بناتے ہوئے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ اس کا یہ اندازہ درست تھا کہ میں یہ کام کرسکتا تھا۔ مجھے ایسے معاملات سے دلچسپی تھی اور اس معاملے کے کئی پہلو سنسنی خیز ثابت ہوسکتے تھے۔ میں نے ابتدائی اقدامات کے بارے میں غور کیا۔ پہلے تو مجھے میکنزی فیبرک کارپوریشن کے اسٹاک ہولڈروں کی فہرست دیکھنا تھی پھر خود کارپوریشن جاکر حالات کا جائزہ لینا تھا۔ ایکی میری مدد کرسکتا تھا۔ بشرطیکہ میں اسے اس معاملے میں ملوث نہ کروں۔ پھر وہ عورت بلونڈی تھی۔ اس سے بھی مفید باتیں معلوم ہونے کی توقع تھی۔ یوں بھی سرخ اور سنہری بالوں والی لڑکیاں میری کمزوری تھیں۔ اس سے ملاقات دلچسپ ثابت ہوسکتی تھی۔ یہ ہی سب کچھ سوچتے سوچتے آخر مجھے نیند آگئی۔

○☆○

میں بہت ہی سہانا رومانی خواب دیکھ رہا تھا کہ دروازے کی برقی گھنٹی نے جگا دیا اور میرے ساتھ عموماً ایسا ہی ہوتا تھا کہ میں اپنے خوابوں کی شہزادی سے پوری طرح بے تکلف بھی نہیں ہونے پاتا تھا کہ کوئی اٹھا دیا کرتا تھا۔ (گھنٹی بجاکر) مجبوراً اٹھنا پڑا۔ دروازہ کھولا تو ایک اسپیشل پیغام رساں سامنے کھڑا تھا۔ اس نے میرا نام پوچھا۔ میں نے بتا دیا۔ اس نے مجھے ایک لفافہ دیا‘ میں نے اس کی نوٹ بک پر دستخط کردیے۔ وہ کچھ بخشش کی توقع کررہا تھا مگر میں نے دروازہ بند کردیا۔ میں بیڈروم میں واپس آیا۔ لفافہ کھولا۔ اندر سے ایک ایک ہزار ڈالر کے پانچ نوٹ نکل کر میری گود میں آگرے۔ ساتھ میں کوئی خط یا کوئی اور چیز نہیں تھی۔ بس نوٹ تھے نئے اور کرارے۔ میں کچھ دیر تک نوٹوں کو دیکھتا رہا پھر نوٹ لفافے میں

ڈال کر لفافہ میز پر رکھ دیا۔ باتھ روم میں گیا۔ منہ ہاتھ دھویا۔ شیو کیا۔ سوچا کہ لباس تبدیل کرنے سے پہلے رائی کے چند گھونٹ پی لوں۔ بیڈ روم میں آیا' اندر قدم رکھتے ہی دو چیزوں کا احساس ہوا۔ پہلی چیز فضا میں پھیلی ہوئی سینٹ کی خوشبو۔ دوسری چیز میز پر لفافے کی عدم موجودگی۔ میں تیزی سے رہائشی کمرے میں آیا۔ بیرونی دروازہ چوپٹ کھلا تھا۔ بھاگ کر کھڑکی سے نیچے جھانکا۔ سڑک بالکل سنسان تھی لیکن موڑ پر ایک ٹیکسی کی جھلک نظر آئی۔ جو دوسری سڑک پر گھوم کر نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں پھر بیڈ روم میں واپس آیا۔ مجھے خوشبو پہچاننے میں کوئی خاص مہارت نہیں تھی مگر خوشبو جانی پہچانی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ اس قسم کا سینٹ تھا جو آوارہ مزاج لڑکیاں مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے استعمال کرتی تھیں۔ مجھے بے حد غصہ آیا۔ ریسیور اٹھا کر پولیس کو فون کرنا چاہا مگر رک گیا۔ وہ نوٹ کوئی لڑکی چرا کر لے گئی تھی۔ رائی کا ایک گلاس پی کر غصہ کچھ قابو میں آیا۔ سوچنے لگا' اب کیا کروں؟ جتنی جلدی کام شروع کردیتا اتنا ہی اچھا تھا۔ کپڑے تبدیل کر کے نیچے اترا۔ ناشتا کر رہا تھا کہ میرے اپارٹمنٹ کے بالمقابل اپارٹمنٹ میں رہنے والا بھی آگیا۔ مجھے یہ شخص بالکل پسند نہیں تھا۔ میں نے اخبار اٹھا کر اس کی آڑ میں چھپنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ وہ میری میز پر آیا اور سامنے بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پہ عجیب سا تاثر تھا۔

"تمہیں اپنے اپارٹمنٹ میں لڑکیوں کو نہیں بلانا چاہیے۔" وہ بولا۔ "اس سے دوسرے افراد بھی بدنام ہوتے ہیں۔"

"تمہیں کچھ غلط فہمی ہے مسٹر۔" میں نے جواب دیا۔ "یہاں رہنے والے تو میرے آنے سے پہلے ہی رسوا ہیں۔ میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو۔ کن لڑکیوں کی بات کر رہے ہو!"

"جب میں اخبار لینے باہر نکلا تو میں نے تمہارے اپارٹمنٹ سے ایک لڑکی کو بڑی تیزی سے نکلتے دیکھا۔ بڑی خوبصورت لڑکی تھی۔"

"تم اس کا حلیہ بتا سکتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"ضرور۔ اس کا قد لمبا تھا۔ بال سرخی مائل سنہرے تھے۔ سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کا ہیٹ بھی سیاہ ہی تھا۔ گلے میں سونے کا کوئی زیور پہنے تھی۔ اگرچہ وہ تیزی سے گزر گئی مگر میں اسے دوبارہ دیکھوں گا تو ضرور پہچان لوں گا۔"

میں نے کہا کہ وہ جاگتے میں خواب دیکھنے کا مریض ہے۔ مناسب ہوگا کہ کسی ماہر نفسیات سے مشورہ کرے۔ ناشتا کر کے ریسٹورنٹ سے نکل کر سڑک پر آیا تو اسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ دراز قد' سرخی مائل بال' سیاہ لباس۔ وہ میرے پانچ ہزار ڈالر چرا کر لے گئی تھی اور مجھے اسے تلاش کرنا تھا۔ ممکن ہے ایکی اس کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ میں نے ایک ڈرگ اسٹور کے فون بوتھ سے پریس روم کو فون کیا مگر ایکی وہاں نہیں تھا۔ مجھے بتایا

ترکیب

اینڈریو کارنیگی دنیا کے متمول ترین افراد میں سے تھا۔ ایک بار اس کی سالی نے پریشانی ظاہر کی اور کہا "میرے دونوں لڑکے شہر سے باہر ہیں اور مجھے بالکل خط نہیں لکھتے۔ میری کسی چٹھی کا جواب نہیں دیتے۔"

کارنیگی نے کہا "میں جواب منگوائے دیتا ہوں" اس نے ان دونوں کو ماں کی طرف سے ایک اچھا سا خط لکھا اور لکھا کہ اس خط کے ساتھ بیس بیس ڈالر کے چیک منسلک ہیں مگر اس نے چیک لفافے میں نہیں رکھے۔ جواب بہ واپسی ڈاک آیا "ڈیئر مم....."

گیا کہ شاید وہ ہینک کے پول روم میں مل جائے۔ میں وہاں گیا' مگر ایکی وہاں بھی نہیں تھا۔ مجھے اسنوکر گیم سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی مگر ایک میز پر اتنا اچھا کھیل ہو رہا تھا کہ اسے دیکھنے کے لیے رک گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے جانے کے ارادے سے قدم اٹھایا تو ایک آدمی نے مجھے گیم کھیلنے کی دعوت دی۔ میں نے انکار کردیا۔ تو وہ ایک خالی میز پر خود ہی کھیلنے لگا۔ وہ بڑی صفائی اور مہارت سے گیندیں پاکٹ میں پھینک رہا تھا۔ ایک گیند پاکٹ کرتے ہوئے اس کا کوٹ ذرا سا اٹھ گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کی ہپ پاکٹ میں ایک ریوالور رکھا ہوا ہے۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس نے میرا گھورنا محسوس کیا تو کھیلتے کھیلتے رک گیا اور بولا کہ میں نے تمہیں پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا۔ میں نے بتایا کہ میں یہاں آنے والوں میں شامل نہیں ہوں اور اب بھی ایک دوست کی تلاش میں آیا تھا۔

"مگر تمہارا چہرہ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔" اس نے کہا اور سوچتے ہوئے بولا۔ "تم میسن تو نہیں ہو جو اخباروں میں لکھتا ہے!" اس کے رویے سے بناوٹ اور اداکاری صاف ظاہر تھی۔

"ہاں میں وہ ہی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "شاید تم نے اخباروں میں میرا فوٹو دیکھا ہوگا۔"

اس نے میری بات سن کر سر ہلایا اور کیو کی چھڑی ایک جانب رکھتے ہوئے باہر چلا گیا۔ میری سمجھ میں اس کا رویّہ نہیں آیا۔ میں بار کاؤنٹر پر گیا جہاں ہینک گلاس صاف کر رہا تھا۔ وہ ایک موٹا تازہ آدمی تھا اور اس کے بال سرخ اور گھونگھریالے تھے۔ میں نے اس سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا مگر ہینک نے انکار کر دیا کہ وہ اس آدمی کو نہیں جانتا۔ اسی وقت ایکی آ گیا۔ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"تم سے ملنے آیا تھا۔" میں نے بتایا۔ ہینک نے ہم دونوں کے سامنے رائی کا ایک ایک گلاس رکھ دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ ہینک اور ایکی اچھے دوست ہیں اس لیے ایک مرتبہ ایکی کے سامنے وہ ہی سوال پوچھا۔ اس نے اپنا سابقہ جواب دُہرا دیا۔ ایکی نے اس کی طرف دیکھا۔

"معلوم ہو تو بتا دو۔ یہ آدمی میرا دوست ہے۔" اس نے سفارش کی۔

"میں نے کہا نا کہ میں نہیں جانتا۔" ہینک نے غصے سے جواب دیا۔ اب ایکی میری طرف متوجہ ہوا۔ ہینک کاؤنٹر کے دوسرے سرے پر چلا گیا۔

"معاملہ کیا ہے؟" اس نے سوال کیا۔

"ممکن ہے کچھ بھی نہ ہو مگر ابھی کچھ دیر پہلے ایک آدمی نے مجھے گیم کی دعوت دی۔ میں نے انکار کر دیا تو وہ خود ہی کھیلنے لگا۔ میں نے اس کی جیب میں ریوالور رکھے دیکھا پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں میسن تو نہیں ہوں۔ میرے اثبات میں جواب دینے پر مجھے گھور کر دیکھا اور چلا گیا۔ مجھے کچھ تجسّس ہوا۔ میں نے ہینک سے اس کے بارے میں پوچھا۔ مجھے یقین ہے وہ اسے ضرور جانتا ہے مگر بتانا نہیں چاہتا۔"

"اس کا حلیہ کیا تھا؟" ایکی نے پوچھا۔

"طویل قامت۔ دُبلا پتلا جسم۔ لٹکے ہوئے ہونٹ۔ سخت آنکھیں۔"

"کیا اس کا گیم بہت اچھا تھا؟" ایکی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نہ صرف اچھا بلکہ بڑا ماہر اور تجربہ کار معلوم ہو رہا تھا۔"

"بہت خوب۔ تب پھر وہ ایرل کاز ہوگا۔" ایکی کا لہجہ معنی خیز تھا۔ "تم اسے نہیں جانتے ہوگے۔ بہت بُرا آدمی ہے۔ لیو اسپنسر کا ملازم ہے۔"

"لیو اسپنسر کا ملازم!" میں نے تعجب سے دُہرایا۔

"ہاں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے تمہاری نگرانی شروع کر دی ہے۔"

"مگر ہینک اس کے بارے میں بتانے سے کیوں ڈر رہا ہے؟"

"ایرل کاز کسی سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔ ہینک ہی نہیں یہاں سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔"

میں نے گھوم کر کمرے پر نگاہ ڈالی۔ وہ تقریباً خالی تھا۔ ہینک دوسری جانب مصروف تھا۔ میں نے آہستہ لہجے میں کہا۔ "آج میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایک لڑکی میرے اپارٹمنٹ سے کچھ رقم چرا کر لے گئی۔ میں اس وقت باتھ روم میں تھا۔ اسے دیکھ نہیں سکا مگر میرے سامنے کے اپارٹمنٹ میں جو شخص رہتا ہے' اس نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کا تعلق موجودہ واقعات سے ہے۔ سوچا شاید تم اسے جانتے ہو۔"

"میں بھلا اسے کیوں جانوں گا؟"

"وہ خوبصورت ہے۔ سرخی مائل بال' سیاہ لباس۔ بڑا سا ہیٹ پہنے ہوئے اور اپنے انداز سے آوارہ نظر آنے والی۔"

"موجودہ واقعات سے تم نے اس کا تعلق کیسے سمجھ لیا؟" ایکی نے پوچھا۔

میں اسے رات اس عورت کے فون اور صبح رقم ملنے کے بارے میں بتانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ بلا کا ذہین اور چالاک تھا۔

"میں سمجھ گیا۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "تمہیں دس ہزار ڈالر کی رقم دے دی گئی تھی مگر وہ لڑکی اسے اڑا کر لے گئی۔"

"غصہ دلانے والی باتیں مت کرو۔" میں ناگواری سے بولا۔ "یہ بتاؤ کہ اس لڑکی کو جانتے ہو یا نہیں؟"

"تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ کیا میں شہر کی تمام سرخ بالوں والی لڑکیوں سے واقف ہوں۔"

"کیا وہ واسی کی محبوبہ نہیں ہو سکتی؟" میں نے آہستہ سے کہا۔ دفعتاً ایکی مضطرب نظر آنے لگا

"دیکھو میسن میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔" اس نے کہا۔ "مگر میں اس معاملے سے الگ رہنا چاہتا ہوں' سمجھے۔ تمہیں اپنی موت کی تلاش ہے' تو جو دل میں آئے کرو مگر مجھے اس جھگڑے میں مت پھنساؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ میں خود اسے تلاش کر لوں گا۔"

"ممکن ہے۔ شاید تمہاری قسمت یاور ہو اور تم اپنے آپ کو نقصان پہنچائے بغیر اس معمّے کو حل کر سکو۔"

میں نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ لنچ کا ٹائم ہو رہا تھا۔

"اچھا ایکی۔" میں کھڑا ہو گیا۔ "پھر ملاقات ہوگی۔"

میں باہر نکل کر سوچنے کے لیے رک گیا۔ میرا ایک اصول یہ بھی تھا کہ لڑائی کو ہمیشہ دشمن کے گھر تک لے جاؤ۔ معلوم نہیں یہ اصول اس کیس میں کارگر ثابت ہوگا یا نہیں۔ ممکن ہے میں کوئی ایسی کارروائی شروع کر دوں جسے انجام تک پہنچانا میرے بس میں نہ

ہو لیکن آخرکار میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ اب قدم بڑھا چکا ہوں تو اتنا تو دیکھ لوں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک ٹیکسی روکی اور ڈرائیور سے کہا کہ مجھے ہوف مین بلڈنگ لے چلے۔

○☆○

میکنزی فیبرک کارپوریشن کا دفتر ہوفمین بلڈنگ کی دسویں منزل پر تھا اور ہر اعتبار سے بہت شاندار تھا۔ میں نے کچھ دیر ادھر اُدھر گھوم کر جائزہ لیا۔ استقبالیہ کاؤنٹر پر اتنا رش تھا جیسے کسی ریلوے اسٹیشن کے ٹکٹ گھر پر ہوتا ہے۔ میں نے وہیں پڑا ہوا ایک اخبار اٹھایا اور ایک گوشے میں جاکر اسے ماچس سے آگ لگا دی۔ دھواں پھیلتے ہی ایک ہنگامہ اور بھگدڑ سی مچ گئی۔ سب آگ بجھانے دوڑ پڑے۔ میں جلدی سے کاؤنٹر پر گیا اور وہاں بیٹھی لڑکی سے کہا کہ وہ اسپنسر کی سیکریٹری سے میری بات کرا دے۔ یہ لڑکی بھی کم ہوشیار نہیں تھی۔ پوچھنے لگی کہ کیا تمہارا اپائنٹمنٹ ہے۔ میں اب ان دفتری رکاوٹوں سے تنگ آچکا تھا۔

"دیکھو لڑکی!" میں نے سخت لہجے میں کہا۔ "جو بھی اسپنسر کی سیکریٹری ہو اسے فون کرو اور کہو کہ نک میسن باہر کھڑا ہے اور اگر مجھے مزید انتظار کرایا گیا تو مجھے غصہ بھی آسکتا ہے۔"

لڑکی نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ غالباً سوچ رہی تھی کہ میں بلف کر رہا ہوں یا میری دھمکی میں کوئی وزن ہے۔ آخر اس نے ریسیور اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا۔ کچھ بات کی پھر مجھ سے کہا کہ میں دائیں جانب کمرا نمبر ۲۶ میں چلا جاؤں۔ میں نے آگے بڑھ کر کمرا نمبر ۲۶ کے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہوگیا۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں سامنے میز پر ایک بہت حسین بھورے بالوں والی حسینہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے انداز سے ظاہر تھا کہ وہ محض خوبصورت ہی نہیں ہے بلکہ ذہین، معاملہ فہم اور خود اعتماد بھی ہے۔

"مسٹر میسن!" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"درست ہے۔" میں نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "اور میں مسٹر اسپنسر سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ مصروف ہیں اور تم ان سے اپائنٹمنٹ کے بغیر نہیں مل سکتے۔" وہ بولی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس میں کوئی بات تھی جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

"اگر تم یہ بتا سکو کہ کیا کام ہے تو میں کوشش کروں گی کہ......"

"دراصل بات کچھ الجھی ہوئی ہے مس...... سس......" میں توقع کر رہا تھا کہ وہ اپنا نام بتائے گی مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔ تب میں نے اچانک ایک فیصلہ کیا۔ "میرا خیال ہے کہ میں اور تم کہیں لنچ کھانے چلیں۔ وہاں یہ باتیں بھی ہوجائیں گی۔ اس وقت ایک بجا ہے لنچ کا ٹائم بھی ہوچکا ہے۔ مجھے بہت کچھ کہنا ہے اور شاید تم مجھے یہ مشورہ دے سکو کہ مجھے اسپنسر سے ملنا بھی چاہیے یا نہیں۔"

اس نے میری طرف غور سے دیکھا۔ کچھ سوچا اور جیسے ایک دم فیصلہ کرتے ہوئے کھڑی ہوگئی۔

"اچھی بات ہے مسٹر میسن آؤ لنچ کے لیے چلیں۔"

ہم نیچے اترے۔ ایک ٹیکسی روکی، اسے سلوپی جوز ریسٹورنٹ چلنے کے لیے کہا۔ ٹیکسی میں باتیں شروع ہوئیں تو اس نے بتایا کہ اس کا نام مارڈی جیکسن ہے۔ میں نے ایک سگریٹ اسے دیا ایک خود سُلگایا۔

"تم اسپنسر کی سیکریٹری ہونا!"

"جی ہاں اور تم غالباً اخبارات میں آرٹیکل لکھا کرتے ہو؟"

اور اس طرح بات سے بات نکلتی رہی۔ میں اس سے قدرے ہٹ کر بیٹھا تھا اور یہ پہلی بار ہو رہا تھا کہ میں ایک لڑکی کے ساتھ ٹیکسی میں اسے بغیر چھیڑے سفر کر رہا تھا۔ ریسٹورنٹ کافی بھرا ہوا تھا لیکن ہیڈ ویٹر مجھے جانتا تھا۔ اس نے ایک جانب اشارہ کیا۔ ہم وہاں گئے۔ واقعی ایک میز خالی تھی۔ ہیڈ ویٹر جیسے مارڈی پر قربان ہوا جارہا تھا۔ میں نے اسے کھانے کا آرڈر دیا۔

کھانا آگیا تو کھانے کے دوران کام کی باتیں شروع ہوئیں۔

"بہتر ہوگا کہ میں کھل کر بات کروں۔" میں نے کہا۔ "کیا تم واسی نامی ایک شخص کو جانتی ہو۔" مارڈی یہ سن کر چونکی۔

"تمہارے ردِّعمل سے پتا لگتا ہے کہ جانتی ہو۔" میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "یہ وہ ہی آدمی ہے جسے کل رات موت کی سزا دی گئی ہے۔ میں اس آدمی سے اور اس سے جو حالات وابستہ ہیں ان سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو؟"

"میں!" مارڈی نے حیرت سے کہا۔ "لیکن میں تمہیں کوئی بات کیوں بتاؤں۔ مزید یہ کہ تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو؟"

"شاید میرا خیال غلط تھا۔ چھوڑو جانے دو۔"

"نہیں۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ میں تمہیں کچھ بتا سکتی ہوں۔"

"میں نے کہا نا کہ میرا خیال غلط تھا۔ ظاہر ہے تم جیسی لڑکی واسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہوگی۔ میں معذرت خواہ ہوں۔"

"مگر تم نے میرے سوال کا جواب پھر بھی نہیں دیا۔" مارڈی مسکرائی۔

"اب تم میرے لیے مشکل پیدا نہ کرو۔ میں نے سوچا تھا شاید تم سے کچھ معلوم ہوجائے مگر میں نے غلط سوچا تھا اور میں بھی تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ سردست میں اسے اپنی حد تک رکھنا چاہتا ہوں۔ خیر تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں اسپنسر سے کس طرح مل سکتا ہوں؟"

"مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی۔ تم نے کہا تھا کہ کچھ بات کرنا چاہتے ہو۔ میرا تعلق میکنزی فیبرک سے ہے فطری طور پر میں نے سمجھا کہ تم کارپوریشن کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتے ہو مگر

تم نے ایک شخص واسی کی بات چھیڑ دی۔ کیا یہ کوئی عامیانہ مذاق تھا!"

"یہ مذاق نہیں تھا۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں۔" میں نے کہا۔ "مگر میری پوزیشن ایسی ہے کہ اس کی وضاحت نہیں کر سکتا۔"

"اس صورت میں مسٹر میسن مزید وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔" مارڈی کرسی سے کھڑی ہو گئی۔

"ناراض ہو کر مت جاؤ۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "میں سب کچھ بتائے دیتا ہوں۔"

وہ بیٹھ گئی اور میں نے اسے مختصر طور پر ساری داستان سنا دی۔

"دس ہزار ڈالر کی رقم کے علاوہ۔" میں نے آخر میں کہا۔ "واسی کو ایک سازش کے ذریعے پھانسنے کے امکان سے مجھے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے ایک سنسنی خیز کہانی سامنے آ سکتی ہے۔"

"مگر مجھے امید نہیں کہ مسٹر اسپنسر ایسا کر سکتے ہیں۔"

"تب پھر اسے واسی جیسے گن مین کو ملازم رکھنے کی کیا ضرورت تھی اور میکنزی فیرک کے ایک عہدے دار کو کاز جیسے ٹھگ سے تعلقات رکھنے میں کیا دلچسپی تھی۔"

"لگتا ہے تم اس بارے میں اس سے کہیں زیادہ جانتے ہو جتنا مجھے بتایا ہے۔"

"شاید ایسا ہی ہو لیکن تمہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قتل کی واردات ہے اور جو افراد اس میں مددگار بنے ہوں یا اس کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں کسی رعایت کے مستحق نہیں ہوں گے۔"

"میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" مارڈی ہچکچاتے ہوئے بولی۔ میری باتوں سے وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی۔ "کم سے کم ابھی نہیں کر سکتی۔"

"چلو تو بعد میں سہی۔"

کھانا ختم ہوا، کافی آ گئی پھر میں نے بل ادا کیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اسپنسر سے مل ہی لوں۔ شاید اس کی زبان سے کچھ اگلوا سکوں۔" میں نے کہا۔

"کیا تمہارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہو گا کہ اس معاملے کو نہ چھیڑا جائے۔" مارڈی نے کہا۔

"مگر ایک صحافی کی حیثیت سے میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ مجھے ایک حیرت انگیز اور سنسنی خیز کہانی ہاتھ لگنے کی توقع ہے۔"

"لیکن شاید یہ معاملہ تمہارے بس سے باہر ہو۔"

"مطلب یہ کہ میں ایک چھوٹا آدمی ہوں اور اس معاملے سے بڑے بڑے لوگ متعلق ہیں۔ تو مجھے ٹانگ اڑانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "فرض کرو میری جگہ تم ہوتیں تو اس معاملے کو کیسے سنبھالتیں؟"

"میں اس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھاتی۔" مارڈی نے بلا تامل جواب دیا۔ "جب تک یہ نہ معلوم کر لیتی کہ وہ کون عورت ہے جس نے تمہیں فون کیا تھا اور یہ کہ وہ تمہیں اتنی رقم کیوں دے رہی ہے۔ اس تحقیقات سے اس کا اپنا کیا مفاد وابستہ ہے؟"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر اس عورت کو تلاش کرنا آسان کام نہیں۔ محض فون پر ایک آواز سن کر بولنے والے کا پتا کیسے لگایا جا سکتا ہے۔"

مارڈی نے اپنی رسٹ واچ دیکھی اور جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

"مجھے اب چلنا چاہیے۔ تمہارے لنچ کا شکریہ۔" اس نے کہا۔

میں اور مارڈی ریسٹورنٹ سے باہر نکلے۔ میں نے ایک ٹیکسی روکی۔ مارڈی نے اندر بیٹھتے ہوئے کہا کہ اب میں دوبارہ آفس نہ آؤں تو اچھا ہے۔ نیز جلد بازی میں کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ اچھی طرح ہر پہلو پر غور کر لوں۔ خاص طور سے پہلے اس عورت کو ضرور تلاش کر لوں۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ اچانک سڑک کی دوسری جانب میں نے ایرل کاز کو کھڑے دیکھا وہ سگریٹ پی رہا تھا۔ اس نے بھی میری طرف دیکھا۔ سگریٹ کا ٹوٹا میری طرف اچھال دیا اور پھر اس جانب چل دیا جس طرف مارڈی کی ٹیکسی گئی تھی۔



میں کافی تاخیر سے ہوچھا کلب پہنچا۔ مارڈی کی روانگی کے بعد غیر متوقع طور پر ایرل کاز کو دیکھ کر میں کافی دیر تک سڑکوں پر گھومتا رہا اور سوچتا رہا مگر کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن میں نے یہ فیصلہ ضرور کر لیا کہ اسپنسر سے ملاقات کرنے دوسرے الفاظ میں اسے یہ بتانے سے پہلے کہ میں اس کیس کی تحقیقات کر رہا ہوں' تھوڑا انتظار اور کر لوں تو اچھا ہے۔ پھر گھر پہنچ کر اخبار میں دینے کے لیے ایک آرٹیکل لکھا۔ فارغ ہوا تو رات کے دس بج چکے تھے۔ میں نے سوچا کہ ہوچھا کلب جا کر واسی کی محبوبہ کو دیکھا جائے کہ وہ کیسی ہے۔ میں اندر جا کر ایک گوشے میں پڑی ہوئی میز پر بیٹھ گیا۔ رائی مشروب کا آرڈر دیا اور وقت گزارنے کے لیے اخبار پڑھنے لگا۔ جگہ کافی بھری ہوئی تھی۔ لڑکیاں بھی کوئی خاص نہیں تھیں۔ آدھے گھنٹے تک جب کوئی ایسی لڑکی نظر نہیں آئی جو ذرا دلچسپ معلوم ہوتی تو میں سوچنے لگا کہ آخر میں یہاں بیٹھا کیا کر رہا ہوں۔ میں نے ایک ویٹر کو اشارے سے بلایا اور جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکالا۔ ویٹر اسے لالچی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں ایک لڑکی کی تلاش میں ہوں جو اکثر یہاں آتی ہے۔ شاید تم بتا سکو کہ وہ کہاں ملے گی۔"

"ضرور۔" ویٹر کی نظریں بدستور نوٹ پر جمی تھیں۔ "اس کا نام کیا ہے؟"

"وہ بلونڈی کہلاتی ہے اور آس پاس کے علاقے میں گھوم کر

گاہک تلاش کرتی ہے۔"

"میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔" ویٹر مسکرانے لگا۔ "وہ آئی تھی مگر پھر شکار کی تلاش میں نکل گئی۔"

"وہ مجھے کہاں ملے گی؟" میں نے نوٹ ویٹر کو دے دیا۔

"دسویں سڑک کے موڑ پر۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"شکریہ۔" میں کھڑا ہوگیا۔ "میں اس سے پہلے کبھی نہیں ملا اسے پہچاننے میں دشواری تو نہیں ہوگی۔"

"بالکل نہیں۔ اس کا قد لمبا ہے۔ سیاہ کپڑے پہنتی ہے۔"

میں باہر روڈ پر آگیا۔ طویل قامت لڑکی جو سیاہ لباس پہنتی ہے۔ سنسنی کی ایک لہر سی میرے جسم میں پھیل گئی مگر جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں مزید کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ دسویں اسٹریٹ کا موڑ بالکل سنسان تھا۔ پوری گلی نیم تاریک تھی۔ بجلی کے کھمبے لگے تھے مگر کافی فاصلے سے۔ اس جگہ شکار ملنے کا کیا امکان ہو سکتا تھا مگر ظاہر ہے بلونڈی ہی اس بارے میں بہتر سمجھ سکتی تھی۔ میں نے سگریٹ سُلگایا اور وہیں کھڑے رہ کر انتظار کیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ تاریکی سے نمودار ہوئی اور میری طرف آنے لگی۔ قریب آنے پر میری ناک میں جس سینٹ کی خوشبو آئی وہ وہی تھا جسے میں نے صبح اپنے کمرے میں محسوس کیا تھا۔ گویا یہ وہی لڑکی تھی جو میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا کر لے گئی تھی۔

"ہیلو۔" وہ میرے قریب آکر رک گئی۔ اس کا قد تقریباً میرے برابر تھا۔

"ہیلو۔" میں نے جواب دیا۔ "کیا حال ہیں؟"

"کیا تم میرے ساتھ میرے گھر چل رہے ہو؟" وہ مسکرائی۔

"ضرور۔ میں بڑی دیر سے تم جیسی لڑکی کی تلاش میں تھا۔"

"تو پھر چلو۔"

ہم گلی میں چلنے لگے۔ میں کچھ نہ کچھ کہنے کے خیال سے بولا۔ "جو سینٹ تم لگاتی ہو۔ اس کی خوشبو مجھے بہت پسند آئی۔ یہ فضا میں دیر تک قائم رہتی ہے۔ مجھے امید ہے تم جہاں بھی جاتی ہوگی اپنی یہ نشانی چھوڑ آتی ہوگی۔"

"بڑی عجیب بات کہی تم نے۔" اس کی رفتار قدرے بے ترتیب ہوئی۔

"میں خود بھی بڑا عجیب آدمی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی۔ دروازے پر پیتل کی نیم پلیٹ لگی تھی جس پر لکھا تھا آنڈے کرش۔

"بہت خوب، تم نے دروازے پر اپنا نام بھی لکھ رکھا ہے۔"

"ہاں تاکہ تم دوبارہ آؤ تو مجھے تلاش کرنے میں مشکل نہ ہو۔"

دروازے کے سامنے ہی زینہ تھا۔ ہم سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ دو اور دروازے ملے، ان پر بھی نام کی تختیاں لگی تھیں۔ مزید کچھ سیڑھیاں طے کرکے وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی۔

"لو میرا گھر آگیا۔" اس نے دروازہ کھولا۔ ہم اندر داخل ہوئے۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرا تھا جس میں ڈبل بیڈ کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ میں اس کے پاس سے گزر کر کمرے کے آخر تک پہنچ گیا۔ بیڈ میرے اور اس کے درمیان تھا۔ اپنی طرف سے اس نے کمرے کو آراستہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ اس نے اپنا ہیٹ اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ میں نے بھی اپنا ہیٹ اتار دیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ ابھی آئی کہہ کر چلی گئی اور پھر جو واپس آئی تو تقریباً عریاں تھی، جسم پر صرف ایک باریک سا گاؤن پہن رکھا تھا۔ وہ بستر پر بیٹھ گئی۔

"اب تم مجھے میرا تحفہ دے دو۔" وہ بولی۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔" میں نے جواب دیا۔ "ادائیگی مجھے نہیں تمہیں کرنا ہے۔"

"کیا مطلب؟" اس کی آنکھوں میں سختی کا تاثر ابھرا۔

"بالکل وہ ہی جو میں نے کہا مگر بہتر ہوگا کہ پہلے ہم متعارف ہو جائیں۔ میرا نام نک میسن ہے۔"

ایک پل کے لیے اس کے تاثرات سے حیرت اور خوف ظاہر ہوا مگر جلد ہی سنبھل گئی۔

"تم نے شراب تو نہیں پی رکھی ہے۔" اس نے ایک تکیہ اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

"بہتر ہوگا کہ تم یہ اداکاری کرنا چھوڑ دو۔" میں نے کہا۔ وہ اٹھی۔ دروازے کی طرف گئی۔

"تم پاگل ہو۔ یہاں سے نکل جاؤ۔"

"انجان بننے کی کوشش مت کرو۔ آج صبح تم میرے اپارٹمنٹ میں آئیں اور میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا کر لے گئیں۔ وہ مجھے واپس کردو۔"

"تم واقعی پاگل ہو۔ میں نے پہلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا اور نہ یہ جانتی ہوں کہ تم کہاں رہتے ہو۔"

"سنو بے بی۔" میں نے نرمی سے کہا۔ "ایسی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر ہوگا کہ میری رقم واپس دے دو۔ سخت بننے یا مزاحمت کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ میں ایک ہاتھ سے تمہاری گردن توڑ سکتا ہوں۔"

وہ ہچکچائی۔ کندھے جھٹکے۔

"اگر تم اتنے ہی غصے میں ہو تو بہتر ہوگا کہ میں رقم واپس دے دوں۔"

وہ ایک الماری تک گئی۔ اسے کھولا۔ دراز باہر نکال رہی تھی کہ میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا اور گھسیٹ کر الماری سے دور کردیا۔ نیم وا دراز میں ایک ریوالور صاف نظر آرہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ ہلاتی میری طرف لپکی۔ میں نے بچنے کی کوشش کی مگر کامیاب

نہیں ہوسکا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے الجھ کر فرش پر گرے۔ وہ اپنے لمبے ناخنوں سے میرا منہ نوچنے کی کوشش کررہی تھی۔ میں نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔ اس نے اپنا سر میرے چہرے پر مارا۔ میں نے اپنی ناک سے خون نکلتے محسوس کرلیا' میں نے اسے جھٹک کر دور پھینکا اور جلدی سے کھڑا ہوگیا۔

"بات بڑھانے کی کوشش مت کرو مین۔" دروازے کی جانب سے ایک آواز آئی۔ میں نے جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔

ایرل کاز کھلے دروازے میں کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں دبے ریوالور کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔



مجھے حیرت ہوئی۔ ایرل کاز یہاں کیا کررہا ہے۔ واسی کی محبوبہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔ میں بستر پر بیٹھ گیا۔

"ریوالور الگ رکھ کر بات کرو۔" میں نے کہا۔ "یہ میرا اور بلونڈی کا ذاتی معاملہ ہے۔ مجھے کوئی بیرونی مداخلت گوارا نہیں ہوگی۔"

"تم باتیں بہت کرتے ہو۔" کاز نے جواب دیا۔ "اپنا منہ بند رکھو۔ بس میرے سوالات کا جواب دیتے جاؤ۔ تم یہاں کیا کررہے ہو؟"

"بڑا آسان سوال ہے۔" میں مسکرایا۔ "کوئی بھی آدمی یہاں کیوں آتا ہے؟"

کاز نے اپنی جیب سے ایک خلال نکالا اور اسے دانتوں سے دبا کر کچھ سوچنے لگا۔ "اگر تم نے میری بات کا سیدھا جواب نہیں دیا تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔"

"عقل سے کام لو کاز۔ تم میرے ساتھ کوئی ایسی حرکت نہیں کرسکتے۔" میں نے کہا۔ "میں تمہارا اس شہر میں رہنا دوبھر کردوں گا۔"

"تم کچھ نہیں کرسکتے۔ بہتر ہوگا کہ سیدھی طرح بتا دو یہاں کیوں آئے تھے؟"

"میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔" میں کھڑا ہوگیا۔

"بیٹھ جاؤ۔"

"کوئی فائدہ نہیں۔ ہماری گفتگو بے نتیجہ رہے گی۔" میں نے قدم بڑھایا۔

"بات مت بڑھاؤ۔ میں فوری طور پر تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔"

میں اب کاز کی بکواس سے تنگ آچکا تھا۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ مجھے یہاں نہیں مار سکتا۔ سڑک قریب ہی تھی اور ریوالور کا دھماکا دور تک سنا جاتا۔ ممکن تھا کاز نے بلونڈی کو اشارہ کیا ہویا اس نے خود ہی کچھ کرنے کا ارادہ کرلیا ہو۔ میری نظریں کاز کے ریوالور پر جمی ہوئی تھیں۔ میں اس پر اچانک حملہ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک کسی سخت چیز سے میرے سر پر ضرب لگائی گئی۔ میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ میں نے کاز کی آواز سنی۔

"اب اور مت مارنا' میں اس سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

کسی نے میرے بازو پکڑ لیے۔ انہیں پیچھے کی طرف لے گیا۔ میری کلائیاں باندھ دی گئیں پھر مجھے بستر پر پھینک دیا گیا۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو کسی نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ بستر پر گرا دیا۔ میرے اوسان بحال ہوئے اور میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ بیڈ کے پاس کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ بلونڈی کچھ غیر متعلق انداز میں ایک طرف کھڑی تھی۔ کاز نے مجھے مخاطب کیا۔

"یہ کیا معاملہ ہے؟"

"یہ پاگل ہے۔ یہاں آکر مجھ سے کہنے لگا کہ میں اس کے پانچ ہزار ڈالر چُرا لائی ہوں۔" بلونڈی نے جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر۔" کاز مجھ پر جھکا۔ "کچھ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس کے بعد کچھ تم مجھے بتاؤ گے۔ تمہاری رقم واقعی میرے پاس ہے اور جیسا تمہارا خیال ہے اسے بلونڈی لائی تھی۔"

"کیا بکواس کررہے ہو؟" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔

"شٹ اپ۔" کاز نے سخت لہجے میں کہا۔ "میں اس معاملے کو سنبھال رہا ہوں۔ میں اس شخص کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب اس کی پوزیشن کیا ہے۔" اس نے میری طرف دیکھا۔ "ہم لوگ کچھ عرصے سے تمہاری نگرانی کررہے ہیں۔ تم واسی کو موت کی سزا پاتے دیکھنے گئے تھے نا!"

"تو پھر کیا ہوا؟"

"ہمیں یہ معلوم کرنے سے دلچسپی ہے کہ تمہیں وہاں کس نے بھیجا تھا۔ ہمیں تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تمہیں کس نے رقم دینے کے لیے کہا تھا۔"

میں نے بلونڈی کی طرف دیکھا۔ بات کچھ کچھ سمجھ میں آرہی تھی۔

"میرا خیال تھا کہ تمہیں واسی سے محبت تھی مگر میں غلطی پر تھا۔ واسی کو اس قتل میں پھانسا گیا تھا اور تم یہ بات جانتی ہو۔ یہ آدمی واسی کا دوست نہیں ہے پھر تم اس کے ساتھ کام کیوں کررہی ہو؟"

"یہ بات چھوڑو۔" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔ "اور یہ بتاؤ کہ وہ پانچ ہزار ڈالر تمہیں کس نے بھیجے تھے۔ ہم یہ ہی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

"میں نہیں بتا سکتا کیونکہ مجھے خود معلوم نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "مجھے تو بس ایک خط ملا تھا جس میں مجھے پانچ ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا گیا تھا بشرطیکہ میں اس سازش کو بے نقاب کردوں جس میں واسی کو پھانسا گیا تھا۔ میں واسی کی موت کا منظر دیکھنے گیا مگر اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ پانچ ہزار ڈالر شاید مجھے اسی لیے بھیجے گئے تھے کہ ان سے میری حوصلہ افزائی ہو مگر وہ تم لے آئیں۔ بس

یہ ہے ساری بات۔"
میں نے یہ نہیں بتایا کہ مجھ سے کس نے فون پر بات کی تھی۔ میں انہیں یہ بتانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ کوئی عورت تھی۔
"بس اتنی سی بات تھی۔" ایرل کاز نے پوچھا۔ میں نے اثبات میں سرہلایا۔
"کیا ہوگیا ہے تمہیں ایرل۔" بلونڈی بولی۔ "تم اس پر سختی کیوں نہیں کرتے۔ اس نرم رویے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"
"آخر تم مجھ سے کیا کہلوانا چاہتے ہو۔" مجھے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ بلونڈی کتنی خطرناک عورت ہے۔ "جو بات مجھے معلوم ہی نہیں وہ تمہیں کیسے بتا سکتا ہوں۔"
"اچھی بات ہے۔" آخر کاز نے کہا۔ "اب تم جاسکتے ہو لیکن تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اس جگہ سے دور رہو۔ اب تمہیں وہ پانچ ہزار ڈالر نہیں مل سکتے اور ہاں پولیس کو بھی کچھ مت بتانا۔ سمجھ گئے!"
"تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔ "تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔"
"اپنی ٹانگ مت اڑاؤ۔" کاز کو غصہ آگیا۔ "اس معاملے کو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس لیے اپنا منہ بند رکھو۔"
بلونڈی کندھے جھٹک کر باتھ روم میں چلی گئی۔ کاز نے اسے جاتے دیکھا پھر مجھ سے بولا۔ "اسے تم پر بہت غصہ ہے۔ میں تمہاری جگہ ہوتا تو آئندہ اس سے دور رہتا۔ اسے ایک بار غصہ آجائے تو پھر نہیں جاتا۔ میری بات مانو واسی کے معاملے سے الگ رہو۔ یہ تمہاری سلامتی کے لیے خطرناک ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم جیسا آدمی کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ ہم تمہارے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ تم بذاتِ خود برُے نہیں ہو۔ میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ میں ان کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں مگر شریف آدمی ہی بنے رہنا۔"
"کیا مطلب؟"
"مطلب یہ ہے کہ واسی کے بارے میں سب کچھ بھول جاؤ۔ بس اخبارات میں آرٹیکل لکھتے رہو۔ یہ بھی فراموش کردو کہ تم نے کبھی مجھے یا بلونڈی کو دیکھا تھا۔"
"فرض کرو ایسا نہ کرسکوں تو کیا ہوگا؟"
"تو حادثے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ تم بھی جانتے ہو۔ جو لوگ یہ کھیل کھیل رہے ہیں بہت بڑے اور بارسوخ آدمی ہیں۔ وہ چاہیں تو تمہیں بھی کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔"
"میں ضرور تمہارے مشورے پر غور کروں گا۔" میں کھڑا ہوگیا۔ کاز نے میرے ہاتھ کھول دیے۔ میں نے اپنا ہیٹ اٹھایا۔ "اچھا اب میں چلتا ہوں۔ میری طرف سے تم بلونڈی کو گڈنائٹ کہہ دینا۔ میری حالت ایسی نہیں کہ ایسا کرسکوں۔"
"ضرور۔" کاز نے سرہلایا۔ اسے شاید میرا مذاق سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ "میں اس سے کہہ دوں گا۔"
میں دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ مجھے شدت سے ایک ڈرنک کی طلب تھی۔ میری ناک میں درد ہو رہا تھا اور سیدھی آنکھ سوُج کر بند ہونے لگی تھی۔ گلی سے نکل کر میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور اپنے اپارٹمنٹ کے قریب ایک بار پر اتر گیا۔ بارمین نے مجھے غور سے دیکھا مگر کچھ بولا نہیں۔ بربن کا دوسرا گلاس پینے کے بعد میری حالت کچھ بہتر ہوئی۔ میں نے آئندہ کے لیے عورتوں سے ہاتھا پائی کرنا اپنے مشاغل کی فہرست سے خارج کردیا۔ اگرچہ مجھے پانچ ہزار ڈالر واپس نہیں ملے مگر بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اب مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ واسی کو بڑے اہتمام کے ساتھ ڈبل کراس کیا گیا تھا۔ اگر اس کی محبوبہ دشمنوں سے مل چکی تھی تو پھر وہ کیسے بچ سکتا تھا۔ کہا یہ گیا تھا کہ بلونڈی کی وجہ سے ہی رجمنڈ قتل کیا گیا تھا۔ شاید ان لوگوں نے بلونڈی کو بھاری رقم دے کر واسی کے خلاف گواہی دلوائی تھی۔ مجھے یہ پہلو بھی دیکھنا ہوگا لیکن میرے مقابلے میں بڑے خطرناک لوگ تھے۔ اس جھگڑے میں پڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا۔ اب تک کیا حاصل ہوا تھا۔ ایک زخمی ناک ایک سوُجی ہوئی آنکھ اور اگر مجھے جلد ہی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا جو اس سازش کو بے نقاب کرسکے تو مجھے نقصان پہنچ سکتا تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں اس کیس سے دست بردار ہو جاؤں۔ بربن کے چار گلاس پینے کے بعد میرا فیصلہ یہ ہی تھا کہ گھر جاؤں اور سب کچھ بھول جاؤں۔ دفعتاً مجھے مارڈی کا خیال آیا اور اس کے خیال نے بڑی تسکین دی۔ وہ میری آئیڈیل لڑکی تھی۔ میں نے سوچ لیا کہ کل اسے میں لنچ پر لے جاؤں گا۔
اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اندر قدم رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے ریسیور اٹھالیا۔ دوسری جانب سے اسی عورت کی آواز سنائی دی۔
"میں نے تمہیں پانچ ہزار......"
"میں جانتا ہوں۔" میں نے بات کاٹ دی۔ "اور جب سے تم نے وہ رقم بھیجی ہے مجھ پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ شاید تمہیں خود اندازہ نہیں تھا کہ مجھے کہاں دھکا دے رہی ہو۔ پہلے واسی کی محبوبہ نے میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا لیے پھر جب میں اس سے ملنے اس کے گھر گیا تو اس نے میری مرمت کردی۔ اس کے بعد ایرل کاز...... اسپنسر کا گن مین نمودار ہوا اور ریوالور کی زد پر لے کر مجھے دھمکی دی کہ اگر میں اس معاملے سے الگ نہیں رہا تو مجھے ٹھکانے لگا دیا جائے گا۔"
دوسری طرف خاموشی چھاگئی۔
"اور مزید یہ بات ہے کہ میں اس جھگڑے سے بھر پایا۔ اب مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ چنانچہ تم بھی میرا پیچھا چھوڑدو۔"
"تو اب تمہیں کوئی دلچسپی نہیں رہی!" اس کا لہجہ بڑا سرد تھا۔
"تم نے ٹھیک سمجھا۔"

"لیکن مسٹر میسن تم ضرور دلچسپی لوگے!" اس نے کہا۔ "یقین کرو کہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ تم دلچسپی لینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔" اور اس کے بعد ریسیور خاموش ہو گیا۔



دوسری صبح اٹھ کر میں نے سب سے پہلے اپنے چہرے کا جائزہ لیا۔ ناک پھول کر دگنی ہو گئی تھی اور سیدھی آنکھ بالکل بند تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے میں نے جو لوئیس سے باکسنگ کا مقابلہ کیا ہو۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ اس چہرے کے ساتھ مارڈی کو لنچ پر لے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ سگریٹ سلگا کر میں سوچنے لگا' اگر مارڈی سے میری شادی ہو گئی ہوتی تب کوئی بات نہیں تھی بلکہ شاید اس وقت وہ میری تیمارداری کر رہی ہوتی۔ اس تصور کے ساتھ ہی مجھے اپنی حماقت پر ہنسی آگئی۔ میں اور مارڈی سے شادی' کیسا انقلاب تھا! میں تو اس سے پہلے شادی شدہ لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا کہ وہ زندگی بھر کے لیے ایک ہی عورت کے پابند ہو جاتے ہیں اور اب میں ہی شادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

میں اٹھا۔ شیو بنایا' غسل کیا' کپڑے پہن رہا تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے دروازہ کھولا۔ سامنے ایکی کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں جوش سے چمک رہی تھیں۔ مجھے ایک طرف ہٹا کر وہ اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی شراب کی بوتل رکھی تھی۔ اس نے جھپٹ کر اٹھائی اور غٹاغٹ پینے لگا۔ جتنی شراب باقی تھی اسے ختم کر کے تعریف کرتے ہوئے خالی بوتل واپس رکھ دی۔

"اس قدر جوش میں کیوں ہو؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے ایک کام......" وہ کہتے کہتے رک گیا' شاید پہلی مرتبہ میرے چہرے کو غور سے دیکھا۔ "ارے یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟"

"رات کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔" ایکی کو اصل بات بتانے کا مطلب اپنا مذاق اڑوانا تھا۔ "مگر میں نے بھی ان غنڈوں کی خوب مرمت کی۔"

"اور اکیلے ان سب کو مار بھگایا۔" ایکی ہنسنے لگا۔ "میں جانتا ہوں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔"

"اگر تمہیں یقین نہ آئے تو بتانے سے فائدہ بھی کیا ہے۔" میں نے کہا۔ "مگر بات مت ٹالو۔ تم کیا کہہ رہے تھے؟"

"میرے پاس تمہارے لیے تھوڑا سا کام ہے۔ ایک سو ڈالر کمانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ایکی نے کہا۔

ایکی کسی کو سو ڈالر دینے پر آمادہ ہو جائے۔ کچھ انہونی سی بات تھی۔

"کیا کرنا ہو گا؟" میں نے پوچھا

"تم کرنل کینیڈی کو جانتے ہو؟" ایکی نے سوال کیا۔

"تمہیں یہ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔" میں نے کہا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ میں کرنل کو بخوبی جانتا ہوں۔"

"اور اس سے گہرے دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔"

"آخر بات کیا ہے؟"

"ہم ایک مشکل میں پڑ گئے ہیں۔" ایکی نے بتایا۔ "ہمیں کرنل سے ملنا ہے اور بات بھی کرنا ہے۔"

"تو پھر میرے پاس کیوں آئے ہو؟"

"یہ محض ایک مشکل کھڑی کر رہا ہے۔ وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔ ہم نے سوچا کہ تم اسے آمادہ کر سکتے ہو۔"

مجھے کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے اس سلسلے میں کوئی اچھی سی کہانی ہاتھ آسکتی ہے۔ کرنل کینیڈی ان دولت مند آدمیوں میں سے تھا کہ اپنی دولت شمار کرنے بیٹھے تو شمار نہ کر سکے۔ ایسا آدمی جو ایک دو ملین تو یونہی خرچ کر سکتا تھا۔ کچھ عرصے قبل میں نے ایک مصیبت سے نکلنے میں اسے مدد دی تھی۔ وہ کشتیوں کی دوڑ میں حصہ لے رہا تھا۔ محض ایک نِکل کا کپ جیتنے کے لیے جبکہ وہ کپ تیار کرنے والی پوری فیکٹری خرید سکتا تھا مگر نہیں' وہ ایک متلاطم سمندر میں اتر کر کپ جیتنا چاہتا تھا۔ دوڑ شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے ساتھی کا بازو ٹوٹ گیا۔ کرنل پریشان ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ کپ اس کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ میں اتفاق سے موقع پر موجود تھا اور میں نے اسے اپنا تعاون پیش کر دیا پھر کسی نہ کسی طرح ہم وہ دوڑ جیت گئے۔ کرنل کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ کرنل کینیڈی کے کام آنا بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ پہلے مہینے میں اس نے مجھے اس قدر تحائف بھیجے کہ میں تنگ آگیا۔ میں نے اپنا پتا تبدیل کر دیا اور ایک طرح سے روپوش ہو گیا اور اب ایکی کہہ رہا تھا کہ میں اس سلسلے کو پھر سے شروع کر دوں۔

"جب تک تم مجھے اصل بات نہیں بتاؤ گے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔"

"یہ کام بہت جلدی انجام دینا ہے۔" ایکی نے جواب دیا۔ "میرے ساتھ چلو۔ میں راستے میں سب کچھ بتا دوں گا۔"

"کہاں چلنا ہو گا؟"

"کرنل اپنی لاج میں ہے۔"

میں جانتا تھا کہ پہاڑیوں میں کرنل کی ایک رہائش گاہ ہے جب وہ لوگوں سے دور بھاگنا چاہتا تھا تو وہاں چلا جاتا تھا۔ یہ جگہ شہر سے ساٹھ ستر میل کے فاصلے پہ تھی۔ میں خود کبھی وہاں نہیں گیا تھا مگر لوگوں سے اس کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ میں لباس تو تبدیل کر ہی چکا تھا۔ اپنا ہیٹ اٹھایا اور ایکی کے ساتھ چل دیا۔ باہر ایک بڑی پیکارڈ کار کھڑی تھی۔ اس میں دو رپورٹر اور بھی بیٹھے ہوئے تھے' ایک کے پاس کیمرا بھی تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ کار تیزی سے آگے بڑھی۔ ایکی نے بتایا کہ اس کے باس نے خود مجھے ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تھا۔

"میں خود نہیں جانتا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔" ایکی نے بتایا۔ "جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہ یہ کہ لاج کی ایک ملازمہ نے

فون کر کے بتایا کہ اس نے رات کے بارہ بجے بیرونی کمرے میں گولی چلنے کی آواز سنی ہے۔ وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ خود جا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکی۔ پولیس وہاں گئی اور کچھ دیر اندر رہی۔ میرا خیال ہے کہ ہم لوگوں کو اس معاملے کی ہوا بھی نہ لگتی اگر اتفاق سے ایک رپورٹر اس وقت موجود نہیں ہوتا جب ملازمہ نے فون کیا تھا۔ اس نے رات کے ایڈیٹر کو بتایا۔ ایڈیٹر نے ہیکن کو بھیجا مگر وہ کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ اس نے مدد کے لیے فون کیا اور ایک کار بھر کے رپورٹر وہاں پہنچ گئے مگر کرنل سامنے نہیں آیا۔ ہم نے اسے فون کیا۔ اس نے بات کی لیکن جیسے ہی ہم نے سوالات شروع کیے اس نے ریسیور رکھ دیا۔ باس کرنل کی اخباری اہمیت سے واقف ہے۔ اس نے مجھے بھیج دیا۔ میں نے ایک گھنٹے تک کوشش کی مگر کرنل بات کرنے پر آمادہ نہیں ہوا تب باس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں۔"

"پولیس کیا کہتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"کرنل نے کوئی بڑی رقم دے کر پولیس کو حقیقی واقعہ بتانے سے روک دیا ہے۔" ایکی نے کہا۔ "تب باس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں کرنل کے گھر لے جاؤں۔ چنانچہ اب تمہیں سو ڈالر اس لیے دیے جا رہے ہیں کہ تم جاؤ اور معلوم کرو کہ حقیقت کیا ہے۔"

ایک سو ڈالر۔ کیا مذاق ہے! اگر میں اندر جانے میں کامیاب ہو گیا اور وہاں سچ مچ کوئی کہانی ہو گی تو اخبار گلوب کو سو ڈالر سے زیادہ خرچ کر کے وہ کہانی مجھ سے مل سکے گی۔ ہم نے کرنل کی لاج تک کا راستہ ایک گھنٹا پچاس منٹ میں طے کیا۔ لاج سڑک سے نظر نہیں آتی تھی۔ اونچے اونچے درختوں کی ایک قطار نے اسے چھپا رکھا تھا۔ آس پاس کا علاقہ بہت وسیع اور غیر آباد تھا۔ لاج سے کچھ ہی فاصلے پر سو فٹ چوڑا ایک دریا تھا جس کا پانی بڑی تیز رفتاری سے بہتا تھا۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی کہ اگر میرے پاس اتنی دولت ہوتی تو میں خود بھی خریدنا پسند کرتا۔ ہم کار سے اترے اور اس پگڈنڈی پر آگے بڑھے جو لاج تک جاتی تھی۔ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ آوازیں سننے میں آئیں۔ ایکی نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ تمام رپورٹروں نے لاج کے باہر ڈیرا ڈال دیا ہے۔ وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ آٹھ نو رپورٹروں نے لاج کو گھیر رکھا تھا۔ ہمیں دیکھ کر وہ تیزی سے ہماری طرف آئے۔

"تم پھر آ گئے!" ایک رپورٹر مجھے دیکھتے ہی بولا۔ وہ واسی کی سزائے موت کے وقت بھی موجود تھا۔ ایکی نے اسے ڈانٹ کر خاموش کر دیا۔

رپورٹروں نے بتایا انہیں وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔ اندر جانے کی کوشش کی مگر تمام دروازے کھڑکیاں بند ہیں اور ان میں سے کسی کو توڑے بغیر اندر جانا ممکن نہیں۔ لاج کے اندر ضرور کچھ ہو رہا ہے۔ جسے وہ جاننا چاہتے ہیں مگر پولیس کچھ بتانے پر تیار نہیں ہے۔ ایکی نے مجھ سے کہا کہ تم اندر جانے کی کوشش کرو۔ کامیاب ہو جاؤ تو کرنل کو آمادہ کرو کہ وہ رپورٹروں کو اندر آنے کی اجازت دے۔ میں نے تمام رپورٹروں سے کہا کہ وہ سب لاج کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ ایسی جگہ رہیں جہاں سے نظر نہ آئیں' اس کے بغیر میں ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ وہ خبر حاصل کرنے کے لیے اتنے بے تاب تھے کہ اگر میں انہیں دریا میں کودنے کو کہتا تو فوراً دوڑ پڑتے۔ جب وہ لاج سے دور ہٹ کر ادھر اُدھر چھپ گئے تو میں بیرونی دروازے تک گیا۔ اپنی نوٹ بک سے ایک صفحہ پھاڑ کر اس پر لکھا۔

"ممکن ہے اس پریشانی سے نکلنے میں' میں تمہاری مدد کر سکوں۔ نک میسن۔"

میں نے گھنٹی بجائی اور کاغذ اس بکس میں ڈال دیا جو اسی مقصد کے لیے دروازے میں لگایا گیا تھا۔

کافی دیر کے بعد جبکہ میں مایوس ہونے لگا تھا۔ کرنل نے خود آ کر دروازہ کھولا۔ میرا خیال تھا وہ بہت غصے میں ہو گا مگر ایسا نہیں تھا۔

"جلدی سے اندر آ جاؤ۔" اس نے کہا۔

میں دروازے سے گزر کر ہال میں داخل ہوا۔ کرنل نے دروازہ بند کر دیا۔

"تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔" اس نے کہا۔ "آخر تم اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

"ابھی یہ بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی پریشانی میں پھنس گئے ہو۔" میں نے کہا۔

"پریشانی۔" کرنل نے دُہرایا۔ "میں ایک ڈائنامائٹ پر بیٹھا ہوں۔ دیکھو میسن مجھے اس مصیبت سے نکالنے میں تمہیں میری مدد کرنا پڑے گی۔"

"ضرور کیوں نہیں۔ میں آیا ہی اسی لیے ہوں۔"

"تب پھر اندر آ جاؤ۔"

کرنل مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا جو بڑی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ وہ ڈرنک بنانے لگا۔

"تمہیں یہ اطلاع کیسے ملی؟" اس نے پوچھا۔

"اخبار گلوب کا مالک جانتا ہے کہ ہم دونوں اچھے دوست ہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "اس نے سوچا کہ میں یہاں آؤں تو شاید تم مجھ سے بات کرنے پر آمادہ ہو جاؤ گے۔" کرنل نے چند لمحے مجھے غور سے دیکھا پھر مسکرایا۔

"تو تم ان لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے میرے پاس آئے ہو!"

"یہی بات ہے۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کرنل کی اسکاچ وہسکی بہت اچھی تھی۔ میں نے دو تین گھونٹوں میں گلاس خالی کر دیا۔

میں اور کرنل ایک دوسرے کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم مجھے اس پریشانی سے کیسے نکالو گے؟" اس نے پوچھا۔
"سب سے پہلے تو مجھے بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے کسی نے پولیس کو فون کیا کہ اس نے گولی چلنے کی آواز سنی ہے۔ پولیس آئی اور کچھ دیر کے بعد واپس چلی گئی۔ اس نے اخباری رپورٹروں کو بتایا کہ کوئی خاص بات نہیں ہے اور اگر پولیس مطمئن ہے تو میرے خیال سے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے تم بات کا بتنگڑ تو نہیں بناؤ گے۔"
"مگر میرے لیے بات بھی ہے اور بتنگڑ بھی۔" کرنل بولا۔ "وہ ایک عورت ہے۔"
میں نے اپنی ہنسی ضبط کرلی۔ کرنل شریف آدمی تھا مگر ساتھ ہی اس کی شخصیت میں کوئی ایسی بات تھی کہ عورتیں اس پر مفتون ہو جاتی تھیں۔ بغیر کرنل کی جانب سے کوئی کوشش کیے۔
"میں پاگل تھا کہ اس عورت سے تعلق استوار کرنا چاہا۔" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔ "وہ بڑی بارسوخ عورت ہے۔ بہت بڑے آدمیوں تک اس کی پہنچ ہے۔ اس لیے یہ بات باہر نکلی تو بہت بڑا اسکینڈل کھڑا ہو جائے گا اور یہ بات نہ اسے پسند ہے نہ مجھے۔ میں اسے یہاں سے باہر نکالنا چاہتا ہوں اس طرح کہ کسی کو اس کا پتا نہ چلے کہ وہ یہاں تھی مگر یہ کیسے ہوگا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔"
"تمہارا مطلب ہے کہ وہ اس وقت بھی لاج میں ہے؟"
"ہاں۔ نہ ہوتی تو مجھے اس قدر پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی۔"
"تو تمہاری پریشانی یہ ہے کہ اسے دوسروں کی نظروں میں آئے بغیر کیسے نکالا جائے؟"
"یہ ہی بات ہے۔ کیا تم اس سلسلے میں کچھ کرسکتے ہو؟" کرنل نے کہا۔ میں نے کچھ دیر سوچا۔
"میرے خیال سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ رپورٹر تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ سردست انہیں معلوم نہیں کہ لاج میں کوئی عورت موجود ہے۔ اب تمہیں کرنا یہ ہے کہ ان سے بات کرو اور جب وہ لوگ تمہارے ساتھ مصروف ہوں گے' میں اس عورت کو عقبی دروازے سے باہر لے جاؤں گا۔"
کرنل سوچنے لگا۔ اسے میری تجویز پسند نہیں آئی تھی مگر میں نے اسے اطمینان دلایا کہ وہ میری طرف سے بے فکر رہے۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔
"بات میری نہیں' اسے بھی یہ ترکیب اچھی نہیں لگے گی۔ تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کون ہو سکتی ہے۔"
"شاید وہ کوئی سخت مزاج عورت ہے۔" میں نے کہا۔
"وہ غصے میں پاگل ہو جاتی ہے۔ لعنت ہو۔ گزشتہ رات اس نے مجھ پر ریوالور تان لیا تھا۔"
"اس کا مطلب ہے کہ گولی سچ مچ چلی تھی؟" میں نے چونک کر پوچھا۔
"ہاں۔" کرنل نے ہچکچاتے ہوئے اعتراف کیا۔ "ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ اسے غصہ جلدی آجاتا ہے بس ٹریگر دب گیا۔"
"تو کیا وہ تم سے محبت نہیں کرتی؟" میں نے پوچھا۔
"ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے۔"
"تم اسے جاکر صورتِ حال سمجھاؤ۔" میں نے کہا۔ "ہمیں جلدی کرنا چاہیے۔ باہر رپورٹر بے تاب ہو رہے ہوں گے۔"
"دیکھتا ہوں۔ شاید صورتِ حال کی نزاکت اس کی سمجھ میں آجائے۔" کرنل نے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
میں نے اسے جانے دیا اور جب یقین ہو گیا کہ وہ بالائی منزل پر چلا گیا ہوگا تو باہر آیا۔ زینے کے پاس آکر سننے کی کوشش کی۔
میں نے کرنل کو آہستہ آواز میں بولتے سنا۔ وہ صورت حال کی وضاحت کر رہا تھا۔ چند لمحے خاموشی رہی اور پھر ایک عورت کی آواز ابھری۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ طریقہ محفوظ ہے تو پھر تمہاری مرضی مگر یہ اس کے الفاظ نہیں بلکہ اس کی آواز تھی جسے سن کر میں چونک پڑا۔ یہ وہ ہی آواز تھی۔ میں اس سرد اور سخت آواز کو کہیں بھی پہچان سکتا تھا۔ کرنل کینڈی کی گرل فرینڈ وہ ہی عورت تھی جو دو مرتبہ مجھے فون کرچکی تھی۔



پانچ چھ منٹ کے بعد کرنل واپس آگیا۔
"میں نے اس سے بات کی ہے۔" اس نے بتایا۔ "وہ چاہتی ہے کہ تم عقبی دروازے پر کار تیار رکھو پھر وہ خود چلی جائے گی۔"
یہ میری حسب منشا نہ تھا۔ میں تو اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔
"مگر پھر کار کا کیا ہوگا؟" میں نے اعتراض کیا۔
"تم اس کی فکر مت کرو۔ جیسا وہ چاہتی ہے کرو۔"
"ٹھیک ہے جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہوگا۔"
"تب تم باہر جاکر ان رپورٹروں کو اندر لے آؤ۔" کرنل نے کچھ اطمینان سے کہا۔ "جب وہ لوگ اندر آجائیں تو تم کار عقبی دروازے پر چھوڑ کر واپس آجاؤ۔"
"او۔ کے۔ تو میں جاؤں۔" مجھے توقع تھی کہ میں کم سے کم اس کی صورت تو دیکھ ہی لوں گا۔
کرنل نے زینے کے پاس جاکر اسے نیچے آنے کے لیے کہا۔ میں نے کسی کو سیڑھیاں اترتے سنا پھر وہ عقبی دروازے کی طرف چلی گئی۔ تب کرنل نے مجھ سے رپورٹروں کو اندر بلانے کے لیے کہا۔ میں بیرونی دروازے تک گیا اور اسے کھول دیا۔ رپورٹر بھاگتے ہوئے آئے۔
"کرنل تم سے بات کرنے کے لیے تیار ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن اپنا طرزِ عمل شریفانہ رکھنا۔"

رپورٹر لپکتے ہوئے بڑے کمرے کی طرف چلے گئے جہاں کرنل ان کا منتظر تھا۔ جب سب رپورٹر بڑے کمرے میں چلے گئے تو میں بیرونی دروازہ بند کر کے گیرج میں گیا۔ وہاں دو کاریں موجود تھیں۔ میں نے چھوٹی کار کا انتخاب کیا اور اسے عقبی دروازے تک پہنچا دیا پھر اس کا انجن چلتا چھوڑ کر واپس آگیا۔ اسی وقت ایکی بڑے کمرے سے نکلا۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔" اس نے مجھے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"میں یہ دیکھنے باہر گیا تھا کہ کوئی رپورٹر رہ تو نہیں گیا ہے۔" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "آؤ چلو دیکھیں کرنل کیا کر رہا ہے۔"

"تم مجھے ڈبل کراس کر رہے ہو۔" وہ بولا۔

"میں نے تمہیں کرنل سے ملنے کا موقع فراہم کر دیا۔ تم یہ ہی چاہتے تھے نا۔" میں نے کہا۔

پھر میں نے کار کا دروازہ بند ہونے اور کار روانہ ہونے کی آوازیں سنیں۔ ایکی نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر میں نے اپنے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا اور جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ چلی گئی ہے تو اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اچھے دوست ہو۔" وہ تیزی سے بولا۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ اب تمہیں وہ سو ڈالر مل جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔"

"دیکھو ایکی۔" میں نے کہا۔ "صورت حال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے جتنی بظاہر نظر آتی ہے۔ تمہارا اندازہ درست ہے مگر یہ اس طرح کی خبر نہیں تھی جسے تم شائع کر سکو۔ اگر میں تمہیں چھوڑ دیتا تو تمہارے اخبار پر کرنل ہتکِ عزت کا مقدمہ دائر کر دیتا۔ اگر تم اپنا منہ بند رکھو تو میں تمہیں اندر کی خبر بتا سکتا ہوں مگر اشاعت اس کی بھی نہیں ہوگی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں اپنی زبان بند رکھوں گا۔ اب بتاؤ یہ سب کیا معاملہ ہے؟" ایکی نے پوچھا۔

"تم جانتے ہو کرنل عورتوں کا شائق ہے مگر یہ عورت اس کی بات ماننے پر تیار نہیں ہوئی۔ اتنا ہی نہیں اس نے کرنل پر ریوالور تان لیا۔ ٹریگر دب گیا۔ گولی چل گئی لیکن گولی کسی کے لگی نہیں۔ اس عورت کا تعلق ہائی سوسائٹی سے ہے۔ خود میں بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کرنل کی یہ بات مان لی کہ جب تم لوگ اس سے باتیں کر رہے ہوگے تو میں اسے عقبی دروازے سے جانے کا موقع دے دوں گا۔"

"گولی کسی کے لگی تو نہیں؟" اس نے پوچھا۔ میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں سرے سے کوئی خبر ہی نہیں تھی۔" ایکی بولا۔ "ہر شخص عورتوں سے کرنل کی دلچسپی سے واقف ہے۔ یہ تو کوئی خبر نہیں ہوئی۔ خبر جب ہوتی جب وہ اسے گولی مار دیتی اور خبر بھی ایسی کہ صفحۂ اوّل پر شائع ہوتی۔"

"اب تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ تم لوگوں نے جو ہنگامہ کھڑا کیا وہ بالکل بے کار تھا۔"

"اچھا میں چل رہا ہوں اور ہاں سو ڈالر کی فکر مت کرنا۔ وہ تمہیں ضرور مل جائیں گے۔"

"ایسا کرنا کہ پچاس تم رکھ لینا۔ پچاس مجھے بھیج دینا۔ میں رسید سو ڈالر کی ہی لکھ دوں گا۔"

اب دوسرے رپورٹر بھی کمرے سے باہر آنے لگے اور ایکی انہیں ساتھ لے کر لاج سے باہر نکل گیا۔

میں بھی ان کے ساتھ جانے لگا تھا کہ کرنل نے کمرے سے باہر آکر مجھے روک لیا کہ وہ مجھ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ جب سب رپورٹر اپنی اپنی کار میں چلے گئے تو کرنل نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔

تم نے واقعی مجھے ایک بڑی مشکل سے بچا لیا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہارے احسانات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ بہرحال تم سے بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی ہے اب تم دو چار دن میرے ساتھ ٹھہر کر ہی جاؤ گے۔"

میں کچھ ہچکچایا مگر کرنل کوئی بات سننے پر آمادہ نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ وہ کسی آدمی کو بھیج کر میرے کپڑے منگوا دے گا۔ لنچ کا وقت ہو گیا تھا۔ ہم کھانے بیٹھ گئے۔ دورانِ گفتگو کرنل نے میرے چہرے کی چوٹوں کے بارے میں پوچھا۔ ابھی مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ ان حالات سے کرنل کا بھی کوئی تعلق ہے یا نہیں اس لیے میں نے اصل بات چھپاتے ہوئے یہی جواب دیا کہ میرا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ کھانے کے بعد کرنل نے بتایا کہ وہ کچھ حصص خریدنا چاہتا ہے کیا میں اس بارے میں اسے کوئی مشورہ دے سکتا ہوں۔

"میکنزی فیکٹری کے حصص خرید لو۔" میں نے جواب دیا۔ وہ کچھ چونکا۔

"عجیب بات ہے۔" اس نے کہا۔ "میں نے حال ہی میں اس کے کچھ حصص فروخت کر دیے ہیں۔"

"تو اس میں عجیب بات کیا ہے؟"

"اوہ کچھ نہیں۔" کرنل نے بات ٹال دی۔

میں سوچنے لگا کہ جو عورت کچھ دیر پہلے گئی ہے اس کا کوئی تعلق حصص کی فروخت سے نہیں ہے۔ میں کرنل سے براہِ راست اس کے بارے میں پوچھنا نہیں چاہتا تھا۔ لنچ کے بعد ہم لاج کے باہر ٹہلنے چلے گئے۔ مجھے یہ مقام ہر اعتبار سے پسند آرہا تھا۔ اگلے چار دن ہم نے دریا سے مچھلیاں پکڑنے، تیرنے اور باتیں کرنے میں گزار دیے۔ ایک رات ہم برآمدے میں بیٹھے چاندنی کا لطف اٹھا رہے تھے۔ میں واپس جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اچانک کرنل نے کہا۔

"اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے بین۔" چھ ماہ قبل کوئی یہ بات کہتا تو میں اس کا مذاق اڑاتا مگر اب سوچنے لگا۔

"اچھی بات ہے میں غور کروں گا۔"
"جب تمہیں مناسب لڑکی مل جائے تو میں تمہیں یہ جگہ دے دوں گا۔"
"سوچ سمجھ کر بات کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اسے سچ سمجھ لوں۔"
"کچھ بھی سہی مگر میں اتنا وعدہ کرتا ہوں کہ شادی کے بعد تم جب چاہو اور جتنی بار چاہو یہاں آکر رہ سکتے ہو۔ میں جلد ہی ملک سے باہر جارہا ہوں۔ چین جانے کا خیال ہے۔ ہو سکتا ہے کئی سال وہاں رہوں اس لیے جب تم شادی کرلو تو مجھے اطلاع کر دینا۔"
میں مارڈی کے بارے میں سوچنے لگا کہ اس سے شادی کر کے یہاں ہنی مون منانے آنا کتنا خوشگوار ہوگا۔ اگلی صبح میں نے کرنل کو بتا دیا کہ میں سنجیدگی سے شادی کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کرنل سن کر بہت خوش ہوا ایک بار پھر اپنا وعدہ دُہرایا۔ اگلے دن میں شہر واپس آگیا۔ مجھے مارڈی سے مل کر اسے شادی پر آمادہ کرنا تھا۔ میں نے میکنزی فیبرک فون کر کے مارڈی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔
"مس مارڈی اب یہاں کام نہیں کرتیں۔" جواب دینے والی لڑکی نے بتایا اور اس سے پہلے کہ میں دوسرا سوال کرتا اس نے ریسیور رکھ دیا۔
تو اب مارڈی میکنزی فیبرک میں کام نہیں کررہی ہے۔ میں نے سوچا۔ مگر کیوں؟ کیا اس نے خود استعفیٰ دے دیا ہے یا ان لوگوں نے اسے نکال دیا۔ اس نے ملازمت کب چھوڑی۔ مجھے اتنے دن کرنل کے ساتھ رہنے پر افسوس ہونے لگا۔ اگر میں دوسرے دن اسے فون کرتا تو شاید اس سے بات ہوجاتی مگر اب اسے کہاں تلاش کروں! میں نے فون ڈائریکٹری دیکھی۔ اس میں اس کا نام نہیں تھا۔ ممکن ہے وہ کسی بورڈنگ ہاؤس میں رہ رہی ہو۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ جس دن ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی اریل کاز نے ہمیں ایک ساتھ دیکھ لیا تھا پھر کیا اس کا کوئی مطلب ہو سکتا تھا۔ کیا کاز نے اسپنسر کو بتا دیا تھا کہ میں نے مارڈی سے رابطہ قائم کیا ہے۔ کیا اسے اسی وجہ سے تو نہیں نکالا گیا تھا۔ ایلی نے کہا تھا کہ کاز کسی سانپ کی طرح خطرناک ہے۔ مارڈی سے میرا ملنا اتنا اہم کیوں تھا۔ کیا مارڈی کچھ جانتی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اسے ختم تو نہیں کردیا؟
میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور ہوفمین بلڈنگ پہنچا۔ وقت دیکھا۔ ایک بجنے میں دس منٹ تھے۔ میں نے قریبی ریسٹورنٹ میں جاکر ایک ڈرنک کا آرڈر دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا آدمی خاصا ہوشیار معلوم ہورہا تھا۔
"مجھے ایک لڑکی کی تلاش ہے۔" میں نے کہا۔
"وہ تو ہم سب کررہے ہیں۔" اس نے جواب دیا۔
"تم کچھ میری مدد کرسکتے ہو؟"
"اگر بس میں ہوا تو ضرور کروں گا۔" اس نے کہا۔
"مجھے جس لڑکی کی جستجو ہے وہ میکنزی فیبرک میں کام کرتی تھی۔ مجھے ابھی معلوم ہوا کہ اس نے ملازمت چھوڑ دی ہے۔ اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کہاں گئی ہے۔"
"اس ادارے میں تو بڑی حسین لڑکیاں کام کرتی ہیں۔" بارمین نے کہا۔ "میں تو ان سے بات کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔"
"کیا وہ لنچ کھانے یہاں آتی ہیں؟"
"ضرور۔ بس آنے ہی والی ہوں گی۔" اس نے کہا۔ میں نے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔
"ان میں سے کوئی آئے تو مجھے بتا دینا۔" میں نے کہا۔ "ممکن ہے اس سے مجھے معلوم ہوسکے کہ وہ لڑکی کہاں گئی ہوگی۔"
"ضرور بتادوں گا۔" بارمین نے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔
ایک بجنے کے چند منٹ بعد لوگ آنا شروع ہوگئے۔ بارمین نے مجھے اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک لمبے قد کی سرخ بالوں والی لڑکی اسٹول پر بیٹھ رہی ہے۔ دیکھنے میں وہ دوستانہ مزاج رکھنے والی معلوم ہوتی تھی۔ مجھے اس سے کچھ معلوم ہونے کی امید ہونے لگی۔ جب وہ بیٹھ گئی تو میں بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے برابر اسٹول پر بیٹھ گیا۔ بارمین نے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری۔
"معاف کرنا۔" میں نے اس لڑکی سے کہا۔ "لیکن میرا خیال ہے کہ تم مجھے مارڈی کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو۔"
"کیا کہا تم نے؟" وہ میری طرف گھومی۔
"مجھے مارڈی کی تلاش ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بھی میکنزی فیبرک میں کام کرتی ہو۔ میں نے سوچا شاید تم اس کے بارے میں بتا سکو۔"
"کیا تم اس کے دوست ہو؟" لڑکی نے پوچھا۔
"میں اس کا بوائے فرینڈ ہوں۔"
"کیا واقعی!" لڑکی نے حیرت سے کہا۔ "مجھے اندازہ تھا کہ مارڈی بڑی گہری اور پُراسرار لڑکی ہے۔ میں دوسری لڑکیوں سے بھی یہ کہتی تھی مگر کسی کو میری بات پر یقین نہیں تھا..... اور اب دیکھ لو..... مارڈی نے بھی کبھی نہیں بتایا کہ کوئی اس کا بوائے فرینڈ بھی ہے۔"
"تم بتا سکتی ہو کہ کیا ہوا۔ میں چند دن کے لیے باہر گیا تھا۔ اب واپس آیا تو معلوم ہوا کہ مارڈی وہاں کام نہیں کرتی۔"
"میں عام طور پر کسی کے بارے میں کچھ کہنے سننے کی عادی نہیں ہوں مگر تم اس کے بوائے فرینڈ ہو تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ تقریباً ایک ہفتہ قبل مارڈی لنچ کھا کر واپس آئی۔ وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔ تب پھر مسٹر اسپنسر نے اسے بلایا۔ مارڈی' اسپنسر کے آفس میں گئی۔ کچھ دیر گزری ہوگی کہ میں نے اسپنسر کو غصے میں چلّاتے سنا۔ میں سمجھی کہ اب آگئی مارڈی کی شامت اور توجہ سے ساری باتیں سننے لگی۔ میں عام طور پر ایسا نہیں کرتی مگر مارڈی

میری دوست تھی۔ میں نے سوچا شاید اسے میری مدد کی ضرورت ہو۔ اسپنسر غصے میں پاگل ہو جائے تو پھر اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ اتنی زور سے چلا رہا تھا کہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ماڑی نے جواب دیا کہ اسے افسوس ہے لیکن وہ کس کے ساتھ لنچ کھانے جاتی ہے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ یہ سن کر اسپنسر کو اور بھی غصہ آیا۔ تب تک آوازیں سن کر کچھ اور لڑکیاں بھی متوجہ ہو چکی تھیں۔ اسپنسر نے جواب دیا کہ اس صورت میں اسے ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ وہ دفع ہو جائے۔ ماڑی خاموشی سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی چلی گئی۔ اسپنسر بھی باہر نکل کر اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس لیے ہم میں سے کوئی ماڑی کو خدا حافظ بھی نہیں کہہ سکی۔"

"اور جب سے تمہیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی؟"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں رہتی ہے؟"

"اے۔" لڑکی چونکی۔ "تم اس کے بوائے فرینڈ ہو اور تمہیں یہ پتا نہیں کہ اس کا گھر کہاں ہے؟"

"ممکن ہے تمہیں حیرت ہو۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "مگر بات یہ ہے کہ ہماری دوستی ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے ہیں پھر یہ کہ میں تو اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کے متعلق کچھ اندازہ نہیں کہ وہ بھی مجھے چاہتی ہے یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے اس صورت میں تمہیں اس کا پتا بتا سکتی ہوں۔" میں نے اسے اپنی نوٹ بُک اور پنسل دی۔ اس نے جلدی سے پتا لکھ دیا۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور نوٹ بُک سنبھالتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گیا۔

○☆○

جب میں اس پتے پر گیا تو ماڑی نہیں ملی۔ مکان کی مالکہ نے بتایا کہ وہ دو دن پہلے اپنا سامان لے کر جا چکی ہے اور کوئی پتا بھی نہیں بتا گئی کہ کہاں جا رہی ہے۔ میں مایوس ہو کر اپنے اپارٹمنٹ واپس آ گیا۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ ماڑی کو میری وجہ سے اپنی سروس چھوڑنا پڑی۔ اس سے یہ بھی خیال آیا کہ اسپنسر کے نزدیک ماڑی کو کچھ اہم باتیں معلوم تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماڑی وہ باتیں کسی اور کو بتائے اور اگر یہ سچ تھا تو ممکن ہے خود اسپنسر نے ہی ماڑی کو کہیں چھپا دیا ہو لیکن مکان مالکہ کے بقول ماڑی اکیلی ہی آئی تھی۔ وہ فکرمند بھی معلوم نہیں ہوتی تھی اور اپنا سامان لے کر اکیلی ہی کہیں چلی گئی۔ اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ وہ ایک ضروری کام سے شہر سے باہر جا رہی ہے اور کچھ نہیں کہہ سکتی کہ کب واپس آئے گی مگر ممکن ہے یہ بات اس نے مکان کی مالکہ کو مطمئن کرنے کے لیے کہہ دی ہو۔ میں یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ ایک بار پھر اس پُراسرار عورت کی آواز میرے کان سے ٹکرا رہی تھی۔

"مسٹر مین۔"

"ہاں۔ مگر تم اپنی کہو کسی اور کرنل کو شُوٹ کیا یا نہیں؟"

دوسری طرف چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔ میں مسکرانے لگا۔

"تم یہ بات جانتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ میں ہی تو وہ آدمی تھا جس نے تمہیں اس پریشانی سے نکالا۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی تھی۔"

"تمہیں ماڑی کی تلاش ہے نا۔" چند سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔ "میں نے آخری مرتبہ تم سے کہا تھا کہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ تمہیں خود اس معاملے سے دلچسپی ہو جائے گی۔ دیکھ لو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ماڑی کو بہت باتیں معلوم ہیں۔ مجھے امید نہیں کہ تم اس سے دوبارہ مل سکو۔ بہرحال چاہو تو آج رات کو وینڈی وہارف کا ایک چکر لگا لینا۔ ممکن ہے کوئی ایسی چیز نظر آ جائے جو تمہاری دلچسپی کو اور بڑھا دے۔"

"تمہیں اتنا پُراسرار بننے کی کیا ضرورت ہے....." میں نے کہنا شروع کیا لیکن لائن خاموش ہو گئی۔

مجھے بہت غصہ آیا۔ سوچا اگر یہ عورت کبھی میرے ہاتھ لگ گئی تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کروں گا جس کے لیے اسے سچ مچ پُراسرار بننا پڑے۔ بہرحال اس نے میرے اس اندازے کی تصدیق کر دی تھی کہ ماڑی کو واقعی کچھ اہم باتیں معلوم ہیں مگر یہ عورت ہے کون؟ کیوں وہ اس درجہ بے تاب ہے کہ میں ضرور اس کیس میں حصہ لوں۔ کرنل کینڈی کو معلوم تھا کہ وہ کون تھی۔ میں نے سوچا کہ اگلے قدم کے طور پر میں پھر کرنل کے پاس جاؤں اور اس سے براہِ راست سوالات کروں۔ ممکن ہے وہ کچھ بتا ہی دے۔ اس دوران میں نے ایک مبہم اندیشے کے پیشِ نظر مُردہ خانے کا جائزہ بھی لیا۔ وہاں کئی لڑکیوں کی لاشیں موجود تھیں مگر شکر ہے ان میں ماڑی نہیں تھی۔ میں نے مُردہ خانے کے انچارج سے برسبیلِ تذکرہ وینڈی وہارف کے بارے میں پوچھا اور مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بہت کچھ جانتا تھا۔

"بہت ہی بدنام جگہ ہے۔" اس نے بتایا۔ "اب وہاں کوئی نہیں جاتا اس کے بجائے کچھ اور آگے بڑھ کر لوگ ہڈسن وہارف جانے لگے ہیں۔ وینڈی وہارف میں ہر قسم کا جرائم پیشہ مل جاتا ہے۔ میرے بھائی مائیک کا خیال ہے کہ وینڈی وہارف کو اسمگلنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں وہاں کی کچھ صفائی ستھرائی کی گئی ہے پھر بھی وہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔"

میں نے اس سے وہاں پہنچنے کا راستہ معلوم کیا۔ دن کا باقی حصہ اپنی ڈاک کے جوابات دینے اور کچھ دوستوں سے ملنے میں گزارا۔ آٹھ بجے کے قریب میں اپنی کھٹارا فورڈ کار میں اخبار گلوب کے دفتر پہنچا اور رپورٹر ہف مین سے پوچھا کہ آیا وہ اسپنسر کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔

"واسی کی موت کے ساتھ معاملہ ختم ہوگیا۔ اب اسے بھول جاؤ۔" ہف مین نے جواب دیا۔

"میں واسی کے سلسلے کے حوالے سے کچھ جاننا نہیں چاہتا۔" میں نے کہا۔ "میری ایک گرل فرینڈ اس کے لیے کام کرتی تھی اور اب وہ غائب ہوگئی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں اس میں اسپنسر کا ہاتھ تو نہیں ہے۔"

"اسپنسر اس قسم کا آدمی نہیں ہے۔ شادی شدہ ہے اور اپنی بیوی کو بہت چاہتا ہے۔ وہ اپنے اسٹاف کی کسی لڑکی کے ساتھ عشق بازی نہیں کرسکتا۔ کم سے کم میرا خیال یہ ہی ہے۔"

اس سے رخصت ہوکر میں وینڈی وہارف روانہ ہوگیا جو کہ شہر کے مشرق میں کچھ فاصلے پر واقع تھا۔ ایک گیرج میں کار کھڑی کی اور گیرج انچارج سے وینڈی وہارف کا پتا پوچھا۔ اس نے مجھے کچھ حیرت سے دیکھتے ہوئے پتا بتا دیا۔ سمندر سے اٹھنے والی دُھند میں چلتے ہوئے آخر میں مطلوبہ جگہ پہنچ گیا مگر مجھے یہ جگہ بالکل پسند نہیں آئی' اس وقت پونے نو بجے تھے۔ اس عورت نے وینڈی وہارف کا نام بتانے کے سوا کچھ اور نہیں کہا تھا۔ رسّیوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ کر میں انتظار کرنے لگا۔ اس جگہ سے میں پورے وہارف کو دیکھ سکتا تھا جبکہ بذاتِ خود مجھے دیکھنا مشکل تھا۔

وہاں بیٹھے ہوئے نصف گھنٹا گزر گیا تو میں کچھ اضطراب کے ساتھ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ساڑھے نو بج چکے تھے۔ میں نے سوچا ممکن ہے وہ عورت محض مجھے پریشان کرنا چاہتی ہو مگر پھر کچھ واقعات پیش آنے لگے... میں نے ایک کار کی ہیڈلائٹس دیکھیں۔ میں پھرتی سے رسّیوں کے ڈھیر کی آڑ میں چھُپ گیا۔ کار آگے نکل گئی۔ میں کھڑا ہوگیا۔ کار ایک مکان کے سامنے جاکر رک گئی۔ جو قطعی طور پر اندھیرے میں چھُپا ہوا تھا۔ میں محتاط قدموں سے آگے بڑھا۔

ڈرائیونگ وھیل کے سامنے بیٹھا ہوا آدمی اترا اور دوسرے دروازے کی طرف گیا۔ اسے کھول کر کار کے اندر جھانکا اور جب سیدھا ہوا تو وہ کچھ اٹھائے ہوئے تھا پھر کوئی اور اترا۔ وہ فٹ پاتھ کی طرف چلے۔ وہ کوئی شے اٹھائے ہوئے تھے۔ جو ایک کوٹ میں لپٹی تھی۔ جلد ہی میں نے دیکھ لیا کہ وہ کوئی عورت تھی۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ مارڈی ہے۔ میں ان پر حملہ کرنے ہی والا تھا کہ کار سے دو اور آدمی باہر آئے۔ میں رک گیا۔ ایک ایسی مصیبت میں کود پڑنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا جسے میں سنبھال نہ سکوں' اور نہ ہی اس طرح میں مارڈی کی کوئی مدد کرسکتا تھا۔ وہ اس مکان کے اندر چلے گئے۔ میں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ چند منٹ بعد وہ پہلا آدمی واپس آیا اور کار میں بیٹھ کر جس طرف سے آیا تھا اسی جانب روانہ ہوگیا۔ گویا اب مکان میں تین آدمی رہ گئے تھے۔ میں دبے پاؤں مکان کے قریب آیا۔ دوسری منزل کی ایک کھڑکی میں روشنی ہورہی تھی۔ میرا اندازہ تھا کہ انہوں نے مارڈی کو اس کمرے میں رکھا ہے۔ مجھے افسوس ہونے لگا کہ میں اپنا ریوالور ساتھ نہیں لایا تھا۔ دروازے پر ہاتھ رکھا وہ بند تھا۔ میں مکان کے عقبی حصے کی طرف گیا اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ عقبی حصے کی طرف سمندر واقع ہے۔ اب اگر وہ لوگ مارڈی سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے تو ان کے لیے کوئی مشکل نہ تھی کہ اسے ہلاک کرکے کھڑکی کے ذریعے سمندر میں پھینک دیں۔ مجھے کسی نہ کسی طرح مکان کے اندر پہنچنا تھا۔ تلاش کرنے سے مجھے گراؤنڈ فلور پر ایک کھڑکی مل گئی۔ میں نے جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر دیکھا۔ دوسری طرف ایک خالی کمرا تھا۔ اپنے چاقو کی مدد سے میں کھڑکی کھولنے میں کامیاب ہوگیا پھر کھڑکی سے گزر کر کمرے میں آگیا اور کھڑکی بند کردی۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ میں نے اس کا ہینڈل گھمایا' وہ کھل گیا۔ ٹارچ کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے میں راہداری میں آگے بڑھا۔ میری دائیں جانب ایک زینہ نظر آرہا تھا۔ زینہ لکڑی کا تھا جس کی سیڑھیاں کافی خستہ تھیں۔ میں احتیاط سے ایک ایک سیڑھی طے کرتے ہوئے اوپر چلا۔ ابھی نصف سیڑھیاں طے کی تھیں کہ اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی تیز روشنی نے زینے کو منور کردیا۔ کسی نے باہر آکر دروازہ بند کردیا اور زینے پر تاریکی چھاگئی۔ قدموں کی آواز ابھری کوئی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ میں دیوار سے چپک گیا۔ وہ زینے کے جنگلے کا سہارا لیے نیچے آرہا تھا۔ وہ میرے قریب سے گزر گیا۔ وہ ایک ہی سیڑھی اترا تھا کہ میں نے سیدھی ٹانگ سے ایک بھرپور لات ماری۔ وہ بڑے زور سے گرا اور نیچے تک لڑھکتا چلا گیا۔ میں نے اسے دیکھنے کی زحمت نہیں کی اور ٹارچ جلا کر دو دو سیڑھیاں ایک ساتھ طے کرتے ہوئے اوپر چلا۔ اس کے نیچے گرنے سے خاصا زوردار دھماکا ہوا تھا۔ دوسری منزل پر پہنچ کر میں نے ٹارچ بجھا دی اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہوگیا۔ فوراً ہی زینے کے پاس ایک دروازہ کھلا۔ ایک دُبلا آدمی باہر نکلا اور زینے کی طرف جھک کر پکارا۔ "کیا بات ہے جوئے' دھماکا کیسا تھا؟"

جب اس طرح سے کوئی آدمی زینے پہ جھکا ہو تو صرف ایک ہی حرکت کی جاسکتی تھی اور وہ ہی میں نے کی۔ تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اچھال دیا۔ وہ بھی تاریکی میں لڑھکتا چلا گیا مگر میری کامیابی بس یہیں تک تھی۔ ابھی میں سیدھا کھڑا ہی ہورہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"جس طرح کھڑے ہو اسی طرح کھڑے رہو۔"

میں نے گردن گھما کر دیکھا۔ ایک آدمی ریوالور تانے کھڑا تھا اور اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ اسے استعمال کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

"اپنے ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر آگے بڑھو اور خبردار کوئی چالاکی مت کرنا۔"

نیچے کوئی بڑی گندی گندی گالیاں بک رہا تھا۔ غالباً ان دونوں میں سے کوئی ایک زیادہ چوٹ نہیں کھاسکا تھا۔

"کیا تمہیں چوٹیں آئی ہیں گس۔" ریوالور والے آدمی نے پکارا۔ "اوپر آجاؤ۔ میں نے اس بدمعاش کو قابو میں کرلیا ہے۔"

جواب میں کچھ اور گالیاں سنائی دیں۔ یقیناً وہ شخص اس فن میں ماہر تھا۔ ریوالور والا آدمی عجیب مشکل میں تھا۔ وہ مجھے چھوڑ کر جانا بھی نہیں چاہتا تھا اور ساتھ ہی یہ جاننے کے لیے بھی بے تاب تھا کہ اس کے دونوں دوست کس حال میں ہیں۔ ایسی صورت میں وہ ایک ہی کام کرسکتا تھا۔ اس نے مجھے دیوار کی طرف منہ کرنے کے لیے کہا اور اتنی پھرتی سے جو اس جیسے موٹے آدمی سے متوقع نہیں تھی۔ ریوالور کا دستہ میرے سر پہ مارا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔



ہوش میں آیا تو ایک عورت کو چیختے سنا۔ وہ مسلسل چیخے جارہی تھی۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی مگر سر چکرایا اور میں پھر لیٹ گیا۔ عورت نے بھی چیخنا بند کردیا۔ میں نے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کرسکا۔ ان لوگوں نے مجھے باندھ دیا تھا۔ کمرے میں ایک موم بتی جل رہی تھی۔ خوش قسمتی سے انہوں نے میرے پیر نہیں باندھے تھے۔ میں تھوڑی کوشش سے کھڑا ہوگیا۔ سر میں درد کے علاوہ اور سب خیریت معلوم ہوتی تھی۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور وہ دبلا آدمی لنگڑاتے ہوئے اندر آیا۔ "میں تم جیسے چالاک آدمیوں کو سیدھا کرنا جانتا ہوں۔" اس نے کہا۔ میں پیچھے ہٹ گیا۔ اس دوران میں متواتر ہاتھ کھولنے کی کوشش کررہا تھا۔

"کیا میں اور تم کوئی معاملہ طے نہیں کرسکتے؟" میں نے کہا۔

وہ آگے بڑھا۔ میں پیچھے ہٹا' یہاں تک کہ دیوار سے جالگا۔ اس نے گھونسا مارا۔ میں بچا گیا۔ دوسرا مارا۔ میں نے اسے اپنے کندھے پر لیا لیکن یہ کھیل دیر تک جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے سیدھے ہاتھ سے میرے چہرے کو نشانہ بنانا چاہا۔ میں نے ایک گھٹنے پر بیٹھتے ہوئے سر جھکا لیا۔ اس کا گھونسا سر کے بالوں کو چھوتا ہوا نکل گیا۔ میں پھرتی سے اٹھا اور اس کے پیٹ پر گھٹنا مارا۔ وہ پیچھے الٹ گیا۔ میں جلدی سے آگے بڑھا اور اس کے سر پر جتنی زور سے ٹھوکر مار سکتا تھا ماری۔ ٹھوکر بڑی کارگر ثابت ہوئی۔ وہ گرا اور پھر نہیں اٹھا۔ میں نے اپنے ہاتھ پشت کی جانب سے آگے کی جانب کرلیے اور رسی موم بتی کے شعلے سے لگا دی۔ میرے ہاتھ بھی ایک دو جگہ سے جلے مگر میں آزاد ہوگیا۔ اب بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے مقابلے کے لیے صرف وہ موٹا آدمی ہی باقی رہ گیا ہے۔ میں نے دبلے آدمی کی جیبوں کی تلاشی لی مگر اس کے پاس ریوالور نہیں تھا۔ میں کمرے سے باہر نکلا۔ میری ٹارچ اب بھی میری جیب میں تھی اور میرا خیال تھا کہ اگر بے خبری میں موٹے آدمی پر حملہ کروں تو آسانی سے قابو پاسکتا ہوں۔ ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ پھر وہ ہی چیخ سنائی دی۔ میں رک گیا۔ میں موٹے آدمی کو کمرے سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ ایک بار پھر خاموشی چھا گئی تو میں نے دروازے پر زور سے دستک دی اور جلدی سے زینے کی طرف آکر دیوار سے لگ گیا۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا۔ روشنی ظاہر ہوئی۔ میں اپنی جگہ ساکت کھڑا اس کی نقل و حرکت سننے کی کوشش کررہا تھا اور غالباً وہ بھی اسی کوشش میں مصروف تھا اس لیے اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"کیا یہ تم ہو گس؟" اس نے کہا۔ آواز سے لگتا تھا کہ خوفزدہ ہے۔

میں خاموش رہا۔ وہ راہداری میں آگیا اور پھر پکار کر بولا۔ "گس تم کہاں ہو۔ یہاں آؤ۔"

میں نے اپنی ٹارچ کو زمین پر آہستہ سے مارا۔ اس نے گھوم کر زینے کی طرف دیکھا۔ وہ میری طرف بڑھا۔ جیسے ہی اسے یقین ہونے لگا کہ اب میں اس پر حملہ کرسکتا ہوں وہ رک گیا۔ پیچھے ہٹا اور کمرے میں واپس جاکر دروازہ بند کرلیا۔

میں مزید وقت ضائع نہیں کرسکتا تھا۔ مجھے کمرے میں جاکر دیکھنا تھا کہ وہاں کیا حالات ہیں۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ گھر میں کہیں لگی ہوئی برقی گھنٹی دوبار بجی۔ یہ خطرناک بات تھی۔ اگر موٹے کے کچھ اور ساتھی آگئے تب میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے دروازے کی جھری سے جھانکا۔ وہ دروازہ کھول کر راہداری میں آگیا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ وہ میرے کمرے کے پاس آکر رک گیا شاید مجھے بندھا دیکھ کر اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ گس سامنے ہی پڑا تھا۔ میں جلدی سے دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ دروازہ کھلا اور موٹے آدمی نے سر اندر کرکے جھانکا۔ میں اسے سنبھلنے اور سمجھنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر گھونسا مارا۔ وہ کسی ہاتھی کی طرح فرش پر ڈھیر ہوگیا۔ گھنٹی ایک بار پھر بجی۔ میں نے جلدی سے اس کی تلاشی لی اور اس کا اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور اپنے قبضے میں کرلیا۔ گھنٹی بجنا بند ہوگئی۔ اس کا مطلب تھا کہ جو بھی اسے بجا رہا تھا وہ اس بات سے گھبرا کر کہ کہیں پڑوسی اس کی آواز سے نہ جاگ جائیں۔ مزید بجانے سے رک گیا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا تھا کہ اب وہ کسی اور طریقے سے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ میں جلدی سے اٹھا اور اس کمرے میں داخل ہوا جہاں میں مارڈی کی موجودگی کی توقع کررہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس طرح اسے بچانے کی کوشش کرنے پر وہ مجھے ہیرو خیال کرے گی' دوڑ کر میری آغوش میں آجائے گی مگر پھر بڑھتے ہوئے قدم حیرت سے زمین میں گڑ گئے۔ میرے سامنے مارڈی نہیں بلونڈی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر باندھ کر ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا تھا۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر اتنی ہی حیرت زدہ تھی جتنا کہ میں۔

"تم یہاں کیا کررہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

مجھے یہاں سے نکالو۔" وہ بھرائی آواز میں بولی۔ اس کی آواز

سے لگ رہا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے۔ میں نے چاقو سے اس کی بندشیں کاٹ دیں۔

"کمال ہے۔" میں نے کہا۔ "میں تو اپنی جان پر کھیل کر یہاں اس لیے آیا تھا کہ میں اپنی گرل فرینڈ کی مدد کر رہا ہوں مگر اس کے بجائے تم مل گئیں۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر میں دیکھ رہا تھا کہ وہ بہت غصے میں ہے۔ مجھے جلد سے جلد نکل جانا تھا۔ کچھ اندازہ نہیں تھا کہ جو لوگ گھنٹی بجا رہے تھے کتنی دیر میں آ پہنچیں گے۔ میں جلدی سے کمرے سے نکل کر زینے کی طرف چلا۔ جھانک کر دیکھا دو آدمی اوپر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ غالباً انہوں نے میری آہٹ سن لی تھی کہ فوراً ٹارچ بجھا دی۔ میں نے یونہی ریوالور سے ایک فائر کر دیا۔ وہ گھبرا کر نیچے بھاگے۔ میں نے پکار کر کہا۔

"واپس مت آنا۔ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔"

کمرے میں آیا تو بلونڈی اپنی کلائیاں سہلا رہی تھی۔ میں نے اسے چلنے کے لیے کہا۔ وہ بڑھی مگر پھر رک گئی۔ پھر بڑھی پھر رک گئی۔ ہونٹ دانتوں میں دبا لیے۔

"میں نہیں چل سکتی۔" اس نے کہا۔

وجہ پوچھنے کا وقت نہیں تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور زینے سے بالائی منزل کی طرف لپکا۔ بلونڈی جیسی صحت مند کو تیس سیڑھیاں اوپر لے جانا آسان کام نہیں تھا مگر کسی نہ کسی طرح اوپری منزل تک لے ہی گیا۔

ٹارچ جلا کر دیکھا۔ یہ منزل بھی نچلی منزل کی طرح تھی۔ اتنے ہی کمرے نظر آ رہے تھے۔ میں آخری کمرے میں گیا اور بلونڈی کو فرش پر ڈال دیا پھر زینے تک گیا اور ریوالور کی نال نیچے کی جانب کر کے ایک اور فائر کر دیا۔ یہ ان دونوں کو خوفزدہ کرنے لیے تھا مگر ردِ عمل میں ایک فائر نیچے سے کیا گیا اور میں نے محسوس کیا کہ گولی میرے چہرے کے قریب سے گزر گئی۔ میں نے ایک جانب ہٹتے ہوئے پھر گولی چلا دی۔ جواب دو ریوالوروں نے دیا۔ میں واپس کمرے میں آیا، امید تھی کہ وہ اوپر آنے میں جلدی نہیں کریں گے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ ریوالور میں کتنی گولیاں باقی رہ گئی ہیں مگر جتنی بھی تھیں میں انہیں احتیاط سے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ میں نے ٹارچ روشن کر کے کمرے میں دیکھا۔ سامنے ہی ایک بھاری الماری کھڑی تھی۔ میں نے اسے کھینچنے کی کوشش کی۔ بلونڈی لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی اور میری مدد کرنے لگی۔ میں نے کہا ابھی وہ آرام کرے میں اکیلا یہ کام کر لوں گا۔ اس نے جو جواب دیا۔ وہ تحریر کرنے کے قابل نہیں۔ یہ بلونڈی جیسی عورت سے سابقہ پڑنے کا فائدہ تھا کہ اخلاقیات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں نے اور اس نے مل کر الماری کو کمرے کے دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اس طرح آنے والوں کو مزید کچھ دیر روکا جا سکتا تھا۔ میں نے کھڑکی کھول کر دیکھا۔ نیچے سمندر نظر آ رہا تھا۔

"کیا تم تیر سکتی ہو؟" میں نے بلونڈی سے پوچھا۔

"ہاں، مگر ان کپڑوں میں تیرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔" یہ ایک عورت کا جواب تھا۔

"سوائے اس صورت کے کہ پولیس مدد کو آ جائے۔ تمہیں تیرنا ہی پڑے گا۔ باہر جو لوگ ہیں وہ ہمارے دوست نہیں ہیں۔"

اس نے میرے قریب آ کر کھڑکی سے نیچے جھانکا۔

"بلندی بہت زیادہ ہے۔" وہ بولی۔

"اس کی فکر مت کرو۔ کھڑکی سے نکلو اور کود جاؤ، میں تمہاری مدد کروں گا۔ ظاہر ہے گولیوں کا سامنا کرنے سے تو یہ بہتر ہوگا۔"

اس نے زِپ کھول کر اوپری لباس اتار دیا۔ اب وہ صرف زیرِ جامہ پہنے ہوئے تھی۔ باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آئی۔ وہ لوگ بالائی منزل تک آ گئے تھے۔ بلونڈی نے کھڑکی سے باہر پیر لٹکائے اور بیٹھ گئی۔ میں اسے سنبھالے رہا اور جب وہ کودنے کے لیے تیار ہو گئی تو میں نے اسے دھکا دے دیا۔ اس کے بعد میں نے بھی جست لگا دی۔

میں کافی گہرائی تک چلا گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر ابھرا۔ آنکھوں سے پانی نکالتے ہوئے میں نے بلونڈی کو تلاش کیا۔ وہ میری دائیں جانب کئی گز کے فاصلے پر نظر آئی۔ میں تیر کر اس کے پاس پہنچا۔

"ٹھیک تو ہو!" میں نے پوچھا۔

"کسی کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔" وہ بولی۔ "تم دیکھنا۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی، اس عورت کا غصہ سمندر کا پانی بھی ٹھنڈا نہیں کر سکا تھا۔

"کیا خیال ہے؟" میں نے کہا۔ "اب گھر چلیں۔ آج کی رات کے لیے کافی کام کر لیا۔"

اور ہم دونوں ساحلی روشنیوں کی جانب تیرنے لگے۔



بلونڈی کو اپنے اپارٹمنٹ میں اسمگل کرنا خاصا مشکل تھا۔ کنارے پر ایک شخص ملا اور جب وہ ایک عورت کو زیرِ جامہ میں سمندر سے باہر نکلتے دیکھنے کی حیرت پر غالب آیا تو ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ ہمیں بدلنے کے لیے کپڑے دیے جنہیں پہن کر ہم خاصے مضحکہ خیز نظر آ رہے تھے مگر ہمیں اس کی پروا نہیں تھی۔ میں نے اسے بیس ڈالر دیے۔ وہ ہمارے لیے ایک ٹیکسی بھی لے آیا اور یوں ہم گھر پہنچ گئے۔ بلونڈی گرم پانی سے غسل کر کے اپنی چوٹوں کو آرام دینے لگی اور میں آتش دان کے قریب بیٹھ کر اسکاچ پینے لگا۔ مجھے اس کا اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا پسند نہیں تھا مگر وہ سردست اپنے گھر نہیں جا سکتی تھی۔ بلونڈی غسل کر کے باہر نکلی تو میں نہانے چلا گیا۔ واپس آیا تو بلونڈی سگریٹ منہ میں دبائے میری وہسکی پی رہی تھی اور بوتل ختم ہونے کے قریب تھی۔

"اب بتاؤ کیا ہوا تھا؟" میں نے اس کے برابر دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو۔ تم نے مجھے ایک مصیبت سے نکالا ہے مگر یہ کام تم نے میرے لیے نہیں کسی اور کے لیے کیا تھا۔" اس نے کہا۔ "مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہاری مدد کے بغیر بھی اپنے حالات سے نمٹ لوں گی۔"

"میں تم سے ہمدردی نہیں کررہا ہوں اور نہ تم جیسی عورتوں کے لیے میرے دل میں کوئی ہمدردی ہے۔ میں صرف تمہاری کہانی سننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں خود اس معاملے میں الجھ چکا ہوں اور جبکہ میں نے تمہیں ایک مصیبت سے نکالا ہے تو مجھے جاننے کا حق بھی پہنچتا ہے اس لیے یہ ڈراما بازی رہنے دو اور میرے سوال کا جواب دو۔"

"میں کچھ کہنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔"

"او۔ کے۔" میں کھڑا ہوگیا۔ "تو پھر چلتی پھرتی نظر آؤ۔ دفع ہوجاؤ یہاں سے۔" بلونڈی بھی کھڑی ہوگئی۔ وہ مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"اگر تم فوراً نہیں چلی گئیں۔" میں نے کہا۔ "تو میں پولیس کو بلا کر تمہیں اس کے حوالے کردوں گا...."

"اور تم خود اندازہ کرسکتی ہو۔" میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "کہ تم پر کیا جرم عائد کیا جاسکتا ہے اور میں جرم ثابت کرنے میں پولیس کی پوری مدد کروں گا۔"

بلونڈی نے اندازہ کرلیا کہ وہ مزاحمت نہیں کرسکتی۔ وہ قریب آئی اور اپنی بانہیں میری گردن میں حمائل کردیں مگر میں نے اسے جھٹک کر دور کردیا۔ ایسا لگا کہ وہ پھر غصے میں آنے کا ارادہ کررہی ہے لیکن پھر خاموش ہوگئی۔

"اب بتاؤ یہ کیا معاملہ تھا؟" میں نے پھر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید ایرل کاز کا دل مجھ سے بھر گیا ہے۔" بلونڈی نے جواب دیا۔ "اور جب اس کا دل کسی عورت سے بھر جاتا ہے تو وہ اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔"

وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ تمام تر نہیں تو نصف حد تک ضرور۔ مجھے اس سے کچھ معلوم کرنا تھا تو خود پوچھنا پڑے گا۔

"کیا وہ تین ٹھگ کاز کے لیے کام کرتے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں۔"

"وہ تم سے کیا معلوم کرنا چاہتے تھے؟" میں نے پوچھا۔ اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ مسکرائی۔

"کچھ بھی نہیں۔"

"تب انہوں نے تمہیں مارا پیٹا کیوں؟"

"میں نے بتایا ناکہ کاز مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔" اس نے کہا۔ اس طرح تو میں اس سے کچھ معلوم نہیں کرسکوں گا۔ میں نے سوچا۔

"تم لیو اسپنسر کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

"میں نے کبھی یہ نام بھی نہیں سنا۔" بلونڈی نے سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

"کبھی مارڈی نامی لڑکی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟"

اس مرتبہ بھی اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ نفی میں سرہلا دیا۔ میں عاجز آگیا۔ میں اسے ڈرا دھمکا کر بھی کچھ معلوم نہیں کرسکتا تھا۔

"او۔ کے۔ بلونڈی۔ ایسا لگتا ہے کہ ہماری گفتگو کسی نتیجے پر نہیں پہنچے گی۔" میں نے کہا۔ "مگر ایک نہ ایک دن تم اپنی غلطی محسوس کروگی۔ میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ تب تمہارے لیے دیر نہ ہوچکی ہو۔ تم جانتی ہو کہ میں تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتا۔ تمہارے دماغ میں کوئی حل ہو تو بتادو۔"

"میں کل اس شہر سے جارہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں تم میرے اپارٹمنٹ جاؤ۔ کچھ ضروری چیزیں پیک کرکے مجھے لادو۔ تب میں چلی جاؤں گی۔"

"اچھی بات ہے۔" میں مزید بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

میں نے اسے اسی کمرے میں کاؤچ پر سونے کے لیے چھوڑا اور اپنے بیڈروم میں چلا گیا۔ اگلی صبح میں آٹھ بجے اٹھا۔ اس کے اپارٹمنٹ گیا۔ ساتھ میں ریوالور بھی لیتا گیا۔ اس نے مطلوبہ چیزوں کی ایک فہرست مجھے دے دی تھی جنہیں سمیٹنے اور پیک کرنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگا۔ میں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی بھی لی مگر کوئی کارآمد چیز نہیں ملی۔ مجھے اسپنسر کے ٹھگوں کا کچھ تجربہ ہوچکا تھا۔ اگر وہ بدمعاش بلونڈی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرسکتے تھے تو مارڈی کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرسکتے تھے۔ مارڈی کو تلاش کرنے کی کوشش ابھی تک ناکام تھی۔ مجھے یقین تھا کہ بلونڈی کچھ نہ کچھ ضرور جانتی ہے جسے وہ بدمعاش معلوم کرنا چاہتے تھے اور یہ بات کہ بلونڈی نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے ظاہر کرتی تھی کہ وہ ان سے خوفزدہ ہے۔ اس کے باوجود جب تک وہ خود نہ چاہے میں اس سے کچھ معلوم نہیں کرسکتا تھا۔ مارڈی کی گمشدگی کے بعد میرے لیے اس سازش کا راز جاننا اور ضروری ہوگیا تھا۔

جب میں واپس آیا تو ایکی موجود تھا۔ وہ اور بلونڈی باتیں کررہے تھے۔ ایکی نے میری طرف دیکھا۔

"ہیلو دوست مجھے خوشی ہے کہ میں اس وقت تم سے ملنے چلا آیا۔"

میں اس سے بلونڈی کے سامنے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے اسے گھسیٹ کر اپارٹمنٹ سے باہر لے گیا۔

"میں ابھی کوئی وضاحت نہیں کرسکتا۔" میں نے کہا۔ "مگر خدا کے لیے اس سلسلے میں اپنا منہ بند رکھنا۔ تم نے اسے پہچان تو

لیا ہوگا۔"

"ہاں میں اسے جانتا ہوں۔" ایکی نے جواب دیا۔ "کیا تم ابھی تک واسی کے کیس کے پیچھے پڑے ہوئے ہو؟"

"پہلے تم بتاؤ کہ اس طرح صبح ہی صبح نازل ہونے کی کیا وجہ ہے۔"

"تمہارے دوست ہف مین کے گھر ایک پارٹی دے رہے ہیں، میں نے سوچا تمہیں بھی دعوت دے دوں۔"

اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے میں ہر بات پر آمادہ ہو سکتا تھا۔ اس لیے میں نے دعوت میں آنے کا وعدہ کرلیا۔ اسے رخصت کر کے لوٹا تو بلونڈی میرے ہیئر برش سے بال سنوار رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آج کل ہر فرد میری چیزیں اسی طرح استعمال کررہا ہے جیسے میرا اپارٹمنٹ کوئی ہوٹل ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ اب جبکہ میں اس کا سامان لے آیا ہوں۔ بہتر ہوگا کہ وہ جلد سے جلد رخصت ہوجائے۔ اس نے لباس تبدیل کیا۔ وہ جانے کی تیاری کررہی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ یہ چلی گئی تو کیس حل کرنا اور بھی مشکل ہوجائے گا۔ میں نے ایک آخری کوشش کرنے کا ارادہ کرلیا۔

"میکنزی نیبرک میں ایک بہت اچھی لڑکی کام کرتی تھی۔" میں نے کہنا شروع کیا۔ "میں اس میں دلچسپی لینے لگا۔"

"مجھے تمہاری رومانی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" بلونڈی نے کہا۔ میرا جی چاہا کہ اس کی مرمت کروں مگر میں نے خود پر قابو رکھا۔

"وہ لڑکی اچانک غائب ہوگئی اور میں اسے تلاش......"

"اگر وہ اچھی لڑکی تھی۔" بلونڈی نے بات کاٹی۔ "تو اس نے خود کو بڑی زحمت سے بچالیا۔"

"تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ ایرل کاز تمہارے جسم میں ایک گولی اتارنے کے لیے باہر کہیں انتظار کررہا ہوگا۔" میں بولا۔ "تم سمجھ رہی ہو کہ تم بہت ہوشیار عورت ہو اور تن تنہا اس مصیبت سے بچ کر نکل جاؤ گی۔ ممکن ہے نکل جاؤ اور یہ بھی ممکن ہے نہ نکل سکو۔ کسی دن اخبار میں مَیں نے یہ خبر پڑھی کہ ایک خوبصورت لڑکی کی لاش سمندر سے نکالی گئی ہے تو مجھے افسوس ہوگا۔ میں تمہاری مدد کرنے کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ تم جو کچھ جانتی ہو مجھے بتادو۔ لیت و لعل سے کام لیا تو ممکن ہے کچھ بتانے کے قابل ہی نہ رہو۔ اس لیے ایک طرح سے یہ تمہارے لیے آخری موقع ہے۔"

"میری فکر مت کرو۔" بلونڈی نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔ "میں اپنی حفاظت خود کرلوں گی جیسا کہ اب تک کرتی رہی ہوں۔ اگر تم اتنے ہی بے تاب ہو تو خود کوشش کرو اور خود معلوم کرلو۔"

"تم اپنے آپ کو بہت چالاک سمجھتی ہو۔" میں نے بھی ناگواری سے کہا۔ "ٹھیک ہے جو جی چاہے کرو۔ بعد میں یہ مت کہنا کہ میں نے تمہیں خبردار نہیں کیا تھا۔"

"اگلی مرتبہ اگر ملاقات ہو تو اپنے احسان کا معاوضہ طلب کرلینا۔" وہ بولی۔ "تب میرے پاس دولت کی کمی نہیں ہوگی۔"

اس بات سے مجھے ایسا لگا جیسے بلونڈی نے کہیں سے رقم حاصل کرنے کی توقع باندھ رکھی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب تھا بلیک میل۔ اس سے وضاحت ہوگئی کہ وہ کیوں میری مدد لینے سے انکار کررہی ہے۔

"سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا بلونڈی۔" میں نے کہا۔ "جو کھیل تم کھیل رہی ہو بہت خطرناک ہے۔"

اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا، دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ میں دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے رہنے والا نظر آیا۔ وہ آنکھیں پھاڑے لفٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا آج پھر کسی حسین لڑکی کو میرے گھر سے نکلتے دیکھ لیا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور دروازہ بند کردیا۔



میں اور ایکی ہف مین کے گھر پہنچے تو پارٹی شروع ہوچکی تھی۔ اس چھوٹے سے کمرے میں آٹھ جوڑے موجود تھے اور فضا سگریٹ کے دھوئیں سے بھری ہوئی تھی۔ ہر فرد شراب اور سگریٹ پی رہا تھا۔ ہف مین نے سب سے میرا تعارف کرایا۔ ان میں زیادہ تر گلوب اخبار سے وابستہ تھے۔ پانچ حسین لڑکیاں بھی موجود تھیں۔ ہف مین نے بتایا کہ وہ ایک میوزیکل گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک سرخ بالوں والی کافی نشے میں تھی اور بار بار ہنس رہی تھی۔ ہف مین نے مجھے اسی کے ساتھ بٹھادیا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈان مرے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو اس کا پیشہ ورانہ نام ہے مگر اس کا اصلی نام کیا ہے۔ وہ بار بار ہنسی لیکن نام نہیں بتایا۔ ڈان نے کتابوں کے بارے میں باتیں شروع کردیں مجھے حیرت ہوئی۔ میرا خیال تھا اس جیسی لڑکیوں کو کتابوں سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ ایک کتاب کی بہت تعریف کررہی تھی کہ اس نے اس سے اچھی کتاب نہیں پڑھی۔ ایک طویل قامت آدمی جسے میں نہیں جانتا تھا اور نہ تعارف کے وقت اس کا نام غور سے سنا تھا ڈان کی باتیں سن کر ہماری میز پر آگیا کہ اس نے بھی وہ کتاب پڑھ رکھی ہے۔ وہ ایک دوسرے سے باتوں میں منہمک ہوئے تو میں ڈان سے جان چھڑا کر اٹھ گیا۔ کسی نے موسیقی کا ریکارڈ لگادیا اور سب ڈانس کرنے لگے۔ میں ایک آرام کرسی پر بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد ہف مین میرے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے جس طرح کرنل کے معاملے میں رپورٹروں کی مدد کی تھی اس سے گلوب کا باس بہت خوش ہے۔ وہ ابھی میری تعریف ہی کررہا تھا کہ دروازہ کھلا اور مارڈی اندر داخل ہوئی۔ سب سے پہلے میں نے اسے دیکھا اور مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ اس کے پیچھے ایک طویل قامت گھونگریالے بالوں والا خوبصورت آدمی تھا۔ میں نے یونہی ہف مین سے پوچھ لیا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"

"معلوم نہیں۔" ہف مین اٹھ کھڑا ہوا۔ "مگر ابھی پوچھ کر آتا ہوں۔"

اس نے طویل قامت آدمی سے ہاتھ ملایا۔ مارڈی سے کچھ باتیں کرنے لگا۔ مجھے احساس ہوا کہ میں کافی نشے میں ہوں اور یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ مجھے اس آدمی سے حسد محسوس ہو رہا تھا۔ ڈانس رک گیا تھا۔ ہف مین نے سب دوستوں سے ان دونوں کو متعارف کرایا۔ میری باری آئی۔ مارڈی نے مجھے دیکھا اور اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ہف مین میرے بارے میں بتا رہا تھا اور مجھے لگ رہا تھا کہ مارڈی زبان کھولے بغیر کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہے اور جب تعارف کے جواب میں اس نے یہ کہا کہ اسے حیرت ہے کہ اب تک میری اس سے ملاقات کیوں نہیں ہوئی تو میں سمجھ گیا کہ وہ باقی افراد کو یہ تاثر دینا چاہتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔ اس کے بعد ہف مین نے اس طویل قامت آدمی سے میرا تعارف کرایا۔ معلوم ہوا کہ اس کا نام لی کرکس ہے۔ مارڈی نے ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دیا اور کسی بہانے سے لی کرکس کو دوسری جانب لے گئی۔

میں سوچنے لگا کہ اول تو مارڈی مجھ سے واقفیت ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ دوم وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ طویل قامت آدمی کو میرا نام معلوم ہو۔ میں اس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا مگر یہ سوچ کر کہ وہ ایسا نہیں چاہتی اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ اسی وقت ڈان آگئی اور مجھ سے اپنے ساتھ رقص کرنے کو کہا۔ میں اس کے ساتھ ڈانس تو کرنے لگا مگر میری توجہ اب بھی مارڈی پر مرکوز تھی۔

"کچھ توجہ مجھے بھی دو۔" ڈان نے کہا۔ "وہ سرخ بالوں والی تمہارے عشق میں مبتلا ہونے والی نہیں ہے۔"

"مجھے بھی اس سے محبت کرنے کی فرصت نہیں ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "پھر بھی ایسا ہوا تو تم اس گھونگریالے بالوں والے کو پکڑ لینا۔"

"مجھے اس کی ضرورت نہیں۔"

"کیوں۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟"

"میں لی کرکس کے بارے میں کچھ نہیں بہت کچھ جانتی ہوں۔"

"مجھے اس سے دلچسپی ہے اگر تم بہت کچھ جانتی ہو تو کچھ مجھے بھی بتا دو۔"

"بتانے والی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ تھوڑی بہت دولت رکھتا ہے۔ خوش باش ہے اور ہر ہفتے اپنے بستر کا ساتھی بدلتا رہتا ہے۔"

"کرتا کیا ہے؟"

"شاید میکنزی فیبرک میں سیکریٹری ہے۔"

میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ تو یہ آدمی بھی اسی کارپوریشن میں کام کرتا ہے۔ شاید اسی لیے مارڈی نہیں چاہتی تھی کہ اسے میرا نام معلوم ہو۔ اس کا مطلب تھا مارڈی یقینی طور پر کچھ جانتی ہے۔ میں نے کافی مشکل سے ڈان سے پیچھا چھڑایا۔ پارٹی اب بھی زور شور سے جاری تھی۔ مارڈی ہف مین کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔ اسی وقت دوسرے کمرے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ہف مین نے میری طرف دیکھا اور بولا کہ ذرا دیکھنا کس کا فون ہے۔ میں نے دوسرے کمرے میں جا کر ریسیور اٹھایا۔

"کیا مسٹر کرکس وہاں ہیں؟" ایک عورت کی آواز ابھری۔

میں نے اسے ہولڈ آن کرنے کے لیے کہا اور کرکس کے پاس جا کر اسے بتایا کہ اس کا فون ہے۔ کرکس کچھ چونکا پھر دوسرے کمرے میں گیا اور جاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد نکلا تو بہت غصے میں نظر آرہا تھا۔ اس نے ہف مین سے معذرت کی کہ اسے اچانک ایک ضروری کام کی وجہ سے پارٹی کو چھوڑ کر جانا پڑ رہا ہے پھر اس نے مارڈی سے پوچھا کہ وہ چلنا چاہتی ہے یا ابھی ٹھہرے گی۔ مارڈی نے جواب دیا کہ وہ ابھی ٹھہرنا چاہتی ہے۔ ہف مین نے کہا کہ وہ مارڈی کو گھر چھوڑ آئے گا۔ کرکس دوسرے دن ملنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ چلتے ہوئے اس نے کسی کو خدا حافظ بھی نہیں کہا۔ تو کرکس اس قسم کا آدمی تھا کہ جب تک خود اسے کچھ حاصل ہونے کی امید نہ ہو کسی فرد کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔

ہف مین ڈرنک لینے چلا گیا۔ میں جلدی سے مارڈی کے پاس گیا۔

"مجھے تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔" میں نے کہا۔ "میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں تو کیا مضائقہ ہے؟"

مارڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہف مین ڈرنک لے کر واپس آیا تو مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگواری کا تاثر ابھرا۔ میں نے جلدی سے کہا۔

"ناراض مت ہو۔ میں اور مارڈی پرانے دوست ہیں اور اب رخصت ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں۔"

"میں نے تمہیں اس آدمی کے بارے میں خبردار کر دیا تھا۔" ہف مین غصے سے مارڈی سے مخاطب ہوا۔ "یہ ہمیشہ ایسی چیزیں حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے جو اس کی نہیں ہوتیں۔ کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہو چکے ہیں۔"

"پریشان مت ہو۔" مارڈی مسکرائی۔ "مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ مجھے گھر جانا چاہیے۔"

"اچھا مجھے ایک ڈانس کا موقع اور دو پھر چلی جانا۔" ہف مین نے جیسے مجبوراً کہا۔

میں نے مارڈی کو اشارہ کیا کہ وہ ڈانس کی دعوت قبول کر لے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کرکس کے جاتے ہی ہم بھی چلے جائیں اور یوں دوسروں کو تجسس کرنے کا موقع دیں۔ وہ ڈانس کرنے لگے۔ میں ایکی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اب میں جا رہا ہوں۔ ڈانس

ختم ہونے والا تھا۔ میں نے مارڈی کو اشارہ کیا کہ میں نیچے جارہا ہوں وہ بھی آجائے اور پانچ منٹ بعد وہ آگئی۔ جلد ہی ہمیں ایک ٹیکسی مل گئی۔ میں نے مارڈی سے پوچھا کہ وہ کہاں رہتی ہے تاکہ ڈرائیور کو پتا بتا دوں۔

"اب میرے پاس کوئی گھر نہیں ہے۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "چاہو تو کسی مناسب ہوٹل میں لے چلو۔"

"اور تمہارا سامان؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ اسٹیشن پر ہے۔ میں کل صبح پہلی ٹرین سے روانہ ہونا چاہتی ہوں۔"

"تب پھر میرے گھر چلو۔" میں نے کہا۔ "میں یہ بھی بتا دوں کہ اس سے میں کوئی غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا صرف تمہیں آرام کرنے کی جگہ فراہم کرنا چاہتا ہوں۔"

"شکریہ۔" اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہاری پیشکش منظور ہے۔"

اور اپنے کانوں پر بہ مشکل یقین کرتے ہوئے میں نے اس کے لیے ٹیکسی کا دروازہ کھول دیا۔



اپنے گھر جاتے ہوئے ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ میرے برابر بیٹھی ہے اور میرے گھر میں رہنے کے لیے تیار ہے (خواہ وہ ایک رات کے لیے ہی سہی) جبکہ اس سے میری واقفیت بہت مختصر وقت کی ہے۔ اپارٹمنٹ ہاؤس پہنچ کر میں نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا۔ زینے کی سیڑھیاں طے کرتے ہوئے مجھے سامنے والے کرائے دار کی تجسس پسندی سے خطرہ تھا کہ کہیں وہ اس وقت بھی موجود نہ ہو لیکن اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔ وہ غالباً سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔ اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر میں نے دروازہ بند کردیا۔ مارڈی کچھ مضطرب سی نظر آرہی تھی مگر میں نے اسے یقین دلایا کہ اسے اپنے گھر لانے سے میرا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اسے میری مدد کی ضرورت ہے اور میں مدد کرنے کے لیے تیار بھی ہوں اور اس آمادگی سے کوئی فائدہ بھی نہیں اٹھانا چاہتا۔ مارڈی یہ سن کر کچھ مطمئن ہوگئی۔ میں اپنے اور اس کے لیے ڈرنک بنانے لگا۔ وہ اپنا فرکوٹ اتار کر آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے واقعی تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" اس نے کہا۔

"اور میں ہر ممکن تعاون کے لیے آمادہ ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر تم کسی مشکل میں پھنس گئی ہو تو ہم مل کر اسے حل کرلیں گے۔"

"مگر تم میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو؟"

"اس لیے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔ "تم میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی ہو جس میں وہ ساری خوبیاں موجود ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ تم نے پوچھا اور میں نے بتا دیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر تمہیں مجھ سے اُنسیت نہیں تو ہم اچھے دوستوں کی طرح ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکتے۔ اپنے جذبات سے قطع نظر میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں اور جواب میں کسی فائدے کا خواہش مند بھی نہیں۔"

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔" مارڈی مسکرائی۔ "مجھے تمہاری شرافت پر اعتماد ہے۔ تم نے جن خیالات کا اظہار کیا میں ان کے لیے ممنون ہوں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ تم جیسا دوست مل گیا۔"

"یہ بات ہے تو پھر بتاؤ کہ آخر یہ سارا معاملہ کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔ اس نے سگریٹ مانگا۔ میں نے دے دیا اور سُلگا بھی دیا۔

"اتنا عجیب معاملہ میری زندگی میں کبھی پیش نہیں آیا۔" مارڈی نے سگریٹ پیتے ہوئے کہا۔ "لیکن مناسب ہوگا کہ میں بالکل شروع سے بتاؤں۔ تمہیں وہ دن یاد ہوگا جب تم مجھے لنچ کے لیے لے گئے تھے!"

وہ یاد کرنے کی بات کررہی تھی جبکہ اس کی یاد میرے ذہن میں نقش ہو چکی تھی۔

"جب میں دفتر واپس گئی تو مسٹر اسپنسر نے مجھے بلایا۔ وہ ناراض ہو رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ کیوں گئی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر وہ کس بات پر غصہ کررہا ہے۔ مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے جواب دیا کہ میں جس کے ساتھ چاہوں جاسکتی ہوں۔ اسے اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ اس نے مجھے ملازمت سے برطرف کردیا۔"

وہ چند لمحے کے لیے رکی۔ میں نے سوچا کہ اسے یہ بتانے کے لیے موقع مناسب نہیں ہے کہ مجھے یہ بات پہلے سے معلوم تھی۔

"میں اس قدر غصے میں تھی کہ اسی وقت دفتر سے نکل کر گھر چلی گئی۔ اگلی صبح مجھے ایک خط ملا کہ میں دفتر آکر اسپنسر سے ملاقات کروں۔ میں نے وہ خط ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور دوسری ملازمت تلاش کرنے لگی اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ بہت سے ادارے مجھے سروس دینے کے لیے آمادہ تھے۔"

"کیوں اس میں حیرت کی کیا بات تھی؟" میں نے پوچھا۔

"آج کل اچھی ملازمت ملنا کافی دشوار ہے جبکہ مجھے جو آفرز مل رہی تھیں وہ بہت پُرکشش تھیں۔ مجھے شک ہوا کہ کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے کہ میرے ساتھ یہ فیاضی کی جارہی ہے۔ چنانچہ میں نے کوئی آفر قبول نہیں کی اور یہ کہا کہ سوچ کر جواب دوں گی۔"

"کیا تم نے انہیں یہ بتا دیا کہ میکنزی نیبرک میں ملازمت کرچکی ہو؟"

"ہاں۔ بالکل۔"

"اور کیا اسی نوعیت کی ملازمت چاہتی تھیں؟"

ہاں۔"

"تب اس میں کوئی پُراسراریت نہیں رہ جاتی۔" میں بولا۔

"میکنزی نیبرک اپنے شیئر ہولڈرز کو سب سے زیادہ منافع دیتی ہے۔ فطری طور پر سب جاننا چاہتے ہیں کہ میکنزی نیبرک کو یہ منافع کس طرح ہوتا ہے اور انہیں توقع تھی کہ یہ معلومات وہ تم سے حاصل کر سکتے ہیں۔"

"میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔"

"شاید تمہیں خوف تھا کہ اسپنسر کسی دوسری جگہ سروس کرنے میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔"

"ہاں مجھے اس کا اندیشہ تھا۔"

"خیر تو اب معلوم ہو گیا کہ جب چاہو تمہیں ایک اچھی جاب مل سکتی ہے۔ آگے بتاؤ۔ پھر کیا ہوا؟"

"مگر مصیبت یہ ہے کہ میں کر نہیں سکتی۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "جب میں گھر واپس پہنچی تو وہاں کرٹس میرا منتظر تھا' وہ اسپنسر کا دایاں ہاتھ ہے۔ دفتر میں لڑکیاں اسے اچھا نہیں سمجھتیں۔ میں بھی اسے دیکھ کر خوش نہیں ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسپنسر مجھے اپنی جاب پر واپس بلا رہا ہے اور یہ کہ اسے افسوس ہے کہ اس نے مجھ پر غصہ کیا۔ میں یہ بدمزگی فراموش کر دوں' میں تب بھی غصے میں تھی' میں جان چکی تھی کہ مجھے دوسری اچھی سروس مل سکتی ہے۔ چنانچہ میں نے انکار کر دیا۔ کرٹس نے مجھے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ آخر میں' میں اسپنسر سے بات کرنے پر تیار ہو گئی لیکن وہ جس طرح مجھے واپس بلانے پر مصر تھا اس سے مجھے شبہ ہوا۔ تب میں نہیں جانتی تھی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ آخر وہ کیوں اس التجائی انداز میں مجھ سے واپسی کے لیے کہہ رہا ہے۔ میں اس سے ملنے گئی اور دوبارہ کام پر آنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس وقت اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ اس کا بس چلے تو میرا گلا گھونٹ دے۔ اس نے کہا تم اس فیصلے پر پچھتاؤ گی اور یہ کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو فوراً یہ شہر چھوڑ دیتا۔ اس کے ردِعمل نے مجھے خوفزدہ کر دیا۔ اس رات مجھے ٹھیک سے نیند بھی نہیں آئی اور پھر تب سے لے کر آج صبح تک میری نگرانی کرائی جاتی رہی۔ میں جہاں بھی جاتی سیاہ لباس پہنے ایک طویل قامت دبلا پتلا آدمی میرے تعاقب میں رہتا۔ ایسے دو دن گزارنے کے بعد میں نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اپنا سامان پیک کیا۔ مکان کی مالکہ سے کہہ دیا کہ میں جا رہی ہوں۔"

"کہاں جانے کا ارادہ کر رہی تھیں؟" میں نے پوچھا۔

"کسی بھی ساحلی مقام پر۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "میں نے سوچا تھا کہ کچھ دن سیر و تفریح میں گزار دوں۔ میرے پاس اس مقصد کے لیے مناسب رقم بھی تھی۔ میرا خیال تھا کہ کچھ دن کے بعد وہ لوگ میرا پیچھا چھوڑ دیں گے۔"

"پھر کیا ہوا؟" میں نے پوچھا۔ اگرچہ میں سمجھ رہا تھا کہ اب وہ لوگ اسے کبھی فراموش کرنے والے نہیں ہیں مگر میں نے یہ بات مارڈی سے نہیں کہی۔

"میں نے مکان کی مالکہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ میرا سامان اسٹیشن پہنچا دے۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "میں نے سوچا کہ میں یونہی شہر میں گھومتی رہوں گی۔ وہ آدمی بھی میرا تعاقب کرے گا پھر موقع دیکھ کر اس کی نظروں سے بچ نکلوں گی۔ اسٹیشن پہنچوں گی اور اس طرح کسی کے علم میں آئے بغیر شہر سے چلی جاؤں گی لیکن یہ میری خوش فہمی تھی۔ میں چلنے کے لیے تیار تھی کہ کرٹس پہنچ گیا۔ وہ برابر میرے ساتھ لگا رہا پھر اپنے ساتھ تقریباً زبردستی مجھے ہف مین کی پارٹی میں لے گیا۔ یہ ہیں کل حالات!"

وہ خاموش ہو گئی۔ میں بھی اس کی باتوں پر غور کرنے لگا۔

"آخر تمہارے خیال میں اس کی وجہ کیا ہو گی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ پارٹی میں لایا۔" مارڈی نے پوچھا۔ "اور پھر یوں چھوڑ کر چلا گیا۔"

"کیا کرٹس تمہیں پسند کرتا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"وہ زبردستی خود کو مسلط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔" مارڈی نے کچھ بے چینی سے بتایا۔ "مگر ہر لڑکی کے ساتھ اس کا رویّہ ایسا ہی ہوتا ہے۔"

میں ایک نہیں کئی وجوہات سوچ سکتا تھا کہ کرٹس مارڈی کو پارٹی میں کیوں لایا لیکن میں مارڈی کو بتانا نہیں چاہتا تھا۔ ممکن تھا کہ اسپنسر نے مارڈی کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ یہ بات کرٹس کو معلوم ہو گئی ہو اور اگر وہ مارڈی کو چاہتا ہے تو اس لیے اس کے ساتھ چپکا رہا کہ مارڈی کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے اور پارٹی میں پہنچ کر اسے خیال ہوا کہ مارڈی کچھ وقت کے لیے محفوظ رہے گی پھر کسی دوسری لڑکی نے اسے فون کیا اور کسی ضرورت کے تحت اسے جانا پڑا۔ مجھے احساس ہوا کہ اس طرح مارڈی کا آزادی سے گھومنا پھرنا اس کی سلامتی کے نقطۂ نظر سے مناسب نہیں ہے لیکن مجھے یہ معلوم کرنا ضروری تھا کہ وہ کتنا کچھ جانتی ہے۔

"فرض کرو کہ میں تمہیں اس معاملے کے بارے میں بتاؤں پھر شاید تم سمجھ سکو کہ اس سے تمہارا کیا تعلق ہے۔"

"تو کیا میرا کوئی تعلق ہے؟"

"مجھے یہ ہی اندیشہ ہے۔" میں نے دوسرا سگریٹ سُلگاتے ہوئے کہا۔ "بات یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ تقریباً ایک سال قبل لاری رچمنڈ کو گولی ماردی گئی۔ یہ آدمی بڑا دولت مند اور رنگین مزاج تھا اور اپنے آپ کو میکنزی نیبرک کا صدر کہتا تھا مگر حقیقت میں وہ اتنا ہی صدر تھا جتنے تم یا میں ہو سکتے ہیں لیکن سردست اس بات کو یہیں رہنے دو۔ اس کا خاص کام یہ تھا کہ کارپوریشن کے حصص اپنے دولت مند دوستوں کے ہاتھ فروخت کرے۔ وہ اس میں کامیاب بھی رہا کیونکہ حصص بہت منافع بخش تھے' ان کی قیمت مسلسل بڑھ رہی تھی لیکن میکنزی نیبرک کی آڑ

میں کوئی غیر قانونی ریکٹ چل رہا تھا۔ جبکہ اس کے شیئر ہولڈروں میں پولیس کمشنر اور کسٹم کے اعلیٰ حکام جیسے لوگ شامل تھے اور چونکہ ہر فرد کو بالکل جائز اور قانونی کام کی آڑ میں غیر معمولی منافع ہو رہا تھا اس لیے یہ اندیشہ بھی نہیں تھا کہ کوئی اس میں دخل انداز ہونے کی کوشش کرے۔ یہ پہلا سیٹ اَپ تھا۔ یہ حقیقت کہ رچمنڈ کبھی آفس نہیں آتا تھا بلکہ گھوم پھر کر دولت خرچ کرتا رہتا تھا۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جو آدمی اس ریکٹ کا کرتا دھرتا ہے۔ وہ اسپنسر ہے۔ لیکن پھر رچمنڈ کو ہلاک کردیا جاتا ہے۔ اس کی ہلاکت کا ذمہ دار اسپنسر تھا لیکن وہ پکڑا جاتا تو سارا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ یہ بات اس کے اسٹاک ہولڈرز کو گوارا نہ تھی۔ میں یقینی طور پر تو نہیں جانتا مگر اندازہ لگا سکتا ہوں کہ کیا ہوا ہوگا۔ ان سب نے مل کر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کسی کو قربانی کا بکرا بنانا چاہیے۔ رچمنڈ لڑکیوں کا دلدادہ تھا بشرطیکہ لڑکی خوبصورت ہو۔ ہلاک کیے جانے سے پہلے وہ سڑکوں پہ گھومنے والی ایک آوارہ لڑکی میں دلچسپی لینے لگا تھا۔ یہ لڑکی واسی نام کے ایک آدمی کی محبوبہ تھی اور واسی کسی اچھی شہرت کا مالک نہیں تھا چنانچہ اس سے زیادہ آسان بات کیا ہوسکتی تھی کہ واسی کو قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ اسے پکڑ لیا گیا۔ اس کے پھنسانے میں صرف اسپنسر ہی نہیں بلکہ پولیس‘ وکیل حد یہ کہ جج بھی شامل تھا اور اسے پھانسنے کے لیے انہوں نے اس کی محبوبہ یعنی اس لڑکی کو استعمال کیا۔

میرے نزدیک یہ واقعہ محض ایک شخص کی ہلاکت کا عام سا واقعہ تھا جس سے مجھے کوئی خصوصی دلچسپی نہیں تھی مگر پھر ایک رات ایک عورت نے فون کیا۔ بتایا کہ وہ میرے لیے ٹکٹ اور پاس بھیج رہی ہے جس سے میں واسی کو سزائے موت دیے جانے کے وقت وہاں موجود ہونے کے قابل ہوجاؤں گا۔ میں وہاں جاؤں‘ واسی کے آخری الفاظ غور سے سنوں۔ وہ مجھے کوئی ایسی بات بتا سکتا ہے جس سے میں اس کیس کی تحقیقات شروع کرسکوں اور اگر میں واسی کے خلاف کی جانے والی سازش کو بے نقاب کرنے میں کامیاب ہوگیا تو وہ مجھے دس ہزار ڈالر دے گی لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ سوال کرسکوں اس نے رابطہ منقطع کردیا۔ بس یہاں سے میرا اس کیس سے تعلق شروع ہوتا ہے۔ میں وہاں گیا اور واسی نے مرنے سے پہلے مجھے بتایا کہ رچمنڈ کا قتل اسپنسر نے کیا تھا۔ یہ بات میں نے اس پُراسرار عورت تک پہنچا دی۔ اس نے میری حوصلہ افزائی کے خیال سے پانچ ہزار ڈالر بھیجے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مجھے ملیں بلونڈی انہیں چُرا کر لے گئی۔ بلونڈی واسی کی محبوبہ تھی۔ میں نے اس کا پتا لگایا اور اس کے گھر گیا لیکن اس سے قبل کہ میں اس سے کچھ معلوم کرسکوں۔ ایرل کاز آگیا۔ کاز اسپنسر کا باڈی گارڈ ہے۔ ایک ایسا آدمی جو ہر وقت ریوالور جیب میں ڈالے گھومتا ہے اور کسی کو شوٹ کردینا اس کے لیے معمولی بات ہے۔ وہ صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ کس نے مجھے اس کیس کی تحقیقات کے لیے کہا ہے۔ میں نے اسے مطمئن کرنے کے لیے ایک کہانی سنا دی جو کچھ سچ تھی اور کچھ جھوٹ۔ کاز نے اس کہانی پر یقین کرلیا۔

بعد میں‘ میں نے اس کیس سے دست بردار ہونے کا ارادہ کیا اور جب اس عورت نے مجھے تیسری مرتبہ فون کیا تو اسے بھی بتا دیا کہ میں تحقیقات نہیں کرسکتا لیکن مجھے اس عورت کے بارے میں تجسس تھا کہ وہ کون ہے پھر ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے میں اس کی شخصیت سے واقف ہوسکتا تھا لیکن حالات نے کچھ ایسا رخ بدلا کہ ناکام رہا۔ دوسری طرف تم سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ میں تم سے ملنا اور تمہارے بارے میں کچھ مزید جاننا چاہتا تھا پھر جب مجھے پتا چلا کہ تم غائب ہوگئی ہو تو مجھے پریشانی ہوئی۔ یہ پریشانی اس وقت اور بڑھ گئی جب اس عورت نے مجھے ایک بار پھر فون کیا‘ اس کی باتوں سے مجھے یہ تاثر ملا جیسے تم کسی مصیبت میں پھنس گئی ہو اور اگر میں اس سلسلے میں کچھ جاننا چاہتا ہوں تو وینڈی وہارف جاؤں۔

میں وہاں گیا تو تین بدمعاشوں سے سابقہ پیش آیا اور تمہارے متعلق کچھ جاننے کے بجائے ایک بار پھر بلونڈی سے ٹکرا گیا۔ وہ بھی شہر سے جانے کا فیصلہ کرچکی تھی اور غالباً اب تک چلی گئی ہوگی پھر وہاں پارٹی میں تم مل گئیں۔ بس یہ ہیں اب تک پیش آنے والے واقعات!“

”میرا خیال ہے شاید میں تمہاری مدد کرسکوں۔“ مارڈی نے کہا۔ ”بہت سی باتیں جو پہلے سمجھ میں نہیں آئی تھیں اب آنے لگی ہیں لیکن اس وقت میں بہت تھکی ہوئی ہوں پھر وقت بھی دیکھو کتنا ہوگیا۔ اس لیے اب مزید گفتگو ہم کل کریں گے۔“

”ضرور۔“ میں کھڑا ہوگیا۔ ”اب تم آرام کرو۔ باقی گفتگو کل ہوجائے گی۔ تم یہاں میرے بیڈ روم میں سو جاؤ۔“

میں کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر آیا تو وہ موٹا آدمی اور گس میرا انتظار کررہے تھے۔ موٹے آدمی کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔

○☆○

میں انہیں دیکھ کر چند لمحوں کے لیے گھبرا گیا۔ ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر آگے بڑھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں معلوم ہے کہ مارڈی میرے بیڈ روم میں موجود ہے۔ کیا یہ لوگ اس کے لیے آئے ہیں یا صرف مجھ سے اپنا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

”دروازے کے پاس سے ہٹ جاؤ۔“ موٹے آدمی نے کہا۔ ”ہمیں اس عورت کی ضرورت ہے۔“

”مارڈی جلدی سے دروازہ بند کرلو۔“ میں چلایا۔ ”مصیبت آپہنچی ہے۔“

گس گالیاں بکتے ہوئے اٹھ کر میری طرف بڑھا۔ میں دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہوگیا۔ گس نے میرا بازو پکڑ کر دروازے سے ہٹانے کی کوشش کی مگر میں اس کے لیے ”کچھ“ زیادہ

بھاری تھا۔ میں نے اپنا بازو جھٹک کر چھڑایا تو وہ گرنے لگا اور میرے اور موٹے کے ریوالور کے درمیان میں آگیا۔ میں اس طرح لپٹ گیا جیسے کوئی مدت کا بچھڑا ہوا دوست ہو اور پھر چلایا۔ "جلدی سے دروازہ اندر سے بند کرلو۔"

گس نے سنبھل کر میرے منہ پر گھونسا مارا۔ میں گرنے لگا مگر اسے نہیں چھوڑا۔ ہم دونوں ایک ساتھ فرش پر گرے۔ موٹا آدمی اٹھا اور ریوالور کی نال میری گردن سے لگا دی۔ مجھے مجبوراً گس کو چھوڑنا پڑا۔

"میں تمہاری مرمت کرنا نہیں چاہتا۔" موٹا بولا۔ "مگر تم باز نہیں آئے تو ایسا ہی کرنا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔" میں نے کہا اور فرش پر بیٹھ گیا۔ مجھے توقع تھی کہ مارڈی کھڑکی کھول کر چیخنا شروع کردے گی مگر اندر خاموشی طاری تھی۔ میرا دل ڈوبنے لگا۔

موٹے نے مجھے اٹھنے کا حکم دیا۔ میں کھڑا ہوگیا۔ گس نے میرے ہاتھ پکڑ کر پشت کے پیچھے کردیے۔ میں نے کوئی مزاحمت نہیں کی اور اس نے میرے ہاتھ باندھ دیے۔ پھر اس نے بیڈروم کھولنا چاہا مگر وہ مقفل تھا اور میں جانتا تھا کہ آسانی سے نہیں کھلے گا اور زور آزمائی کرتے ہوئے شور پیدا ہوگا۔ غالباً یہ دونوں ایسا کرنا پسند نہیں کریں گے مگر موٹے نے چالاکی سے کام لیا۔ دروازے کے پاس آکر زور سے کہا اگر وہ باہر نہیں نکلی تو اس کے دوست یعنی کہ مجھے سزا دی جائے گی۔ میں نے چیخ کر مارڈی کو اس کی بات نہ ماننے کی تاکید کی۔ گس نے میرے منہ پر الٹے ہاتھ کا تھپڑ مارا۔ میں دیوار سے ٹکرایا اور میرا ہونٹ کٹ گیا۔ موٹے آدمی نے پھر دروازے پر ہاتھ مارا اور پھر دھمکی دی کہ مارڈی باہر نہیں نکلی تو وہ میرے ساتھ سختی کرنے پر مجبور ہوگا' اچانک دروازہ کھلا اور مارڈی باہر آئی۔

"کیا چاہتے ہو تم لوگ؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"اپنی چیزیں لو اور میرے ساتھ چلو۔" موٹے نے جواب دیا۔

مارڈی میرے پاس آنے لگی مگر موٹا اس کے اور میرے درمیان آگیا۔

"ہم سختی کرنا نہیں چاہتے۔" وہ بولا۔ "لیکن تم نے مجبور کردیا تو کرنا پڑے گی۔"

مارڈی بیڈروم سے اپنا فرکوٹ لے آئی۔ موٹا یہ دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ اچھی بات ہے۔" اس نے کہا۔ اب ہم نیچے چلیں گے اور اگر تم نے مزاحمت کی تو گس اس آدمی کو شوٹ کردے گا۔"

ہم بلڈنگ سے نکل کر سڑک پر آگئے۔ باہر ایک کار کھڑی تھی۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ صبح ہونے کے قریب تھی۔ گس نے مجھے دھکا دے کر کار کی پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا۔ موٹا میرے برابر بیٹھ گیا اور مارڈی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ گس نے ڈرائیونگ وہیل سنبھالا۔ کار تیزی سے آگے بڑھی۔

"تم ہمیں کہاں لے جارہے ہو؟" میں نے پوچھا۔ دونوں میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے موٹے کو باتوں میں لگانا چاہا "تمہارا نام کیا ہے؟"

"خاموش رہو۔ میں تم سے تنگ آنے لگا ہوں۔"

جلد ہی میں نے اندازہ لگا لیا کہ ہم واپس وینڈی وہارف جارہے ہیں۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ کار ایک بار پھر اسی مکان کے سامنے کھڑی تھی۔ گس نے دروازہ کھولا اور مارڈی کو اترنے کا اشارہ کیا۔ وہ نیچے اتری تو گس نے اسے مکان کے اندر دھکا دیا۔ موٹا آدمی مجھے پکڑ کر کار سے باہر نکلا۔ ہم مکان میں داخل ہوئے اور زینہ طے کرکے ایک بار پھر اسی کمرے میں آگئے جہاں بلونڈی کو بند کیا گیا تھا۔ گس نے مجھے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ موٹا آدمی باہر چلا گیا۔ میں نے اسے دوسرے کمرے میں جاتے سنا۔ اس نے کچھ کہا۔ کسی دوسری آواز نے اسے جواب دیا۔ مارڈی نے چونک کر میری طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں سے کچھ کہا جو میری سمجھ میں نہیں آیا پھر دروازہ کھلا اور موٹے کے ساتھ ایک طویل قامت بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے غور سے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"جو کچھ ہوا اس پر مجھے افسوس ہے۔" وہ بولا۔ "مگر تم ہمارے آڑے آرہی ہو۔"

اس کی آواز اور لہجے میں کوئی ایسی بات تھی جس نے میرے جسم میں سردی کی لہر دوڑا دی۔ مارڈی بھی خوفزدہ نظر آرہی تھی۔

"لیکن مسٹر اسپنسر...." اس نے کچھ کہنا چاہا مگر رک گئی۔

تو یہ اسپنسر ہے۔ میں نے دل میں کہا اور اسے غور سے دیکھا۔ اس نے جیب سے ایک سگار نکال کر ہونٹوں میں دبایا۔

"اس عورت کو بیٹھنے کے لیے کرسی دو۔" اس نے گس سے کہا اور جب مارڈی بیٹھ گئی تو اس نے میری طرف دیکھا۔ "تو تم مین ہو!" وہ بولا۔

"ہاں' اور تم کوئی ڈراما کررہے ہو تو اسے بند کردو۔"

"اب وقت آگیا کہ ہمارے درمیان کچھ گفتگو ہوجائے۔" اسپنسر میز کے کنارے پر ٹک گیا اور سگار سلگایا۔ "میں بہت محتاط آدمی ہوں مین' اور جب میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے تو فوری عمل کرتا ہوں۔ میں اس کے آنے کا انتظار نہیں کرتا۔ آگے بڑھ کر اسے شروع ہونے سے پہلے ختم کردیتا ہوں۔ تمہیں پہلے خبردار کیا گیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے تم سمجھانے سے نہیں سمجھتے چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی حرکت کرنے سے پہلے تمہیں روک دوں۔ اس لیے پوری بے تکلفی سے کہنا چاہتا ہوں کہ رچمنڈ کے قتل کے سلسلے میں مزید تحقیقات مجھے بالکل پسند نہیں۔ مجھے اپنے کاروبار کا خیال کرنا ہے۔ کوئی تحقیقات میرے لیے مشکلات بھی پیدا کرسکتی ہے۔ تمہیں تحقیقات کے لیے ایک بڑی

رقم پیش کی گئی تھی۔ کیا نہیں؟"

"شاید تمہارے دوست کاز نے یہ سب کچھ بتایا ہوگا۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی اس معاملے سے الگ رہنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ مجھے دس ہزار ڈالر دیے جارہے تھے مگر یہ اتنی بڑی رقم نہیں جس کے لیے مشکلات مول لی جائیں۔ چنانچہ میں مزید تحقیقات سے دست بردار ہوگیا تھا لیکن جب تم نے مارڈی کے لیے پریشانی پیدا کرنا چاہی تو مجھے دوبارہ مداخلت پر مجبور ہونا پڑا۔"

"تو یہ بات ہے!" اسپنسر نے مارڈی اور مجھے باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ایک شریف لڑکی کو بلاوجہ پریشان کروگے تو میں خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا۔"

"بس اس سے زیادہ تو کوئی بات نہیں؟" اس نے پوچھا۔ میں خاموش رہا۔ "تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ تم اور یہ لڑکی میرے لیے دردِ سر بن سکتے ہو۔ تم دونوں مل کر ایسی مشکل کھڑی کرسکتے ہو جو میرے پلان کو خراب کردے۔ چنانچہ اگر ہمارے درمیان کوئی معاملہ طے نہیں ہوا تو تم دونوں مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔"

"ٹھیک ہے تو تم بتاؤ کیا چاہتے ہو؟" میں نے کہا۔ اسپنسر نے گس اور موٹے کی طرف دیکھا۔

"تم دونوں باہر جاؤ۔ مجھے ضرورت ہوگی تو بلالوں گا۔"

جب دونوں چلے گئے تو وہ کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلنے لگا۔

"دیکھو۔" آخر وہ بولا۔ "مجھے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ پس پردہ کون ہے، کون تمہیں دس ہزار ڈالر اس لیے دینا چاہتا تھا کہ میرے لیے مشکلات پیدا کی جائیں۔"

یقیناً وہ یہ معلوم کرنے کے لیے بے تاب ہوگا مگر میں اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے خود اپنے طور پر اس راز کو حل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔

"میں خود بھی یہ بات جاننا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم کوئی ایسی بات جانتے ہو جو مجھے یہ معمّا حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اس لیے میں مشورہ دوں گا کہ جو کچھ تم جانتے ہو سب کچھ بتادو۔" میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ "جلدی کی ضرورت نہیں۔ اچھی طرح غور کرو۔ بدقسمتی سے تمہیں یاد نہ آئے تو میں تمہاری یادداشت جگانے کے لیے کچھ کرنے پر مجبور ہوجاؤں گا۔"

"مجھے صرف ایک ٹائپ کیا ہوا خط ملا تھا۔ اس کے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا۔"

"وہ کوئی عورت ہوسکتی ہے یا مرد؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا۔"

"پھر تو بڑے افسوس کی بات ہے۔" اسپنسر کے چہرے پر غصہ ظاہر ہوا۔ وہ اٹھا اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ "گس یہاں آؤ۔" گس اندر آگیا، وہ کبھی میری طرف دیکھتا اور کبھی اسپنسر کی طرف۔

"میرا خیال ہے کہ یہ آدمی کچھ جانتا ہے۔" اسپنسر نے کہا۔ "مگر سردست یہ بتانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ تم اس کی دوست پر کوئی ایسا عمل کرو کہ اس کی زبان کھل جائے۔" گس نے مارڈی کی طرف دیکھا۔

مارڈی نے اٹھنے کی کوشش کی، اس کا چہرہ سفید پڑگیا تھا۔ گس لپک کر اس کے قریب آیا اور مارڈی جیسے ہی بھاگنے کے لیے مڑی گس نے ایک ہاتھ سے اس کی دونوں کلائیاں پکڑلیں۔

"اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔" اسپنسر نے مجھ سے کہا۔ "گس لڑکیوں کے ساتھ بڑا عجیب برتاؤ کرنے کا عادی ہے۔"

"اپنے اس بدمعاش سے کہو کہ اس کے ہاتھ چھوڑ دے۔" میں نے غصے سے کہا۔

"تم وقت برباد کررہے ہو۔" اسپنسر بولا اور گس سے کہا۔ "اپنا کام شروع کرو۔"

"او۔کے۔" میں جلدی سے بولا۔ "اسے چھوڑدو۔"

"ذرا ٹھہرو گس۔" اسپنسر نے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ "وہ کوئی عورت تھی یا مرد؟"

"عورت تھی۔" مجھے کہنا پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم؟"

"اس نے مجھے فون کیا تھا۔"

"اچھا اب تم باہر جاکر انتظار کرو۔" اسپنسر نے گس سے کہا۔

گس خاموشی سے چلا گیا۔

مارڈی دیوار سے لگی کھڑی تھی۔

"اس عورت کی آواز کیسی تھی؟" اسپنسر نے مجھ سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے وہ آواز بدل کر بول رہی تھی۔ آواز سخت اور باریک تھی مگر مجھے وہ قدرتی آواز نہیں معلوم ہورہی تھی۔"

"تو وہ عورت تھی۔ گویا مجھے ایک عورت کو تلاش کرنا ہے۔" اسپنسر نے جیسے خود سے کہا۔

میں خاموش رہا۔ اسپنسر نے مارڈی کی طرف دیکھا پھر میری جانب۔

"جہاں تک تم دونوں کا تعلق ہے تو میرا مشورہ مانو اور اس جھگڑے سے الگ رہو۔ اگر وہ عورت تمہیں پھر فون کرے تو مجھے اطلاع دینا۔ میں دس ہزار ڈالر سے کہیں زیادہ رقم دوں گا۔ بشرطیکہ تم اس کا پتا لگا سکو۔"

"میں اب اس معاملے سے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا۔" میں نے جواب دیا اور اس وقت میرا ارادہ بھی یہی تھا۔

"میں تم دونوں کو چھوڑ رہا ہوں اور میری بات مانو تو اس شہر سے چلے جاؤ۔" اسپنسر، مارڈی کے پاس گیا۔ "تم نے میری اچھی

خدمت انجام دی ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ تم نے ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی۔"

ماڑی نے اپنا منہ پھیر لیا اور پھر میری طرف آئی۔

"جلدی سے میرے ہاتھ کھول دو۔" میں نے کہا۔ "مجھے یہ صورت حال اچھی نہیں لگ رہی ہے۔"

ماڑی نے میرے ہاتھوں کی رسّی کھول دی۔ موٹا آدمی اندر آیا۔

"اب جتنی جلدی ممکن ہو یہاں سے بھاگ جاؤ۔" اس نے کہا۔

"ہم سیڑھیاں اترنے لگے تو موٹا ہمارے پیچھے آیا۔ نیچے گس بیرونی دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ میں ان دونوں کی جانب سے کسی بھی شرارت کے لیے تیار تھا مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے دروازے کے باہر قدم رکھا تو دروازہ بند کردیا گیا۔ میں نے گھوم کر ماڑی کی طرف دیکھا۔

ماڑی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر رونے لگی۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا۔" میں نے اسے تسلی دی۔ "ہم باہر تو آہی چکے ہیں۔"

وہ دیر تک میرے سینے پر سر رکھے آنسو بہاتی رہی پھر ہم ساتھ ساتھ اس سڑک پر چلتے ہوئے مین اسٹریٹ کی جانب بڑھنے لگے۔



جب میری آنکھ کھلی تو دوپہر ہو چکی تھی۔ دھوپ کمرے کے اندر آرہی تھی۔ ماڑی میرے بیڈ روم میں سو رہی تھی۔ میں نے باتھ روم میں جاکر شیو بنایا، ضروریات سے فارغ ہوا پھر غسل کیا۔ ڈریسنگ گاؤن پہن کر باہر نکلا۔ بیڈ روم میں جھانکا۔ چادر کے نیچے ایک چھوٹا سا ابھار نظر آرہا تھا۔ شاید وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ میں نے فون کرکے دُہرا ناشتا منگوایا۔ ویٹر ناشتا لے کر آیا تو تعجب سے میری طرف دیکھا۔ میں نے اسے ایک ڈالر ٹپ دی تو وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ دوسری دستک پر اس کا جواب ملا۔ میں نے جھانک کر دیکھا۔

"بس مجھے پانچ منٹ دو۔" ماڑی نے کہا اور بستر سے اٹھ کر باتھ روم میں گھُس گئی۔

میں ناشتے کی ٹرالی بیڈ روم میں لے آیا۔ کچھ دیر کے بعد ماڑی آگئی۔

"کیسی نیند آئی؟" اس نے پوچھا۔

"بہت گہری اور تمہارا کیا حال ہے؟"

"اس وقت تو ٹھیک ٹھاک محسوس کر رہی ہوں۔" اس نے کہا۔ "رات کے بارے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہو!"

"بات کرنے کیلیے اب ہے ہی کیا!"

"کیا اب سب کچھ ٹھیک رہے گا؟"

"پتا نہیں۔ میں نے بہت غور کیا مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم اسپنسر کے لیے کیا پریشانی پیدا کرسکتے تھے۔ ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کامیابی کی امید تھی۔ بہرحال میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس معاملے سے الگ رہنا ہی اچھا ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ ہم اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔" ماڑی نے جواب دیا۔ "بہت سی باتیں تمہیں معلوم ہی نہیں ہیں اور مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ تم نے اس سے کہیں زیادہ خود کو اس کیس میں ملوث کرلیا ہے۔ جتنا تمہارا خیال ہے۔"

"تب پھر تم بتاؤ کہ میں کیا نہیں جانتا اور میں کس حد تک اس معاملے میں شامل ہو چکا ہوں۔"

"یہ داستان بہت پہلے شروع ہوئی تھی اور میرا خیال ہے کہ میں جانتی ہوں تمہاری وہ پُراسرار عورت کون ہے۔"

"کیا واقعی۔ اچھا تو وہ کون ہے؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"سارہ اسپنسر۔ اسپنسر کی بیوی۔"

"کیا کہہ رہی ہو!"

"ایک مرتبہ اندر کی کہانی جان لو تو تمہارا بھی یہ ہی خیال ہوگا۔ میں اسپنسر کی پرائیوٹ سیکریٹری تھی اور میرا کافی وقت اس کے گھر پر بھی صرف ہوتا تھا۔ وہ دیر تک کام کرنے کا عادی تھا اور چاہتا تھا کہ اس کی مدد کے لیے میں بھی موجود رہوں۔ سارہ عموماً گھر پر رہتی تھی اور میرا اکثر اس سے آمنا سامنا ہوتا رہتا تھا۔ اسپنسر اس سے دیوانہ وار محبت کرتا ہے مگر وہ صبح سے رات تک اسے فریب دیتی رہتی ہے۔ وہ اس کی بے وفائی سے کس طرح ناواقف ہے، میرے لیے بڑی حیرت کی بات ہے۔ مجھے اس کے دوسرے عاشقوں کے بارے میں معلوم نہیں مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ واسی بھی اس کے بیڈ روم تک رسائی حاصل کرنے والوں میں تھا۔"

"ذرا کچھ اور وضاحت سے بتاؤ۔" میں اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"سارہ واسی سے بہت محبت کرتی تھی۔ وہ ان عورتوں میں سے ہے جو مردوں کا تشدّد پسند کرتی ہیں۔ جب واسی کو موت کی سزا دی گئی تو وہ غم سے پاگل ہوگئی تھی۔ اتفاق سے مجھے دو دن دو راتیں گھر میں کام کرنا پڑا اس لیے اس کی کیفیت جاننا کچھ مشکل نہیں تھا۔ میرا خیال ہے وہ اسپنسر سے نفرت کرتی ہے۔"

"تم نے امکانات کا دروازہ کھول دیا ہے۔" میں بستر پر بیٹھ گیا۔ "اور جیسا کہ تم نے کہا سچ بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ وہ اسپنسر کو عدالت کے سامنے لانا چاہتی ہے۔ اس سے واسی کی موت کا انتقام بھی لے لے گی اور اس سے آزاد بھی ہوجائے گی۔ ظاہر ہے وہ سامنے آکر اسپنسر پر رہمنڈ کو قتل کرنے یا کرانے کا الزام نہیں لگا سکتی۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مقدمے کی سماعت کے دوران اس کے اور واسی کے تعلقات سامنے آجائیں جو اس کے لیے مناسب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس نے خود کو چھپاتے ہوئے مجھے آگے بڑھانا چاہا۔"

"یہ ہی بات ہوگی۔ میں تم سے اتفاق کرتی ہوں۔" مارڈی نے کہا۔ میں نے کچھ اور غور کیا۔

"اس کے لیے یہ معلوم کرنا بہت آسان تھا کہ اندر ہی اندر کیا ہو رہا ہے۔" میں نے کہا۔ "اور پھر اس کے پاس اتنی دولت بھی ہو سکتی ہے کہ اسپنسر سے چھٹکارا پانے کے لیے مجھے دس ہزار ڈالر دے سکے۔"

"پہلے وہ اسی کی دیوانی تھی اور اب کرٹس پر مرتی ہے اور جیسا کہ تم جانتے ہو کرٹس میکنزی فیبرک میں سروس کر رہا ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ اس نے سارہ کو تمام باتیں بتائی ہوں۔"

مجھے کرنل کینڈی کا خیال آیا۔ کیا کرنل بھی سارہ کے چاہنے والوں میں شامل تھا۔ مجھے لگا جیسے میں سچائی کے قریب پہنچ گیا ہوں۔

"مگر اب اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں عاجز آچکا ہوں، وہ تحقیقات کے لیے اتنی ہی بے چین ہے تو کسی اور کو تلاش کرلے۔"

"تم سارہ کو نہیں جانتے۔" مارڈی نے میری طرف دیکھا۔ "مجھے ڈر ہے وہ تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گی۔"

"تم اپنے ذہن کو پریشان مت کرو۔" میں مسکرایا۔ "کوئی عورت مجھے ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی جسے میں خود نہ کرنا چاہوں۔"

"مگر تم اسے نہیں جانتے۔ وہ بہت خطرناک عورت ہے۔ سب کچھ کرسکتی ہے۔"

"جب وہ کچھ کرے گی تو دیکھ لیں گے۔" میں نے تسلی دی۔ "پہلے سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔"

وہ رونے لگی۔ میں نے اسے سینے سے لگا لیا۔ اطمینان دلانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخر وہ خاموش ہوگئی۔

"کیوں نہ ہم شادی کرلیں!" میں نے آہستہ سے کہا۔ "تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں؟"

"کوئی ایسی بات مت کہو جو حقیقت میں تمہارا مقصد نہ ہو۔"

"مگر میں نے جو کچھ کہا وہ دل سے چاہتا ہوں۔"

"مگر تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو، کچھ نہیں۔"

"جتنا جانتا ہوں وہ ہی کافی ہے۔ مجھے یقین ہے ہماری زندگی خوشگوار گزرے گی۔"

"تم واقعی مجھ سے شادی کرو گے؟" مارڈی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ "مگر تم نے تو ابھی تک مجھے پیار بھی نہیں کیا۔"

"شادی کا وعدہ کرو تو اب کرلوں گا۔"

"مجھے منظور ہے۔"

کچھ دیر بعد ہم بیٹھے شادی کا پروگرام بنا رہے تھے تو اچانک مجھے کرنل کینڈی کا خیال آیا اور جیسے تمام مشکلات کا حل مل گیا۔ میں نے اسے کرنل اور اس کی پیشکش کے بارے میں بتایا۔

"نہیں ہم وہاں نہیں جاسکتے۔" مارڈی نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں ابھی کسی سے ملنا نہیں چاہتی۔"

"مگر میں تمہیں کرنل سے ملنے کو کب کہہ رہا ہوں۔ جب ہم اس کی لاج جائیں گے تو وہ جا چکا ہوگا۔ ہم وہاں اکیلے ہوں گے۔"

"بہتر ہوگا کہ پہلے معلوم کرلو۔" مارڈی نے کہا۔

میں نے کرنل کو فون کیا۔ اپنی شادی کرنے کے ارادے کی خبر سنائی۔ وہ بہت خوش ہوا۔

"ضرور شادی کرو۔" اس نے جواب دیا۔ "میں لاج سے چلا جاؤں گا۔ تمام ضروری انتظام بھی کر جاؤں گا، جب تک جی چاہے رہنا۔ مجھے خوشی ہے کہ آخر کار تمہیں وہ لڑکی مل گئی جس سے شادی کرسکو۔"

میں نے کرنل کا شکریہ ادا کرکے ریسیور رکھ دیا۔ مارڈی کو بتایا مگر وہ اب بھی کسی نامعلوم وجہ سے خوفزدہ تھی۔

"کاش یہ سب کچھ سچ ہو۔" اس نے کہا۔

"ذرا ٹھہرو میں لباس تبدیل کرلوں پھر یہ بات سچ کر دکھاؤں گا۔"

"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔"

"گھبراؤ مت، میں ایکی سے بات کرکے سب کچھ اس کے سپرد کردوں گا۔ سارے انتظامات وہ کرے گا۔" میں نے تسلی دی۔

مارڈی اس پر راضی ہوگئی۔ اس کا خوف بھی کچھ کم ہوگیا۔

میں نے ایکی کو فون کیا۔ اسے ساری بات بتائی۔ ایکی یہ سن کر جوش میں آگیا۔ کہنے لگا۔ "تم وہیں ٹھہرو۔ جب تک میں اس لڑکی کو نہ دیکھ لوں کوئی وعدہ نہیں کرسکتا۔ میں فوراً آرہا ہوں۔" میں کپڑے تبدیل کرکے فارغ ہوا تھا کہ ایکی آگیا۔

"کہاں ہے وہ؟" اس نے پوچھا۔

"کپڑے بدل رہی ہے۔" میں نے بیڈروم کی طرف اشارہ کیا۔

"آخر یہ چکر کیا ہے۔ کیا تم سچ مچ شادی کر رہے ہو؟"

"ہاں اور شادی کا تمام انتظام تمہیں کرنا ہوگا۔" میں نے جواب دیا۔

"میں کیوں؟ کیا وہ تمہیں یہاں پکڑے بیٹھی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے کہیں وہ کسی مصیبت میں مبتلا تو نہیں۔"

"میں اور مارڈی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میں اس سے اس لیے شادی کر رہا ہوں کہ واقعی کرنا چاہتا ہوں۔"

"اور تم چاہتے ہو میں تمہاری مدد کروں؟"

"ہاں۔"

"میرا خیال ہے تم پاگل ہوگئے ہو۔"

اسی وقت مارڈی بیڈروم سے نکل آئی۔ وہ بہت خوبصورت نظر آرہی تھی۔ ایکی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔ آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔

"تمہیں پتا نہیں ہے کہ تم کیا کرنے جا رہی ہو۔" وہ بولا۔ "تم اس شخص سے شادی نہیں کرسکتیں۔ یہ کسی سے شادی کرنے کے لائق ہی نہیں ہے۔"

"تم ہماری مدد کرو گے۔" مارڈی ہنسنے لگی۔

"اگر کرسکتا ہوں تو ضرور کروں گا۔" ایکی نے جواب دیا اور میری طرف دیکھا۔ "تم بڑے خوش قسمت ہو۔"

میں نے مارڈی سے کہا کہ وہ اپنا اور میرا سامان پیک کرلے تب تک میں ایکی سے بات کرلوں کہ اسے کیا کرنا ہے۔ مارڈی چلی گئی تو میں نے ایکی کو ساری داستان کہہ سنائی۔ وہ اسکاچ وہسکی پیتا رہا اور میری بات سنتا رہا۔

"بڑی عجیب کہانی ہے۔" اس نے کہا۔ "ممکن ہے جب تمہیں ہلاک کردیا جائے تو میں اسے شائع کرسکوں۔"

"اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں کچھ مدت کے لیے روپوش ہو رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "کرنل کینڈی نے مجھے اپنی لاج میں رہنے کی اجازت دے دی ہے۔ شادی کے فوراً بعد ہم وہاں چلے جائیں گے۔"

میں نے ایکی کو انتظامات کے لیے ضروری رقم دی۔ اسے بتایا کہ اب میں اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا مناسب نہیں سمجھتا اس لیے شادی ہونے تک میں اور مارڈی بلمانٹ ہوٹل میں قیام کریں گے اور جب وہ سارے انتظامات مکمل کرلے تو مجھے ہوٹل آکر اطلاع دے۔ ایکی چلا گیا۔ میں مارڈی کو چیزیں پیک کرتے دیکھنے لگا۔ وہ بڑی خوبی سے پیکنگ کر رہی تھی۔ جب یہ کام ختم ہوگیا تو میں نے پورٹر کو بلاکر سامان نیچے لے جانے کے لیے کہا۔ اپارٹمنٹ ہاؤس کے منیجر کے پاس جاکر تمام واجب کرایہ ادا کیا اور اپارٹمنٹ چھوڑنے کی اطلاع دی۔ میں اور مارڈی یہ دیکھنے اپارٹمنٹ میں گئے کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی۔ مارڈی بیڈ روم میں تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور بلونڈی اندر داخل ہوئی۔ میں اسے دیکھ کر اتنا حیرت زدہ ہوا کہ بول بھی نہیں سکا۔

"تو تم اپارٹمنٹ چھوڑ کر جا رہے ہو؟" بلونڈی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں آئی ہو؟ کیا چاہتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"لگتا ہے تم مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہوئے۔" بلونڈی نے کہا۔ "تم نے ہی تو کہا تھا کہ جب میں تمہیں کچھ بتانا چاہوں تو یہاں آجاؤں۔"

"مجھے اب اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں۔" میں نے آہستہ آواز میں کہا کہ کہیں مارڈی نہ سن لے۔ "تم فوراً چلی جاؤ۔"

اسی وقت مارڈی بھی بیڈ روم سے نکل آئی۔ بلونڈی کو دیکھ کر اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ میں نے مارڈی سے کہا کہ وہ بیڈ روم میں واپس چلی جائے اور مجھے بلونڈی سے بات کرنے دے۔ بلونڈی نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا مگر وہ نہیں رکی۔

"تو یہ معاملہ ہے!" بلونڈی نے میری طرف دیکھا۔

"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔" میں بولا۔ "جیسا کہ میں نے کہا ہے فوراً دفع ہو جاؤ۔"

"مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے۔" بلونڈی نے کہا۔ میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"اگر پانچ سیکنڈ میں باہر نہیں نکلیں تو میں خود اٹھا کر پھینک دوں گا۔"

اسی وقت میرے بالمقابل اپارٹمنٹ کا کرائے دار نکلا اور آنکھیں پھاڑ کر بلونڈی کو دیکھنے لگا۔ بلونڈی چند لمحے ہچکچائی مگر وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ میرے لیے کوئی پریشانی کھڑی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ راہداری میں آگئی۔

"میں تمہارے لیے مصیبت کھڑی کردوں گی۔"

"بس ختم کرو۔ تم مجھے پسند ہو... نہ کبھی تھیں۔ اپنی سلامتی چاہتی ہو تو مجھ سے دور رہنا۔" اور یہ کہہ کر میں نے دروازہ بند کرلیا۔

مارڈی بیڈ روم سے نکلی تو میں نے اسے بتایا کہ وہ عورت بلونڈی تھی اور یہ کہ اگر ہم یہاں رہیں گے تو ممکن ہے اس معاملے سے پیچھا نہ چھڑا سکیں۔ ہمارا چلے جانا ہی بہتر ہے۔ بلونڈی جا چکی ہے اور اب وہ ہمیں پریشان نہیں کرے گی۔

"کاش تم نے اس کیس میں دلچسپی نہ لی ہوتی۔ تو یہ سب کچھ نہ ہوتا۔" مارڈی نے کہا۔

"آؤ چلو ڈارلنگ۔" میں اس کا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف چلا۔ "اگر میں نے اس کیس میں دلچسپی نہ لی ہوتی تو تم مجھے کیسے ملتیں۔ بہرحال ہم اب اس تمام مصیبت سے دور جا رہے ہیں۔ یقین کرو ہم جلد ہی ساری باتیں بھول جائیں گے۔"

اب جو میں پلٹ کر گزرے ہوئے واقعات یاد کرتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ میں کتنی بڑی خوش فہمی میں مبتلا تھا۔



پریشانی کا آغاز لاج میں قیام کرنے کے چوتھے دن سے ہوا اور یہ چار دن میری زندگی کے بہترین دن تھے۔ پوری لاج ہمارے استعمال میں تھی جو چاہتے تھے کرتے تھے۔ جو چاہتے پہنتے، جو چاہتے کھاتے۔ جب چاہتے سو کر اٹھتے اور جب چاہتے سوتے اور ظاہر تھا کہ یہ اتنی بڑی خوشی تھی کہ زیادہ دن تک قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ پہلی علامت ایک ڈاکیے کی صورت میں نمودار ہوئی۔ میرے تین آرٹیکل واپس آگئے۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ مارڈی کچن سے ایک ٹرے اٹھائے اندر آئی اور میری صورت دیکھ کر اندازہ کرلیا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے اسے تینوں واپس شدہ آرٹیکل اور ان کے ساتھ لگی ہوئی سلپ دکھائی۔ اس نے خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے آرٹیکل اخبار کے معیار کے مطابق نہ ہوں۔ میں نے کہا یہ بات نہیں کچھ

اور ہی معاملہ ہے۔ میں ان اخبارات میں برسوں سے لکھ رہا ہوں اور وہ میرا ہر آرٹیکل بڑے شوق سے شائع کرتے رہے ہیں اور اب اچانک کچھ کہے بغیر واپس کردیے۔ میں نے مارڈی سے کہا کہ اب ہمیں تھوڑی کفایت شعاری کرنا پڑے گی۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ ان آرٹیکل سے اتنی رقم مل جائے گی جو آئندہ دو تین ہفتوں کے لیے کافی ہو۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے پاس رقم نہیں ہے؟“

”ہاں۔“

”کوئی بات نہیں۔ گزر ہوجائے گی۔ ہمیں زیادہ رقم چاہیے بھی نہیں۔“

ناشتے سے فارغ ہوکر میں اسٹڈی روم میں گیا۔ اپنے بینک اکاؤنٹ کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا بیلنس میں اتنی بھی رقم نہیں جتنا میرا خیال تھا۔ میں نے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو فون کیا۔

”میرا آرٹیکل کیوں واپس کیا گیا؟“ میں نے کہا۔ ”میں نے تمہارے لیے بہت اچھے آرٹیکل لکھے ہیں۔ اگر تمہیں میرا آرٹیکل پسند نہیں تھا تو مجھے لکھتے کہ اس میں کیا بات تمہیں ناپسند ہے۔“

”مجھے افسوس ہے میسن۔“ ایڈیٹر نے جواب دیا۔ ”مگر اب ہمیں تمہارے میٹر کی ضرورت نہیں۔ ہم نئے لکھنے والے تلاش کررہے ہیں۔“

”مجھ سے یہ بہانے بازی مت کرو۔ میں تمہارا اچھا دوست ہوں۔ جو حقیقت ہے وہ کیوں نہیں بتاتے!“

”دیکھو تم آج میرے ساتھ لنچ کھاؤ۔ ہم اس وقت بات کریں گے۔“

میں نے آنے کا وعدہ کیا۔ مارڈی سے کہا کہ میں ان آرٹیکل کے بارے میں ایڈیٹر سے بات کرنے شہر جارہا ہوں۔ اس نے میرے ساتھ چلنے کے لیے کہا کہ وہ اس دوران کچھ شاپنگ کرلے گی مگر میں نے انکار کردیا کہ ابھی کچھ دن اسے نظروں کے سامنے نہیں آنا چاہیے۔ میں جلد ہی واپس آجاؤں گا۔

میں تقریباً بارہ بجے شہر پہنچا۔ ایک بار میں جاکر وہسکی پیتے ہوئے تھوڑا انتظار کیا پھر اخبار گلوب کے دفتر گیا۔ اخبار کا ایڈیٹر جانسن عمارت کے باہر ہی انتظار کررہا تھا اور پھر جس عجلت سے اس نے مجھے ایک ٹیکسی میں بٹھایا اس سے مجھے ایسا لگا جیسے وہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے میرے ساتھ نہ دیکھ لے۔ ٹیکسی میں ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اس نے میری اور میری بیوی کی خیریت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے مناسب جواب دے دیا۔ ہم کافی فاصلے پر واقع ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں گئے۔ ایک دو ڈرنکس پینے کے بعد میں نے بات چھیڑی۔ وہ بولا۔

”مجھے افسوس ہے میسن مگر اب ہم تمہارا میٹر نہیں لے سکتے۔“

”لے نہیں سکتے یا لینا نہیں چاہتے؟“

”اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔“ اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ ”مجھے باس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے۔“

میں خاموش رہ گیا۔ جب کچھ دیر تک میں نے کچھ نہیں کہا تو اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

”میرا خیال ہے کہ تم نے خود کو کسی مصیبت میں مبتلا کرلیا ہے۔“

”تمہارے باس نے کوئی وجہ نہیں بتائی؟“

”نہیں۔ اس نے بس ایک نوٹ بھیج دیا کہ آئندہ سے مسٹر میسن کا کوئی آرٹیکل نہ لیا جائے۔“

ہم نے کسی نہ کسی طرح کھانا کھایا۔ اس کے بعد جانسن معذرت کرکے چلا گیا۔ میں مزید کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ بل ادا کرکے ایک ٹیلی فون بوتھ سے ایکی کو فون کیا اور بتایا کہ میرا میٹر شائع کرنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔

”مجھے معلوم ہے۔ پھر میں کیا کرسکتا ہوں؟“

”ایسا معلوم ہوتا ہے اسپنسر اس طرح مجھے شہر چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔“ میں نے کہا۔

”معلوم تو یہی ہوتا ہے۔“

”میں مشکل میں ہوں ایکی مجھے کچھ رقم کی ضرورت ہے۔“

”کیا کہہ رہے ہو۔ حالات اتنے خراب تو نہیں ہونا چاہئیں۔“

”اب ہوگئے تو میں کیا کروں۔ فاقہ کشی تک تو نوبت نہیں پہنچی ہے پھر بھی مجھے کچھ رقم چاہیے۔“

”ٹھیک ہے تھوڑی بہت تو میں بھی دے سکتا ہوں۔“ ایکی نے جواب دیا۔ ”ممکن ہے کچھ دن کے بعد حالات سنبھل جائیں۔“

میں نے شکریہ ادا کرکے ریسیور رکھ دیا۔ میرا میٹر لینا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ میں نے سوچا یہ پریشان کرنے والی بات تھی۔ میرا مقابلہ ایک طاقتور گروہ سے تھا۔ اس صورت میں بہتر تھا کہ میں شہر چھوڑ دوں۔ میں لاج واپس گیا۔ مارڈی کو فکرمند کرنا نہیں چاہتا تھا مگر ساتھ ہی یہ بھی خواہش تھی کہ اسے معلوم ہوجائے کہ مجھے کن حالات کا سامنا ہے۔ میں نے کار گیرج میں کھڑی کی۔ مارڈی سامنے کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ واپس آتے ہوئے میں نے اس کے لیے ریشمی موزوں کی دو جوڑی خرید لی تھیں۔ میرا خیال تھا کہ وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوگی۔ میں نے ابھی تک اس کے لیے کوئی چیز نہیں خریدی تھی۔ میں نے پہلے ہال میں اور پھر کچن میں دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ میں کھانے کے کمرے میں گیا۔ روشنی ہورہی تھی لیکن مارڈی وہاں بھی نہیں تھی۔ میں بالائی منزل کی طرف جارہا تھا کہ میری نظر ایک چیز پر پڑی اور میرے قدم رک گئے۔ جسم میں سرد جھرجھریاں اٹھنے لگیں۔ میں نے خود کو بہلانے کی کوشش کی کہ وہ رنگ کے داغ ہیں مگر میں سمجھ رہا تھا کہ یہ بات نہیں ہے۔ میں نے جھک کر ایک داغ کو انگلی سے چھوا۔ وہ گیلا بھی

تھا اور چپچپا بھی۔ میں نے تیز روشنی میں غور سے دیکھا۔ اس کا رنگ چمکدار سرخ تھا۔ یہ سوچے بغیر کہ میں کیا کررہا ہوں میں کچن میں گیا۔ انگلیاں دھوئیں۔ تولیے سے خشک کیں۔ میں اس قدر خوفزدہ تھا کہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔ دل سے بے اختیار دعا کررہا تھا کہ وہ لوگ اسے مار نہ ڈالیں۔ میں کچن میں واپس آیا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ایرل کاز نے ماڑدی کو تلاش کرکے ہلاک کردیا ہے۔ میں دوبارہ رہائشی کمرے میں گیا۔ خون کے دھبے دیوار کے قریب تھے۔ میں نے غور سے دیکھا تو دو نشان نظر آئے جو کسی جوتے کی ہیل کے معلوم ہورہے تھے۔ اپنی گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کے لیے میں نے اسکاچ کے دو گلاس پیے۔ کیفیت ذرا سنبھلی تو میں نے محسوس کیا کہ میں اس صورت حال سے اکیلا نہیں نمٹ سکتا۔ میں نے ایکی کو فون کیا اور اسے فوراً کرنل کی لاج پہنچنے کی تاکید کی۔ ایکی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ غالباً اس نے میرے لب و لہجے سے محسوس کرلیا تھا کہ کوئی سنگین معاملہ ہے۔ وہ جلد سے جلد بھی ایک گھنٹے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے وہسکی کا ایک گلاس اور پیا۔ بالائی منزل پر دو باتھ روم، دو بیڈ روم اور ایک ڈریسنگ روم تھا۔ سب کے دروازے بند تھے۔ ماڑدی ان میں سے کسی کے اندر بھی ہوسکتی تھی لیکن سب سے زیادہ امکانی جگہ بیڈ روم تھی۔ مگر میں نے پہلے وہاں دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ پہلے میں ایک باتھ روم میں گیا۔ وہ وہاں نہیں تھی۔ میں نے دروازہ اور لائٹ کھلی چھوڑ کر ڈریسنگ روم کا رخ کیا مگر ماڑدی وہاں بھی نہیں تھی۔ سب سے آخر میں میں بیڈ روم میں داخل ہوا۔ بستر کے علاوہ ہر جگہ دیکھا۔ کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ وہیں ہوگی۔ سب جگہ دیکھ کر آخر ڈرتے ڈرتے بستر پر نظر ڈالی۔ سفید چادر پر ایک بڑا سا دھبّا تھا اور چادر اس کے چہرے پر پڑی تھی۔ چادر کے نیچے۔ منہ، ناک، کندھے، سینہ، ٹانگیں اور پیر محسوس ہورہے تھے۔ میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ چادر اٹھا کر اس کی لاش کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھ سکوں۔ میں نے بجلی بجھادی۔ دروازہ بند کردیا اور کمرۂ نشست میں آگیا۔ سگریٹ سُلگا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس وقت تک بیٹھا رہا جب تک ایکی نہیں آگیا۔

"کیا بات ہے میسن؟" اس نے پوچھا۔

"انہوں نے ماڑدی کو قتل کردیا ہے۔" بڑی کوشش کے بعد میں نے کہا۔

"وہ ایسا نہیں کرسکتے۔" ایکی کو یقین نہیں آیا۔ "اپنے آپ کو سنبھالو۔"

"انہوں نے اسے ہلاک کردیا ہے۔" میں نے ایکی کا بازو پکڑ لیا۔ "وہ دیکھو۔ خون کا دھبّا۔ یہ اس کا خون ہے اور اس کی لاش بیڈ روم میں بستر پر پڑی ہے۔"

میں اور ایکی بیڈ روم میں گئے۔ ایکی بستر پر لاش دیکھ کر پریشان ہوگیا۔ اس مرتبہ ایکی کی موجودگی سے حوصلہ پاتے ہوئے میں نے چادر اٹھا دی اور حیرت سے ہماری آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ لاش ماڑدی کی نہیں بلونڈی کی تھی۔ اس کے سینے پر ٹھیک دل کے مقام پر گولی کا سوراخ تھا جس سے خون بہہ کر خشک ہوچکا تھا۔



ایکی نے بلونڈی کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"اسے مرے زیادہ دیر نہیں ہوئی" اس نے کہا اور لاش کو دوبارہ چادر سے ڈھک دیا۔ "آؤ دوسرے کمرے دیکھیں۔"

مگر میرے قدموں میں شاید حرکت کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں نے اسے اکیلا جانے دیا۔ وہ کچھ دیر کے بعد واپس آیا۔

"وہاں اور کوئی نہیں ہے۔" اس نے کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ماڑدی کو ہلاک نہیں کیا ہے اسے ساتھ لے گئے ہیں۔"

ایکی نے دو گلاس اسکاچ وہسکی تیار کی، ایک گلاس میرے ہاتھ میں دے دیا۔

"اگر تم ماڑدی کو واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو سنبھالو۔" وہ بولا۔ "یہ بالکل اسی طرح کی سازش ہے جو واسی کے خلاف تیار کی گئی تھی۔ بلونڈی ان کے بارے میں بہت سی باتیں جانتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسے ہلاک کردیا اور لاش تمہارے سر ڈال کر تمہیں پھانسنے کی کوشش کی ہے۔ کوئی تعجب نہ ہوگا کہ پولیس بھی یہاں آرہی ہو۔ وہ ایک بار ایسی سازش کرکے بچ چکے ہیں۔"

ایکی ٹھیک کہہ رہا تھا۔ میں وہسکی ختم کرکے کھڑا ہوگیا۔ مجھے اپنا گرفتار ہونا منظور نہیں تھا۔ میں جیل میں چلا گیا تو ماڑدی کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

"تم اس معاملے سے الگ رہو ایکی۔" میں نے کہا۔ "میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں گھسیٹ سکتا۔"

"ہرگز نہیں۔ اب میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" ایکی نے جواب دیا۔ "ہم اس سازش کا پردہ فاش کردیں گے۔ ماڑدی کو واپس لائیں گے۔ اسپنر کو قانون کے حوالے کریں گے کہ آخر میکنزی فیبرک کی آڑ میں کیا ہورہا ہے۔ ان واقعات سے ایسی سنسنی خیز کہانی تیار ہوگی کہ لوگ ایک مدت تک یاد رکھیں گے۔"

مجھے اس کی بات سن کر خوشی ہوئی۔

"سچ کہہ رہے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"بالکل سچ، آج سے میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن پہلے ہمیں اس لاش کو یہاں سے ہٹانا ہے۔ اس سے ان کی سازش کے غبارے سے ہوا نکل جائے گی۔"

"مگر یہ کیسے کریں گے؟"

"ہم اسے میری کار میں ڈال کر لے جائیں گے اور کہیں پھینک دیں گے۔"

"بہتر ہوگا کہ ہم لاش اسی کے اپارٹمنٹ میں ڈال آئیں۔

اس جیسی عورتوں کو کوئی بھی قتل کر سکتا ہے۔"
ایکی نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ وہسکی کے مزید دو دو گلاسوں نے ہماری ہمت استوار کرنے میں مدد دی۔ دونوں نے مل کر بلونڈی کی لاش اٹھائی۔ بڑی مشکل سے اسے سنبھالتے ہوئے باہر لائے۔ اسے ایکی کی کار کی پچھلی نشست پر لٹا دیا پھر واپس لاج میں گئے۔ جہاں خون کے دھبے تھے انہیں اچھی طرح صاف کیا۔ خون آلودہ چادر اپنے ساتھ لے لی۔ میں نے ایکی کو لاش کے پاس بٹھایا کہ وہ جھٹکوں سے کہیں گر نہ پڑے اور خود ڈرائیونگ وہیل سنبھال لیا۔ کار اسٹارٹ کی۔ کچھ ہی دور گئے تھے کہ میری نظر پیٹرول کے میٹر پر گئی۔ پیٹرول بہت کم تھا۔ اس سے ہم بلونڈی کے گھر تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ میں نے ایک پیٹرول پمپ پر کار روک لی اور خود نیچے اتر آیا کہ پیٹرول ڈالنے والا کار کے نزدیک آکر بلونڈی کو نہ دیکھ سکے۔ وہ پیٹرول ڈال رہا تھا کہ موٹر سائیکل پر ریاستی پولیس کا ایک کانسٹبل آگیا۔ میں نے اسے پہچان لیا' اس کا نام فلیگان تھا۔ وہ بھی مجھے جانتا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"آج کل میں کرنل کینڈی کی لاج میں ٹھہرا ہوا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "بس ذرا شہر تک جانے کا ارادہ ہے۔"

"کیا کر رہے ہو مین؟" ایکی نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے جھانکا۔ فلیگان اسے بھی پہچانتا تھا۔

"خوب خوب تو تم بھی موجود ہو۔" اس نے کھڑکی میں دیکھا۔ "یہ لڑکی کون ہے؟"

"اس کی فکر مت کرو۔" ایکی سنبھل کر بولا۔ "کچھ زیادہ چڑھا گئی ہے۔"

"ایکی کا مطلب ہے۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "کہ وہ نشے میں مدہوش ہے۔"

فلیگان نے کار کے اندر جھانکا۔ ایکی نے اس مرتبہ بڑی ہمت دکھائی۔ بلونڈی کا بازو اپنی گردن میں اور اپنا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کر دیا۔

"اٹھو ہنی۔" وہ بولا۔ "ایک کانسٹبل تمہاری خیریت معلوم کرنا چاہتا ہے۔" فلیگان کا سر کار میں کچھ اور اندر آگیا۔

"تم ٹھیک تو ہو بے بی!" اس نے بلونڈی کو مخاطب کیا اور تب اچانک ایک بھرائی ہوئی باریک آواز ابھری۔

"مجھے کیا ہوا ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ کانسٹبل سے کہو دفع ہو جائے اور مجھے سونے دے۔"

فلیگان مطمئن ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

"واقعی بہت نشے میں ہے۔" اس نے کہا۔ "بہتر ہو گا کہ تم اسے اس کے گھر لے جاؤ۔"

میں نے پیٹرول بھرنے والے کو پیٹرول کی قیمت ادا کی اور اپنی سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ کار آگے بڑھی۔ فلیگان وہیں کھڑا اپنا سر کھجاتے ہوئے ہمیں جاتے دیکھ رہا تھا۔ میں نے ایک گہری سانس لی۔ یہ ایک اچھی بات تھی۔ ایک تو رات کا وقت اور پھر تیز بارش اس عالم میں سڑکیں بالکل سنسان ہو جاتی ہیں۔ میں نے ایکی ... کار میں انتظار کرنے کے لیے کہا اور بلونڈی کے اپارٹمنٹ تک گیا۔ میرا خیال تھا دروازہ مقفل ہوگا مگر خوش قسمتی سے وہ کھلا ہوا تھا۔ اندر کوئی نہیں تھا۔ میں تیزی سے واپس لوٹا۔ ہم دونوں نے مل کر بلونڈی کی لاش کار سے باہر نکالی۔ اسے اٹھا کر بلونڈی کے اپارٹمنٹ میں لے گئے۔

"اسے ایک کرسی پر بٹھا دو۔" ایکی نے کہا۔ "یہ زیادہ فطری صورت ہوگی۔"

مگر ٹھیک اسی وقت باتھ روم کا دروازہ کھلا۔ ایرل کاز برآمد ہوا۔ اس نے ایک نظر ہم پر ڈالی اور تیزی سے اپنے ریوالور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔



میں نے ایک دم کاز پر چھلانگ ماری اور اسے ساتھ لیے فرش پر گرا۔ کاز نے ریوالور نکال لیا تھا لیکن فرش پر گرتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ میں نے سوچا' کاش ایکی اتنی ہوشیاری دکھائے کہ اسے اٹھا لے۔ کاز نے مجھے دھکا دے کر الگ کر دیا۔ میں سنبھل کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے اپنی ٹانگوں سے میری گردن میں قینچی ڈال دی۔ میں اس طرح کے داؤ پیچ میں خاصا تجربہ کار تھا۔ میں نے اس کا ایک جوتا اتار کر پیر کے انگوٹھے کو زور سے مروڑ دیا۔ وہ چیخ کر الگ ہوا تو میں نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا۔ دو تین طاقتور مُکّے کھانے کے بعد وہ بے ہوش ہو کر فرش پر دراز ہو گیا۔

ہم دونوں نے مل کر بلونڈی کو ایک آرام کرسی پر بٹھا دیا پھر کاز کے ہاتھ پیر باندھ دیے۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لی۔ ایک جیب سے نوٹ برآمد ہوئے۔ مجھے انہیں شمار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ وہ پانچ ہزار ڈالر ہیں جو بلونڈی میرے کمرے سے لے گئی تھی۔ میں نے ایکی کو نوٹ دکھائے۔

"غالباً وہ یہ رقم لینے کے لیے ہی یہاں آیا تھا۔" میں نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔" ایکی نے سرہلایا۔ "پھر کیا اب یہ رقم تم لے لو گے۔"

"نہیں۔ میں کوئی رسک لینا نہیں چاہتا۔" میں نے کہا۔ "میں انہیں وہیں رکھ دوں گا جہاں سے ملے ہیں۔ اگر پولیس سے مڈبھیڑ ہو گئی تو اس رقم کی میرے پاس موجودگی مشکلات میں اضافہ کر دے گی۔"

کاز کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر میں اسے ہوش میں لایا اور بولا۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ عقلمندی سے کام لوگے تو بغیر کوئی اذیت اٹھائے بتا دو گے۔ ورنہ مجھے زبان کھلوانے کے بہت

سے طریقے آتے ہیں۔"

"تم نے اس معاملے میں اپنی ٹانگ اڑا کر اچھا نہیں کیا مین۔" کاز نے جواب دیا۔ "اور اگر سمجھتے ہو کہ بچ نکلو گے تو تم سے زیادہ احمق کوئی نہیں ہوگا۔"

میں ایسی بکواس سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے منہ پر ایک زوردار گھونسا مارا۔ اس کی ناک سے خون نکل کر بہنے لگا۔

"بتاؤ مارڈی کہاں ہے؟" میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن میرا سوال سن کر اس کے چہرے پر جو تاثرات نمایاں ہوئے تھے اسے میرے لیے سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

"اچھا اسے چھوڑو۔" میں نے دوبارہ کہا۔ "یہ بتاؤ میکنزی فیبرک کی آڑ میں کیا ہو رہا ہے؟" اس بار کاز نے نظریں چرانے کی کوشش کی۔

"جہنم میں جاؤ تم۔" وہ بولا۔ "تم مجھے بولنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔"

میں نے ایکی سے کہا کہ وہ کاز کی ٹانگوں پر بیٹھ جائے۔ ایکی یوں آگے بڑھا جیسے میں نے اسے کسی سانپ پر بیٹھنے کے لیے کہہ دیا ہو مگر وہ بیٹھ گیا۔ میں نے کاز کے پیروں سے موزے اتار لیے۔

"مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کاز سے کہا۔ "جب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لو تو کہہ دینا۔"

میں نے جلتا ہوا سگریٹ منہ سے نکالا اور کاز کے ننگے پیروں کے پاس لایا۔ اگر ایکی اس کے اوپر نہ بیٹھا ہوتا تو شاید کاز چھت تک اچھل پڑتا۔ اس نے پیر سکوڑنے کی کوشش کی، چہرے سے خوف کا تاثر نمایاں ہوا۔

"اچھا اچھا۔" وہ جلدی سے بولا۔ "میں بتانے کے لیے تیار ہوں۔"

"تو بتاؤ میکنزی فیبرک کا ریکٹ کیا ہے؟"

کاز نے پھر بھی بتانے میں کافی وقت لیا لیکن آخر میں اس کے منہ سے سب کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ میکنزی فیبرک چوری شدہ اشیا کو ٹھکانے لگانے کا بہت بڑا ادارہ ہے۔ صورت حال کچھ یوں تھی کہ چین اور انگلینڈ سے برآمد شدہ ریشمی کپڑا اور ملبوسات، دوسری بہت سی چرائی ہوئی اشیا کے ساتھ گانٹھوں کی صورت میں اسمگل کیے جاتے تھے۔ اسی طرح امریکا میں چرائی ہوئی چیزیں دوسرے ممالک میں ان کمپنیوں کو روانہ کر دی جاتی تھیں۔ جو میکنزی فیبرک کی نمائندہ تھیں۔ اسپنسر اس کاروبار کا سب سے بڑا آدمی تھا اور اس کا کام یہ تھا کہ پورے امریکا میں مختلف گروہوں سے چوری کی چیزیں خریدے اور فروخت کر دے۔ تمام بڑے بڑے عہدے داروں کو منافع حصص کی صورت میں دیا جاتا تھا اس لیے بظاہر پکڑے جانے کا بھی امکان نہیں تھا۔ میں جانتا تھا کہ کاز آزاد ہو گیا تو مجھے اور ایکی کو ختم کرنے یا کرانے کے لیے ہر کوشش کر گزرے گا۔ بچنے کی ایک ہی صورت تھی کہ جب تک ہم اس ریکٹ کو بے نقاب نہ کر دیں اسے کہیں چھپا کر رکھا جائے۔ میں اسے ہلاک نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کے سوا کوئی طریقہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ایکی نے میری طرف دیکھا اور سمجھ گیا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔

"اسے میرے حوالے کر دو۔" وہ بولا۔ "کم سے کم چوبیس گھنٹے کے لیے اسے کسی جرم میں پھانس کر بند کرا دینا مشکل نہیں ہوگا۔"

"چوبیس گھنٹے تو زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"میں اتنی ہی مدت تک اسے روک سکتا ہوں۔ اس لیے ہمیں جو کچھ کرنا ہے جلد سے جلد انجام دینا ہے۔"

بحث کرنے سے مزید وقت ضائع ہونے کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوتا۔ میں نے ایکی سے کہہ دیا کہ وہ جو چاہتا ہے کرے۔

"ہم اسے پولیس اسٹیشن لے جا کر مارنے کے ارادے سے حملہ کرنے کے جرم میں بند کرا دیں گے۔" ایکی نے بتایا۔ "وہاں ایک سارجنٹ میرا دوست ہے۔ میں اس سے کہہ دوں گا کہ وہ اسے کچھ مدت کے لیے حوالات میں ڈال دے۔"

کاز کسی مزاحمت کے بغیر ہمارے ساتھ چل دیا۔ اس کے ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے تھے۔ سڑک پر آنے سے پہلے میں نے اس کا ریوالور اس کی پشت سے لگا دیا۔

"کوئی چالاکی مت کرنا۔" میں نے کہا۔ "ہم پہلے ہی ایک بڑی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں، تمہیں گولی مار دینے سے اس میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔"

وہ خاموش رہا۔ میں اسے ساتھ لے کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ایکی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ پولیس اسٹیشن پہنچنے تک میں برابر سوچتا رہا۔ سب سے پہلا کام مارڈی کو تلاش کرنا تھا۔ اس کے بعد اتنے ثبوت فراہم کرنا تھے جو اسپنسر کو گرفتار کرانے کے لیے کافی ہوں اور یہ کام چوبیس گھنٹے میں انجام دینا تھا۔ دوسری طرف اگر مارڈی کو اسپنسر نے اغوا نہیں کیا تھا۔ (جیسا کہ کاز کی لاعلمی سے ظاہر ہوا تھا) تو پھر یہ کام کس کا تھا۔ اچانک مجھے مارڈی کی ایک بات یاد آگئی۔ اس نے کہا تھا۔

"تم سارہ اسپنسر کو نہیں جانتے۔ وہ بہت خطرناک عورت ہے اور کرنے پر آئے تو سب کچھ کر گزرے گی۔"

سارہ اسپنسر۔ کیا اس تمام معاملے کی تہ میں اس کا ہاتھ ہے۔ کیا اس نے مارڈی کو اغوا کیا ہے۔ میں نے جتنا بھی اس پر غور کیا اتنا ہی زیادہ یقین ہوتا گیا کہ یہ ہنگامہ اسی کا کھڑا کیا ہوا ہے۔ جب تک ہم پولیس اسٹیشن پہنچے، میں اس عورت کی مزاج پرسی کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ایکی نے کار پولیس اسٹیشن کے عقبی دروازے کے سامنے روکی اور مجھے کار میں بیٹھے رہنے کی تاکید کر کے اندر چلا گیا۔

کچھ دیر میں باہر نکلا اور بتایا کہ اندر ایک ہوشیار پولیس آفیسر لیزارڈ

موجود ہے۔ اس کے سامنے پڑنا مناسب نہیں اس لیے ہم اس کے جانے کا انتظار کریں گے۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں جانے والا ہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے اندر سے ایک ناٹے قد کے موٹے سے آدمی کو نکلتے دیکھا۔ کاز اسے دیکھتے ہی چیخ پڑا۔ میں نے ایک زبردست گھونسا مارا، وہ بے سُدھ ہو کر ایک طرف لڑھک گیا۔ اچانک ایکی نے سرگوشی میں کہا کہ لیزارڈ ادھر ہی آرہا ہے۔ اس نے چیخ کی آواز سن لی تھی۔ ایکی کار سے باہر کھڑا تھا وہ اس کے سامنے آگیا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟" لیزارڈ نے پوچھا۔

"کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے تمہیں دلچسپی ہو۔" ایکی نے جواب دیا۔ لیزارڈ نے اس کی طرف دیکھا اور پہچان لیا۔

"ارے ایکی تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"اپنا راستہ لو برادر۔" ایکی نے کہا مگر لیزارڈ احمق نہیں تھا۔

"اگر تم نے کسی کو اس کی مرضی کے خلاف پکڑ رکھا ہے تو یہ خالص میری دلچسپی کا مسئلہ ہے۔"

کاز کو ہوش آرہا تھا۔ میں نے جھک کر چپکے سے اس کے کان میں کہا کہ اگر اس نے آواز بھی نکالی تو میں اس کی کھوپڑی میں سوراخ کردوں گا۔ اس دوران لیزارڈ ایکی کو ایک طرف ہٹا کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک دم سے ایکی غصے میں آگیا۔

"اگر تم فوراً ہی دفع نہیں ہوگئے تو میں تمہارے حال کا ذمے دار نہیں۔" وہ تیزی سے بولا۔ لیزارڈ چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"شاید تم نشے میں ہو۔" وہ بولا۔ "خیال رکھنا یہ رویّہ تمہیں پریشانی میں مبتلا کر سکتا ہے۔"

وہ چند لمحے ہچکچاتا رہا پھر گھوم کر دوسری طرف چل دیا۔ میں نے ایکی سے کہا کہ یہ حادثہ مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ ایکی سرہلاتے ہوئے ایک بار پھر پولیس اسٹیشن میں چلا گیا۔ جلد ہی مسکراتے ہوئے باہر نکلا۔

"سب ٹھیک ہے۔" اس نے کہا۔ "اسے اندر لے آؤ۔"

ہم نے کاز کو کار سے باہر نکالا اور پولیس اسٹیشن کے اندر لے گئے۔ اندر جا کر میں نے اطمینان کی سانس لی۔ کچھ دیر کے بعد قریبی کمرے سے سارجنٹ باہر آیا۔ ایکی بولا "اس بدمعاش کو کہیں چھپا کر رکھو لیزارڈ واپس آگیا تو بُرا ہوگا۔"

"میں نہ جانے کب سے تمہیں حوالات کی سیر کرانا چاہتا تھا۔" سارجنٹ نے کاز کو گھورتے ہوئے کہا اور ایکی کی طرف دیکھا۔ "لے آؤ اسے دوسرے کمرے میں لے جاؤ۔"

کاز نے ایک دم اپنا بازو جھٹکے سے چھڑایا اور عقبی دروازے کی طرف بھاگا۔ وہ دروازے تک پہنچا تھا کہ میں اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اس کے جبڑے پر گھونسا مارا۔ کاز گرنے لگا تو سارجنٹ نے اس کا بازو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں لے گیا۔ وہ اس قدر غصے میں تھا کہ کاز کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور پھر فرش پر پٹخ دیا۔ ایکی نے اسے بتایا کہ لیزارڈ نے ہم لوگوں کو دیکھ لیا ہے۔ اسے ذرا بھی موقع ملا تو وہ کاز کو نکال لے جائے گا۔

"نہیں۔" سارجنٹ نے زور سے سرہلایا۔ "اب یہ کل صبح تک کسی بھی صورت اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ یہاں کوئی نہیں آتا اور اگر یہ چیخ چیخ کر مر بھی جائے تو بھی کوئی اس کی آواز نہیں سن سکے گا۔"

"تب پھر تم اس کے ساتھ کھیلو۔" میں نے کہا۔ "ہم کل رات آکر اس کے خلاف رپورٹ درج کرائیں گے۔"

مگر سارجنٹ نے شاید میری بات سنی ہی نہیں۔ وہ غصیلی نظروں سے کاز کو گھورتے ہوئے گھونسا تانے اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ ہم کمرے سے باہر نکل رہے تھے ہم نے کاز کی چیخ سن لی۔ ایکی کے دروازہ بند کرتے ہی چیخ بھی گھٹ گئی۔

○☆○

"تمہارے خیال میں لیزارڈ اب کیا کرے گا؟" میں نے ایکی سے پوچھا۔

"ہوسکتا ہے وہ اسپنسر کے پاس جائے۔"

"دیکھو ایکی۔" میں نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ "اس سے پہلے کہ وہ لوگ کاز کو رہا کرالیں۔ ہمیں اس سازش کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم ایف۔ بی۔ آئی کے آفس جاؤ اور انہیں سب کچھ بتادو اور اپنے سارجنٹ سے کہو کہ وہ آج رات تک کاز کو ایف بی آئی کے حوالے کردے۔"

"اور تم کیا کرو گے؟"

"میں مارڈی کو تلاش کروں گا؟"

"مگر کہاں؟ تم پورے شہر کا چکر تو نہیں لگا سکتے۔"

"ابھی میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں سارہ اسپنسر کے بارے میں تفصیل سے بتا سکوں لیکن مجھے یقین ہے کہ اسی نے مارڈی کو چھپا رکھا ہے۔"

میں نے سارہ کے بارے میں وہ باتیں جو مارڈی نے مجھے بتائی تھیں ایکی کے سامنے دُہرا دیں۔

"اس کا خیال تھا کہ مارڈی کے غائب ہوتے ہی میں پھر سے تحقیقات شروع کردوں گا۔" میں نے آخر میں کہا۔ "اس کا خیال درست تھا مگر اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ اسپنسر سے بدلہ لینا چاہتی ہے تو صرف میں اپنی گردن نہیں پھنساؤں گا اسے بھی میدان میں آنا ہوگا۔"

"نہیں" سب کچھ سن کر ایکی نے نفی میں سرہلایا۔ "سارہ کا ذہن ایسی پلاننگ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسپنسر کی دیوانی ہے۔"

"تم ساری باتیں نہیں جانتے۔" میں نے جواب دیا۔ "بہرحال میں سارہ سے ملنے ضرور جاؤں گا۔ شاید کچھ معلوم

ہو جائے۔"
ایکی کو میری بات سے اتفاق نہیں تھا مگر اس نے کوئی بحث نہیں کی۔
"اچھا میں ایف بی آئی کے پاس جاؤں تو انہیں کیا بتاؤں؟"
"وہ سب کچھ جو کاز نے بتایا ہے۔" میں نے جواب دیا۔
"بلونڈی کا ذکر مت کرنا اور نہ ہی مارڈی کے بارے میں کچھ کہنا بس میکنزی فیبرک کا بھانڈا پھوڑ دینا۔"
"تمہارے بارے میں کچھ کہوں یا نہیں؟" ایکی نے پوچھا۔
"میرے متعلق کچھ مت بتانا۔ مجھے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ ان سے سوال و جواب کرنا پڑے تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔"
"تم کار لے جاؤ میں کوئی ٹیکسی پکڑ لوں گا اور کوئی ایسا کام شروع مت کرنا جسے ختم نہ کر سکو۔"
"میری فکر مت کرو۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر پریس روم چلے جانا ممکن ہے میں تم سے رابطہ قائم کروں۔"
میں نے کار آگے بڑھائی تو ایکی نے ہاتھ ہلایا۔ تب مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ اب میں اسے کئی ہفتے بعد دیکھ سکوں گا۔
پارک سائڈ پر اسپنسر ایک شاندار مکان کا مالک تھا۔ مجھے وہاں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ میں نے کار مخالف سمت میں روک دی۔ نیچے اترا۔ میں نے سڑک پار کی۔ میرا ارادہ گھنٹی بجا کر اپنی آمد کا اعلان کرنے کا نہیں تھا۔ میں اچانک سارہ کے سامنے پہنچ کر اسے حیران کر دینا چاہتا تھا مگر تب پھر ایک ایسی بات ہوئی جس نے مجھے حیران کر دیا۔ اچانک ایکی کی کار کا ہارن بجا اور خاموش ہو گیا۔ جیسے کسی نے اسے آہستہ سے بجا کر چھوڑ دیا ہو۔ میں نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ کار میں کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ایک بار پھر سڑک پار کی۔ ریوالور نکال کر کار کی طرف چلا تب کسی نے سرگوشی میں کہا۔
"یہ میں ہوں میسن"
کار میں مارڈی بیٹھی سفید چہرے کے ساتھ کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔
"تم..... مارڈی۔" مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔
"ہاں۔ جلدی سے کار میں بیٹھ جاؤ۔ ہمیں یہاں سے جلد چلے جانا چاہیے۔" وہ بولی۔ میں کار میں بیٹھ گیا۔
"مگر ہوا کیا؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" میں نے اسے آغوش میں لینا چاہا مگر اس نے سختی سے مجھے الگ ہٹا دیا۔
"ابھی کوئی بات مت کرو۔ مجھے یہاں سے لے چلو۔"
میں نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی مگر رفتار آہستہ رکھی۔
"تم کہاں جانا چاہتی ہو؟" میں نے پوچھا۔
"کہیں بھی لے چلو مگر یہاں سے دور، بہت دور۔" مارڈی کی آواز خوفزدہ تھی۔

اس وقت اس سے سوالات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ یقیناً کوئی خوفناک بات پیش آئی تھی جس نے اسے اتنا ڈرا دیا تھا۔ شہر سے کئی میل باہر نکل کر مارڈی کو قدرے سکون ہوا۔
"میں یہاں کار روکتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مجھے بتاؤ کیا بات ہے؟ ہم اس طرح کہاں تک جائیں گے۔"
مگر مارڈی کار روکنے پر آمادہ نہیں ہوئی۔ کار آگے چلتی رہی۔ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ مارڈی سو گئی ہے۔ میں نے رفتار کم کر دی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہے لیکن میں اس سے بات کیے بغیر اور آگے نہیں جانا چاہتا تھا۔ پٹرول ختم ہونے کا اندیشہ بھی تھا۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ دو بج چکے تھے۔ ہم جس ریگستانی سڑک پر جا رہے تھے۔ میرا اندازہ تھا کہ اسی طرح چلتے رہے تو ایک گھنٹے میں پلاس ولی پہنچ جائیں گے۔ میرا اندازہ درست تھا۔ گھڑی میں سوا تین بجے تھے کہ مجھے پلاس ولی کی سڑکوں کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ میں نے سڑک کی ایک جانب کار روک دی۔ مارڈی کو جگایا۔
"سب خیریت ہے ڈارلنگ۔" میں نے کہا۔ "ہم ایک قصبے میں پہنچنے والے ہیں۔ میں نے سوچا کہ بہتر ہو گا میں تم سے حالات معلوم کر لوں۔"
"تمہارے پاس ہونے سے مجھے بڑا سکون ملتا ہے۔" مارڈی نے کہا۔ "میں بہت دور چلی جانا چاہتی ہوں۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے واپس نہیں لے جاؤ گے۔"
"میں نے کہا نا کہ اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور سارا کیس ایف بی آئی کے سپرد کر دیا ہے۔"
"کیا ضروری تھا کہ تم اس میں شامل رہو۔"
"گھبراؤ نہیں۔ میں اس میں شامل نہیں ہوں۔ سارا کام ایکی کر رہا ہے۔" میں نے کہا۔ "مگر میں جاننا چاہتا ہوں کہ لاج میں کیا ہوا تھا۔"
"کیا ہوا تھا۔ کچھ بھی نہیں۔ مجھے اکیلے میں ڈر لگا اور میں نکل بھاگی۔"
"کس چیز سے ڈر لگا تھا اور تم کہاں گئی تھیں؟"
"میں اس کے بارے میں بات کرنا نہیں چاہتی۔"
"یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے ڈارلنگ۔" میں نے کہا۔ "جب میں لاج پہنچا تو وہاں بلونڈی مری پڑی تھی اور تم غائب تھیں۔"
"مری پڑی تھی۔ تمہارا مطلب ہے کسی نے اسے ہلاک کر دیا؟"
"ہاں کسی نے اسے قتل کر دیا۔"
"اوہ میسن۔" مارڈی رونے لگی۔ "اور وہ مجھے خبردار کرنے آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ لوگ مجھے مارنے آ رہے ہیں۔ میں اتنی خوفزدہ ہوئی کہ اسے وہاں چھوڑ کر نکل بھاگی۔ بلونڈی نے کہا تھا کہ

اسپنسر ہم دونوں کو ختم کرنا چاہتا ہے اور یہ بات اسے کاز نے بتائی تھی۔ وہ ہی ہمیں مارنے لاج آنے والا تھا۔"

"لیکن اسپنسر کو معلوم نہیں تھا کہ ہم لاج میں رہ رہے ہیں۔" میں نے کہا۔

"وہ سب کچھ جانتا ہے۔" مارڈی نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"جانے دو۔ اب اس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایف بی آئی والے اسے نہیں چھوڑیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ابھی ہم اس قصبے میں ٹھہر جائیں اور جب اسپنسر اور اس کا گروہ ختم ہو جائے تو واپس چلے جائیں۔"

"ابھی میرا دماغ کچھ سوچنے کے قابل نہیں ہے۔ مجھے بلونڈی کے بارے میں بتاؤ۔ کیا تم نے پولیس کو اطلاع کر دی تھی؟"

میں نے اندازہ لگا لیا کہ جب تک اسے سارے حالات معلوم نہیں ہو جائیں گے اسے تسکین نہیں ہوگی۔ چنانچہ میں نے اسے ساری داستان سنا دی۔

"تو یہ ہیں تمام حالات ڈارلنگ!" میں نے آخر میں کہا۔ "ممکن ہے بلونڈی تمہیں خبردار کرنے ہی آئی ہو مگر وہ خود اس کیس میں ملوث تھی' جلد یا بدیر اس کا یہ ہی انجام ہونا تھا۔ تم اس کی موت کا غم مت کرو۔"

"مگر اسے کس نے میرے پاس آنے پر مجبور کیا تھا۔" مارڈی بولی۔ "اس نے میرے لیے اپنی زندگی خطرے میں کیوں ڈالی؟"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" میں نے جواب دیا۔ کار آگے بڑھائی تو اچانک ایک خیال آیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں سارہ اسپنسر سے ملنے آؤں گا؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا۔ یہ میں نے ایک چانس لیا تھا۔ آخر اور میں جاتی بھی تو کہاں! میں نے سوچا کہ جب تم مجھے لاج میں نہیں پاؤ گے تو شاید سارہ کے پاس آؤ۔"

پلاسن ولی میں داخل ہو کر میں نے ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے کار روک لی۔ استقبالیہ کاؤنٹر پر بیٹھا کلرک اونگھ رہا تھا۔ میں نے ایک کمرا کرائے پہ لیا اور ایک بوتل وہسکی خریدی۔ کمرے میں پہنچ کر مارڈی بستر پر لیٹ گئی اور میں وہسکی پینے لگا۔ کچھ دیر بعد میں نے ایکی کو فون کیا۔ وہ بہت جوش میں لگ رہا تھا اس نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ میں کہاں سے بات کر رہا ہوں اور اپنی داستان سنانا شروع کر دی۔

"تم نے ایسا ہنگامہ ایک مدت سے نہیں دیکھا ہوگا۔ جلدی سے یہاں پہنچو۔ میں نے ایف بی آئی کو سب کچھ بتا دیا۔ پہلے انہوں نے یقین نہیں کیا مگر وہ مجھ سے واقف تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ حوالات جا کر کاز سے ملاقات کی۔ سارجنٹ نے اس کی اچھی خاصی مرمت کر دی تھی اور کاز کسی مزاحمت کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس نے اپنا منہ کھولا اور سب کچھ اُگل دیا پھر وہ لوگ اسے کہیں لے گئے مگر مجھے اس کی پروا نہیں تھی میں پولیس اسٹیشن میں ہی رہا۔ مجھے اپنے اخبار کے لیے ایک سنسنی خیز داستان درکار تھی اور وہ مجھے مل رہی تھی۔ ابھی ایف بی آئی والے اور کاز پولیس اسٹیشن سے باہر نکلے ہی تھے کہ دو آدمیوں نے تھامسن گن سے گولیوں کی بوچھار کر دی۔ کاز کو بے شمار گولیاں لگیں۔ ایف بی آئی کا ایک آدمی بھی مارا گیا۔ انہوں نے اسپنسر کے گھر اور میکنزی نیبرک کارپوریشن کے دفتر اور گودام پر چھاپا مارا۔ وینڈی وہارف کو بھی نہیں چھوڑا' گروہ کے تمام افراد پکڑے گئے۔ اسپنسر' گس' وہ موٹا آدمی سب گرفتار کر لیے گئے۔ انہیں اتنے ثبوت مل گئے ہیں کہ تمام مجرموں کو پچاس سال کے لیے جیل بھیج سکتے ہیں۔ مجھے اپنی خبر مل گئی۔ ایک گھنٹے میں اخبارات کے ضمیمے سڑکوں پر آ جائیں گے۔"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔" میں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "تم نے مجھے تو باہر ہی رکھا ہے کہیں میرا نام تو نہیں لیا؟"

"ہاں تمہاری ہدایت کے مطابق میں نے کہیں تمہارا حوالہ نہیں دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ کاز مر گیا۔ ورنہ وہ بلونڈی کا قتل تمہارے سر ڈال دیتا۔"

میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی۔ اب ایکی نے کہا تو میں پریشان ہو گیا۔ بلاشبہ کاز میرے لیے مصیبت کھڑی کر سکتا تھا۔

"اچھا ایکی اب میں سونے جا رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مارڈی مجھے مل گئی ہے اور ہم کچھ مدت تک سامنے نہیں آئیں گے۔"

"ٹھیک ہے تم الگ ہی رہو۔ مارڈی بہت اچھی لڑکی ہے اس کا خیال رکھنا۔"

میں فون کر کے کمرے میں واپس گیا تو مارڈی میرا انتظار کر رہی تھی۔ وہ اب بھی پریشانی محسوس کر رہی تھی۔ میں نے اسے وہ ساری باتیں بتا دیں جو ایکی سے سنی تھیں کہ اسپنسر اور اس کا تمام گروہ پکڑا گیا ہے۔

"کیا لی کرلس بھی گرفتار ہوا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"لی کرلس۔" میں نے حیرت سے مارڈی کو دیکھا۔ "تمہیں اس کی فکر کیوں ہے۔ ایکی کا کہنا ہے کہ پورا گروہ پکڑا گیا ہے۔"

"لیکن کیا کرلس بھی جیل میں ہے یا نہیں؟" مارڈی نے پھر پوچھا۔

"ایکی نے کرلس کا نام تو نہیں لیا لیکن ظاہر ہے اسے کیوں چھوڑا گیا ہوگا۔"

ضرور کوئی بات تھی جو مارڈی کو پریشان کر رہی تھی۔ میں اسے جانے بغیر نہیں سو سکتا تھا۔

"مجھے بتا دو ڈارلنگ!" میں نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تم مجھ سے واقعی محبت کرتے ہو؟" مارڈی نے پوچھا۔

"تم میرے لیے سب کچھ ہو مارڈی۔"

"کیا تم میرا ایک کام کرو گے۔ جو اس بات کا ثبوت ہو کہ تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہو۔"

"ضرور۔ بتاؤ کیا کام ہے؟"

"میں چاہتی ہوں کہ تم اور میں یہاں سے بہت دور چلے جائیں۔ کبھی واپس نہ آئیں۔ نئے سرے سے زندگی شروع کریں۔"

"لیکن مارڈی ہمیں زندہ رہنا ہے۔ میری تمام واقفیت یہاں کے اخبارات اور لوگوں سے ہے۔ یہاں لوگ مجھے جانتے ہیں۔ میں مقدمے کا فیصلہ ہونے تک واپس نہیں جاؤں گا لیکن میرا کام صرف وہیں چل سکتا ہے۔ وہیں میں مناسب رقم کما سکتا ہوں۔"

"رقم کی پروا مت کرو۔ میرے پاس رقم ہماری ضرورت سے زیادہ ہے۔" مارڈی نے کہا اور بستر کے نیچے سے ایک لفافہ نکالا۔

"اسے دیکھو۔ یہ تمہارے لیے ہیں۔"

میں نے لفافہ کھولا۔ اس میں بیس ہزار ڈالر کے بانڈ رکھے تھے۔ میں نے حیرت سے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"یہ میرے ہیں۔" مارڈی جلدی سے بولی۔ "تمہارے لیے اور میرے لیے۔ یہ اتنی رقم ہے کہ ہم کہیں بھی جا کر نئے سرے سے زندگی شروع کر سکتے ہیں۔"

"لیکن یہ تمہارے پاس کہاں سے آئے؟"

"جب میں میکنزی نیبرک میں سروس کر رہی تھی تو یہ رقم بچائی تھی۔ اس کے علاوہ اسپنسر میری رقم کو مفید کاروبار میں لگاتا رہتا تھا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مارڈی رونے لگی۔

"مجھ سے وعدہ کرو کہ تم یہ رقم لے لوگے اور میرے ساتھ چلو گے۔" اس نے کہا۔ میں نے لفافہ پھر بستر کے نیچے رکھ دیا اور لیٹ گیا۔

"ہم اس مسئلے پر صبح بات کریں گے۔" میں نے کہا۔

"نہیں۔ فیصلہ ابھی ہوگا۔ اس کے بغیر میں سو نہیں سکوں گی۔ مجھے جاننا ضروری ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔"

"مگر کیوں مارڈی؟ ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم اپنے آپ کو چھپانا چاہتی ہو۔"

"اگر تم واپس گئے تو مجھے کھو دو گے۔" وہ سسکیاں لینے لگی۔ "میں نہیں بتا سکتی کہ ایسا کیوں ہوگا لیکن میں محسوس کر رہی ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ تمہیں ابھی بتانا ہوگا۔"

اور چونکہ میرے نزدیک مارڈی سے زیادہ کسی بات کی اہمیت نہیں تھی لہٰذا میں نے وعدہ کرلیا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو!"

"ہاں۔ ہم اس کار میں اپنا سفر جاری رکھیں گے۔ کسی ساحلی مقام پر چلے جائیں گے۔ سمندر کے کنارے ایک چھوٹا سا مکان خرید لیں گے جس میں صرف تم اور میں رہیں گے۔"

"اور تم خوش بھی رہو گے؟"

"ہاں۔ میں کوئی نہ کوئی کام تلاش کرلوں گا۔" میں نے کہا اور نیم تاریکی میں مارڈی کے ساتھ بستر پر لیٹتے ہوئے اس وقت مجھے یہ خیال بہت ہی اچھا معلوم ہو رہا تھا۔

O☆O

ہم نے سانٹا مونیکا سے چند میل دور ساحل کے قریب ایک چھوٹا سا خوبصورت اور آرام دہ بنگلا خرید لیا۔ اس میں دو بیڈ روم اور ایک بڑا سا کمرائے نشست واقع تھا۔ بنگلے کے چاروں طرف لان اور درخت موجود تھے۔ ہم نے خود ہی اس کی تزئین و آرائش کی۔ یہاں آنے سے مارڈی پر بڑا خوشگوار اثر مرتب ہوا۔ دو تین ہفتے میں ہی اس کی گھبراہٹ، پریشانی اور خوفزدہ رہنے کی کیفیت ختم ہوگئی۔ وہ بہت خوش رہنے لگی۔ جب ہم نے اس بات پر سوچا کہ اب مجھے کیا کام کرنا چاہیے تو مارڈی نے مجھے ایک صحافی کی زندگی سے متعلق ناول لکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے اس مشورے پر جتنا بھی غور کیا پسند آتا گیا۔ میں اس قدر جوش میں آیا کہ ایک ہی دن میں ناول کا پلاٹ سوچ لیا۔ پلاٹ مارڈی کو سنایا تو اسے بھی پسند آیا۔ دوسرے دن ہی میں نے ایک ٹائپ رائٹر خرید کر ناول لکھنا شروع کردیا۔ مجھے اسے مکمل کرنے میں دو ماہ لگے اگر مارڈی ساتھ نہ ہوتی تو شاید یہ کام ممکن نہ ہوتا۔ جب بھی میں کسی مقام پر الجھ کر دل برداشتہ ہونے لگتا وہ میری ہمت بڑھاتی۔ مفید مشورے دیتی۔ میرے ساتھ مل کر ناول پر نظر ثانی کرتی، اسے اس قدر خوش دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگا کہ ناول کو درمیان میں نامکمل چھوڑ دوں۔ ناول مکمل ہوگیا تو میں نے اسے نیویارک کے ایک بڑے پبلشر کو بھجوا دیا۔ کافی دن بعد مجھے جواب ملا کہ ناول انہیں پسند آگیا ہے اور میں اس سلسلے میں نیویارک آکر ان سے بات کرلوں۔ میں گیا۔ پبلشر بہت اچھی طرح پیش آئے۔ بہت معقول رقم پیشگی دے دی اور مزید دو ناول خریدنے کا معاہدہ کرلیا۔ واپس جانے کے لیے ریلوے اسٹیشن پہنچا تو معلوم ہوا کہ ٹرین آنے میں دو گھنٹے باقی ہیں۔ میں ایک ریسٹورنٹ میں ڈرنک پینے گیا تو وہاں اتفاق سے کرنل کینڈی سے ملاقات ہوگئی۔ جب ہم ایک میز پر بیٹھ کر وہسکی سے شغل کر رہے تھے تو کرنل نے پوچھا۔

"بہت دن بعد نظر آئے۔ اتنے دن کہاں رہے اور آج کل کیا کر رہے ہو؟"

"میں آج کل سانٹا مونیکا میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اور پہلی مرتبہ ناول لکھنے کا تجربہ کیا جو خاصا کامیاب رہا۔"

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ کبھی اپنی بیوی سے نہیں ملاؤ گے؟"

"ابھی چلو اور دو تین ہفتے ہمارے ساتھ گزارو۔"

"ابھی نہیں جا سکتا، کچھ لوگوں سے ملنے کے وعدے کر لیے

ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے عورتیں اب بھی تم پر نثار ہو رہی ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔" کرنل نے مبہم سا جواب دیا۔

ابھی ٹرین آنے میں کافی وقت تھا۔ میں نے کرنل کو لنچ کھانے کی دعوت دی۔ اس نے قبول کرلی۔ میں نے کھانے کا آرڈر دیا۔ میکنزی نیبرک کے کیس میں ایک دو باتیں ابھی تک صاف نہیں ہوئی تھیں۔ مجھے تجسس ہوا کہ میں کرنل سے ان کے بارے میں پوچھ کر دیکھوں۔

"کرنل تمہیں میکنزی نیبرک کا مقدمہ یاد ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں یاد ہے۔" کرنل نے سرہلا دیا۔ "اس نے کافی سنسنی پھیلا دی تھی۔"

"میں اس کیس میں بہت بُری طرح الجھا ہوا تھا۔"

"اچھا..... کیا واقعی!"

"میں تمہیں اس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ ایک دو باتیں جن کا جواب ابھی نہیں ملا۔ تم بتا سکتے ہو۔"

"مگر میں تو اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔"

"میں تمہیں یاد دلاؤں تو زیادہ بہتر طور پر جواب دے سکو گے۔"

میں نے کرنل کو مختصر طور پر ساری کہانی سنا دی۔ وہ حیرت سے سب کچھ سنتا رہا۔ جب میں نے بلونڈی کی موت پر اپنی بات ختم کی اور بتایا کہ کس طرح میں اور مارڈی خاموشی سے سانتا مونیکا آگئے تو اس نے کہا۔

"بڑی عجیب و غریب کہانی ہے لیکن میرا اس سے کیا تعلق؟"

"تمہیں یاد ہے کہ تم اپنی ایک گرل فرینڈ کے ساتھ لاج میں پھنس گئے تھے اور اخباری رپورٹر حالات معلوم کرنے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔"

"میں اس بارے میں کوئی بات کرنا نہیں چاہتا۔" کرنل نے سرد مہری سے کہا۔

"تمہاری گرل فرینڈ ہی وہ عورت تھی جس نے مجھ سے فون پر بات کی تھی۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون تھی؟"

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" کرنل نے نفی میں سرہلایا۔

"اس میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔ میں نے اس کی آواز سنی تھی اور کہیں بھی کسی بھی حالت میں اس کی آواز پہچان سکتا تھا۔"

"میں اس مسئلے پر مزید بات کرنا نہیں چاہتا۔"

"دیکھو کرنل ایک طرح سے مجھے جاننے کا حق ہے۔ وہ عورت میرے لیے بہت بڑی پریشانی کا سبب بن سکتی تھی۔ اب مقدمے کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اگر تم مجھے کوئی بات بتاؤ گے تو میں اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاؤں گا۔"

"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" کرنل مسکرایا۔ "میں کسی اور کو ہرگز نہ بتاتا مگر تم میرے بہت کام آئے ہو۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں کرنل کہ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔"

"حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود نہیں معلوم کہ وہ کون تھی۔" کرنل نے سنجیدگی سے کہا۔ "وہ مجھ سے ملنے آئی تھی اور خود اس کے بقول لی کرکس نامی کسی شخص کی نمائندگی کررہی تھی۔ یہ شخص میکنزی نیبرک سے وابستہ تھا۔ میں نے کچھ ہی دن قبل اس کمپنی کے حصص خریدے تھے۔ یہ عورت ان حصص کو خریدنے کی پیشکش لے کر آئی تھی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ میں نے اسے ڈنر کی دعوت دی۔ مجھے تجسس تھا کہ کرکس جو کہ خود اس کمپنی میں سیکریٹری تھا۔ میرے حصص جو کہ خاصی تعداد میں تھے کیوں خریدنا چاہتا ہے۔"

"وہ حصص کتنی مالیت کے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے ٹھیک سے یاد نہیں مگر غالباً دس ہزار ڈالر کے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا۔ اس تمام وقت میں وہ مجھے اپنا نام بتانے سے انکار کرتی رہی مگر اس کی پوری کوشش تھی کہ میں اپنے حصص فروخت کردوں۔ اس نے کچھ وجوہات بھی بتائیں مگر مجھے ان پر یقین نہیں آیا لیکن میں بات چیت جاری رکھنے پر آمادہ تھا۔ کیونکہ کرکس ان حصص کے لیے کافی بڑی رقم دے رہا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم نہیں وہ کون عورت تھی؟" میں نے کچھ مایوسی سے پوچھا۔

"ہاں۔ باقی داستان مجھے کسی اچھے رنگ میں پیش نہیں کرتی مگر تم وہ بھی سن لو۔ جب گفتگو مکمل ہوگئی اور اس نے مجھے رقم کا چیک دے دیا تو میں نے سوچا کہ اس سے بھی کچھ فائدہ اٹھایا جائے۔ میں نے اسے پرچانے کی کوشش کی تو اس نے ریوالور نکال لیا۔ میں حیرت زدہ رہ گیا۔ میں نے اس کے ہاتھ سے ریوالور چھیننے کی کوشش کی اور اسی کشمکش میں گولی چل گئی۔ باقی جو کچھ ہوا۔ وہ تمہیں معلوم ہی ہے۔"

"اس سے تو میری معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ میں توقع کررہا تھا کہ اس پُراسرار عورت کا معمّا بھی حل ہوجائے گا۔"

میں نے کھانے کا بل ادا کیا۔ ٹرین آنے کا وقت ہو چلا تھا۔

بل کی رقم ادا کرنے کے لیے میں نے اپنا بٹوا نکالا تو اس میں مارڈی کا فوٹو بھی رکھا تھا۔ میں نے وہ فوٹو کرنل کو دکھایا۔

"دیکھو کرنل۔ یہ میری بیوی کا فوٹو ہے۔" میں نے کہا۔ ویٹر سے بل ادائیگی ختم کرکے اور باقی ریزگاری لے کر میں کرنل کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حیرت سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" میں نے پوچھا۔
"بات تو تم بتاؤ گے۔ آخر یہ کیا چکر ہے؟"
"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا؟"
"اگر تم اس عورت کو جانتے ہو تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے تھے؟" اس نے فوٹو کی طرف اشارہ کیا۔ میں دم بخود رہ گیا۔
"یہ تو میری بیوی ہے۔ مارڈی۔"
"کرنل نے فوٹو کو دوبارہ غور سے دیکھا اور جب وہ دیکھ رہا تھا تو میرے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی۔
"تم سے شادی کرنے سے پہلے تمہاری بیوی کیا کرتی تھی؟" کرنل نے پوچھا۔
"وہ اسپنسر کی سیکریٹری تھی۔" میں نے کسی بڑھتے ہوئے اندیشے کے ساتھ جواب دیا۔ کرنل نے فوٹو میری طرف بڑھا دیا۔
"بات صاف ہو گئی۔ اب اس میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا مین۔" کرنل نے کہا۔ میں سکتے کے جیسے عالم میں تھا۔
"لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" میرے منہ سے نکلا۔ کرنل کھڑا ہو گیا۔
"میرے خیال سے بات یہیں چھوڑ دینا چاہیے۔" اس نے کہا اور میرا کندھا تھپتھپا کر چلا گیا۔
میں نے فوٹو اٹھا کر دوبارہ بٹوے میں رکھ لیا۔ میرا ذہن کچھ سوچنے کے قابل نہ تھا۔ میں مزید کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں بھاری قدموں سے اٹھا اور ریسٹورنٹ سے باہر آگیا۔ سانٹا مونیکا جانے والی ٹرین آچکی تھی۔ میں ایک سیٹ پر بیٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا مگر میری آنکھیں کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھیں۔ دن کافی گرم تھا مگر میں سردی محسوس کر رہا تھا۔ ٹرین سانٹا مونیکا کی طرف چل پڑی۔ میں جا رہا تھا کسی ایسے انجام کی طرف جس کا سامنا کرنے کا احساس مجھے خوفزدہ کر رہا تھا۔



سانٹا مونیکا پہنچنے تک میں نے اپنی حالت پر قابو پا لیا تھا۔ میں نے سوچا اس الجھن کا جواب کوئی بہت ہی سادہ سی بات ہو گی۔ یا تو کرنل کینڈی نے مارڈی کو شناخت کرنے میں غلطی کی تھی۔ یا پھر کرلس نے جبراً اسے اپنا ساتھ دینے پر مجبور کیا ہو گا۔ جواب کچھ بھی ہو لیکن اب میں مارڈی سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔ میری زندگی میں بہت سی لڑکیاں آئی تھیں مگر مارڈی میں جو بات تھی وہ کسی میں نہیں تھی۔ میں اس سے بات کروں گا۔ وہ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دے گی اور سچائی اتنی تلخ نہیں ہو گی کہ ہمیں الگ کر دے۔ اسٹیشن سے میں نے گھر جانے کے لیے ٹیکسی پکڑی اور ڈرائیور کو جلد سے جلد پہنچنے کی تاکید کرتا رہا۔
گھر پہنچا تو بیرونی دروازہ کھلا تھا مگر مارڈی باغ میں نہیں تھی۔ میں پریشانی کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جو کچھ میں نے اتنی کوشش سے تعمیر کیا ہے عنقریب برباد ہونے والا ہے۔ ہال میں داخل ہوا تو ایک آدمی کا کوٹ اور ہیٹ کھونٹی پر دکھائی دیا۔ میں اپنا کوٹ اتار کر کرائے نشست میں داخل ہوا اور وہ وہاں بیٹھے میرا انتظار کر رہے تھے۔ لی کرلس اور مارڈی۔ مارڈی ایک آرام کرسی پر سفید چہرہ لیے بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔ اس نے مجھے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔
"میں تمہارا منتظر تھا۔" کرلس بولا۔ میں خاموش رہا۔ "مجھے یہاں آئے چار دن ہو چکے ہیں اور میں اور مارڈی ایک ساتھ سوتے ہیں۔"
میرے دل پر ایک گھونسا سا لگا مگر میں اب بھی کچھ نہیں بولا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر میں مارڈی کی طرف بڑھا۔ "میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں لیکن مجھے حقیقت معلوم ہونا ضروری ہے۔" میں نے کہا۔ مارڈی نے پھر بھی میری طرف نہیں دیکھا۔
"میں کافی مدت سے اس دن کا انتظار کر رہا تھا۔" کرلس نے کہا۔ "اور اب تم دونوں اسی حال میں ہو جس میں میں تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔"
میں اس کی طرف گھوما تو اس نے جلدی سے ریوالور نکال لیا۔
"میں لڑنا نہیں چاہتا۔" کرلس بولا۔ "لیکن تم سے محتاط رہنا ضروری ہے۔"
"جو کہنا چاہتے ہو کہو اور دفع ہو جاؤ۔" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"یہ ایک لمبی کہانی ہے بہتر ہو گا کہ بیٹھ جاؤ۔" اس نے کہا۔ میں نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔
"دو سال قبل مجھے میکنزی نیبرک میں سیکریٹری کی حیثیت سے سروس مل گئی۔ مارڈی، اسپنسر کے ساتھ کام کرتی تھی۔ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا۔ یہ اسپنسر کے ساتھ کام ہی نہیں کرتی تھی بلکہ رہتی بھی تھی۔ یہ بات شاید تمہیں معلوم نہ ہو۔ مجھے جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ پس پردہ کوئی چکر چل رہا ہے۔ آخر کار اسپنسر نے مجھے اپنے اعتماد میں لے لیا۔ میں نے دیکھا کہ سیٹ اپ بہت بڑا ہے۔ بہت ہی بڑا لیکن مجھے اس میں سے کچھ نہیں مل رہا ہے۔ اسی طرح مارڈی کو بھی کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں آپس میں مل گئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر ہم رچمنڈ کا قتل اسپنسر کے سر ڈال سکیں اور اس طرح اسے راستے سے ہٹا دیں تو میں کاروبار پر قبضہ کر سکتا ہوں۔ ہم نے تمہیں منتخب کیا۔ ہمیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو اس سازش کا بھانڈا پھوڑ سکے جس میں وہ اسی کو پھانسا گیا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کام تم کر سکتے ہو۔ مارڈی نے تم سے فون پر رابطہ قائم کیا اور اس نے آواز بدلنے میں جو مہارت دکھائی وہ اس کی صلاحیت کا بہترین نمونہ تھی۔ اس وقت یہ اسپنسر کے ساتھ نہیں میرے ساتھ رہ رہی تھی۔"
"خاموش ہو جاؤ۔" میں بولا۔ "میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔"

"تم نے تو ابھی آدھی کہانی بھی نہیں سنی۔" کرلس مسکرا دیا۔
"ابھی تو میں نے آغاز کیا ہے۔ مارڈی بہت رومانوی مزاج کی لڑکی ہے اور میرا خیال ہے کہ اسے تم سے سچ مچ محبت ہو گئی۔ میں اس کے پیچھے لگا رہا۔ کیونکہ مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کرے گی یا نہیں۔ ابھی صورت حال یہ ہی تھی کہ بلونڈی درمیان میں آگئی۔ بلونڈی اس کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ اسپنسر کے ساتھ رہ چکی ہے اور میرے ساتھ رہ رہی ہے۔ اسے آسانی سے ہاتھ آجانے والی رقم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس خطرے کے بالمقابل ہے۔ مارڈی نے اسے شوٹ کردیا۔ تم نے سنا! تمہاری محبوبہ نے بلونڈی کو قتل کردیا۔ اب تمہیں پتا چلا کہ یہ اتنی خوفزدہ کیوں تھی اور کیوں شہر میں رُکنا نہیں چاہتی تھی اور کیوں اتنے دور دراز فاصلے پر سمندر کے کنارے رہنا پسند کیا۔ پھر اس نے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مجھے بھی دھوکا دیا۔ بلونڈی کو ہلاک کرتے ہی وہ میرے گھر پہنچی اور میرے سیف سے بیس ہزار ڈالر نکال لیے۔ جب یہ میرے ساتھ رہ رہی تھی تو سیف کے نمبر سے واقف ہو گئی تھی۔ چنانچہ اس نے میری تمام پونجی لوٹ لی اور تمہارے ساتھ بھاگ نکلی۔ ایف بی آئی نے مجھے بھی پکڑ ہی لیا ہوتا مگر میں اُن کے ہاتھ سے بچ نکلا اور مہینوں سے اسے تلاش کر رہا تھا اور مجھے اسی دن اس کا پتا چلا جس دن تم نیویارک روانہ ہوئے تھے۔ اب اسے مجھے ڈبل کراس کرنے کا خمیازہ بھگتنا ہے۔"
"پریشان مت ہو۔" میں نے مارڈی سے کہا۔ "میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" مارڈی نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔
"تو تم اب بھی اس کے ساتھ ہو۔ بہت خوب!" کرلس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "تم اب بھی اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے جو ایک بے رحم قاتلہ ہے۔ بھول جاؤ اسے۔ اسے اپنے گھر میں دیکھنا بھی گوارا مت کرو۔"
"اگر تم اپنی بات کہہ چکے ہو تو دفع ہو جاؤ۔" میں نے کہا۔
"کون کہتا ہے کہ میں اپنی بات پوری کر چکا ہوں۔" کرلس مسکرایا۔ "سنو مسٹر مجھے رقم کی ضرورت ہے۔ مجھے مارڈی کے بارے میں اتنا کچھ معلوم ہے کہ یہ سزائے موت سے بچ نہیں سکتی۔ میں اب کام نہیں کروں گا۔ تمہارے تعاون سے زندگی گزاروں گا۔ تم مجھے بہت کچھ دو گے اور جب میں وہ خرچ کر چکوں گا تو پھر مزید لینے آجاؤں گا۔ چنانچہ آئندہ تمہیں زیادہ محنت سے کمانا پڑے گا۔"
میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں جانتا تھا کہ اب ہم کرلس کی مٹھی میں ہیں۔ اب زندگی میں خوشی کی کوئی گھڑی نہیں آئے گی۔ یہ مخص اس وقت تک ہمارا خون چوستا رہے گا تا آنکہ یہ مر نہ جائے۔ میں نے غور سے کرلس کی طرف دیکھا۔ ایک کے مقابلے

ایک عید پر ایک نو وارد دہنس مکھ نوجوان سے میں نے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟
"کمرشل آرٹ سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں" اس نے بتایا۔
"میں نے سنا ہے کہ کمرشل آرٹ اسکول والے بہت بھاری فیس لیتے ہیں؟" میں نے کہا۔
"جی ہاں' فیسیں تو بھاری ہیں" وہ بولا "لیکن اللہ اس ملک کے کتّوں کو سلامت رکھے' گزارہ ہو رہا ہے۔"
اس عجیب و غریب جواب پر مجھے حیرت ہوئی تو اس نے یوں وضاحت کی "یہاں پر ایک قانون ہے کہ اگر کوئی پالتو کتا کسی شخص کو کاٹ لے یا صرف پتلون پر دانت لگ جائیں تو انشورنس کمپنی سے اسے کافی بھاری ہرجانہ مل سکتا ہے۔ دکانوں پر ایسا مسالہ بھی دستیاب ہے جو پتلون کے پائنچوں پر چھڑک کر باہر نکلا جائے تو کتّے بے اختیار منہ کھول کر اس کی طرف لپکتے ہیں۔ کمرشل آرٹ اسکول کی فیس کی ادائیگی کے وقت میں ان سہولتوں سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتا رہتا ہوں۔"
قدرت اللہ شہاب کی کتاب "شہاب نامہ" سے ایک اقتباس۔

میں دو۔ ایک آدمی دو زندگیوں کو برباد کردے۔ یہ کوئی معقول بات نہ تھی اور اس سے بچنے کا کوئی راستہ بھی نہیں۔ مجھے اس آدمی کو ہلاک کرنا ہی پڑے گا۔
"تم کتنی رقم چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔
"تم کیا دے سکتے ہو؟" کرلس نے پہلے مجھے اور پھر مارڈی کی طرف دیکھا۔
"پچاس ڈالر فی ہفتہ۔" میں نے کچھ نہ کچھ کہنے کے خیال سے کہا۔
"مجھے پندرہ ہزار ڈالر ابھی اور سو ڈالر فی ہفتہ بعد میں چاہئیں۔ یہاں تک کہ مانگتے مانگتے تھک جاؤں۔"
تو یہ صورت حال تھی۔ میں آہستہ آہستہ اٹھا۔
"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ہمارے پاس پندرہ ہزار ڈالر نہیں ہیں۔"
"مارڈی نے میرے بیس ہزار ڈالر چرائے تھے۔" کرلس بولا۔

"اس رقم کا نصف تم نے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اپنا مکان بیچ دو۔ فرنیچر فروخت کردو۔ مارڈی کے پاس کچھ زیورات ہیں انہیں فروخت کردو۔ اتنی رقم ضرور مل جائے گی کہ میرا مطالبہ پورا کرسکو۔"

"گویا تم ہمیں بالکل محتاج کردینا چاہتے ہو!"

"کیوں نہیں۔ کیا مارڈی اتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی؟"

"ایف بی آئی والے تمہاری تلاش میں ہیں۔" میں نے کہا۔

"فرض کرو میں تمہیں ان کے حوالے کردوں تو!"

"عقل استعمال کرو۔ میں جاؤں گا تو یہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔"

میں محض وقت ضائع کررہا تھا۔ مجھے کسی نہ کسی طرح اس کا ریوالور چھین کر اسے ہلاک کرنا تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ میں کتنے سکون کے ساتھ یہ سب کچھ سوچ رہا تھا۔ ایک مرتبہ یہ کچھ لینے کے بعد کہ ہماری سلامتی کے لیے اس کا مرنا ضروری ہے مجھے صحیح و غلط کا کوئی احساس نہیں رہ گیا تھا۔

"یہ بات ہے تو مجھے کسی نہ کسی طرح رقم کا بندوبست کرنا ہی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت تو نہیں دے سکتا۔"

"مجھے دس ہزار کا چیک لکھ دو۔ فی الحال یہ کافی ہوگا۔ باقی رقم لینے میں ایک ماہ بعد آجاؤں گا۔"

میں نے خود کو بڑا افسردہ ظاہر کیا۔ میں اپنے نزدیک بڑی اچھی اداکاری کررہا تھا۔ میں آہستہ قدموں سے لکھنے کی میز کی طرف بڑھا۔ کرلس مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی میز کی طرف آیا۔

"دیکھو کرلس تھوڑی سی مہربانی کرو۔ دس ہزار ڈالر لو اور اسی کو کافی سمجھو پھر لوٹ کر مت آنا۔"

اس نے ایک قہقہہ لگایا۔ چند سیکنڈ کے لیے اس کی نظریں مجھ پر سے ہٹیں۔ میں نے پھرتی سے میز اس پر الٹ دی۔ وہ گرا اور میز اس کے اوپر گری اور میں اچھل کر میز پر بیٹھ گیا۔ اس کا ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔ میں نے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"جلدی سے ریوالور اٹھا کر مجھے دے دو۔" اس نے میری طرف دیکھا۔۔ وہ میری نظروں سے پڑھ سکتی تھی کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔

"نہیں۔" وہ بولی۔ "تم اسے ہلاک نہیں کروگے۔ میں تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گی۔"

"کیا تم خود نہیں دیکھ رہی ہو کہ ہمارے لیے صرف یہ ہی چارہ باقی رہ گیا ہے۔ اگر یہ زندہ رہے گا تو ہم ختم ہوجائیں گے۔ جلدی سے مجھے ریوالور اٹھا دو۔"

اس وقت کرلس پشت کے بل فرش پر لیٹا میز اور میرے وزن سے دبا ہوا کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔ اس کی آنکھیں جیسے حلقوں سے باہر نکلی پڑ رہی تھیں۔ مارڈی بولی۔

"میں اسے ہرگز قتل نہیں کرنے دوں گی۔" ... ترجمہ: "میں اسے ہرگز قتل نہیں کرتی مگر وہ اس قیمتی چیز کو برباد کرنے پر تلی ہوئی تھی جو زندگی میں مجھے پہلی بار ملی تھی اور وہ تھی تمہاری محبت۔ میں اسے ہر قیمت پر بچانا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے شوٹ کردیا۔ میں نے اس جرم کو بھلانے کی کوشش کی مگر اس کا احساس ہر وقت میرے ضمیر پر بوجھ بنا رہا۔"

"میں اسے نہیں چھوڑوں گا مارڈی۔ مجھے ریوالور دے دو۔"

"میں نے ایک زندگی ختم کرکے تمہاری محبت بچانے کی کوشش کی لیکن اس سے کام نہیں بنا۔ اب تم بھی ایسا ہی کرنا چاہتے ہو۔ اس کا مطلب ہوگا کہ ہم ساری زندگی ایک دوسرے سے نظریں چُراتے رہیں گے۔ اسے چھوڑ دو میں۔"

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ میں میز سے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ کرلس آہستہ آہستہ میز کے نیچے سے نکلا۔ میں نے اس کی جانب سے منہ موڑ لیا۔

"تم یہیں ٹھہرو کرلس۔ میں چیک لارہی ہوں۔" مارڈی نے کرلس سے کہا اور میری طرف دیکھا۔ "اگر تم اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہو تو ہم کسی نہ کسی طرح زندگی گزار لیں گے۔"

مارڈی نے ریوالور اٹھالیا تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی بیڈروم کی طرف چلی گئی۔ جہاں میں اپنی چیک بک رکھتا تھا۔ اچانک بیڈروم سے گولی چلنے کی آواز آئی۔ میں نے اور کرلس نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"تو اس نے ایک بار پھر مجھے ڈبل کراس کردیا۔" کرلس نے کہا۔

وہ کچھ دیر کھڑا ہچکچاتا رہا پھر بیڈروم میں چلا گیا۔ میں اپنی جگہ سے حرکت کرنے کے قابل نہ تھا۔ میں جہاں کھڑا تھا وہاں سے کرلس کو کمرے میں جھانکتے دیکھ سکتا تھا۔ میں نے اسے کانپتے دیکھا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور واپس کرائنگ نشست میں آگیا۔ اس نے میری طرف نہیں دیکھا۔ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر بیرونی دروازے سے باہر چلا گیا۔ میں اس کے دور ہوتے ہوئے قدموں کی چاپ سن رہا تھا۔

جب وہ چلا گیا تو میں باہر باغ میں آگیا۔ وہاں سے نکل کر ساحل پر گیا۔ سمندر کی پُرشور لہروں کو دیکھتا رہا۔ میرے اندر مارڈی کی لاش دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا اور میں دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں اسے اس طرح یاد رکھنا چاہتا تھا جس طرح ہمیشہ اسے دیکھا تھا۔ میں رو بھی نہیں سکتا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے میرے اندر آنسو نہیں سب کچھ سوکھ گیا ہے۔ خشک ہوگیا ہے۔ ایک بڑا سمندری پرندہ اچانک اُڑا۔ چند لمحے میرے سر پر منڈلاتا رہا اور پھر میرے ساکت وجود سے گھبرا کر یوں ایک جانب اُڑتا چلا گیا جیسے کوئی روح خلا کی پہنائیوں میں پرواز کرجاتی ہے۔

LADY WHERE IS YOUR WREATH
JAMES HEADLY CHASE

ناتمام

سودائے خام

تہی دست